إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين

74 نعتیہ مجموعے

کلیاتِ نعت

جلد 4

راجا رشید محمود

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

جلد

4

راجا رشید محمود

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

شاعر : راجا رشید محمودؒ

مدیرِ اعلیٰ : ماہنامہ نعت لاہور

پروف خوانی : مسز اقرا اختر۔ راجا اظہر محمود

کمپوزنگ و پرنٹنگ : مدنی گرافکس، لاہور

اشاعت اوّل : 12 اپریل 2023

(راجا رشید محمودؒ کی دوسری برسی کے موقع پر نعت کے محبّین کے لیے شاندار تحفہ)

ہدیہ : اِس کتاب کی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ اَن مول ہے۔
تمام اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہماری طرف سے تحفہ ہے

ناشر:

راجا اختر محمود

(حمد و نعت کے حوالے سے راجا صاحبؒ کی کاوشوں کو اُجاگر کرنے میں کوشاں)

658-این بلاک، سمن آباد، لاہور

PDF حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

فون: 0304-5649090,0321-9409200

اِنتساب

اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام

جو اِس مشن کی خاموش رُوحِ رواں ہیں

اللہ کریم اُن رحمۃ اللہ علیہا کے درجات بلند فرمائے

فہرست مجموعہ جات
(جلدچہارم)

مجموعہ ۴۶ فانوسِ نعت .... صفحہ 1689 سے 1717 تک

مجموعہ ۴۷ مشعلِ نعت .... صفحہ 1721 سے 1755 تک

مجموعہ ۴۸ کہکشانِ نعت .... صفحہ 1759 سے 1800 تک

مجموعہ ۴۹ اہتزازِ نعت .... صفحہ 1803 سے 1837 تک

مجموعہ ۵۰ نعتِ زریں .... صفحہ 1841 سے 1870 تک

مجموعہ ۵۱ کلامِ نعت .... صفحہ 1873 سے 1908 تک

مجموعہ ۵۲ دفترِ نعت .... صفحہ 1911 سے 1943 تک

مجموعہ ۵۳ مدحِ احمد ﷺ .... صفحہ 1947 سے 1978 تک

مجموعہ ۵۴ کاوشِ نعت .... صفحہ 1981 سے 2013 تک

مجموعہ ۵۵ لقائے نعت .... صفحہ 2017 سے 2049 تک

مجموعہ ۵۶ اذانِ نعت .... صفحہ 2053 سے 2090 تک

مجموعہ ۵۷ اقامتِ نعت .... صفحہ 2093 سے 2121 تک

مجموعہ ۵۸ صلوٰۃِ نعت .... صفحہ 2125 سے 2153 تک

مجموعہ ۵۹ ندائے نعت .... صفحہ 2157 سے 2192 تک

مجموعہ ۶۰ صورتِ نعت .... صفحہ 2195 سے 2226 تک

سنا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر انسان کامیاب ہے تو سمجھ لیں اُس کے پیچھے جو عورت ہے وہ پازیٹو مائنڈڈ ہے۔ اور اگر ناکام ہے تو آپ سمجھدار ہیں ماشا اللہ۔

میرے والدِ گرامی راجا رشید محمود ایک کامیاب انسان تھے، دُنیا اور آخرت دونوں میں اِن شا اللہ العزیز۔ جب والد صاحب کی شادی ہوئی تو تعلیم محض میٹرک تھی۔ بچپن سے ہی نعتیں لکھتے تھے۔ پھر ایف اے کیا، بی اے کیا، پھر ایم اے اور فاضلِ درس نظامی اور بہت کچھ۔ یہ سب میری والدہ کی سپورٹ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ بچپن ہی سے ہم نے دیکھا کہ درود شریف کی عاملہ تھیں اور محافل میں مہمانوں کی خدمت کی خاطر دلجمعی اور تندہی سے مصروف رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ابا جان جب سفر پر جاتے تو ہم سے پوچھتے کہ تمہارے لیے کیا لاؤں؟ والدہ کی تربیت ایسی تھی کہ ہم فوراً کہتے کہ نعتیں لکھ کر لائیے گا۔ انھوں نے جتنے بھی سفر (35 سے زاید) کیے مکّہ اور مدینہ ہی کے کیے۔۔۔۔۔ لہٰذا زیادہ تر نعتیں وہیں بیٹھ کر کہی گئیں۔

جب اِس کتاب کو چھاپنے کی بات ہوئی تو میری بیگم اقرا اختر نے کہا خرچ کم کرتے ہیں اور اِس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کمال محبّت سے کلیاتِ نعت کی وہ دو بار پروف ریڈنگ بھی کر چکی تھی۔ میرے بچوں نے بھی اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

اس تقریب کا کریڈٹ میں اپنی امی جان کو دیتا ہوں جنھوں نے راجا رشید محمودؒ کے رستے کو آسان کیا اور انھیں اتنا بڑا کام کرنے میں مدد دی۔۔۔ اللہ کریم میرے والدہ اور والدِ گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

ابا جان فرماتے تھے "زندہ رہنا ہے تو زندہ ہستی پر کام کرو اور مَیں زندہ ہوں" الحمدللہ!

یہ اُن کے الفاظ ہوتے تھے۔۔۔

اب اگر ہم یہ کام نہ کرتے تو شاید مر جاتے اور مجھے زندہ رکھنے میں میری بیگم کا کردار ہے۔ یہ کام اِن شا اللہ العزیز اس سے بھی آگے جائے گا۔ مختلف محافل اور کتابوں سے اِس مشن کو آگے بڑھایا جائے گا اور زندہ رہا جائے گا۔ ان شا اللہ العزیز!!!

آپ تمام لوگوں کی آمد اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ اپنی صحیح سمت میں جا رہا ہے اور بارش بہت تیز ہوگی۔ ان شا اللہ العزیز!!!

راجا اختر محمود

یشفع اختر، راجا محمد حسن اختر، راجا محمد شافع اختر

بسم الله الرحمن الرحيم

۴۶واں مجموعۂ نعت

فانوسِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۸

صفحات: ۸۸ نعتیں: ۵۳

انتساب

محققِ عصر، نباضِ ملّت

حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ

کے ایثار و اخلاص کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

نازک طبیعت اپنی بہت ہے سکوں پسند — کرتا ہوں شہرِ سرور و سرکار ﷺ یوں پسند
اِسلام یہ ہے، حق ہے یہی، زندگی یہی — آقا ﷺ کو جو پسند، وہی مَیں کروں پسند
کہتے ہیں مجھ کو لوگ جو دیوانۂ درود — دیوانگی مجھے ہے فزوں سے فزوں پسند
گُفتار ہو تو ساتھ ہی کردار بھی تو ہو — آقا ﷺ کو اُمتی کا ہے جذبِ دروں پسند
کھاتے میں اُنؐ کے ہُوں کہ گُنہگار ہُوں بہت — میں اِس حوالے سے تو پیمبر ﷺ کو ہُوں پسند
مَیں نعت کہ کے سوچتا رہتا ہوں روز و شب — ہیں شاعروں کو دُنیوی محبوب کیوں پسند
تم مدحِ مصطفیٰ ﷺ کرو، دُنیا کے بندوں کو — فرزانگی سے رغبتیں ہوں یا جنوں پسند

محمودؔ تم چلے تو ہو شہرِ حضور ﷺ کو
اپنے سرِ عزیز کو رکھنا نِگوں پسند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت جو مَیں نے کہی پچھلے پہر پہلے پہل — پائی اُس دِن سب سے روشن تر سحر پہلے پہل
گُنبدِ اخضر سے ہو کر بہرہ وَر پہلے پہل — آنکھیں بے شبہ ہُوئیں شاداب تر پہلے پہل
آیا قدموں میں شبِ اِسرا تو روشن تر ہُوا — وہ جو بچپن میں کھلونا تھا قمر پہلے پہل
چل کے دیکھو تو کہاں مُشکل ہے، لگتی ہے مگر — راہِ تقلیدِ نبی ﷺ دُشوار تر پہلے پہل
وِردِ "صَلَّی اللہ" میرا روزمرّہ ہو گیا — یوں جہاں بھر میں ہُوئے لب معتبر پہلے پہل
کر لیا لُطفِ پیمبر ﷺ سے تمتّع ہر طرح — کُل گئی جب گفتگو پر چشمِ تر پہلے پہل
پاؤں، ناممکن تھا، ٹِک جاتے زمیں پر اُس گھڑی — جب صبا نے دِی بُلاوے کی خبر پہلے پہل

پوچھتے کیا ہو کہ کِن کیفیتوں کا ساتھ تھا
جب کیا محمودؔ طیبہ کا سفر پہلے پہل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیٹھا ہُوا ہُوں مدحِ نبی ﷺ کی مچان پر — دِل دُشمنِ نبی ﷺ کا ہے میرے نشان پر
تخییل و فکر کو مِلے شایانِ شان "پَر" — رُخ اُس کا سُوئے شہرِ نبی ﷺ ہے اُڑان پر

حیران ہوں گے قُدسی تری آن بان پر — چڑھ جائے گا درود جو تیری زبان پر
نعتِ نبی ﷺ میں عاجزی پائی اُٹھان پر — نے فخر علم پر ہے، نہ غرّہ بیان پر
دِل میں ہے نعت ویسے ہی، جیسے زبان پر — جُوں تک غزل کی رینگتی پائی نہ کان پر
تشویقِ قُربِ خالقِ عالَم میں ایک شب — پہنچے رسولِ ہر دو جہاں ﷺ لامکان پر
قیوم و علمُ الدین و مُرید و رشید رحمۃ اللہ علیہم سب — عشقِ نبی ﷺ میں کھیل گئے اپنی جان پر

سب کی زباں پہ صبح و مَسا ہے درودِ پاک
یہ ہے کرم خُدا کا مِرے خاندان پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں نُور کم تھا، روشنی کم تھی، جلا کم تھی — وہ نُورِ کبریا ﷺ جب تک نہ آئے تھے، ضیا کم تھی
یقیں اِمداد کا تھا اِس لیے آہ و بکا کم تھی — درِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ پہ یوں میری صدا کم تھی
نہ جب تک سرورِ ہر دو جہاں ﷺ تشریف لائے تھے — غُلاموں پر تھا اِستبداد کیا کم، یا جفا کم تھی؟
مدد اِس کی ہُوئی آخر کو خالق کی عبادت سے — مدیحِ مصطفیٰ ﷺ اعمال میں جس کے ذرا کم تھی
میں کیوں منہ موڑتا مداحیٔ سرکارِ وَالا ﷺ سے — نبی ﷺ کے غیر کی تعریف میں خواری بھی کیا کم تھی
تھی مکّہ میں بُلند آہنگ پر طیبہ میں جب پہنچا — سُنائی خود مجھے دیتی نہ تھی، اِتنی صدا کم تھی
زیادہ تھا شفاعت کا اثر اور ہو گئی بخشش — اگرچہ دینِ آقا ﷺ کے لیے میری وَفا کم تھی

الگ سے بھی ہُوا محمودؔ اب مَیں حامدِ خالق
مگر پہلے بھی کیا نعتوں میں کچھ حمد و ثنا کم تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دُنیوی چَراغ تھے، ہم نے بُجھا دیے — جلتے رہیں گے اُنسِ نبی ﷺ کے سَدا دیے
سب سرکشیدہ آگے نبی ﷺ کے جھکا دیے — محبوب کے خُدا نے وہ رُتبے بڑھا دیے
تنہائی میں جو مَیں نے درودِ نبی ﷺ پڑھا — اِس وِرد نے فرشتوں کے دِل گُدگُدا دیے
دیکھا جو مَیں نے قبّہ و مینارِ نُور کو — منظر نے دِل پہ اُنس کے نقشے جما دیے

............ق............

دیں پاٹ دُوریوں کی خلیجیں حضور ﷺ نے — مدّت سے بچھڑے قلب اُنھوں ﷺ نے مِلا دیے
دُشمن جو تھے، وہ پیار کے سانچے میں ڈھل گئے — ایسے قرینے عشقِ نبی ﷺ نے سکھا دیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داروغۂ بہشت نے بھی دیکھا پیار سے — مَیں نے بھی اُس کو نعت کے نغمے سُنا دیے
دِل میں پَنپ رہی تھی مدد کے لیے دُعا — دریا اُنھوں نے لُطف و کرم کے بہا دیے
میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح سے چُپ کھڑا رہا — آقا ﷺ کے دَر سے مجھ کو مِلا بے صدا دیے
سرکار ﷺ کو بھی قُربتِ خالق عزیز تھی — معراج میں خُدا نے بھی پردے اُٹھا دیے
محشر میں معنیٰ "طَالِعُ لِیٓ" کا عیاں ہُوا — پکڑے ہُوئے تھے جتنے، نبی ﷺ نے چھڑا دیے
مجذوب تابعی تھے اویس رحمۃ اللہ علیہ، اور آپ نے — عشقِ رسولِ پاک ﷺ کے ڈنکے بجا دیے

محمودؔ کو ہے یاد مدیحِ حضورِ پاک ﷺ
اِس نے تعلّقاتِ جہاں سب بُھلا دیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ نبی ﷺ کے رکھتی ہے آداب آرزو — کھولے گی قصرِ خُلد کے اَبواب آرزو
جب سے پڑی ہے گُنبدِ سرکار ﷺ پر نظر — اُس دِن سے ہو گئی مِری شاداب آرزو
مجھ سا گناہ گار اور دربارِ مصطفیٰ ﷺ — قُلزم تھی لیکن ہو گئی پایاب آرزو
تعبیر یاب دونوں مدینے میں ہو گئیں — خواہش مِرا خیال تھی اور خواب آرزو
لے کر چلی حضور ﷺ کے دربار میں مجھے — کھولے ہُوئے بہشت کا ہر باب آرزو
آقا حضور ﷺ نے مجھے توفیق بخش دی — مدّت سے تھی "مناقبِ اصحاب رضی اللہ عنہم" آرزو
مجھ سے سُنیں نُعوت حبیبِ خُدائے پاک ﷺ — رکھتے ہیں دِل میں سب مِرے احباب آرزو

محمودؔ اِس میں نغمے ہیں حُبِّ رسول ﷺ کے
میری دُعا سِتار ہے، مِضراب آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے ہونٹوں پہ باتیں کیوں نہ ہوں آقا کے پیاروں کی — عقیدت دِل میں پانچوں کی ہے، اُلفت دِل میں چاروں کی
مدد کرتے ہیں آقا ﷺ پل میں لاکھوں کی، ہزاروں کی — سبھی طاعت گزاروں اور سب عصیاں شعاروں کی
مِری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گُنبدِ خضرا — اُسے تلخیص کہتا ہُوں جہاں بھر کی بہاروں کی
نبی ﷺ محشر میں ہوں گے جلوہ گر تختِ شفاعت پر — وہاں شُنوائی ہو گی درگزر کے خواستگاروں کی
گدائی کُوئے آقا ﷺ کی، شہنشاہی سے بہتر ہے — مدینے میں تو حیثیت نہیں کچھ تاجداروں کی
قمر انگشتِ سرکارِ مدینہ ﷺ سے ہُوا روشن — بڑھی آقا ﷺ کے قدموں سے چمک سارے ستاروں کی
صحابہؓ سے چلی، پہنچی ہے علم الدینؒ و عامرؒ تک — بڑھی عزّت خُدا کے ہاں نبی ﷺ کے جاں نثاروں کی

یہ ہے خوشِ قسمتی محمودؔ میری شہر سرور ﷺ میں
پذیرائی ہے میرے ماہنامے کے شماروں کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ سرکار ﷺ نے نظر کر لی — چوٹی عظمت کی اُس نے سر کر لی
اِنتظار ایک شب خُدا نے کیا — شخصیت ایک منتظر کر لی
یادِ آقا ﷺ میں مَیں نے آنکھوں کی — شبنمیّت جو تھی، گُہر کر لی
غیرِ سرور ﷺ کے ذکر سے تم نے — بات کیوں اپنی بے اثر کر لی
ٹِک گئی عتبہ نبی ﷺ پہ نظر — بات یوں دِل کی مختصر کر لی
ذکرِ نُورِ رسولِ خیر ﷺ کیا — نیم شب کی وہیں سحر کر لی
کیوں نہ عامرؒ کو ''زندہ باد'' کہوں — زندگی اصل جس نے مَر کر لی

ہم نے وِردِ درود سے محمودؔ
ہستیٔ فانی معتبر کر لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا جہان سے جو نیارا ہے اُن ﷺ کا نام — ہم کو تو کیا، خُدا کو پیارا ہے اُن ﷺ کا نام
یہ معنویتیں ہیں ''محمد ﷺ'' کے نام کی — دُنیا سمجھ لے نعتِ دلآرا ہے اُن ﷺ کا نام

سچ ہے کہ جدِّ آقا و مولا ﷺ کے قلب پر
عرشِ بریں سے رب نے اُتارا ہے اُن ﷺ کا نام

ہم کیوں نہ وِرد نامِ نبی ﷺ کا کیا کریں
اِمداد گر ہمارا تمھارا ہے اُن ﷺ کا نام

راہِ حرم میں راہِ خلوص و نیاز میں
''سب پاشکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام''

سب سرخمیدگاں کو اُٹھایا حضور ﷺ نے
''سب پاشکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام''

سیّارگانِ چرخ کی حرکت کا ہے سبب
باشندگانِ دہر کا یارا ہے اُن ﷺ کا نام

جویندگانِ راہِ حقیقت کا خضرِ راہ
بے چارگانِ حال کا چارہ ہے اُن ﷺ کا نام

غلطیدگانِ بحرِ معاصی کے واسطے
غُفرانِ معصیت کا کنارہ ہے اُن ﷺ کا نام

اِس کی مدد کو پہنچی ہے محبوبِ رب ﷺ کی ذات
مُشکل میں جس کِسی نے پُکارا ہے اُن ﷺ کا نام

تم ٹھیک رَاستے پہ ہوں، اِس پر چلے چلو
مِدحت سراؤں کو یہ اشارہ ہے اُن ﷺ کا نام

اصحاب رضی اللہ عنہ و اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مناقِب ہیں اس کی شاخ
گویا عقیدتوں کا ادارہ ہے اُن ﷺ کا نام

............ق............

اس کی سُوَر میں آیا ہے یہ چار مرتبہ
قُرآں نے ذکر کر کے نکھارا ہے اُن ﷺ کا نام

لیکن جہاں پہ بات ہُوئی اُن سے بات کی
کب خالقِ جہاں نے پُکارا ہے اُن ﷺ کا نام

محمودؔ وِردِ اسمِ محمد ﷺ کیا کرو
شایانِ شان اِک سخُن پارہ ہے اُن ﷺ کا نام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے غُلام کا ہے سب جہاں غُلام
لاریب اس کے ہاتھ میں ہے وقت کی زِمام

ایسا عطا کیا ہے خُدا نے اُنھیں دوام
آقا حضور ﷺ پر ہے نبوّت کا اِختتام

شہرِ نبی ﷺ میں زندگی جس کی ہُوئی تمام
اُس خوش نصیب کا ہے بہشتِ بریں مقام

کرتا ہے جو اطاعتِ سرکارِ کائنات ﷺ
جائے گا سُوئے خُلد وہ با تُزک و احتشام

کیا پوچھتے ہو، عزّ و وقارِ نبی ﷺ کی بات
کرتا ہُوں اُن ﷺ کے خادمانِ دَر کا احترام

کُھلتے ہیں میرے ہونٹ برائے درود روز
ماتھے کو ہاتھ اُٹھتے ہیں میرے پئے سلام

معراج بھی ہے، قُربتیں بھی، اختیار بھی — وہ فرش پر بھی تھے مگر تھا عرش پر خرام
پھر دَور دَورہ ہر طرف خوشحالیوں کا ہو — لاؤ تو اپنے مُلک میں سرکار ﷺ کا نظام
اعلانِ عفوِ عام تھا کُفّار کے لیے — جائز تھا آپ ﷺ لیتے اگر اُن سے انتقام
حرفِ خُدا جو اِس کے لیے ہے "زَنیم" ہے — ہے شاتمِ حبیبِ خُدا ﷺ نُطفۂ حرام
محمودؔ چاہتے ہو جو رب کی توجُّہات
پڑھتے رہو درود پیمبر ﷺ پہ صبح و شام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسے عمل میں حبیبِ غفور ﷺ کی صُورت — یہ دین کو ہے سمجھنے کی منطقی صُورت
پُکاروں گا سرِ محشر حبیبِ خالق ﷺ کو — نہ مغفرت کی نظر آئی جس گھڑی صُورت
ضروری ہے کہ پیمبر ﷺ کا نام لیوا ہو — ہو کوئی معصیت پیشہ کہ مُتقی صُورت
حضور ﷺ کرتے سرِ لامکاں قدم رنجہ — تھی رُوبرُوئی کی تو صرف اِک یہی صُورت
عمل میں جس کے نہ طاعت ہو سرورِ دیں ﷺ کی — میں ایسے شخص کی دیکھوں تو کیوں بُری صُورت
محبِّ نبی ﷺ کا نہیں ہے تو گویا شیطاں ہے — اگرچہ بندہ بظاہر ہو آدمی صُورت
بروزِ حشر شفاعت حضور ﷺ کی پاؤں — یہی تو ایک ہے غُفراں کی آخری صُورت
بقا ہے حُرمتِ سرکار ﷺ کی حفاظت سے — حیات، زندگی کی ہے اِک عارضی صُورت
نہیں جو ذاکرِ سرور ﷺ، کریہہ منظر ہے — ہو دیدہ زیب ہزار اُس کی ظاہری صُورت
خُدایا جیسی بھی ہے، ہے تو صاحبِ نسبت — وقارِ اُمّتِ آقا ﷺ کی ہو کوئی صُورت
مجھے ہو حشر میں پہلے زیارتِ سرور ﷺ — "بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت"
کروں گا رب کو مَیں محمودؔ سجدے پر سجدہ
مدینے جانے کی پیدا تو ہو کوئی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام رب جو ہے اُمُّ الکتاب کی صُورت — حدیثیں، اُس کے ہیں لُبِ لُباب کی صُورت

جو دیکھی مَیں نے رَسالت مآب ﷺ کی صُورت — تو حشر میں نہ رہی اِحتساب کی صُورت
قُدومِ سرورِ کون و مکاں ﷺ سے چمکی ہے — فلک پہ نجم و مہ و آفتاب کی صُورت
سواری سِدرہ سے آگے چلی جو حضرت ﷺ کی — سُتی ہُوئی سی رہی ہم رکاب کی صُورت
میانِ قصرِ سرِ لامکاں شبِ اِسرا — ہُوئی تھی ایک شہود و غیاب کی صُورت
دکھائی دیں گے رسولِ کریم ﷺ دیباچہ — جو دیکھو غور سے "کُن" کی کتاب کی صُورت
اُس آدمی پہ درِ شہرِ علم کُھل جائے — جو دیکھے شہرِ نبی ﷺ کی تُراب کی صُورت
اُڑان بخشے جسے سرورِ جہاں ﷺ کا دُرود — دُعا وہ دیکھے نہ کیوں اِستجاب کی صُورت
لقب پُکارا، کبھی اُن ﷺ کا نام تک نہ لیا — کتابِ رب میں جب آئی خطاب کی صُورت
وہ جس کو ذکرِ نبی ﷺ میں سُکون مِلتا ہے — وہ دیکھ پائے گا کیسے عذاب کی صُورت
صحابہؓ سے بڑا اور کوئی کیا ہو گا — وہ دیکھ پائے گا کیسے عذاب کی صُورت
جو چاہو دیکھنا تم شکلِ اِلتفاتِ نبی ﷺ — منافقت سے رہے اِجتناب کی صُورت
رہے گی صِرف مرے مصطفیٰ ﷺ کے آنے تک — میانِ قبر سوال و جواب کی صُورت
مِرے نصاب کی سُورت ہے نقشِ دِل پہ مرے — نبی ﷺ کی نعت ہے میرے نصاب کی صُورت
وہاں زیارت سرکار ﷺ جب یقینی ہے — نشانِ عید ہے یَوْمُ الْحِساب کی صُورت
نبی ﷺ کے ذکر پہ شیطان جیسے کھاتا ہے — نگاہ میں رہے اُس پیچ و تاب کی صُورت
چلیں حضور ﷺ کے اُسوہ پہ اُمّتی اُن ﷺ کے — نکالیں کوئی تو اِس اِکتساب کی صُورت
سکونِ قلب و نظر شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں مِلا — تھی دُوری اِس سے، عتاب و عذاب کی صُورت
حلال جانور کھاؤ نبی ﷺ کے کہنے پر — تم اِشتہا میں نہ دیکھو غُرابِ کی صُورت
لحد میں جاری تو "صَلِّ عَلٰی" لبوں پر ہو — "بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت"

پہنچ گیا ہُوں مَیں محمودؔ شہرِ طیبہ میں
خیال آتا ہے یہ روز خواب کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود لائے جو وافِر حساب کی صُورت — دِکھائے خُلد اُسے قادِر حساب کی صُورت

نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل لازمی کر لو — کہ دیکھنے تو ہے آخر حساب کی صُورت

میں اپنی جیب سے نعتِ نبی ﷺ نکالوں گا — ہُوئی جو حشر میں ظاہر حساب کی صُورت

تجھے بچائیں گا سرکار ﷺ جب کریں ملک — کِیا دَھرا ترا حاضر حساب کی صُورت

مجھے تو خُلد میں جا کر دِکھائیں گے سرور ﷺ — بحکم داور و قادر حساب کی صُورت

خطا شعار ہو، پھر بھی نہ دیکھ پائے گا — نبی ﷺ کے شہر کا زائر حساب کی صُورت

نبی ﷺ کے دشمنوں پر مَیں زباں چلاتا ہوں — ’’بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت‘‘

نہ ہو جو حُبِّ رسولِ کریم ﷺ تو محمودؔ
ہیں اپنی جُملہ عناصِر حساب کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتابِ حُبِّ پیمبر ﷺ مطالعے میں جو ہو — تو کچھ نہ باقی رہے پھر حساب کی صُورت

کہے چلا جاتا ہوں لاتعَد نعتیں — تو کیوں نہ فرضی رہے پھر حساب کی صُورت

خیالِ حشر میں گِن کر جو تُو درود پڑھے — تری مثالی رہے پھر حساب کی صُورت

نظر میں گنبدِ اَخضر کی روشنی رکھّی — تو کیسے کالی رہے پھر حساب کی صُورت

مِری جو حاضری ہوتی رہے مدینے میں — تو غیر ہوتی رہے پھر حساب کی صُورت

مِرے گناہ جو آقا ﷺ مِرے، معاف کریں — تو نعت گوئی رہے پھر حساب کی صُورت

ہو تیری فردِ عمل میں تو اُلفتِ سرور ﷺ — ’’بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت‘‘

نبی ﷺ جو دیکھ لیں محمودؔ کو سرِ محشر
نہایت اچھّی رہے پھر حساب کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ نشُور نگاہِ حضور ﷺ مَیں آؤں — ’’بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت‘‘

جو میری عرضی نہ پہنچائی اِس نے طیبہ تک — ہَوا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت

خطاؤں پر تو پیمبر ﷺ سے معذرت کر لو — عطا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت
تم اِس کے اوّل و آخر درود پڑھ لینا — دُعا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت
مدد غریب کی تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ میں کرو — غَنا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت
حیات یادِ رسولِ کریم ﷺ میں گُزرے — قضا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت

پہنچ کے حشر میں محمودؔ نعت پڑھ دے گا
خُدا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے حضور ﷺ کی ذاتِ غُفُور سے قُربت — اِسے تو جاننے تک کی نہیں کوئی صُورت
سِرھانے آقا و مولا ﷺ کے، دیکھ لی جنّت — تو آئے کیسے جہنّم کو جانے کی نوبت
صحابہؓ کی کرے کیسے بیاں عظمت — جنھوں نے پائی رسولِ کریم ﷺ کی صُحبت
بنائے رب نے حبیبِ کریم ﷺ کی خاطِر — یہ سب گلیکسیاں، ساری زمین، سب پربت
زبان و دِل سے جو تم نے درودِ پاک پڑھا — تو کوئی درد و غم و اِبتلا، نہ کچھ کُلفت
کِسی محافظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی کرو — بقائے زیست کی منزل کے واسطے بیعت
مِری نگاہ میں ٹھہرے ہیں لازِم و ملزوم — نبی ﷺ کے شہر کا میخانہ اور مئے وَحدت
کرو تو طاعت و تقلید و اِتّباعِ نبی ﷺ — مِلے گا خِلعتِ بخشش، خریطۂ جنّت
چہار سمت ہے ذکرِ جمیلِ سرور ﷺ سے — اِک اِنبساط، اِک کیف و سُرور، اِک بہجت
نظامِ شمسی کی دُنیائیں ہوں کہ یہ دُنیا — ہراک جہاں کے لیے ہیں حبیبِ رب ﷺ رحمت
خُدا کرے کہ ہر اِک اُمّتی کو حاصِل ہو — وہ جو بلالؓ کو سرکار ﷺ سے رہی نسبت
یہ دیکھنے کے لیے خاک کُفر نے چھاپے — کہ حق پرستوں میں باقی ہے کِس قدر غیرت
بحکمِ سرورِ کُل عالمین ﷺ، اِنساں کو — مِلی ہے دُنیا میں حسنات کے لیے مُہلت
چلے ہو شہرِ نبی ﷺ کو تو یہ سُنو کہ وہاں — بجائے حُسنِ بیاں، کام آئے گی لُکنت
سُنوں گا کیسے نکیرَین کے سوالوں کو — وہاں مِلے گی کیا مدحِ حضور ﷺ سے فرصت

وہ جذبہ عشقِ رسولِ کریم ﷺ ہے، جس کا — نہ مُشتری ہے، نہ بائع نہ کوئی ہے قیمت
نظر ترازو پر ہو اور "یا نبی ﷺ" لب پر — "بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صُورت"
بنے گا اب کے بھی محمودؔ زائرِ طیبہ
خُدا کے فضل سے یاور جو ہو گئی قسمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ مجھ پہ کریں لُطف آج خاص — محتاج خاص ہوں، ہے مِری احتیاج خاص
آقا حضور ﷺ کے نُور سے ہے جہانوں میں روشنی — محبوب کو کہا ہے خُدا نے سراج خاص
ہیں عالمین کے لیے رحمت، نتیجۃً — ہر کائنات پر ہے پیمبر ﷺ کا راج خاص
"تِلْکَ الرُّسُلُ" کے حرفِ خُدا نے بتا دیا — سرکارِ کائنات ﷺ کے سر پر ہے تاج خاص
ہر وقت ذکرِ آقا و مولا ﷺ میں ہُوں مگن — کچھ اور زندگی میں نہیں کام کاج خاص
کہتا ہوں نعت، لکھتا ہُوں سیرت کے وَاقعات — اپنی عقیدتوں کا یہی ہے خراج خاص
عادت ہے ظاہراً تو عبادت ہے باطناً — وِردِ درودِ پاک ہے ایسا رواج خاص
پہنچیں خطا شعار، مُزَکّیِ رسول ﷺ تک — کرتے ہیں زخمِ معصیت کا وہ علاج خاص
نعتوں میں حمد، حمد میں مدحِ رسولِ پاک ﷺ — ہوتا ہے حمد و نعت کا یہ اِمتزاج خاص
میری ہر اِک خوشی کا تعلّق نبی ﷺ سے ہے — پایا ہے فضلِ ربِّ جہاں سے مزاج خاص
تحسین و منفعت سے ہے محمودؔ بے نیاز
ہے اس کی لوحِ شعر پر یہ اندراج خاص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ آقا ﷺ کا ہو، اس کا نہیں داور ہرگز — عافیت اُس کو نہ آئے گی میسّر ہرگز
جب تلک آئے نہ تھے اُن پہ قُدومِ سرور ﷺ — اِتنے روشن نہ تھے مِہر و مہ و اختر ہرگز
گر بُصیری نہ سُنا پاتے قصیدہ اُن ﷺ کو — پا نہ سکتے تھے پیمبر ﷺ کی وہ چادر ہرگز
جس کے ہونٹوں پہ نہیں نعتِ نبی ﷺ کے نغمے — اُس کو مانیں گے نہ قُدسی تو سخنور ہرگز

آپ آقا ﷺ جو نہ اِس راہ سے گزرے ہوتے — چاند ہو سکتا نہ اِنساں سے مُسخّر ہرگز
اِس کے محبوب ﷺ خفا ہوں گے نہ جن بندوں پر — ہو گا اِن بندوں سے ناراض نہ داور ہرگز
بخشش اِس کی ہے، جو جھکتا ہے نبی ﷺ کے آگے — مغفرت پا نہ سکے گا کوئی خُود سر ہرگز
راہِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ پہ جب تک نہ چلے — ہم نہ ہو پائیں گے منصور و مُظفّر ہرگز
لاکھ تُو فخر کرے کج کُلہی پر اپنی — ہو گا سرکار ﷺ کے خادِم سے نہ برتر ہرگز
میرے لب مِدحتِ سرور ﷺ میں مگن رہتے ہیں — میرے دِل میں تو نہیں خدشۂ محشر ہرگز
جو شدائد میں نہ آقا ﷺ کی دُہائی دے گا — اُس کی اِمداد کریں گے نہ پیمبر ﷺ ہرگز
میں جو لاہور میں ہُوں، درِ نبی ﷺ کے دَر سے — چین پائے گا نہ میرا دلِ مضطر ہرگز

صرف محمودؔ وہ اعجازِ پیمبر ﷺ ہی تھا
گفتگو ویسے نہ کر سکتے تھے کنکر ہرگز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے نغمہ ہائے نوع بہ نوع — میرے خامے نے پائے نوع بہ نوع
چل پڑو اِتباعِ آقا ﷺ میں — پاؤ گے اِرتقائے نوع بہ نوع
لُطفِ سرکار ﷺ حد سے باہر تھا — مجھ سے جو تھیں خطائے نوع بہ نوع
میرے سر سے ہٹائی سرور ﷺ نے — دَہر کی ہر جفائے نوع بہ نوع
ذکرِ سرور ﷺ مِرا وتیرہ تھا — میں نے اِکرام پائے نوع بہ نوع
یادِ اَلطافِ مُصطفائی میں — جشن ہم نے منائے نوع بہ نوع
درِ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ پر — تھی رَسا اِلتجائے نوع بہ نوع

میں تھا مہمان مصطفیٰ ﷺ محمودؔ
طیبہ میں کھانے کھائے نوع بہ نوع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کل رات ہم جو یادِ پیمبر ﷺ میں رو لیے — عصیاں کے داغ اشکِ ندامت سے دھو لیے

کتنی محبّت آپ کو یارو، نبی ﷺ سے ہے — جو ہو سکے تو اپنے دِلوں کو ٹٹولیے
پڑھیے تو آپ پڑھیے احادیثِ مصطفیٰ ﷺ — جب بولیے تو مدحِ پیمبر ﷺ میں بولیے
اَندوہ و اِبتلائے زمانہ سے بھاگ کر — ہم عازمِ مدینۂ سرکار ﷺ ہو لیے
اب ہم کو کیا جواہر و لعل و گہر سے، جب — اشکوں میں یادِ طیبہ کے گوہر پرو لیے
بے رغبتیٔ حکمِ رسولِ کریم ﷺ سے — اعمال نے ہمیں جو دیے رنج، سو لیے
ہم کو سیاسیّینِ نے دھوکے دیے بہت — دروازۂ کرم، مرے سرکار ﷺ! کھولیے

میزاں پہ اُس نے نعتِ پیمبر ﷺ سُنائی تھی
رِضوان آپ چل پڑا محمودؔ کو لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری بُسوئے روضہ جبیں سائیوں کا ذکر — دَراصل ہے وہاں پہ پذیرائیوں کا ذکر
ہو نعت میں محبّتِ سرکار ﷺ کا اثر — ہے فائدہ ہے قافیہ پیمائیوں کا ذکر
چھاؤں جو مجھ کو گُنبدِ سرکار ﷺ کی مِلی — کیسے کروں میں دَہر کی پرچھائیوں کا ذکر
خاموشیوں نے روح کو پُرنُور کر دیا — کیونکر ہو شہرِ نُور میں گویائیوں کا ذکر
بدر و حُنین میں ہے جو پامردیٔ نبی ﷺ — کرنا اُسی سے کُفر کی پسپائیوں کا ذکر
فضلِ نبی ﷺ سے میرے لبوں پر نہیں رہا — اہلِ جہاں کی شُعبدہ آرائیوں کا ذکر
قُرب و جوارِ طیبہ میں کرتا رہا ہُوں مَیں — باغوں کا، اور وادیوں کا، کھائیوں کا ذکر
طیبہ سے دُوری خون رُلاتی رہی مجھے — مجبوریوں میں کیا ہو شکیبائیوں کا ذکر
جن کے لیے ہے رحمتِ پیہم نبی ﷺ کی ذات — کر کائنات کی سبھی پہنائیوں کا ذکر
اِسرا کی رات کے بھی حوالے سے مَیں کروں — اللہ کی تنہائیوں، یکتائیوں کا ذکر
دُنیا کی چکاچوند سے آنکھوں کو میچ کر — کرتے رہو مدینے کی رَعنائیوں کا ذکر

محمودؔ ربِّ ہر دو جہاں کو پسند ہے
نعتِ نبی ﷺ میں زمزمہ آرائیوں کا ذکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کے سفر کے لیے سامان مبارک   یہ ذوق، یہ تشویق، یہ ارمان مبارک
جو مِدحتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں ہو ساعی   ہر ایسا سُخن فہم و سُخن دان مبارک
جنّت جو ہے، وہ اُلفتِ سرور ﷺ کا صلہ ہے   اے اہلِ وِلا! گلشنِ رِضوان مبارک
بعثت تھی ظہور آقا و مولا ﷺ کا جہاں میں   خالق کا مسلماں کو یہ احسان مبارک
آغاز ہُوا گویا یہ بخشش کا لحد میں   مومن کو پیمبر ﷺ کی ہو پہچان مبارک
جو عظمتِ محبوبِ خُدا ﷺ کا تھا حوالہ   نبیوںؑ کو تھا یہ عہد، یہ پیمان مبارک
ہے حمد کے متنوں میں بھی مدّاحیٔ سرور ﷺ   نعتوں پہ ہے تحمید کا عنوان مبارک
اِنسانوں پہ شفقت کا جو عادی ہُوا، اُس کو   اَلطافِ نبی ﷺ رحمتِ رحمان مبارک
تم نعت کہا کرتے ہو، اے شاعرو! تُم کو   ہو پیرویٔ حضرتِ حسّانؓ مبارک
جو حُرمتِ آقا ﷺ کے تحفُّظ میں مِلی ہے   کیوں عامرِ چیمہؒ کو نہ ہو شان مبارک

محمودؔ سَبَق اِس میں عقیدت کے مِلے ہیں
تجھ کو ہو مدینے کا دَبستان مبارک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر نغمہ لبوں پر ہے تمھارے، مدحِ حضرت ﷺ کا   سمجھ لو دوستو، تم پر کرم ہے ربُّ العزت کا
مِرے دِل میں جو جذبہ ہے عقیدت کا، اِرادت کا   اِسی سے رشتہ قائم ہے مِرا آقا ﷺ سے نِسبت کا
نہیں جن کا مدینے سے تعلُّق کچھ محبّت کا   تعلّق میرا کب ایسوں سے ہے ”صاحب سلامت“ کا
نبی ﷺ مغرب کو واپس عصر کی صُورت میں لے آئے   یہ ایک اِظہار تھا ادنیٰ سا اِعجازِ رسالت کا
ملیں قوسیں تو کیا اِک دائرہ تشکیل پایا تھا   یہ ایک اجمال بالتفصیل ہے سرِّ حقیقت کا
سُناؤ دوستو، باتیں نبی ﷺ کے شہر کی مجھ کو   یہی تو ہے علاج آخر کو آزردہ طبیعت کا
ہر اِک قولِ نبی ﷺ جب قولِ خلّاقِ دو عالَم ہے   ذخیرہ ہیں احادیثِ نبی ﷺ اقوالِ حکمت کا
نبی ﷺ فاتح کی صُورت میں جو مکّے میں ہُوئے داخل   رویّہ آپ ﷺ کا تھا دَرگزر کا، عفو و رحمت کا
رہے گا وفُرِ الطاف و عنایاتِ شہِ وَالا ﷺ   مددگار و مُعاوِن روزِ محشر ساری اُمّت کا

نہیں محبوبِ رب کوئی سِوا سرکارِ وَالا ﷺ کے
نہ کوئی رازداں اُن ﷺ کے سِوا ہے رب کی خلوت کا

عرب پہلے تو اخلاقی بُرائیوں کے رہے عادی
’’بھلے کو مِل گیا آئینہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا‘‘

وہ بندہ جو الرجک ہے نبی ﷺ کی نعت و مِدحت سے
تعلّق ایک قائم ہے مِرا اُس سے خصومت کا

مجھے محمودؔ اِتنی اپنے آقا ﷺ سے عقیدت ہے
زباں مُنہ میں ہے مِدحت کی، قلم ہاتھوں میں مِدحت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلا ہوں آج یُوں نغمہ سُنانے حُسنِ سیرت کا
کروں گا ذکر تو محشر نبی ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

تتبع کرتے ہیں اللہ والے حُسنِ سیرت کا
مُرقّع بنتے ہیں یوں آستانے حُسنِ سیرت کا

کوئی تعریفیں سب اللہ کی خاطر بتاتا ہے
خُدا تعریف کرتا ہے کِسی کے حُسنِ سیرت کا

کہیں اعمال میں آقا ﷺ کا کردار و عمل جھلکے
دِلوں میں نُور اپنے جگمگائے حُسنِ سیرت کا

کوئی انسان پا سکتا نہیں عُشرِ عُشیر اِس کا
پیمبر ﷺ اوج وہ ہمراہ لائے حُسنِ سیرت کا

بداخلاقی کے جھکڑ لا پٹختے مجھ کو دوزخ میں
زباں پر میری آیا ذکر بارے حُسنِ سیرت کا

کبھی مشاقّی دستِ مُقدّر سے نہ ہو پاتی
’’بھلے کو مِل گیا آئینہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا‘‘

کیے جا ذکر یَوْمُ الدِّین تک محمودؔ روزانہ
حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ کے پیارے حُسنِ سیرت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو جو نہیں سمجھا ہے، وہ بندہ
لگا سکتا ہے کیا اندازہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

ہیں عاداتِ کریمہ سب سے اچھّی میرے آقا ﷺ کی
کہ ہے ہر دیدہ زیبی صدقہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

نظر میں اُن ﷺ کے دیں جیسا نظامِ اعلیٰ نہیں دُوجا
ہے دِل کے کینوس پر نقشہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

اَبد تک کے لیے ہے رہنما سرکار ﷺ کا اُسوہ
کہ ہے نکتہ ہر اِک پابندہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

ملائک سر بخم ہوں گے نہ کیونکر سامنے اُن کے
سر و رُخ پر مَلے جو غازہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

کہیں اعمال میں بھی اِس کا پَرتو کچھ تو آ جائے
زبان و خامہ پر ہے نغمہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

وَگرنہ ظلمتوں کے قصر میں ہم غرق ہو جاتے
''بھلے کو مِل گیا آئینہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا''

کوئی اصحابِ ؓ پیغمبر ﷺ کی حیثیت کو کیا جانے
کِیا کرتے تھے جو نظّارہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

اُنھیں مرغوب تقلیدِ نبی ﷺ محمودؔ اِتنی ہے
حیاتِ اولیاؒ ہے حصّہ اُن ﷺ کے حُسنِ سیرت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمنّا ہے مزا لینے کی جو اُلفت کے پھل سے بھی
نبی ﷺ کے ذکر میں ہو ''آج'' بہتر تیرا ''کل'' سے بھی

صحابہؓ کے مناقِب بھی پئے نعتِ نبی ﷺ لکھے
علاقہ میرا ہے، صد شکر، حمدِ لَمْ یَزَلْ سے بھی

نبی ﷺ سے پیار ہے اور عشق دُنیا سے نہیں ہم کو
دماغ اپنا ہمیشہ دُور رکھّا ہے خلل سے بھی

مَیں اپنے ساتھ دعوت اِس کو دیتا ہوں مدینے کی
تعلّق زندگی بھر اِس طرح رکھّا اَجل سے بھی

میں پھر اِک بار غارِ ثور کے اَنوار دیکھوں گا
اِرادہ اپنا پُختہ ہے بفضلہٖ جبل سے بھی

مضامین اِس میں لیکن باندھتا ہُوں نعتِ سرور ﷺ کے
میں ہیئت کے حوالے سے ہُوں یُوں وَاقِف غزل سے بھی

نظر جس کی ٹکی سیدھی نہ اَوجِ سرورِ دیں ﷺ پر
تو ٹیڑھی اِس کی اک اک کل نظر آئی جَمَل سے بھی

بہت اچھّی تو ہیں محمودؔ باتیں اُنسِ سرور ﷺ کی
مگر گُفتار متعلّق رہے حُسنِ عمل سے بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار بھی وفا کا ہو، بولیں جو لب ''وفا''
یوں پیشِ مصطفیٰ ﷺ ہو وفا، پیشِ رب وفا

طاعت عمل میں ہو تو کہو اُس کو تب وفا
باتوں میں تو حضور ﷺ سے ہے روز و شب وفا

رُخ اس کا ہو حضور ﷺ کی جانب اگر، تو ہے
نافع کرم کی دَافعِ رنج و تعب وفا

اِغماض جس نے سیرتِ سرکار ﷺ سے کِیا
اُس شخص کی خُدائے جہاں سے ہے کب وفا

اے کاش اُمّتی یہ سمجھ لیں کبھی کہ ہے
لُطفِ رسول ہر دو جہاں ﷺ کی طلب وفا

گر ہوں ہدف وفا کا قُدومِ رسولِ پاک ﷺ
بخشش کا مغفرت کا فقط ہے سبب وفا

دیں گے حضور ﷺ اُس کو سَنَد اِستجاب کی
حُسنِ عمل کی شکل میں آئے گی جب وفا

مرغوبِ رب ہے بندۂ مومن کی بندگی — اور ہے پسند خاطرِ محبوبِ رب ﷺ وفا
سب کچھ نثار کرتے تھے، حکمِ حضور ﷺ پر — اصحابؓ مصطفیٰ ﷺ کی رہی ہے عجب وفا
لبیک کہہ کے آقا ﷺ ملن کے لیے گئے — دیکھی خُدا نے اُن کی بماہِ رَجب وفا
دفنِ بقیعِ غرقدِ طیبہ کا اِذن دیں — منظور کر لیں میری جو شاہِ عرب ﷺ وفا
سرور ﷺ نے جن پہ زور دیا ہے، وہ ہیں صفات — ”رحم، اِلتفات، صبر، قناعت، اَدب، وفا“
دَرکار ہے جو تجھ کو توجُّہ حضور ﷺ کی
محمودؔ روز پیش کر مِدحت بہ لب وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِ رسول ﷺ کی ہیں علامت ادب، وفا — یوں ہو گئے ہیں عینِ عبادت، ادب وفا
ذکرِ حضور ﷺ کی ہیں شہادت ادب، وفا — ہیں اِعتبارِ بُرجِ سعادت ادب، وفا
مِلتی ہے اُس کو رافت و رحمت حضور ﷺ کی — دِل میں ہے جس کے پاسِ شریعت، ادب، وفا
رکھتا ہے اِتّباعِ پیمبر ﷺ میں ہر قدم — رکھتی ہے جس کی چشمِ بصیرت ادب، وفا
حُبِّ حبیبِ خلقِ ہر کائنات ﷺ میں — حُجّت ہے اُنس اور دَلالت ادب، وفا
جاؤ وَفا کے ساتھ مدینے کو باادب — لائیں گے اِستجابِ ادب، وفا
رُخ ان کا بس رسولِ خُدا کی طرف رہے — ایسے میں خُلد کی ہیں ضمانت ادب، وفا
رحم، اِلتفات، صبر، قناعت ہے حُسنِ خُلق — مدحِ حضور ﷺ کی ہیں لَطافت ادب ، وفا
آقا ﷺ کا ہو ادب تو وفا رب کے دین سے — پھر تو ہے بندگی کی نفاست ادب، وفا
ہیں مجملاً اطاعتِ سرور ﷺ کے چھے نکات — ”رحم، اِلتفات، صبر، قناعت، ادب، وفا“
محمودؔ یادِ آقا و مولا ﷺ کے ضمن میں
دِل کے لیے ہیں وجہِ سکینت ادب، وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُوشنودیٔ حضور ﷺ ہے رحمان کی رِضا — یہ ہے نبی ﷺ سے اُس کی محبّت کا سلسلہ

تحویلِ قبلہ تک سے یہ اظہار ہو گیا — چاہا جو کچھ حضور ﷺ نے، ہو کر وہی رہا
تھا اِستعارہ اُنس کا، اُلفت کا زاویہ — اِک آشنا کے پاس گیا تھا اِک آشنا
وہ بے خودی میں خُلدِ بریں تک چلا گیا — جس نے بھی جام حُبِ حبیبِ خُدا ﷺ پیا
میں مُبتدی ہُوں مکتبِ اُنس و خلوص کا — پڑھتا ہوں مدحِ سرورِ عالَم ﷺ کا قاعدہ
صَرفِ نظر خطاؤں گُناہوں سے یوں کِیا — دَامن مرا نبی ﷺ نے عطاؤں سے بھر دیا
اِس کا سا کوئی ہو نہیں سکتا ہے دُوسرا — مانندِ علمُ الدینؒ جو جاں کو کرے فِدا
کیا کیا نہ ہم کو سرورِ دیں ﷺ نے سکھا دیا — ”رحم، اِلتفات، صبر، قناعت، ادب، وفا
اس پر شبیہِ لُطفِ نبی ﷺ کی اُمیّد رکھ — صیقل جو تو نے شیشۂ دِل اپنا کر لیا
جب تک نہ اِس میں وِردِ درودِ حضور ﷺ ہو — حق بندگی ہو نہیں سکتا کبھی ادا
تم طاعتِ رسولِ خُدا ﷺ میں مگن رہو — میزان کیا، حساب ہے کیا، کیا سزا جزا
تکریم آشنا ہیں حبیبِ غفور ﷺ کے — یُمن قدم سے ثور و حرا، مروہ و صفا
نم دیدگیٔ چشمِ ندامت کو دیکھ کر — فرمائی ہے معاف پیمبر ﷺ نے ہر خطا
محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کی نگاہ نے — پُر کر دیا ہے میرے مقدّر کا ہر خلا
اصحاب و آلِ پاک کا ہُوں منقبت نگار — اِن رابطوں سے میرا نبی ﷺ سے ہے رابطہ
سمت مُوَاجِہَہ سے مَیں کیوں مُنہ کو پھیر لوں — کیسے کروں مَیں ایسی جسارت یہ حوصلہ
پہنچوں مدینے میں کہ میں لاہور میں رہوں — دفنِ بقیعِ پاک کی کرتا ہوں اِلتجا
ممنون ہُوں مَیں حضرت عبدُالمجید کا — ہر روز لے کے جاتے رہے ہیں مجھے قُبا

گو معصیت شعار و خطاکار ہے بہت
محمودؔ پھر بھی بندہ ہے سرکار ﷺ آپ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَبَدِ شعر میں لایا ہُوں میں رکھ کر غنچے — پیش کرنے کو بہ دربارِ پیمبر ﷺ غنچے
یہ سرِ گلشنِ مدّاحیٔ سرور ﷺ غنچے — شہرِ آقا ﷺ کے تعطُّر کے ہیں مظہر غنچے

پا کے مولودِ شہِ ہر دو جہاں ﷺ کی خوشبو
اُنس و اِخلاص کے کِھل اُٹھتے ہیں گھر گھر غنچے

مُشک و عنبر کی اِسے ہو نہیں سکتی خواہش
باغِ طیبہ سے جسے آئیں میسّر غنچے

قلب میں عطرِ عقیدت کو چھپا کر ہُوں گے
منتظر باغِ مدینہ کے نہ کیونکر غنچے

بچّے سرکارؐ کی اُمّت کے ہیں پیارے سب سے
سارے گلشن کو جو سوچیں تو ہیں جوہر غنچے

کھلکھلاتے ہیں مدینے کی ہَوا کو پا کر
وفُرِ نغماتِ مُناجات کے خُوگر غنچے

جس کو سبطینِ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ہے محبّت محمودؔ
ایسے خوش بخت کا ہیں حُسنِ مقدّر غنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مادِحِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہُوا جب سے
رکھتا ہے خُدا دُور مجھے رَنج و تعب سے

سرکار ﷺ کی خوشنودی ہے بخشش کا وثیقہ
خاص اِس کا تعلّق جو ہے خوشنودئ رب سے

بے زر ہو کہ زردار، وہ عاصی ہو کہ زاہد
آقا ﷺ کی عطاؤں کا تعلّق تو ہے سب سے

میزان، حساب، اپنے عمل، خوف۔ لیکن
سرکار ﷺ بچا لیں گے ہمیں رب کے غضب سے

روحانی کہ جسمانی لگے کوئی مَرَض بھی
کروانا علاج آپ مدینے کے مطب سے

منسُوب اُسی شخص سے فِردوسِ بریں ہے
نسبت ہُوئی جس شخص کی بھی شاہِ عرب ﷺ سے

سرکار ﷺ کا ہے ماہِ ظہور اس میں اضافہ
ہے فرطِ عقیدت کا تعلّق جو رجب سے

جب سے کہ حروف آئے تہجّی کے لبوں پر
سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہُوں مدّاح مَیں تب سے

اللہ کے محبوب ﷺ کے رُتبے سے فروتر
بندہ نہ غَلَط لفظ نکالے کوئی لب سے

آقا ﷺ کے سِوا اور خیال آیا کِسی کا؟
یسٓ کے، والّیل کے، طٰہٰ کے لقب سے

ہے آب و ہَوا شہرِ پیمبر ﷺ کی مکرّم
”اُڑتے ہیں مدینے میں پرندے بھی ادب سے“

جن لوگوں کو عِرفان ہُوا صَلِّ عَلٰی کا
واقِف ہُوئے محمودؔ کی بخشش کے سبب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالقِ عالم ﷺ پہ ہے صلوٰۃ کی راہ
نبی ﷺ کے لُطف و عنایات و اِلتفات کی راہ

اِسی طرح سے ہے ممکن وصالِ ربِّ جہاں
نبی ﷺ کی معرفت ہے معرفتِ ذات کی راہ

نظر جمی ہے مِری قبۂ پیمبر ﷺ پر
مِری نگاہ میں ہے عالَمِ نَجات کی راہ

میں ذکرِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں رہتا ہوں
گرفتِ فکر و عمل میں ہے یوں ثبات کی راہ

علم ہے جیت کا مدحِ رسول ﷺ کی صُورت
بفضلہٖ کبھی دیکھی نہیں ہے مات کی راہ

قریب آئی ہے قُربِ حضور ﷺ کی منزل
مِلی ہے جب سے مجھے مدحِ اُمہات رضی اللہ عنہن کی راہ

حقیقتاً ہے اطاعت حضور ﷺ کی آساں
نظر جو ظاہراً آتی ہے مُشکلات کی راہ

معاندینِ پیمبر ﷺ پہ حملے کرتے ہی رہنا
کبھی نہ بھولنا محمودؔ سومنات کی راہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس پہ لُطفِ شہنشاہِ بحر و بر ﷺ نہ ہُوا
رہِ بہشت سے اُس شخص کا گُزر نہ ہُوا

نہ جس نے بات کی سرور ﷺ کی، معتبر نہ ہُوا
وہ فرد لُطفِ الٰہی سے بہرہ وَر نہ ہُوا

شباب میں نہ پلٹ پڑتا کیوں شہِ خاور
کھلونا آقا ﷺ کے بچپن کا کیا قمر نہ ہُوا

مِرا تو ایسا تعلّق نبی ﷺ کے ذکر سے ہے
جھکا جو غیر کے آگے، وہ میرا سر نہ ہُوا

میں راہیِ حُبِّ پیمبر ﷺ کی شاہراہ کا ہُوں
مِرا تو تنگ گلی سے کبھی گُزر نہ ہُوا

کرم خُدا کا رہا اِس طرح سے سایہ کُناں
کبھی دُرود سے خالی ہمارا گھر نہ ہُوا

جو اپنے گھر سے میں نکلا، چلا مدینے کو
مِرا تو اور کِسی سمت کو سفر نہ ہُوا

نبی ﷺ کے شہر کو محمودؔ جب سے جانے لگا
دیارِ رنج و الم سے کبھی گزر نہ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکار ﷺ دے گی عافیت مقبولیت
شعریت یہ ہے، ہے جس کی خاصیت مقبولیت

زندگی گُزرے گی جس کی طاعتِ سرکار ﷺ میں
پائے گا وہ جاہ و شوکت، تمکنت، مقبولیت

برتا اِغماض آقا ﷺ کے تذکار سے جس شخص نے — اِس سے کر لیتی ہے تن کر معذرت مقبولیت
جو درودِ مصطفیٰ ﷺ صَلِّ عَلٰی پڑھتا رہا — دے گی اُس کو مصطفیٰ ﷺ کی معرفت مقبولیت
جو یہاں ذکرِ رسولِ محترم ﷺ کرتا رہے — حشر میں حاصل اُسے ہو مغفرت، مقبولیت
بعدِ نعتِ پاک و مدحِ اہلِ بیت محترم — لائی اصحاب رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی منقبت مقبولیت
ہو گدائے شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ تو پائے گا — صاحبِ تاج و سریر و سلطنت مقبولیت
اسلم و اظہر، مجید و اعظم و اشفاق کو — کیوں نہ دے شہرِ نبی ﷺ کی شہرت مقبولیت

پاؤ جو مقبولیت محمودؔ نعتِ پاک میں
آخرش لائے گی حُسنِ آخرت مقبولیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ مری عاجزی کا ہر لمحہ — بنا ہے زندگی کی دِلکشی کا ہر لمحہ
رسولِ آخری ﷺ کی پیروی کا ہر لمحہ — خُدا کی ذات سے ہے آگہی کا ہر لمحہ
غنا جو مدحِ رسولِ کریم ﷺ نے بخشی — ہُوا ہے حرفِ غَلَط مُفلسی کا ہر لمحہ
جو گزرا ہجرِ دیارِ حبیبِ خالق ﷺ میں — وہ تھا ناگفتہ بہ سا گفتنی کا ہر لمحہ
زباں پہ ذکر جو نُورِ حضور ﷺ کا آیا — تو عنقا ہو گیا تیرہ شبی کا ہر لمحہ
فضائے جنتِ ماوٰی میں لے گیا مجھ کو — درِ حضور ﷺ سے وَابستگی کا ہر لمحہ
مجھے جو ویزے کے مِلنے کی اطلاع مِلی — خوشی میں ڈھل گیا میری غمی کا ہر لمحہ

رہی توقّع جو محمودؔ لُطفِ آقا ﷺ کی
سُکوں شناسا رہا بے بسی کا ہر لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُکوں مِلا تو درِ صادق و اَمیں ﷺ سے ملا — کِسی کو آج تک یہ اور بھی کہیں سے ملا؟
مجھے قبالۂ بخشش، خریطۂ جنّت — رسولِ پاک ﷺ کے تذکارِ دِل نشیں سے ملا
خُدا کو اور کِسی نے کبھی نہیں دیکھا — سرِ دَنَا وہ فقط شاہِ مُرسلیں ﷺ سے ملا

حضور ﷺ نُورِ خُدا ہیں، یہاں گماں کیسا — اُجالا جب بھی کِسی کو ملا، یقیں سے ملا
جو جاؤ طیبہ، ہو نیّت نبی ﷺ کے روضے کی — مقام جو بھی مکاں کو ملا، مکیں سے ملا
ہو بعدِ فجر زباں نعت خواں، نظر گیلی — تو گویا سلسلہ ملہار و بھیرویں سے ملا
میں بار بار نہ کیوں جاؤں شہرِ طیبہ کو — مجھے تو جو بھی کچھ حاصِل ہُوا، وہیں سے ملا
قبالہ رب سے فضیلت کا، میرے آقا ﷺ کو — ملا تو نبیوں علیہم السلام کے میثاقِ اولیں سے ملا
جواب حضرتِ جبریل علیہ السلام سے نفی میں ملے — سوال یہ ہو کہ مثل اُن ﷺ کا بھی کہیں سے ملا؟
ہر اِک جہان کی مخلوق کو پیامِ سکوں — ملا تو رحمتِ سرکارِ عالمیں ﷺ سے ملا
صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو پیمبر ﷺ سے پایا تھا، ہم کو — وہ فیض تابعیں سے، تبعِ تابعیں سے ملا
وہ جو حضور ﷺ کے قدمین کی طرف کو جُھکی — فرازِ زیست کا نکتہ اُسی جبیں سے ملا
مِری مسرتوں کا بہجتوں کا ہر ناتا — ربیعُ الاول آقا ﷺ کی بارہویں سے ملا
نہیں محبّ جو نبی ﷺ کا، وہ دیں کا دشمن ہے — کبھی نہ ہاتھ تو اُس مارِ آستیں سے ملا!

ہزار تہنیت محمودؔ اُس کو ہے، جس کو
ثواب نشرِ احادیثِ اربعیں سے ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کا زاویہ اُس معتبر زمیں سے ملا — مجھے تو نُور بھی طیبہ کی سرزمیں سے ملا
فلک سے پایا نکلتا ہُوا سرِ گنُبد — تو اِس کو دیکھتے ہی میرا سر زمیں سے ملا
بچی ہُوئی تھی قُدومِ حضور ﷺ کے نیچے — سو ہم کو پیار کا گہرا اثر زمیں سے ملا
جو بویا نخلِ عقیدت زمینِ طیبہ میں — تو ہم کو لُطف و کرم کا ثمر زمیں سے ملا
بچھا یوں جاتا ہُوں نامِ حضور ﷺ پر کہ مجھے — یہ خاکساری کا سارا ہُنر زمیں سے ملا
شرف جو خاکِ مدینہ کی دِید کا پایا — مِری نگاہ کو اِک کرّوفر زمیں سے ملا
جو چلنا چاہے راہِ راست پر پیمبر ﷺ کے — ہٹا فلک سے اور اپنی نظر زمیں سے ملا!

نبی ﷺ کے لُطف سے محمودؔ وہ ثمر دے گا
رہے گا جب تلک کوئی شجر زمیں سے ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
سرورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جو اِبتدائے محبّت خُدا کے گھر سے ہُوئی
وفورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

یہاں جو سر کو جھکایا تو سربلندی مِلی
غرورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جنونِ عشق میں بندے جہان بھر میں پھرے
صبورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

بہت تھا دِل پہ مرے بے حضوریوں کا اثر
حضورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

گلا تو گھٹنے ہی وَالا تھا میرا ظلمت سے
کہ نُورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جہاں پہ جلنے جلانے کی کوئی بات نہیں
وہ طورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پہ جس کے رہے نغمہ ہائے "صَلِّ عَلٰی"
وہ سر پہ پائے گا محشر میں چتر رحمت کا

گئے زیارتِ طیبہ کو ہم تو ایسا لگا
جوارِ عرش تک گویا کہ ہو گئے ہیں رَسا

صفا و مروہ ہوں کہ بوقبیس و ثور و حرا
نقوشِ پائے نبی ﷺ نے مقام اُن کو دیا

طلب کے کاسے پر نقشہ عقیدتوں کا جما
تو ہم کو ٹکڑا درِ سرورِ جہاں ﷺ سے ملا

سِوائے خاکِ شفائے مدینہ، کیسی شفا؟
سِوائے آبِ مدینہ نہیں ہے آبِ بقا

ہے کامیابی کا دونوں جہاں میں اِک نسخہ
درودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ صباح و مَسا

کہاں جچے گا مِرے دِل کو رنگِ سُرخ و سپید
کہ میری رُوح پر چھایا ہُوا ہے رنگ ہرا

سیاہی فردِ عَمل کی ڈھلی سپیدی میں
وجود کھو گئی اُن ﷺ کی عطا سے مِری خطا

مِلی رسولِ مکرّم ﷺ سے معرفت رب کی
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

اِسے جو پیار دِلی ہے قصیدہ بُردہ سے
حضورِ پاک ﷺ کی محمودؔ کو ملے گی رِدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہتے ہو دِل سے تم جو واقعی نُورانیت
پاؤ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں سرمدی نُورانیت
تھی نجوم و ماہ و خور کی واجبی نُورانیت
جب پڑے آقا ﷺ کے پاؤں تو بڑھی نُورانیت
مستنیر اِس سے ہے، اس سے ہے تمتّع آشنا
نُورِ ربِّ پاک سے سرکار ﷺ کی نُورانیت
اَخضریت نُور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور کبھی دیکھی کہیں تم نے ہری نُورانیت
سب صحابہ رضی اللہ عنہم کیوں نہ بن جاتے ہدایت کے نجوم
دے گئی اُن کو نبی ﷺ کی پیروی نُورانیت
کیوں سوالی ہو نہیں جاتا درِ سرکار ﷺ پر
چاہتا ہے دِل سے جب ہر آدمی نُورانیت
فیضِ ہے دیدِ منارِ نُورِ سرور ﷺ کا فقط
میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نُورانیت
پکڑے گی محمودؔ جب دامانِ ختمی مرتبت ﷺ
پائے گی محشر تلک ہر اِک صدی نُورانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذاتِ خلاق جہاں ہے مصدرِ رُوحانیت
مظہرِ ذاتِ خُدا ﷺ ہیں مظہرِ رُوحانیت
یہ ہُوا معلوم تعلیماتِ آقا ﷺ سے کہ ہے
مالِ دُنیا سے کہیں بڑھ کر زرِ رُوحانیت
کون جانے شاہد و مشہود کی کیفیتیں
کیا سرِ اِسرا بنا تھا مظہرِ رُوحانیت
بدر کے دِن یوں جنُودِ کفر نے کھائی شکست
ساتھ تھا محبوب رب ﷺ کے،لشکرِ رُوحانیت
رحمتٌ للعالمیں سرکار ﷺ کا دینِ متیں
منبعِ رُوحانیت ہے محورِ رُوحانیت
فیض یاب ان سے صحابہؓ ہیں ستاروں کی طرح
سرورِ عالَم ﷺ ہیں ماہِ انورِ رُوحانیت
لُطف و اکرام حبیبِ خالقِ کونین ﷺ سے
اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر ہے چادرِ رُوحانیت
مِدحتِ سرکار ﷺ میں محمودؔ کی ہے شاعری
دفترِ روحانیت میں محضرِ رُوحانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالقِ عالَم کی ہے وَحدانیت رُوحانیت — پہنچی دُنیا تک نبی ﷺ کی معرفت رُوحانیت
شافعِ عصیاں شعاراں ﷺ کے کرم سے ہو گئی — دافعِ ہر ہر خطا و معصیت رُوحانیت
اس کی جب تخلیق ہی حُبِّ حبیبِ ربّ سے ہے — اُخروی دُنیا میں دے گی منفعت رُوحانیت
کثرتِ وِردِ درودِ پاک سے ہو جائے گی — حشر میں وجہِ فروغِ تمکنت رُوحانیت
سیرتِ سرکارِ وَالا ﷺ سے تمتُّع کے لیے — کیوں نہ ہو اہلِ وِلا کی خاصیت رُوحانیت
روح کا طائر ہُوا طیبہ رَسا تو ہو گئی — باعثِ عزّ و وقارِ شخصیت رُوحانیت
تھے نبی ﷺ جسمِ بشر کے ساتھ اِسرَا پر مگر — شاہد و مشہود کی تھی محویت رُوحانیت

ہو گئی محمودؔ نُورِ سرورِ کونین ﷺ سے
فخر و ناز و عزّتِ اِنسانیت رُوحانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چلا طیبہ سے، پاکستان میں پہنچا اُداس — واپسی پر دیکھا ہم نے ہر رُخِ زیبا اُداس
سیرتِ محبوبِ خالق ﷺ سے ہے دُوری کے سبب — رُوح کا عالَم پریشاں، قلب کی دُنیا اُداس
دِل مِرا لاہور کی رعنائیوں سے ہے نفور — ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو گیا اِتنا اُداس
چند غزلیں میں نے بھی سُن لیں مروّت میں مگر — ہو گیا چہرہ منغّض اور دِل میرا اُداس
خُرّمی کا، اِنبساطِ روح کا باعِث ہے نعت — کیسے ہو مِدحت سرائے آقا و مولا ﷺ اُداس
حشر ہے اور احتساب اِس کا کڑا بھی ہے تو کیا — ہو نہیں سکتا رسولِ پاک ﷺ کا شیدا اُداس
حاضری کا اِذن آقا ﷺ نے دِیا، اچھّا رہا — یہ مِرا سردرگریباں رہنا اور رہنا اُداس

دُوریٔ روضہ تھی وہ محمودؔ جس سے ہو گیا
گُلشنِ اِخلاص و اُلفت کا ہر اِک پودا اُداس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ صلواتِ نبی ﷺ ہم نے سحر دم نہ کیا — وجہ جو ایک لطافت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
دُوریٔ دینِ نبی ﷺ نے وہ بصارت چھینی — آنکھ حاصِل جو بصیرت کی تھی، وہ بھی نہ رہی

حاضری صُفہ و قدمینِ پیمبر ﷺ میں ہُوئی
حرص جو گوشۂ جنّت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
اِنحطاط اِتنا فضائل کا ہُوا ہے آقا ﷺ!
ایک عادت جو قناعت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
حکمِ سرکار ﷺ سے منہ موڑا جو ہم نے، یارو!
وہ عنایت کہ جو قُدرت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
اب سیاست نے عجب رنگ دِکھایا آقا ﷺ!
وہ شرافت جو قیادت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
اب تو کچھ لوگ ہیں توقیرِ نبوّت سے نُفور
وہ جو تحدید جسارت کی تھی، وہ بھی نہ رہی
لوٹ آیا ہوں مَیں محمودؔ نبی ﷺ کے دَر سے
ایک توجیہ سکینت کی تھی، وہ بھی نہ رہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم اگر چلنے لگیں سرکار ﷺ کے اَحکام پر
سایۂ ابرِ سکینت پائیں ہر ہر گام پر
آخری حج میں تھیں رب کی نعمتیں اِتمام پر
راضی خالق ہو گیا سب کے لیے اِسلام پر
جو کہیں سرکار ﷺ مرضی سے، وہ رب کا حکم ہے
اُن ﷺ کی ہر ہر بات کا ہے اِنحصار اِلہام پر
اختیاراتِ نبی ﷺ کا دَرک کیا اِنساں کرے
اُن کے بندوں کو ہے قابو مرکبِ ایّام پر
حمدِ رب کہتے ہُوئے کہتا ہوں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
اوڑھتا ہوں مَیں رِدائے نعت یوں اِحرام پر
صاد پاتا ہوں خُدائے قادِر و قیوم کا
مصطفیٰ ﷺ کے اِلتفات و لُطف پر، اِکرام پر
وجہ تنغیصِ خواطِر جن کو ہے ذکرِ نبی ﷺ
ایسے بدبختوں کو رکھنا چاہیے دُشنام پر
وِردِ "صَلّی اللّٰہ" میری زندگی کے ساتھ ہے
مُفتخِر مَیں کیوں نہ ہُوں اِس کارِ خوش اِنجام پر
قُدسیوں کے لب پہ ہوتی ہے صدائے مرحبا
مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کے ہر اِقدام پر
فتحِ مکّہ پر لرزتے کانپتے کفّار سے
حرفِ "لَا تَثْرِیْب" آقا ﷺ کا تھا عفوِ عام پر
تھی عقیدت پُختہ تر جب تک اُنھیں سرکار ﷺ سے
اِک تفوّق تھا مسلمانوں کو سب اَقوام پر
نام محبوب ﷺ و محبِّ پاک کے دیکھو اگر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر"
خدمتِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ کو سونپی گئی
شکرِ رب۔ جس نے لگایا ہے مجھے اِس کام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزّت و توقیر والے جاہ والے نام پر — رب نے اُلفت کی نظر رکھی نبی ﷺ کے نام پر
نام ہے اُس کا حبیبِ کبریا ﷺ کے نام پر — مفتخر یوں بھی تو ہے محمودؔ اپنے نام پر
چُومتے ہیں اُس کا منہ فرطِ عقیدت سے مَلک — جو انگوٹھے چُومتا ہے اُن ﷺ کے پیارے نام پر
آپ سے پہلے ''محمد ﷺ'' نام دُنیا میں نہ تھا — ہو گئے حیران سب کافر نرالے نام پر
نام لو سرکار ﷺ کا پڑھتے ہُوئے اُن پر دُرود — یوں عقیدت کے کھلاؤ تم شگوفے نام پر
ہو ردیف اس کی ''محمد ﷺ'' صرف یا ''احمد'' فقط — شاعرانِ محترم لکھیں قصیدے نام پر
حُرمتِ و ناموسِ آقا ﷺ پر کٹا سکتا ہے سَر — جو محبّت کیش بندہ سر جُھکائے نام پر
جو کلامِ خالق و مالک میں آیا چار بار — ختم فرما دی نبوّت اُس نے ایسے نام پر
بس گھماتا ہوں فقط تسبیح کے دانوں کو مَیں — مصطفیٰ ﷺ کے پیارے یا خالق کے سچے نام پر
اِس قدر تو ہوش رہتا ہے مجھے سوتے میں بھی — جاگتے ہیں اُنس کے، اُلفت کے جذبے نام پر
خالق و محبوب ﷺ کے حُسنِ تعلّق کے طفیل — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''
مُفتخر مَیں کیوں نہ ہُوں اِس پر، تبختر کم ہو کیوں — رب نے خدمتِ نعت کی لکھ دی ہے میرے نام پر

مرتکب اِس میں نہ کوتاہی کا ہو محمودؔ تو
پڑھ درود آقا و مولا ﷺ کے سہانے نام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق و محبوب ﷺ کو دیکھے تو کوئی دِیدہ ور — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
ایک خلّاقِ دو عالم، ایک شاہِ بحر و بر ﷺ — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
دیکھ لو ''اللہ'' کو، پہلے ''محمد'' ﷺ دیکھ کر — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
اِس طرح سے ہو گئے ہیں نام دو شیر و شکر — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
حُسنِ اَسماء نبی ﷺ و رب ہے یوں باہم دِگر — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
یہ مرا حُسنِ عقیدت ہے کہ ہے حُسنِ نظر — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''
یہ تخصُّص ربّ و پیغمبر کا ہے المختصر — ''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کی نام پر''

مجھ کو یہ محمودؔ میرے ذوق نے دی ہے خبر
”کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن ﷺ کے نام پر“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ شعر میں تم نعت کے سِوا نہ کہو — کسی بھی غیرِ نبی ﷺ کی کبھی ثنا نہ کہو
صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو مگر غیر آپ ﷺ کا نہ کہو — اُنھیں تو سرورِ کونین ﷺ سے جُدا نہ کہو
درود جو نہ پڑھے، نعتِ مصطفیٰ ﷺ نہ لکھے — تم ایسے شخص کو یارو وہ، پڑھا لکھا نہ کہو
نظر جو آئے مُتغائر کلامِ خالق سے — رسولِ پاک ﷺ کا اُس کو کہا ہُوا نہ کہو
بُرا وہی ہے جو آقا ﷺ کا نام لیوا نہیں — جو نام لیوا ہے اُن ﷺ کا، اُسے بُرا نہ کہو
ہو عزرائیل علیہ السلام معانق کہیں جو طیبہ میں — پیام اُس کو بقا کا کہو، قضا نہ کہو
غُلامِ آقا ﷺ کا رُتبہ تو سب سے اعلیٰ ہے — کِسی بھی شخص کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سا نہ کہو
جو نقشِ پائے اُویسِ یمان رضی اللہ عنہ پر نہ چلے — عمل کو اُس کے کبھی شیوۂ وَفا نہ کہو
قریب قوسین جو معراج میں ہُوئیں دونوں — عمل کو اِس کے کبھی شیوۂ وفا نہ کہو
نہ جب دیارِ نبی ﷺ تک گزارشیں پہنچیں — فرازِ عرشِ خُدا تک اِنھیں رِسا نہ کہو
نبی ﷺ ہیں ربِّ جہاں کے حبیبِ پاک، اُنھیں — ”خُدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خُدا نہ کہو“
دلِ رشیدؔ میں حُبِّ رسول ﷺ کی ہے خوشی
کِسی بھی حال میں تم اِس کو غم کدہ نہ کہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندائے ہاتفِ منّاد گوشِ دِل سے سُنو — پیار اپنے نبی ﷺ سے کرو، خُدا سے ڈرو
جو تجھ کو تزکیہ نفس کی تمنّا ہو — تم اسمِ ذاتِ نبی ﷺ سجۂ نفس میں پرو
حصارِ رنج و مصائب میں ہو بھی، تو مت رو — نبی ﷺ بھریں گے ترے رنج وغم کا ہر گھاؤ
نگاہِ خالق و مالک میں آنا گر چاہو — حضوریٔ درِ آقا ﷺ کی چاہتوں میں رہو
جو دیں کی لِم کو سمجھنا ہے تو پیمبر ﷺ کو — ”خُدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خُدا نے کہو“

سحابِ رحمتِ سرکار ﷺ کی توقّع میں — کنارِ چشمِ عقیدت کو آنسوؤں سے بھگو
خُدا سے زندگی، اِس سے ملے گا رزق تمھیں — اگر تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ میں مَرد
تم اپنے خوابِ حضوری کے خود مُعبِّر ہو
نبی ﷺ کے شہر کو محمودؔ چل پڑو، اُٹھو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حلّالِ مُشکلات بہرحال نعت ہے — واحد رہِ نجات بہرحال نعت ہے
اَجمالِ صد نکات بہرحال نعت ہے — اُلفت کی کائنات بہرحال نعت ہے
اِرقامِ معجزات بہرحال نعت ہے — وِردِ زباں صلوٰۃ بہرحال نعت ہے
حمدِ خُدا ہے لُطف خُدائے جلیل کا — آقا ﷺ کا اِلتفات بہرحال نعت ہے
نیّت قبول، حرف نہیں، صوت بھی نہیں — بیگانۂ لُغات بہرحال نعت ہے
جو دیدِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنّا میں رَو دِیا — اُس شخص کی حیات بہرحال نعت ہے
موسُوم ہے یہ شاعرِ شیریں مقال سے — مرقومۂ نجات بہرحال نعت ہے
محمودؔ جس سے منہ نہیں موڑے گا حشر تک
ایسی رہِ ثبات بہرحال نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک نعت ہو رہی ہے رقم جاذبِ نظر — یوں ہو رہا ہے میرا قلم جاذبِ نظر
ہونٹوں پہ ہوں گے نغمے درود و سلام کے — ہُوں گے سرِ نشور یوں ہم جاذبِ نظر
اِک سمت کعبہ، دوسری جانب مدینہ ہے — اِک جیسے ہیں یہ دونوں حرم جاذب نظر
وہ جس نے جان حُرمتِ آقا ﷺ پہ وَار دی — اُس کا وجود، اُس کا عدم جاذبِ نظر
روضہ کو دیکھ کر جو مَیں رویا تو ہو گیا — اُس دِن سے میرا دیدۂ نم جاذبِ نظر
حکمت کا نُور جس سے زمانے نے پا لیا — ہے ہر حدیثِ شاہِ اُمم ﷺ جاذب نظر
محشر میں چہرے ہوں گے جہاں پر سُتے ہُوئے — ہو گا نبی ﷺ کا جاہ و حشم جاذبِ نظر

محمودؔ دیدہ زیب ہیں وہ ہاتھ، جن میں ہے
مداحِ نبی ﷺ کا عَلَم جاذبِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجر شہرِ نبی ﷺ میں جو جینا پڑا — روز و شب اپنے گھر میں تڑپنا پڑا
نام لے کر چلا ہُوں جو سرکار ﷺ کا — جو قدم بھی اُٹھا ہے، وہ سیدھا پڑا
آیا یوں ہُوں میں چوبیسویں(۲۴) مرتبہ — سر کو آقا ﷺ کی چوکھٹ کا چسکا پڑا
سبز گُنبد مِری آنکھ میں دیکھ کر — رُوئے شیطان کا رنگ پیلا پڑا
غیرِ سرور ﷺ کی شاعر نے تعریف کی — ایسا سودا تھا یہ جس میں گھاٹا پڑا
دوسری سمت جب نعت رکھ دی گئی — پلڑا میرے گناہوں کا ہلکا ہُوا
صرف اِک مرتبہ طیبہ کو جا سکا — مجھ پہ اب کے برس وقت ایسا ہُوا
نعت محمودؔ کہنے سے پہلے مجھے
داغِ عصیاں کو اشکوں سے دھونا پڑا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی ہے غایتِ ہستی — درودِ سرورِ عالَم ﷺ ہے وجہِ سطوتِ ہستی
گزرنی چاہیے ہے طاعتِ سرکارِ وَالا ﷺ میں — مِلی ہے جتنی مدّت کے لیے بھی مہلتِ ہستی
رسولِ محترم ﷺ کی طاعت و تقلید اپناؤ — یہی ہے شوکتِ ہستی، یہی ہے حشمتِ ہستی
خُدا نے عظمتِ سرور ﷺ دکھانی تھی زمانے کو — مِرے نزدیک تو بس اِس قدر ہے حکمتِ ہستی
ہے وقعت یاب میری زندگی حُسنِ مقدّر سے — نگاہِ لُطف محبوبِ خُدا ﷺ سے وَقعتِ ہستی
نہیں جن کی زبانوں پر درودِ پاک کے نغمے — ہے ''ہستی'' ایسے بدبختوں پہ گویا تہمتِ ہستی
حوالہ آیت آیت میں مِلا آقا ﷺ کی ہستی کا — اِسی باعث مِرے لب پر رہی ہے مِدحتِ ہستی
جپے محمودؔ کیوں آخر نہ نامِ مصطفیٰ ﷺ ہر دَم
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ہی جب مِلا ہے خِلعتِ ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ

خُلِقتَ مُبرَّأً مِن کُلِّ عیبٍ

کأنَّکَ قد خُلِقتَ کما تشاءُ

حضرت حسان بن ثابت انصاری

آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی آپ کو تخلیق کیا گیا

۷۴واں مجموعۂ نعت

مشعلِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۹

صفحات: ۹۶ نعتیں: ۵۳

انتساب

اپنے بزرگ

حضرت باواجان محمدؒ

کے روحانی تصرف کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

جو میری آنکھ میں کچھ دیر سے نمی سی ہے
نبی ﷺ سے پیار کی تصویر منطق سی ہے

جو بات حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی چلی
کلی جو دِل کی ہے، اُس میں شگفتگی سی ہے

سبب ہے اِس کا رسولِ کریم ﷺ کی اُلفت
جو میرے شعر و سخن میں سُپردگی سی ہے

لبوں پہ نُورِ پیمبر ﷺ کا ذکر کیا آیا
دماغ و دِل میں عجب ایک روشنی سی ہے

مِرے کریم نبی ﷺ سے نہیں ہے پوشیدہ
جو داستاں مِری آنکھوں میں اَن کہی سی ہے

مَیں جب سے آیا ہوں شہرِ حضور ﷺ سے واپس
ہے قلب بھیگا ہُوا، آنکھ شبنمی سی ہے

کرم کِیا نہیں خاکِ بقیع نے اب تک
تو ایسا لگتا ہے، جذبوں میں کچھ کمی سی ہے

جو عکسِ روضہ ہے محمودؔ نقش پُتلی پر
ہر ایک چیز جہاں بھر کی، اجنبی سی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اختیاراتِ نبی ﷺ کو سمجھو مَت محدود تر
ہر جگہ اُن ﷺ کا تصرُّف ہے، وہ ہیں موجود تر

کام وہ کرنا جسے سرور ﷺ کہیں مسعود تر
اور جتنے کام ہیں دُنیا کے، سب بے سود تر

کیا "فَاَوْحیٰ" کے مفاہیم و مطالب ہیں، نہ پوچھ
اِس حوالے سے تو فہم و علم ہے محدود تر

روشن اُس چہرے سے بڑھ کر کب ہیں مہر و ماہ تک
خاکِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے جو ہو گرد آلود تر

اُمّتِ آقا ﷺ کے حالِ زار پر روتا ہُوں مَیں
ہُوں گی آنکھیں تو تری بھی اِس پہ ویرو زُود تر

معصیت کا تو نہ تھا احساس کم لاہور میں
دیکھ کر روضہ ہے پیشانی عَرَق آلود تر

جس کی غیرت جاگی توہینِ نبی ﷺ پر بھی نہ ہو
ایسا بدبخت آدمی بدتر ہے اور مردُود تر

یہ تو خوشخبری دیارِ مصطفیٰ ﷺ جانے کی تھی
ہو گئیں آنکھیں تری کِس وَاسطے محمودؔ تر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنالِ دہر آقا ﷺ! کب طلب کرتے ہیں ہم کوئی
عنایت کوئی، اَلطاف و عطا کوئی، کرم کوئی!

کوئی اہلِ عرب آئے کہ ہو اہلِ عجم کوئی
بس، اِس کے ہاتھ میں ہو مدحِ سرور ﷺ کا علَم کوئی

خُدا نے جس طرح سوگندِ جانِ مصطفیٰ ﷺ کھائی
کبھی کھاتا نہیں دیکھا ہے ہم نے یوں قسم کوئی

درودِ پاک پڑھنے والے بندوں کے علاوہ تو
مِری نظروں میں ٹھہرا ہی نہیں ہے محترم کوئی

اُمڈ کر آیا، وہ دیکھو، سحابِ رحمت آقا ﷺ
یہ دیکھو، دیکھ کر روضہ ہُوئی ہے چشمِ نم کوئی

مدینے کے سِوا دیکھا ہی کیا ہے میری آنکھوں نے
نہ اُن ﷺ کے غیر کی جانب اُٹھا میرا قدم کوئی

کوئی مشکل، مصیبت، امتحاں آ لے اگر تم کو
تو نعتِ آقا ﷺ و حمدِ خُدا کرنا رقم کوئی

نتیجہ دیکھ لو ذکرِ حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کا
نہ رنج و اِبتلا کوئی، نہ اندوہ و الَم کوئی

دِیا آئینہ جو سرکارِ ہر عالَم ﷺ نے دُنیا کو
ہُوا ہے آج تک قانون اِس کا کالعدم کوئی؟

کوئی ہے دَست بستہ عَتبۂ عالی پہ اِستادہ
پئے مقصورۂ سرور ﷺ ہُوا ہے سر بخم کوئی

بُلا لیتے ہیں آقا ﷺ مجھ سے مُفلِس کو بھی طیبہ میں
نہیں محمودؔ سرمایہ کے کم ہونے کا غم کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کشتی کے ناخُدا ہیں پیمبر ﷺ تو فکر کیا
منجدھار سے خطر ہے، نہ ساحل کی آرزو

لائے گی رنگ عرصۂ محشر میں بالضرور
محمودؔ اپنے جذبۂ کامل کی آرزو

(پندرہ روزہ ''المصطفیٰ'' لاہور۔ ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زِمام وقت کی دیکھی نبی ﷺ کے ہاتھوں میں
خُدا کا ہاتھ جو پایا اُنھی ﷺ کے ہاتھوں میں

مَیں پہنچا طیبۂ اَقدس میں تو نظر آئی
لکیر عاجزی کی بندگی کے ہاتھوں میں

بشکلِ رقص تھیں ظاہر مسرّتیں میری
جو دیکھی فردِ عمل سیّدی ﷺ کے ہاتھوں میں

نبی ﷺ کا جو نہیں، اِس سے مِلے نہ ہاتھ کبھی
چُھپا ہے زہرِ ہلاہل اُسی کے ہاتھوں میں

حضور پاک ﷺ کی حُرمت پہ جان دو کہ یہاں
ہیں ہاتھ موت کے بھی زندگی کے ہاتھوں میں

حضور ﷺ! آپ کے احکام پر عمل کیا ہو
ہے حِسِّ سامعہ بھی بے حسی کے ہاتھوں میں

عوام کیا کریں آقا حضور ﷺ! جب اُن کو
حکومتیں نظر آئیں بدی کے ہاتھوں میں

جَمَل جو جذبوں کا محمودؔ سُوئے طیبہ چلا
مُہار اِس کی مِلی آگہی کے ہاتھوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معرُوضوں کا رکھّے جو کوئی نام ''تقاضے''
طیبہ میں رَسائی کے ہیں ہر گام تقاضے

جن میں نہ پیمبر ﷺ کی محبّت رہے شامل
ہیں خواہشیں بے اصل مِری، خام تقاضے

تاکید ہے طیبہ کے لیے حدِّ ادب کی
مکّہ میں کرو پُورے سب اِحرام تقاضے

ہر روز رہے چہرۂ انور کی زیارت
کرتے تھے یہی آپ ﷺ کے خُدّام تقاضے

ہر صبح و مَسا پیشِ نظر اپنے نہ کیوں ہوں
جو کرتے ہیں سرکار ﷺ کے احکام تقاضے

ہر سال مِلے طیبہ پہنچنے کی سعادت
ایسے ہیں محُبّوں کے خوش اِنجام تقاضے

ہو دیدِ نبی ﷺ خواب میں، جاگے مِری قسمت
رب سے ہیں یہی میرے سرِ شام تقاضے

طیبہ میں رہوں، پاؤں وہاں دفن کی عزّت
محمودؔ مِرے یہ ہیں دلآرام تقاضے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت سرورِ کون و مکاں ﷺ کی اصل دولت ہے
یہی کنزِ شریعت ہے، یہی کنزِ طریقت ہے

جہاں مدحِ رسول اللہ ﷺ وجہِ صد مسرّت ہے
وہاں مجھ کو پئے اعملِا خِفّت ہے، خجالت ہے

بقیعِ پاک میں تدفین بخشش کی ضمانت ہے
یہ میرے وَاسطے سرکار ﷺ کا حرفِ بشارت ہے

خُدا نے جس کو اپنے نُور سے تخلیق فرمایا
وہ ایسا نُور ہے جو وجہِ حُسنِ آدمیّت ہے

جو اِسرَا میں خُدا بھی چاہتا ہے دیکھنا اُن کو
تو مقصد اُن کا بھی ذاتِ خُدا کی دِید و رُویت ہے

اِسے دیکھا تو متحیر ہیں شاعِر نغز گو سارے
سرِ ہر نعت گُستر پر جو اِک طغرائے عظمت ہے

یدِ قیّوم و قادِر ہاتھ ہے سرکارِ وَالا ﷺ کا
لبِ قُرآنِ خالق پر یہ اِک حرفِ حقیقت ہے

محافظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا افضل ہے بندوں میں
اگر تم سُن سکو تو یہ سروشِ کِلکِ قُدرت ہے

گنہگارو! نہ گھبراؤ، رکھّو مضبوط گھٹنوں کو
وہ دیکھو، مصطفیٰ ﷺ کے فَرق پر تاجِ شفاعت ہے

فقط عقبیٰ نہیں، دُنیا بھی سنورے گی اِسی صُورت
تتبُّع مصطفیٰ ﷺ کا باعثِ صد خیر و برکت ہے

زبانیں کیوں درودِ پاک سے محروم رہ جائیں
برائے اہلِ ایماں ربِّ عالَم کی یہ سُنّت ہے

سفینہ اُن ﷺ کی عِترت کا، بچائے غرق ہونے سے
صحابی اُن ﷺ کا اِک اِک راہ نمائے ہدایت ہے

کہا جو کچھ نبی ﷺ نے جب وہ سب وحیٔ خُدا ٹھہرا
تو جو بھی قول ہے سرکار ﷺ کا، وہ گنجِ حکمت ہے

وہ کچھ کرتے نہیں خود سے، وہ کچھ کہتے نہیں خود سے
ہر اِک قول و عمل پر اُن ﷺ کے، خالق کی صیانت ہے

لرزتا ہے قدم رکھتے ہُوئے اِس پر دلِ زائر
سرِ ہر ذرّۂ طیبہ پہ وہ وَفرِ لَطافت ہے

مجھے بھی حکم کی تعمیل پر رہنا ہے آمادہ
جو وَا میرے لیے سرکار ﷺ کی آغوشِ رحمت ہے

فَقط اللہ کو تسلیم کرنا تو ہے سِکھّیت
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اِقرارِ رَسالت ہے"

جسے احساں فرمایا ہے رب نے اہلِ ایماں پر
وہ ہے محمودؔ تو سرکار ہر عالَم ﷺ کی بعثت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی پڑھی ہے نعت سرِ عام دوستو
بگڑے ہُوئے بنے ہیں سبھی کام دوستو

نامِ حضور ﷺ مَیں نے لیا تھا کہ کِھل گیا
یادوں کا ایک گلشنِ اِلہام دوستو

ظلمت شکن ہے آمدِ خورشیدِ نُور پاش
روشن ہیں آج میرے در و بام دوستو

(ماہنامہ "انوارالصوفیہ" قصور۔نومبر ۱۹۶۲ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضمانت بخشش زائر کی جب کارِ رسالت ہے
کُھلا سب کے لیے طیبہ میں دربار رسالت ہے

ہے "اَوْ اَدْنٰی" کے اعلانِ خُدائے پاک سے ظاہر
جُڑا وَحدانیت کے تار سے تارِ رسالت ہے

بہت ہیں لُطف و احسان و مروت کے یہاں موتی
کرم آثار اتنا بحرِ زَخّارِ رسالت ہے

ہے دستارِ فضیلت ارض کی قبّہ مدینے کا
سرِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ پہ دستارِ رسالت ہے

سُنور جائے گی دُنیا اِس سے، ہو گی عاقبت اچھّی
برائے طاعت و تقلید کردارِ رسالت ہے

عدم کے سایے چھائے ہیں ہر اِک اِقلیم ظلمت پر
سرِ انسانیت پر لُطفِ ضَو بارِ رسالت ہے

نبی ﷺ کے ہاتھ کو خالق جب اپنا ہاتھ کہتا ہے — تو حامِل وحیٔ رب کی ہے، جو گُفتارِ رسالت ہے

رسالت ترجماں ہے خالق و معبودِ برحق کی — اُلوہیّت بہر لحہ مددگارِ رسالت ہے

ضرورت جس کو نُورانیتوں کی ہو، یہاں آئے — مدینے میں ضیا افروز دربارِ رسالت ہے

اثر سے صحبت محبوبِ خلاقِ عوالَم ﷺ کی — صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اِک اِک شخص شہکارِ رسالت ہے

بنات، اَسباط اور اَزواج کی ہیں جن میں خوشبوئیں — وہ خیلِ سرورِ کونین گلزارِ رسالت ہے

خُدا چاہے تو ہو سکتا ہے ثابتِ اہلِ عالَم پر — کہ جو بھی اُمّتی ہے، وہ وفادارِ رسالت ہے

سمجھیے لازم و ملزوم توحید و رَسالت کو — ”پئے تکمیلِ ایماں شرط اِقرارِ رسالت ہے“

ہر اِک مومن کو ہے محمودؔ یوں تو اُنس حضرت ﷺ سے
جُدا سب سے ولیکن ذوقِ انصارِ رسالت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ حُسنِ رحمِ رحماں شرط اِقرارِ رسالت ہے — پئے غُفرانِ میزاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

پئے تغلیطِ عصیاں شرط اِقرار رسالت ہے — برائے لُطفِ رِضواں شرط اِقرارِ رسالت ہے

عنایاتِ اُلوہی سے تمتع کے لیے لوگو! — جو سوچو تو اِک آساں شرط اِقرارِ رسالت ہے

پہنچنا رُتبۂ حق الیقیں تک خوب ہے لیکن — برائے حفظِ ایقاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

خُدا بندے پہ ستّر ماؤں سے بڑھ کر ہے پُر شفقت — مگر اِس میں بھی ہاں ہاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

شرائط دین پر چلنے کی کچھ کم تو نہیں، یارو! — پر، اِن سب میں نمایاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

کوئی ایمان مجمل یا مفصل مان لیتا ہے — تو اس میں گرمِ جولاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

جو ہے اِقرارِ توحیدِ خُدا شرطِ مسلمانی — تو اِس کے ساتھ یکساں شرط اِقرارِ رسالت ہے

بچانا چاہتا ہے رب جہنم سے جو لوگوں کو — زِ رُوئے حرفِ قرآں شرط اِقرارِ رسالت ہے

جو تُو خوشیوں کا شیدا ہے اگر ہے یہ تری خواہش — کہ ہو دِل میں چراغاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

مدینے میں پہنچنے کی تمنّا ہے کِسی کو بھی — تو اس کی اِک نمایاں شرط اِقرارِ رسالت ہے

تجھے اشعار پڑھنے کی اجازت حشر میں ہو گی — مگر سوچ اے سخندان! شرط اِقرارِ رسالت ہے

یہی محمودؔ مترشح ہے قُرآنِ مقدّس سے
''پئے تکمیلِ ایماں شرط اِقرارِ رسالت ہے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کے فضل و احساں نے میری خاطر کِیا ہے طے
کہ دُھن ایسی لگے مجھ کو کہ ہو نعتِ نبی ﷺ ہر لَے

سراپا رحمت و رَافت بنایا رب نے سرور ﷺ کو
برائے رحمت و رَافت اُدھر دیکھے نہ کیوں ہر شے

تخصُص جو مُسلمانوں کا تھا، تھی غیرت و عزّت
نبی ﷺ کے دُشمنوں کے پاس ہے مرہُونہ کیا کیا شے

سیاست بین الاقوامی نہیں آقا ﷺ سے پوشیدہ
شیاطینِ یہودیت مسلمانوں کے ہیں درپے

نبی جی ﷺ! کافروں کے آگے سے ہم چاٹتے کیوں ہیں
وہ اِستفراغِ سُوئے ہضم کو کرتے ہیں اب جو قے

نکالیں مُلک کو سرکارِ والا ﷺ! اُس کے چنگل سے
رہیں گے تابعِ فرمان امریکا کے ہم تا کَے

شرائط ابجد ایماں کی ہیں توحید پر قائم
''پئے تکمیلِ ایماں شرط اِقرار رسالت ہے''

گدائے کُوئے سرور ﷺ نے رکھّا محمودؔ ٹھوکر پر
جو دیکھا جاہِ کسریٰ، تاجِ قیصر اور تختِ کَے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی آئی یاد تو ہم رقص کر اُٹھّے
پائی دِلی مُراد تو ہم رقص کر اُٹھّے

کھا کے قسم حبیب ﷺ کے شہرِ عزیز کی
رب نے کِیا جو شاد تو ہم رقص کر اُٹھّے

اِرقامِ مدحِ آقا و مولائے دَہر ﷺ پر
پایا خُدا سے صاد تو ہم رقص کر اُٹھّے

نعتیں سُنائیں اہلِ مدینہ کو ہم نے، اور
اُن سے ملی جو داد تو ہم رقص کر اُٹھّے

سرکار ﷺ کے محبّوں کے مابین خواب میں
دیکھا جو اِتحاد تو ہم رقص کر اُٹھّے

اسمِ رسولِ پاک ﷺ نے فرقوں کے درمیاں
زائل کِیا فساد تو ہم رقص کر اُٹھّے

آقا ﷺ کے خادموں میں، سُنا یہ کہ ہو گیا
حرفِ غلَط عِناد تو ہم رقص کر اُٹھّے

حکمِ نبی ﷺ پہ اُتری جو دِل سے رشیدؔ کے
دُنیائے کم سواد تو ہم رقص کر اُٹھّے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ سا کہیں پہ ہے صاحب جمال کیا
دیکھا فلک نے اُن ﷺ سا ستودہ خصال کیا

رحمان کے کرم نے دیا ہے قلم مجھے
غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں ہو اِشتغال کیا

حُبِّ رسولِ پاک ﷺ نہ ہو، عشقِ غیر ہو
یہ تو دماغ ہی کا نہیں اِختلال کیا

مجھ کو بُلاوا شہرِ پیمبر ﷺ سے آ گیا
خوشخبری یہ رہی نہیں فرخندہ فال کیا

پانی تو گھاٹ گھاٹ کا پیتے رہے ہو تم
آبِ مدینہ سا بھی ہے آبِ زُلال کیا

دِل جب خُدا نے حُبِّ نبی ﷺ کے لیے دیا
تو پھر ضروری دِل کی نہیں دیکھ بھال کیا

مشغول مَیں ثنائے حبیبِ خُدا ﷺ میں ہُوں
اِس پر یہ برافروختگی و اشتعال کیا

کیا پہلے اور بعد کے دِن تھے فراق کے؟
اِسرَا کی رات ہی رہا رب سے وصال کیا

آگے مِرے نبی ﷺ کے پسینے کے، دوستو
رکھتا تھا حیثیت کوئی مُشکِ غزال کیا؟

ہر اُمّتی حضور ﷺ کا مِدحت طراز ہے
کیا طِفل، کیا مُسِن ہے، اَناث و رِجال کیا

کیا ہوں گے میرے ضامنِ بخشش حضورِ پاک ﷺ!
نزدِ بقیع ہو گا مِرا اِنتقال کیا؟

ماہِ ظہورِ سرورِ کونین ﷺ حَبَّذا
اِس کا نہیں ہے نقش دِلوں پر ہلال کیا

یہ تو فقط ہے سُنّتِ رحمان پر عمل
شاعِر کا نعتِ پاک نبی ﷺ میں کمال کیا

سیرت نگار کوئی حقیقت نہ پا سکا
عمارؓ کیا تھے، کیا تھے ابوذرؓ، بلالؓ کیا

حُبِّ حبیبِ حق ﷺ میں مگن قلب کے لیے
جاہ و مفاد و آز کا ہو اِمتثال کیا

مَیں تو وظیفہ خوار رسولِ کریم ﷺ ہُوں
مجھ سے مَلک لحد میں کریں گے سوال کیا

شہرِ نبی ﷺ سے ہو کے جو آئے ہیں، وہ بتائیں
طیبہ سے گھر کو مُڑنا نہیں ہے محال کیا

دُنیا میں ذکرِ نبی ﷺ تھا زبان پر
''خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا''

یادِ نبی ﷺ کی ٹھنڈکیں دِل ہے لیے ہُوئے
''خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا''

جب طاعتِ رسولِ خُدا ﷺ سے نفور ہیں
پایا ہے اپنے سر، بڑا اِس سے وبال کیا

جب کاربند حکمِ نبی ﷺ پر نہیں ہیں ہم
ایسی جراحتوں کا مِلے اِندمال کیا

سرکار ﷺ! اپنے ''رہنما'' دُشمن ہیں قوم کے
صیہونیوں کے سب یہ نہیں یرغمال کیا

پتّا ہُوا ہے نعت میں پانی بڑوں کا بھی — پتلا نہ ہوتا اِس میں ہمارا بھی حال کیا

محمودؔ کو رِضائے نبی ﷺ کی لگی ہے دُھن
کہتا نہیں مناقب اصحابؓ و آلؑ کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجا ہُوا خُدا کا نہ آئے، مجال کیا — اُن ﷺ کو نہ پیام رب کا سُنائے، مجال کیا
رُوح الامینؑ کو یاد قرینہ ادب کا ہے — پیروں کو چوم کر نہ جگائے، مجال کیا
اِذنِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ ہے لازمی — خود سے کوئی مدینے کو جائے، مجال کیا
حُسنِ مُقدّر آپ نہ دے جس کو رَاستہ — کاغذ پہ نقشِ نعت جمائے، مجال کیا
دِل میں امیّد جو رکھّے لُطفِ حضور ﷺ کی — قصرِ اَنَا کو خود سے نہ ڈھائے، مجال کیا
مومن ہو اور یقیں رکھّے قُرآن پر، تو وہ — بابِ نبی ﷺ پہ شور مچائے، مجال کیا
محبوبِ ربّ ہر دو جہاں ﷺ کے سِوا، مرے — دِل میں کِسی کی یاد سمائے، مجال کیا
اُس کو بڑھا رہی ہو جب خود ذاتِ کبریا — شانِ حضور ﷺ کوئی گھٹائے، مجال کیا
سیرت نگارو! کہتے ہو کیا، یہ تو سوچ لو — جبریل مصطفیٰ ﷺ کو پڑھائے، مجال کیا
"اَلطَّالِحُ لِیْ" قولِ نبی ﷺ ہے تو پھر مجھے — "خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا"

محمودؔ پُوجتا ہو جو ربِّ قدیر کو
آگے نبی ﷺ کے سر نہ جھکائے، مجال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سے بنا نصیبِ غُلامانِ مصطفیٰ ﷺ — وہ برکتیں ہیں آج بھی نامِ حضور ﷺ میں
واللہ! جھانکتا ہے بہ وصفِ رُخِ حبیب — نامِ خُدا کبھی کبھی نامِ حضور ﷺ میں

(ماہنامہ "نورظہور" قصور۔اپریل ۱۹۶۲ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگے ہے میری آنکھ کے، جلوہ حضور ﷺ کا — "خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا"

آنکھوں میں میری، شہرِ نبی ﷺ ہے بسا ہُوا — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
’’آنکھیں دووِد خواں سے کرے گا وہ چار کیا — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
جب کُھب چکا ہے آنکھ میں قُبّہ حضور ﷺ کا — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
روشن ہُوئی ہے آنکھ پیمبر ﷺ کو دیکھ کر — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
دیدِ نبی ﷺ ہے آنکھ کی ٹھنڈک سرِ نشور — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
ناعِت کو اِس سے آنکھ مِلانے کی تاب ہے — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
کملی سے وَاسطے مِری للچائی آنکھ کو — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھوں سے میری، نِیل ڈھلا تھا سرِ حجاز — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھوں کا تارا مادِح سرکار ﷺ ہے، اُسے — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھوں میں پھر رہی ہے مدینے کی دلکشی — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
ٹھنڈی کروں گا آنکھ پیمبر ﷺ کی دِید سے — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ کو لگائے گا آنکھ سے — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھیں ہُوئی تھیں شہرِ پیمبر ﷺ میں میری بند — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھیں اُمنڈ رہی ہیں مدینے کے ہجر میں — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھوں میں جان آئی ہے آقا ﷺ کو دیکھ کر — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
آنکھوں میں آئیں ذکرِ نبی ﷺ سے طراوتیں — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘
ٹیڑھی کرے گا آنکھ وہ کیا میری سمت کو — ’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘

میلی کرے گا آنکھ کیوں محمودؔ کے لیے
’’خورشیدِ حشر آنکھ دِکھائے، مجال کیا‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَرد کے دَرماں، شافعِ محشر، اُنؐ کا ثنا خواں خالقِ اکبر — فخرِ نبُوت، بدرِ رَسالت صلی اللہ علیہ وسلم
بحرِ محبّت، کانِ سخاوت، ساقیٔ کوثر، وارثِ جنّت — حامی و ناصِر وقتِ ضرورت صلی اللہ علیہ وسلم

(ماہنامہ ''ضیا'' لاہور۔فروری ۱۹۵۶ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقبول ہو گیا جو ترا شیوۂ وفا ۔۔۔ مدّاحِ حضور ﷺ کا دے گا خُدا صلہ
اِس پر خموش رہ کہاں سکتے تھے وہ بھلا ۔۔۔ نعتیں سُنیں تو قُدسیوں نے ''واہ واہ'' کہا
آئے بُلاوے کی جسے حرمین سے ہُوا ۔۔۔ عزّت ہے اِس کی لازمی، اِس کا ادب رَوا
مَیں نے نبی ﷺ کے شہر کا ایسے سفر کیا ۔۔۔ رَستے میں کوئی موڑ، نہ اُڑچن، نہ دغدغہ
میں جب حضورِ شاہ ﷺ میں جا کر کھڑا ہُوا ۔۔۔ ہر داغِ معصیت مِرا اَشکوں نے دھو دیا
حَظ حاضریٔ شہرِ پیمبر ﷺ سے یہ مِلا ۔۔۔ پایا ہے مَیں نے خالقِ کونین کا پتا
مدفونِ طیبہ ہونے کا رکھتا ہُوں ادّعا ۔۔۔ اِس حیثیت میں ہُوں مَیں تمنّائی بقا
آنا جو چاہو ربِّ جہاں کی نگاہ میں ۔۔۔ سرکارِ کائنات ﷺ سے کرتے رہو وفا

میزان پر توجّہِ سرکار ﷺ کے طفیل
محمودؔ بھی گرفتِ ملائک سے چُھٹ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیر یادِ نبی ﷺ ہو تو جی کو کیا کیجیے ۔۔۔ اور ایسی زندگیٔ بے حسی کو کیا کیجیے
حوالہ جس میں نہ ہو مِدحتِ پیمبر ﷺ کا ۔۔۔ اگرچہ ہو بھی تو ایسی خوشی کو کیا کیجیے
جو دُور طاعت و تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ سے رہی ۔۔۔ اُس آگہی کو، اِس دانشوری کو کیا کیجیے
اگر نہ مرکزی نکتہ ہو پیار سرور ﷺ کا ۔۔۔ عزیز داری کو اور دوستی کو کیا کیجیے
جو غیرِ آقا و مولا ﷺ کے ذکر میں گزرے ۔۔۔ تو ایسے لمحے کو، پل کو، گھڑی کو کیا کیجیے
نہ جس میں گُنبدِ آقا ﷺ کا عکس ہی جھلکے ۔۔۔ جہاں کی ایسی کِسی دِلکشی کو کیا کیجیے
رہا نہ کوئی جو وَابستہ دینِ سرور ﷺ سے ۔۔۔ تو اُس کی گفتنی ناگفتنی کو کیا کیجیے

اَساس ہو تو اگر اِتّقا کی حُبِ نبی ﷺ
رشیدؔ ایسے کِسی ''مُتّقی'' کو کیا کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانے کب ہو گی رَسا طیبہ میں میری آواز   اور دے گی مجھے اِس شہر کی مٹّی آواز
اُن ﷺ کا فرمان ہے فرمانِ خُدائے وَاحد   میرے سرکار ﷺ کی آواز ہے، رب کی آواز
جس نے توحید و رَسالت کا بجایا ڈنکا   دعوتِ حق کی صفا پر تھی وہ پہلی آواز
اُن ﷺ سے راضی ہُوا خالق، وہ صحابہ ٹھہرے   جن کے کانوں میں پڑی آپ ﷺ کی سچی آواز
شہرِ آقا ﷺ میں بُلاوے کا سندیسا لے کر   ہاتفِ غیب کی آئے گی یقینی آواز
صُورتِ نعتِ پیمبر ﷺ میں نکالیں شاعِر   اُنس و اِخلاص و عقیدت کی پیامی آواز

تجھ کو محمودؔ بُلاتے ہیں رسولِ اعظم ﷺ
یہ سُنائی دے الٰہی! مجھے جلدی آواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیلی آنکھوں میں ہے روضے کا نظارہ موجزن   ذہنِ احقر میں ہے شعروں کا طرارا موجزن
میں مئے حُبِّ نبی ﷺ میں مست تھا، بے خود رہا   جامِ اُلفت میں رہا مِدحت کا پارہ موجزن
رشتۂ اُلفت پیمبر ﷺ سے جو کر لو اُستوار   درمیانِ قعرِ دریا ہو کِنارہ موجزن
موج جب آئی ہے دِل میں مِدحتِ سرکار ﷺ کی   چرخِ رِفعت پر ہے قسمت کا ستارہ موجزن
بارشِ اَلطاف کی خواہش ہو تو طیبہ چلو   دیکھ لو میزابِ رحمت کا اِشارہ موجزن
دِل سمندر ہے تو اِس میں اُلفتِ سرکار ﷺ کا   مستقِل ہے اِک عقیدت کا اِدارہ موجزن
خیر کی خواہش میں جب ذکرِ نبی ﷺ لب پر رہا   اُس کے ہر پہلو سے نکلا اِستخارہ موجزن
یہ نتیجہ غیرِ پیغمبر ﷺ کی مدّاحی کا ہے   غوطہ زن ہے سُود، لیکن ہے خسارہ موجزن
ساحلِ جدّہ کی جانب صُورتِ نعتِ نبی ﷺ   بحرِ اخلاص و عقیدت کا ہے دَھارا موجزن

سوچو تو محمودؔ مدحِ سرورِ کونین ﷺ میں
زندگی آموز ہے اِک اِستعارہ موجزن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اُن پر جو محبوبِ خُدا ہیں رحمتِ عالم ﷺ   سلام اُن ﷺ پر، اطاعت جن کی حق نے فرض فرمائی

سلام اُن پر جو ختم المرسلیں ہیں، سرورِ کُل ﷺ ہیں
کہ جن پر آیۂ ''الیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ'' آئی

سلام اُن پر، نہیں ہم سے بشر، جو نُورِ داور ہیں
جنھوں نے خود حدیثِ ''اَیُّکُمْ مِثْلِیْ'' ہے فرمائی

(ماہنامہ ''انوارالصوفیہ''، قصور۔ مارچ ۱۹۶۷ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِرد صلوات میں جو لوگ تواتُر کرتے
اپنی قسمت پہ نہ کیسے وہ تفاخُر کرتے

اچھّا ہوتا کہ سمجھنے کو نبی ﷺ کی عظمت
لوگ قُرآنِ مقدّس میں تدبُر کرتے

دیکھتے سارے نظاماتِ جہاں سے برتر
دینِ سرکار ﷺ پہ جب لوگ تفکر کرتے

سر کو نیہوڑائے ہُوئے حشر میں دُوجے ملتے
مدح گویانِ پیمبر ﷺ تو تبختُر کرتے

جن کے ہونٹوں پہ نہ سرکار ﷺ کی مِدحت ہوتی
کیوں نہ ہم ایسوں سے اِظہار تغایُر کرتے

چلتے رہتے جو رہِ طاعتِ سرور ﷺ پر لوگ
لُطف کے ابر سب ایسوں پہ تقاطُر کرتے

ہوتے جو لوگ تمنّائی دیدِ طیبہ
وہ بہر صبح و مَسا اِس کا تصوّر کرتے

اصل کُھل جاتی اگر اُن پہ بھی تابانی کی
رَشک ذرّاتِ مدینہ پہ مَہ و خُور کرتے

دیکھ کر خُلد میں مداحِ رسولِ حق ﷺ کو
کیوں نہ زُہاد بھی اِظہارِ تحیُّر کرتے

کچھ کمی رہتی عبادت کے حوالے سے اگر
وِردِ صلوات سے تم لوگ اِسے پُر کرتے

اہلِ اُلفت تو مدینے کو لپکتے دِل سے
کیا کوئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو تاخُّر کرتے

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا جو موقع آتا
اہلِ ایمان سب اِظہارِ تہوُّر کرتے

گر درود اُن ﷺ پہ نہ تقلیدِ خُدا میں پڑھتے
اور کِس برتے پہ اِنسان تکبُّر کرتے

کتنا اچھّا تھا کہ طیبہ سے جو لوٹے زائر
درج قِرطاس پہ وہ اپنے تاثُّر کرتے

ہم کو عقبیٰ میں شفاعت کی جو خواہش ہوتی
کلبِ دُنیا جو نظر آتا تو دُر دُر کرتے

زندگی پا کے بھی محمودؔ نہ کیسے بندے
لُطفِ سرکار ﷺ پہ اِظہار تشکُّر کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممنونِ آقا ﷺ ہے مِرا ہر لمحۂ حیات — یوں لامحالہ بڑھ گیا ہے رُتبۂ حیات
باندھا ہے ربِ پاک نے شیرازۂ حیات — ''ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات''
یہ ہے حدیثِ قُدسی لَولَاک سے عیاں — کھولا حضورِ پاک ﷺ نے دروازۂ حیات
نُورِ حضور ﷺ پیدا کیا جب غفور نے — جبلِ عَدَم سے پُھوٹ بہا چشمۂ حیات
اُلجھیڑے میں پڑی تھی مِری زندگی کی ڈور — لُطفِ نبی ﷺ نے جوڑ دیا رشتۂ حیات
گُزرے جو پیروئ پیمبر ﷺ میں زندگی — پہنچائے قصرِ مغفرت میں جادۂ حیات
محشر میں منہ دِکھائے گا اپنے نبی ﷺ کو کیا — دینا پڑا اگر وہاں کفّارۂ حیات
مدّاحئ حضور ﷺ میں کرنا نہ کچھ کمی — رَہ جائے شاید اِس طرح سے پردۂ حیات
افسوس، اُمّتی جو ہیں آقا ﷺ کے — زندہ بھی ہیں اور کر رہے ہیں نوحۂ حیات
چنگل میں کفر کے ہیں پیمبر ﷺ کے اُمّتی — دستِ ستم شعار میں ہے نقشۂ حیات
جو طاعتِ حبیبِ خُدا ﷺ کے نہیں قریں — کندھوں پہ ہیں اُٹھائے ہُوئے لاشۂ حیات
آقا حضور ﷺ آپ سے کیا ہے چُھپا ہُوا — دستِ ممات میں ہے چُھپا چہرۂ حیات
سرکار ﷺ! ''رہنماؤں'' کے کردار کے طفیل — آتا ہے چاک چاک نظر جامۂ حیات
سرکار ﷺ! مَرنا بھی ہُوا مُشکل غریب کا — ایسے گرفت میں ہے لیے پنجۂ حیات

سرور ﷺ کے اِتّباع کی صُورت رہی ہے کیا
محمودؔ اپنا دیکھ تو آئینۂ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ پہ ہو نثار اگر مایۂ حیات — بعدِ وفات دے گا ثمر مایۂ حیات
سمجھیں گے کیا وہ سرورِ عالم ﷺ کے فقر کو — نزدیک جن کے، ٹھہرا ہو زر مایۂ حیات
دِل میں جو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا ہو خیال — رکھتا نہیں ذرا بھی اثر مایۂ حیات
زندہ ہُوں یوں کہ عازمِ شہرِ نبی ﷺ رہوں — میرے لیے یہی ہے سفر مایۂ حیات
آقا ﷺ کا ذکر سُنتے ہوئے جو ٹپک پڑیں — اشکوں کے ہیں وہی تو گہر مایۂ حیات

کم ہو جو کوئی بات مقامِ حضور ﷺ سے — تو کیوں نہ ہو گا زیر و زبر مایۂ حیات
حُبِّ حبیبِ خالق و مالک ﷺ کی ہے عطا — اِک بے نیازِ شرّ و ضرر مایۂ حیات
جو دُور ہیں حضور ﷺ سے، ہے اُن کے واسطے — مال و منال و لعل و گہر مایۂ حیات
ناعِت نہیں ہے جو، وہ تہی کیسہ شخص ہے — ''ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات''
خوشحال زندگی کی علامت یہی تو ہے — ''ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات''
محمودؔ برکتیں ہیں یہ شہرِ حضور ﷺ کی
طیبہ کی ہے اِک ایک سحر مایۂ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اُن ﷺ پر، رسولِ حق ہیں جو عبدِ خُدا بھی ہیں — سلام اُن ﷺ پر، بشر ہیں جو مگر نورُ الہدیٰ بھی ہیں
سلام اُن ﷺ پر، جنھوں نے بگڑی تقدیریں بنائی ہیں — سلام اُن ﷺ پر، جنھوں نے غیب کی باتیں بتائی ہیں

(ماہنامہ ''ضیا'' لاہور۔ جولائی ۱۹۵۶ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کی خاک ہے سرمایۂ حیات — اِس کا خس و خاشاک ہے سرمایۂ حیات
جس سے حیات آشنا اِک ایک شے ہُوئی — وہ نکتۂ لَوْلَاک ہے سرمایۂ حیات
گیلی نظر ہے سُوئے مدینہ لگی ہوئی — یہ دیدۂ نم ناک ہے سرمایۂ حیات
مظہرِ نبی ﷺ ہیں رب کے، یہ جس سے پتا چلے — وہ فہم، وہ اِدراک ہے سرمایۂ حیات
میرا تخیّل آقا ﷺ کے مسکن کو ہے رَواں — یہ اشہبِ چالاک ہے سرمایۂ حیات
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کے اشارے کو دیکھ لو — دفنِ بقیعِ پاک ہے سرمایۂ حیات
آقا ﷺ کے فقر نے یہ دِیا ہے سبق مجھے — ''ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات''
محمودؔ جس کا دُشمنِ سرکار ﷺ ہو ہدف
وہ لہجۂ بے باک ہے سرمایۂ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائم نبی ﷺ کے دَم سے ہے یہ نظمِ کائنات — پنہاں اِس ایک نکتے میں پاؤ گے سو نِکات
اُمّت پہ آقا ﷺ کیجیے گا نگہِ اِلتفات — گھیرے ہُوئے ہیں اِس کو جہاں بھر میں مُشکلات
سرکار ﷺ کے ظہور کے دِن سر کے بل گرے — عُزّیٰ و وُدّ و نَسر و ہُبَل اور منات و لات
قسمت کا جو دَھنی ہو، وہ جو خوش نصیب ہو — مدحِ نبی ﷺ میں دے خُدا اُس شخص کو ثبات
احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل دِل سے وہ کرے — جو بندہ چاہتا ہو عزیزو! رہِ نجات
ثبت اپنی زندگی کے خدوخال پر کرو — محبوبِ ربِّ پاک ﷺ کی سیرت کے وَاقعات
دینِ نبی ﷺ میں صاحبِ عزّت ہے مُتّقی — کچھ اِس میں حیثیت نہیں رکھتی ہے ذات پات
لائق جو ہے مدیح و ثنا کی، تو ہے فقط — خالق کی پاک ذات یا سرور ﷺ کی پاک ذات
رُخ تو دُعاؤں کا سُوئے شہرِ نبی ﷺ کرو — پہنچائیں گے حضور ﷺ خُدا تک تمھاری بات
رب سے مِری وسیلۂ آقا ﷺ سے ہے دُعا — نزدِ بقیعِ پاک کہیں ہو مِری وفات
آقا ﷺ کے میہمان کو کِس چیز کی کمی — طیبہ میں جائے کیوں کوئی لے کر توا پَرات
مؤمن کی فکر نے یہ نتیجہ اَخذ کیا — ’’ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات‘‘

خوشنودیٔ حضور ﷺ مِلے گی تمھیں ضرور
محمودؔ ڈھانے نکلو تو اندر کا سومنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ طیبہ سے جو تھا حُسنِ لیاقت روشن — دیدِ قُبہ سے ہُوئی حِسِ بصارت روشن
میرے خامے نے جو قِرطاس پہ نعتیں لکھیں — لوحِ تقدیر کی پائی ہے عبارت روشن
ہوئے تابندہ مہ و نجم قُدومِ شہ ﷺ سے — شب اِسرا میں ہُوئی قسمتِ جنّت روشن
اپنے مظہر سے ملاقات تھی ذاتِ حق کی — قُربِ اِسرا سے ہُوا بابِ حقیقت روشن
مسکنِ سرورِ عالم ﷺ میں جو احقر پہنچا — پا لیا شہر میں اِک قصرِ سخاوت روشن
پیٹھ ظلمت نے مدینے کو دِکھائی اپنی — دیکھ کر عتبہ و مقصورۂ حضرت ﷺ روشن
صحنِ دِل جس کا نہ نعتوں سے منوّر ہو گا — کوٹھڑی اُس کی نہ ہو گی کِسی صُورت روشن

اُس نے مدّاحِ سرکار ﷺ میں آنکھیں کھولیں
یوں ہے محمودؔ کا ہر حرفِ عقیدت روشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں کیوں نہ دِل سے کروں احترامِ صِدق و صفا — ہُوا ہے سیرتِ سرور ﷺ سے نام صِدق و صَفا
رسولِ پاک ﷺ سے پہنچا پیامِ صِدق و صَفا — عمل میں کیوں نہ کریں اِہتمامِ صِدق و صَفا
ہُوا ہے روزِ جزا تک کے واسطے قائم — نقوشِ پائے نبی ﷺ سے دوامِ صِدق و صَفا
جو اہلِ بیت رضی اللہ عنہم تھے، وہ بھی تھے منتہٰی اس کے — تھا ہر صحابی رضی اللہ عنہ بھی اُن کا، امامِ صِدق و صَفا
نبی ﷺ نے اُس کو عطا کی ہے کِس قدر عزّت — کُھلے گا حشر کے دِن اِحتشامِ صِدق و صَفا
خُدا عطا جو کرے تم کو حاضری کا شَرَف — نبی ﷺ کے شہر کو کرنا سلامِ صِدق و صَفا
کبھی جو سامنے آقا ﷺ کا نام لیوا ہو — رکھو رویّے میں تم اِلتزامِ صِدق و صَفا
سوار نَفس کے اَشہب یہ ہو بنامِ نبی ﷺ — گرفت میں ہو تمھاری، زِمامِ صِدق و صَفا
یہ اِتّباعِ حبیبِ کُدا ﷺ میں مِلتا ہے — پیو تو صرف پیو آپ جامِ صِدق و صَفا
یہ حق ہے، اِس کی تو تغلیط ہو نہیں سکتی — کلامِ پاکِ نبی ﷺ ہے کلامِ صِدق و صَفا
خُدا کرے کہ کوئی مُلک میں کرے جاری — نظامِ آقا و مولا ﷺ نظامِ صِدق و صَفا

جو جان لو تو یہ محمودؔ راہِ تقوٰی ہے
بتایا ہم کو نبی ﷺ نے مقامِ صِدق و صَفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر ہے میرے نامِ مُبارک حضور ﷺ کا — میرے لیے کُھلے نہ کیوں دروازہ نُور کا

(ماہنامہ ''تجدیدعہد'' لاہور۔دسمبر ۱۹۵۷ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُفتخر قُبّہ جو ہے چھاؤں گھنی پر اپنی — میں بھی مغرور ہُوا خوش نظری پر اپنی
نعت کہہ لی تو وہی فخر میں تبدیل ہُوئی — جو ندامت تھی مجھے بے ہُنری پر اپنی

شہرِ لاہور کے باسی جو مدینے پہنچے فخر کیونکر نہ کریں دِیدہ وَری پر اپنی
جس کو طیبہ سے حضوری کا بُلاوا آئے رقص کر اُٹھّے نہ کیونکر وہ خوشی پر اپنی
حوصلہ حشر کے دِن نعتِ نبی ﷺ نے بخشا مَیں تھا شرمندہ عبادت میں کمی پر اپنی
دیکھ کر قُبّۂ سرکار ﷺ کی شادابی کو آنکھ مسرُور نظر آئی نمی پر اپنی
پیش ہوتے ہی سرِ حشر خُدا کے آگے فخر کرتا ہے تمھیں حُبِّ نبی ﷺ پر اپنی
غُرفۂ لُطف سے محمودؔ نظر کرتے ہیں
جب بھکاری کو وہ ﷺ پاتے ہیں گلی پر اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے غیر کا عزّت سے آپ نام نہ لو کوئی بھی اُس کے لیے لفظِ احترام نہ لو
خُدا کے بندو! نبی ﷺ کا نظام اَپناؤ برائے مُلک بدیسی کوئی نظام نہ لو
قریب تک نہ پھٹکنا ترازو کے، جب تک نبی ﷺ کے دَامنِ رحمت کو آپ تھام نہ لو
زبان دِل کی نہ ہو ترجمان تو تُف ہے جو دِل میں اُنس نہ ہو تو نبی ﷺ کا نام نہ لو
سلام جو نہ حبیبِ خُدا ﷺ پہ پڑھتا ہو کبھی تم ایسے کِسی شخص سے سلام نہ لو
اگر ہے سُنّتِ سرکار ﷺ سے تمھیں رَغبت مزا تو جب ہے کہ دُشمن سے اِنتقام نہ لو
کراؤ کیش نہ حُبِّ نبی ﷺ کِسی صُورت پڑھو جو نعتِ پیمبر ﷺ تو اِس کے دَام نہ لو
رشیدؔ سوچو، کوئی ہے حضور ﷺ سے بڑھ کر؟
کہا ہے کِس نے کہ تم عقل ہی سے کام نہ لو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر میرا پئے قُبّۂ سرکار ﷺ جھکا تھا سجدہ جو مِرے دِل نے کیا تھا، وہ رَوا تھا
مکّہ میں بھی یوں قلب مدینے کو کھنچا تھا کعبہ کا جو میزاب تھا، وہ سمت نُما تھا
نعتوں میں ڈرائنگ نے مزا ایسا دیا تھا تصویرِ عقیدت میں ہَرا رنگ بھرا تھا
اِک ابرِ لطافت پئے دِل لے کے چلا تھا ”جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا“

رُتبہ ہُوا معلوم زمانے کو نبی ﷺ کا　　جو حرفِ "لَعَمْرُکَ" تھا وہی چشم کُشا تھا
مقبول بہ دربارِ خُداوندِ تعالیٰ　　ہر مصرعِ مدّاحِ محبوبِ خُدا ﷺ تھا
جاتے ہُوئے طیبہ جو مِلا ساحلِ جدّہ　　بیڑا مِری قسمت کا کنارے سے لگا تھا
اپنائیت اِک آب و ہَوا تک میں رچی تھی　　ہر تحفہ جو طیبہ سے مِلا، بیش بہا تھا
میزان یہ کُھلی مدحِ پیمبر ﷺ کی حقیقت　　یہ مشغلۂ خاص بہ تقلیدِ خُدا تھا
آئی جو بُلاوے کی خبر شہرِ نبی ﷺ سے　　آنگن میں مِرے دِل کی، عجب شور مچا تھا
طیبہ سے لدا پھندا مُڑا داتا نگر کو　　لاہور سے تو بے سر و سامان چلا تھا
تخلیقِ عوالَم کی عنایت کے سبب میں　　فرمانِ خُدا فقرۂ "لَوْلَاکَ لَمَا" تھا
سوچا جو "فَتَرْضٰی" کے مفاہیم پہ ہم نے　　اللہ کو پایا ہے کہ راضی برضا تھا
عنقا تھی پئے لُطفِ نبی ﷺ گرمئ محشر　　رحمت کا جو اِک چتر مِرے سر پہ تنا تھا
طیبہ میں گُزارے ہُوئے دِن یاد ہیں مجھ کو　　آقا ﷺ کی عنایات کا ہر رنگ نیا تھا
جو عِترت و اَصحابِ پیمبر ﷺ کا تھا ناقِد　　وہ دُشمنِ دیں، دُشمنِ اربابِ وفا تھا

اپنائی جو محمودؔ رہِ نعتِ پیمبر ﷺ
یہ دانش و حکمت تھی، مِرا ذہن رَسا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"　　تھا نقشِ بشارت کہ جو پانی میں چُھپا تھا
نازاں تھے بلال ؓ اُس پہ تو یہ فخر بجا تھا　　جو وُقر ودِیعت کہ غُلامی میں ہُوا تھا
آقا ﷺ سے محبّت کا دِیا دَرس اُسی نے　　وہ حرفِ فضیلت کہ بُخاری میں لکھا تھا
کنکر بھی لگے دینے پیمبر ﷺ کی گواہی　　تھا خطبۂ حُجّت کہ جو مٹھّی میں ہُوا تھا
حاصِل اُسے اے دوست! نہ تائیدِ نبی ﷺ تھی　　نظارۂ وَقعت جو تعلّی میں کیا تھا
جب شہرِ پیمبر ﷺ سے نہ آیا تھا بُلاوا　　تھا جُرعہ رِقّت کہ جو جلدی میں پیا تھا
سرکار ﷺ! مسلمان کو اب پھر سے عطا ہو　　پیراہنِ عزّت کہ جو ماضی میں مِلا تھا

محمودؔ پیمبر ﷺ نے مجھے اُس سے بچایا
وہ فتنۂ دولت کہ خرابی میں بڑا تھا
(سہ قوافی نعت)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں ہے ضَو ریز ہمہ وقت سویرا — آتا ہے نظر رات کو بھی دِن سا اُجالا
آقا ﷺ کی حکومت ہے کہ تا حشر ہے قائم — اور فقر کی صُورت تھی کہ جلتا نہ تھا چولھا
خُنکی جو رہِ چشم سے اُتری مِرے اَندر — گُنبد کی زیارت سے کلیجا ہُوا ٹھنڈا
تشکیل جو رُخ آپ دیا تھا، اُسے اِک شب — نزدیک سے خالق نے بڑے فخر سے دیکھا
خالق کی عطا سے، مِرے آقا ﷺ کے علاوہ — ہر درد و غم و رَنج میں ہے کون سہارا
وہ ساتھ بہا لے گیا خاشاکِ معائب — ''جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا''
آقا ﷺ کی محبّت کی لگے کیوں کوئی قیمت — کیوں بابِ عقیدت میں نظر آئے دِکھاوا
پاؤ گے مدینے کی طرف، دَست شناسو! — دیکھو تو مِرے ہاتھ میں تم موت کی ریکھا

طیبہ کا حرم بخشے گا محمودؔ سعادت
میں زیرِ زمیں اوڑھوں گا اِحرام کا کپڑا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسالت ہے وَحدت کا مظہر وسیلہ — جو مقصودِ رب ہے تو سرور ﷺ وسیلہ
رہِ حق رسی ''وَابۡتَغُوۡا'' نے دِکھائی — پیمبر ﷺ کا چاہو برابر وسیلہ
ہے بخشش کی خواہش تو ''صَلِّ عَلٰی'' پڑھ — نہیں اِس سے کوئی بھی بڑھ کر وسیلہ
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو صحّت کا تحفہ مِلا تو — قصیدہ وَسیلہ تھا، چادر وسیلہ
اُحُد پر جو اِعجاز پیغمبری ﷺ تھا — رُکا زلزلہ تو تھی ٹھوکر وسیلہ
نہیں موقعِ اِنبساط اِس سے بڑھ کر — کہ دیدِ نبی ﷺ کو ہے محشر وسیلہ
میں فی الفور کیسے مدینے رَسا ہوں — ہے حاصِل پرندوں کو تو پَر وسیلہ

پڑھے شعرِ حسانؓ و کعبؓ و بصیریؒ یہی ڈھونڈتا ہے سخنور وسیلہ
مری رُستگاری کو محمودؔ ہو گا
نعوتِ پیمبر ﷺ کا محضر وسیلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی زندگی پہ رہا ہے حصارِ ذات
توقیرِ مصطفیٰ ﷺ کا سبب ہے وقارِ ذات

لیتا ہوں لفظِ ’’ذات‘‘ سے ذاتِ خُدا مُراد
ہر ایک شے پہ مانتا ہوں اِختیارِ ذات

حکمِ نبی ﷺ پہ کعبہ کو جاتے ہیں مومنین
دارالقرارِ دَہر ہُوا ہے دِیارِ ذات

’’تِلْکَ الرُّسُلُ‘‘ کی آیۂ رحماں نے دِی خبر
سرکار ﷺ سب رُسولوں میں ہیں شاہکارِ ذات

’’مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْل‘‘ نے سب کو بتا دِیا
ہے ہر مطیع آپ ﷺ کا طاعت گزارِ ذات

اِعلامیے سے قصرِ ’’دَنَا‘‘ کے کُھلا کہ ہیں
سرکارِ عالمین ﷺ فقط رَازدارِ ذات

دیکھا جو سر کی آنکھ سے رب کو حضور ﷺ نے
تا حشر اُن ﷺ کی ذات بنی اِشتہارِ ذات

محبوب سے تھا عرش پر محبوب کا مِلن
یوں مِل گئے نگارِ صفات و نگارِ ذات

اِس کی زباں پہ نعت بھی، حمدِ خُدا بھی ہے
محمودؔ عندلیبِ نبی ﷺ ہے، ہزارِ ذات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو سُجھا رہا تھا یہ وِجدان پہلے پہل
سرکار ﷺ کا مقام لُوں پہچان پہلے پہل

پیشانی پر تھا اُس کے بھی نُورِ محمدی ﷺ
دُنیا میں آ گیا تھا جو اِنسان پہلے پہل

’’تِلْکَ الرُّسُلُ‘‘ کے فقرۂ ربِّ جلیل میں
کِس کی فضیلتوں کا تھا اِعلان پہلے پہل

دیتے ہوئے پیامِ ’’الف لام میم‘‘ کا
خالق نے کی ہے اُن ﷺ کی بیاں شان پہلے پہل

مالِک نے اپنے محترم محبوب ﷺ کے لیے
سب انبیاء علیہم السلام سے لے لیے پیمان پہلے پہل

’’صَلُّوْا عَلَی الرَّسُوْل‘‘ کا حکمِ خُدا سُنا
دِل کی طرف لگے جو مِرے کان پہلے پہل

میزان پر پہنچنے پہ کرنا عزیزِ من!
اسمِ حضورِ پاک ﷺ کی گردان پہلے پہل

وِردِ درودِ پاک میں رہ پھر اخیر تک — تسلیم کر حضور ﷺ کے احسان پہلے پہل
میرے حواس بعد میں ہوتے گئے بحال — چوکھٹ پہ تھے خطا مرے اوسان پہلے پہل
جاں تو اجل نے لینی ہی لینے ہے آخرش — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ ہو قُربان پہلے پہل
آسان ہو گی تیری رَسائی غفور تک — آقا ﷺ کو تُو حبیبِ خُدا مان پہلے پہل
تکمیلِ اُنس کو تو اطاعت ہے لابُدی — لگتا ہے کام یہ بہت آسان پہلے پہل
ہو اِدّعا محبّت سرکار ﷺ کا جسے — ختمِ نبوّت آپ ﷺ کی، لے جان پہلے پہل
محبوبِ کبریائے عوالم ﷺ کے نعت گو — ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ اور تھے حسان رضی اللہ عنہ پہلے پہل

کر سیرتِ حضور ﷺ کی محمودؔ پیروی
یہ کام کر تو حشر سے، نادان! پہلے پہل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسکن حبیبِ خالق ﷺ کا ہے بڑا مُقدّس — دیکھا ہے شہرِ کوئی اِس شہر سا مُقدّس؟
پاکیزہ مصطفیٰ ﷺ کا عہدِ شباب پایا — دُنیا نے دیکھا، اُن ﷺ کا تھا بچپنا مُقدّس
نظمِ مقفّی میں ہو، یا نثر یا بیاں میں — محبوبِ کبریا ﷺ کا ہے تذکرہ مُقدّس
مٹّی، فضا، خلا تک اِس کی ہے پاک، لوگو! — شہرِ حضور ﷺ کی ہے آب و ہَوا مُقدّس
تقدیس آشنا ہے اِتنا دیارِ سرور ﷺ — اُس سمت جانے والا ہر رَاستہ مُقدّس
عِفّت مآب ایسا لائے نظام آقا ﷺ — پرکھا تو پایا اس کا ہر ضابطہ مُقدّس
ہوں اہلِ بیت اُن ﷺ کے، یا دوستدار اُن کے — رشتہ ہر ایک میرے سرکار ﷺ کا مُقدّس
سرکار ﷺ قُربِ خالق جس وقت پا گئے تھے — قوسین سے بنا تھا اِک دائرہ مُقدّس
اِک رات لامکاں کی ایسی سُنی ہے ہم نے — معصوم ایک چہرہ، اِک آئنہ مُقدّس
اُتنی سِوائے کعبہ کوئی بھی شے نہیں ہے — ہم مانتے ہیں جتنا گُنبدِ ہَرا مُقدّس

پاکیزگی کے دو ہی محمودؔ ہیں منابع
بیتِ نبی ﷺ مُقدّس، بیتِ خدا مُقدّس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خُدا کا مِلا جن کو رُتبہ — اُنھی کے ہیں دو نام، احمد، محمد ﷺ
بتاتے ہیں، دُنیا میں رہنا ہے کیسے — سکھاتے ہیں گر دیں کی ابجد محمد ﷺ

(روزنامہ ’تحفہ‘ ’’گوجرانوالہ‘‘ ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’جو سُوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے‘‘ — تو ساتھ اُن ﷺ کے نہ جبریلِ تابناک چلے
وہ آگے سِدرہ سے خود ہی تھے راہبر اپنے — اکیلے اپنے سفر پر وہ ٹھیک ٹھاک چلے
حضور ﷺ نُور تھے، ملنے وہ نُور سے پہنچے — اُدھر کو ہو نہیں سکتا کہ مُشتِ خاک چلے
سرِ نُشور جو چاہے قبالۂ بخشش — صراطِ سرورِ کُل ﷺ پر بہ اِنہماک چلے
یہ رَزمِ بدر صحابہ رضی اللہ عنہم مُڑے جو طیبہ کو — بٹھا کے کافروں کے دِل پہ اپنی دھاک چلے
مِری طرف سے عقیدت، مدینے سے رَافت — میں چاہتا ہوں، مِری موت تک یہ ڈاک چلے
خُدا کرے کہ دیارِ نبی ﷺ کو اب کے تو — اَجل بھی ساتھ ہمارے بہ اشتراک چلے

جو پہنچا طیبہ سے واپس ہوائی اڈّے پر
تو میری سمت سب اَحباب پُرتپاک چلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ پاک ﷺ کی خاطر خُدا نے پیدا کیے — یہ صبح و شام، یہ اَفلاک و فرش، یہ تارے
یقینِ خُلد کی کیفیتوں میں مست رہے — جو جامِ بادۂ حُبِّ رسولِ پاک ﷺ پیے
ہمیں نُشور کی گرمی سے کیا کہ ہم ہوں گے — درودِ سرورِ عالَم کے سائباں کے تلے
مدیحِ سرورِ عالَم ﷺ میں شعر جب لکھّے — گئے مصائب و آلام، درد و رنج ٹلے
پیام حاضری کے جب حضور ﷺ نے بھیجے — مسرتوں کے مِرے صحنِ دِل میں پھُول کِھلے
فقط وہ چہرہ ہی آماج گاہِ نُور بنے — غبارِ شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں جو اَٹے
جو اَب کے پھر مرے کچھ دِن مدینے میں گُزرے — تمام عمر کروں گا مَیں شکر کے سجدے
حضور ﷺ مسجدِ اقصیٰ کو جب حرم سے گئے — تھے دَست بستہ دو رویہ ملائکہ کے پَرے

کوئی جو حشر میں غُفرانِ معصیت چاہے — نبی ﷺ کا ذکر کرے اور درودِ پاک پڑھے
پہنچ کے طیبہ میں چُھو لے گا اَوج عظمت کو — وہ خوش نصیب جو آگے مُواجہہ کے جُھکے
عطائے ربِّ جہاں ہے یہ اختیارِ نبی ﷺ — وہ ﷺ جس کی بات بنائیں، اُسی کی بات بنے
نبی ﷺ و رب کا رہا ہے تعلّقِ خاطر — اِدھر سے سجدے، اُدھر سے درود کے تحفے
وہی ہے اُمّتی میرے حضور ﷺ کا سچا — جدھر کہیں وہ چلے ﷺ، روکیں جس طرف سے، رُکے
مِلا جو تاج سرِ حشر گُستر کو — نگینے اِس میں تھے یادِ حبیبِ حق ﷺ کے جڑے
کبھی جو ابرِ عطائے حضور ﷺ یاد آیا — تو بحرِ شہرِ نبی ﷺ میں سرشکِ چشم بہے
وہ شخص اُمّتی آقا ﷺ کا ہے، خُدا کا ولی — وہ جس کِسی پہ کئی آگہی کے رَاز کُھلے
رسولِ پاک ﷺ کی اُمّت، جو سب سے بہتر تھی — بٹی ہے فرقوں میں کیوں، اُس کے کیوں ہُوئے ہیں دھڑے
وہ بدنصیب ہے، ذلّت مآب اِنساں ہے — کرے جو ذکرِ حبیبِ خُدا ﷺ کے دَام کھرے
نہ ہوتا بند کیوں یہ کارخانۂ عالَم — "جو سُوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

اِسی چمک میں تو محمودؔ نعت لکھتا ہے
جلے ہیں یادِ نبی ﷺ کے جو طاقِ دِل میں دیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ محترم ﷺ کو رب نے بھیجا ہے بشر صُورت — بھرم قائم اُنھی کے دَم سے ہے محمودؔ اِنساں کا

(ماہنامہ "ضیا" لاہور مارچ ۔۱۹۵۶ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروئے اصلِ تجلّا رسولِ پاک ﷺ چلے — خُدا کا کرنے نظارہ رسولِ پاک ﷺ چلے
دَنا کے قصرِ پُرعظمت کی سمت اِک شب کو — زِ شہرِ نادرِ مکّہ رسولِ پاک ﷺ چلے
جو حُسنِ ذات نے خود عشق کی قبا پہنی — تو حُسنِ ذات کے شیدا رسولِ پاک ﷺ چلے
بشر کے اشرف المخلوق کرنے کی خاطر — بشر کا لے کے سراپا رسولِ پاک ﷺ چلے
سفر جو رات کو اپنے خُدا کی سمت کیا — جِلَو میں لے کے اُجالا رسولِ پاک ﷺ چلے

خُدا سے اُمّتِ عاصی کو بخشوائیں گے ‌‌ ‌ ‌ لیے ہُوئے یہ تمنّا رسولِ پاک ﷺ چلے
بٹھائے دَھاک زمانے پہ اپنی عظمت کی ‌ ‌ ‌ ‌ اُٹھانے حُسن کا پردہ رسولِ پاک ﷺ چلے
جہاں پہ حضرت جبریل تھک کے بیٹھ گئے ‌ ‌ ‌ ‌ وہاں سے آگے تو تنہا رسولِ پاک ﷺ چلے

جہاں کو چھوڑ کے بے جان، سُوئے عرشِ خُدا
جہاں کے آقا و مولا رسولِ پاک ﷺ چلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہتے ہو، ہر اِک اِبتلا و رنج ٹلے ‌ ‌ ‌ ‌ ہو بعدِ فجر درود اور نعت شام ڈھلے
رہیں گے موت تک ہم لوگ نعت کے شائق ‌ ‌ ‌ ‌ ہیں خوش نصیب کہ نعتوں کی گونج ہی میں پلے
یہ لازمی ہے مُحبِ حضور ﷺ کو کہ اُسے ‌ ‌ ‌ ‌ خلافِ دینِ پیمبر ﷺ ہر ایک بات کُھلے
وہ لوگ مایۂ اُنسِ حضور ﷺ پائیں گے ‌ ‌ ‌ ‌ وہی جو رکھتے ہیں مال و منال پاؤں تلے
نہیں جو حُبِّ پیمبر ﷺ تو زُہد بھی بے سود ‌ ‌ ‌ ‌ تمھارے ماتھے پہ گٹّا بہت بڑا ہو بھلے
عجب دَورِ سیاست ہے، اہلِ اُلفت بھی ‌ ‌ ‌ ‌ معاندینِ پیمبر ﷺ سے مِل رہے ہیں گلے
خُدائے قادر و قیوم انتظار میں تھا ‌ ‌ ‌ ‌ ”جو سُوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے“

نبی ﷺ کا ذکر جو محمودؔ لب پہ جاری ہو
تو طاقِ دِل میں دِیا بھی عقیدتوں کا جلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَہر بھر میں نہیں ملتی ہے وہ نادرِ خوشبو ‌ ‌ ‌ ‌ شہرِ سرکار ﷺ میں پاتے ہیں جو زائر خوشبو
ہو مہک بار تتبُّع کے شرف سے باطن ‌ ‌ ‌ ‌ اُن ﷺ کے تذکار سے پائے ترا ظاہر خوشبو
ناک رکھ لیتی ہے یہ اُنسِ حبیبِ حق ﷺ کی ‌ ‌ ‌ ‌ شامّہ حِسِ مُسلماں کی ہے ناصِر خوشبو
ناکوں ناک آج مسرّت سے بھرا ہُوں ایسے ‌ ‌ ‌ ‌ آئی ہے سرور و سرکار ﷺ کی مخبِر خوشبو
قُبّہ و مینارِ نبی ﷺ روشنی بانٹیں ہر سُو ‌ ‌ ‌ ‌ اور دیں صُفّہ و عتبہ کے مناظر خوشبو
سیرتِ سرورِ عالم ﷺ سے تعطُّر پائے ‌ ‌ ‌ ‌ خوش مزاج آدمی کو چاہیے آخر خوشبو

کیوں نہ ہو، اُس نے حضوری کی سعادت پائی — نظر آئے گی تمھیں طیبہ میں شاکر خوشبو
جان دیتی ہُوئی طیبہ میں، نئی جاں لیتی — مَیں نے محسوس کیا، رہتی ہے حاضر خوشبو
تُو بھی کر اِس کی طرح جاں کو نثار آقا ﷺ پر — کرتی ہے تیرے لیے حکم یہ صادر خوشبو
جھیلتے کیوں ہو سڑاند آپ غزل گوئی کی — ذکرِ سرکار ﷺ کرو، پاؤ گے وَافر خوشبو
جب ہُوا مادحِ ممدوحِ خُدائے عالم ﷺ
برسی اَفلاک سے محمودؔ کی خاطر خوشبو

(ماہنامہ ’’انوارالصوفیہ‘‘ قصور۔ جون ۱۹۶۱ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ طیبہ حسیں ہے بقدرِ حُسنِ یقیں — درِ نبی ﷺ پہ جھکے گی مُدام میری جبیں
یہ نُورِ سرورِ عالم ﷺ کا ایک پرتو ہے — نجوم و ماہ کا اپنا تو کوئی رنگ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ اور مضافاتِ مدینہ روشنی خوشبو — ہیں سب کے سب مقاماتِ مدینہ روشنی خوشبو
سرور انگیز ہے آب و ہوائے مسکنِ سرور ﷺ — جمادات و نباتاتِ مدینہ روشنی خوشبو
ہُوئے مہمان جو اِس شہر کے، معلوم ہے اُن کو — ہے اِک شکلِ مداراتِ مدینہ روشنی خوشبو
نبیؐ نے جب سے یثرب سے اِسے طیبہ بنایا ہے — ہیں اُس دِن سے روایاتِ مدینہ روشنی خوشبو
تمام اچھائیاں ہیں اِنتہائی اوج و عظمت پر — ہیں اِن میں سے علاماتِ مدینہ روشنی خوشبو
جو ہو فعّال حِسِّ شامّہ و باصرہ تیری — تو دیکھے تُو رَوایاتِ مدینہ روشنی خوشبو
گواہی زائروں کا ہر بُن مُو اِس کی دیتا ہے — کہ بے شک ہیں کراماتِ مدینہ روشنی خوشبو
ضیا ریز و تعطُّر خیز ہیں محمودؔ بے شُبہہ
جو سوچو تو اشاراتِ مدینہ، روشنی، خوشبو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے تو آتی ہے شہرِ نبی ﷺ کی رَاس ہَوا — حبیبِ ربّ جہاں ﷺ کی ادا شناس ہَوا

جو مزرع ہائے مدینہ سے ہو کے آتی ہے — کھجوروں کی سی نہ رکھّے گی کیوں مٹھاس ہَوا
ہَوا جو لگتی ہے طیبہ کی، آبِ زمزم کو — وہی تو ہے جو بجھاتی ہے میری پیاس ہَوا
جو اذنِ حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ لائی — مٹکتی جھومتی آئی تھی میرے پاس ہَوا
وہ جس کا رُخ کبھی شہرِ حضور ﷺ کو نہ ہُوا — دیارِ کفر میں پھرتی ہے بدحواس ہَوا
ہُوئی جو داتا ؒ کی نگری سے عازمِ طیبہ — چلی ہے لے کے مِرا ہدیہ سپاس ہَوا
بپاسِ حُسنِ ادب، رب کرے، کہیں رکھ دے — درِ حضور ﷺ پہ پانچوں مِرے حواس ہَوا

نبی ﷺ کے لُطف کی محمودؔ حشر میں جو چلی
کرے گی دُور ہر اِک خدشہ و ہِراس ہَوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر بے شُبہہ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کا — ہے دِل آویز و دِل افروز و دِل آرا، دلربا
ہر بُنِ مُو جب درودِ پاک کا عامِل ہُوا — مَیں نے اپنے گرد پایا ایک ہالہ نُور کا
حلق سے میرے برآمد ہو گا خوش کُن قہقہہ — کھاؤں گا نزدِ بقیعِ پاک جب تیرِ قضا
یوں دِیا سرور ﷺ کو رب نے اپنے گھر کا راستہ — کر دیے اُن ﷺ کے لیے دَر گنبدِ بے دَر کے وَا
میں نے پایا ہے اِسے اِک ایک پل مَرتا ہُوا — زہرِ ہجرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ جس نے پیا
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی کوششوں میں جو ہُوا — ہے عقیدت آشنا، اُلفت نشاں ہر واقعہ
غائبانہ گفتگو میں جلوہ زائی سے جواب — رُوبروئی میں خُدا کا تھا وُفورِ اِعتنا
ایک تھی وَادی کی حُرمت، ایک حُرمت عرش کی — ”فَاخْلَعْ نَعْلَیْک“ اور ہے اور ”اُدْنُ مِنِّیْ“ ہے جُدا
سر پہ بیٹھے یا نہ بیٹھے، دید ہی کچھ کم نہیں — ہر کبوتر شہرِ آقا ﷺ کا ہے صد رشکِ ہُما
دِل گرفتہ ہو تو پاؤ گے نبی ﷺ کی یاد کو — دِلنواز و دِل نشیں و دِلپذیر و دِل کُشا
وِردِ اسمِ سرورِ کُل ﷺ سے اُڑنچھو ہو گئے — سب مصائب، سب غم و اندوہ و رنج و اِبتلا
نعت گُستر کی مدد کرتے ہُوئے دیکھے گئے — حُسنِ فن، حُسنِ نظر، حُسنِ بیاں، حُسنِ ادا
جو گھڑی گُزری مدیحِ غیرِ آقا ﷺ میں تری — حشر کے دِن ٹھہرے گی وہ ناسزا و ناروا

خیر ہو درکار تو سرکار ﷺ کے دَر کو چلو
ہیں وہ خیر الانبیاء، خیر البشر، خیر الوریٰ ﷺ

وہ ہے خوش اُسلوب جس شاعر نے آقا ﷺ کو کہا
''خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا''

میں بھی ہُوں محمودؔ خوش قسمت کہ کہتا ہوں اُنھیں
خوش بیاں، خوش خُلق، خوش اَطوار محبوبِ خُدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں مقام پر رہیں سب لوگ سر بخم
عُتبہ نبی ﷺ کا ہو کہ درِ رب کا مُلتزَم

ہجرِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کی قسم
لگتا ہے خوب زِشت مجھے اور شہد سَم

نعتوں میں بھی ہے مدحِ خُداوندِ ذوالجلال
کرتا ہوں حمد میں بھی مَیں نعتِ نبی ﷺ کو ضم

سوچے کوئی تو ربِّ جہاں کا ہے گھر وہی
اسمِ حضور ﷺ ہو گیا جس دِل پہ مُرتَسم

یہ جو نظامِ زیست نبی ﷺ لے کے آئے ہیں
ہر اِک نظامِ دَہر ہُوا اِس سے کالعدم

گُزرے حضورِ پاک ﷺ سرِ کہکشاں و چرخ
اور عرشِ کبریا نے بھی اُن ﷺ کے، لیے قدم

لے ہوش کی، اے زائرِ شہرِ رسولِ پاک ﷺ
گردن جُھکی ہُوئی ہو تو آنکھیں ہوں تیری نم

ہو گی نہ حشر تک بھی اِسے اِشتہا کبھی
کھا کر تمورِ طیبہ ہُوا ہو جو پُر شکم

کیا فائدہ جو راہِ نبی ﷺ میں نہ خرچ ہو
جتنی بھی چاہے رکھّی رہے جیب میں رقم

بھیجے زمیں پہ انبیاء رب نے بہت، مگر
یہ سلسلہ ہے آقا و مولا ﷺ پہ مختتم

یہ وجہِ اِفتخار ہے، یہ باعثِ سُکوں
پڑھتا نہیں درود مِرے گھر میں کوئی کم

محمودؔ میرا دَاعیہ یہ ہے کہ بہ فضلِ رب
کرتا رَہوں گا حشر تک مدحِ نبی ﷺ رقم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمدِ ذی شاں، محمد مصطفیٰ ﷺ عالی وقار
آں کہ شانِ اُو نہ فہمد جز خُدائے کِردگار

(جمعیت، لاہور، ۷ فروری ۱۹۵۸ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں باریاب کرے پرتوِ کرم — وَا رحمتوں کے باب کرے پرتوِ کرم
پَرتو ہی جب ہے لُطفِ رسولِ کریم ﷺ کا — ہر عرض مستجاب کرے پرتوِ کرم
سایہ فگن ہے ہم پہ کرم آنحضور ﷺ کا — ہم سے کب اِجتناب کرے پرتوِ کرم
آقا ﷺ کی شفقتوں پہ تمھیں گر یقین ہو — اِدفاعِ اضطراب کرے پرتوِ کرم
دُنیا و آخرت کے ہر اِک اِمتحان میں — مومن کو کامیاب کرے پرتوِ کرم
رکھتی ہیں ٹھنڈکیں وہ عطا ہائے مصطفیٰ ﷺ — دوزخ کو آب آب کرے پرتوِ کرم
جس سمت ہوں جہان کی بے اِعتنائیاں — رُخ اُس طرف شتاب کرے پرتوِ کرم
خاطی نوازی اس کو کہو، جب رشیدؔ کے — احساس سے خطاب کرے پرتوِ کرم
جو خوف میرے دِل میں تھا یومُ الحساب کا — اس کو خیال و خواب کرے پرتوِ کرم
سرکار ﷺ کے کرم نے دِیا خاک کو عروج — بھائی کو بُوتراب کرے پرتوِ کرم
دیکھو نبی ﷺ کی غور سے معجز نمائیاں — ”ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم“

نعتِ نبی ﷺ کا مِلنے لگے رب جب صلہ
محمودؔ اِنتخاب کرے پرتوِ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ عالَم، شفیعِ عاصیاں، محبوبِ رب ﷺ! — ہر غلامے را توئی حاجت رَوا، نُصرت شعار

(جمعیت،لاہور،۷فروری۱۹۵۸ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّہ کے عکس کی طرح سے پرتوِ کرم — آقا ﷺ کا میرے دِل میں بسے پرتوِ کرم
یادِ مدینہ جب بھی بنے پرتوِ کرم — احقر کو اِذن حاضری دے پرتوِ کرم
اسمِ حضور ﷺ سے ہُوا احوال پر مِرے — عکسِ عطا گھے تو گھے پرتوِ کرم
خالِق کرے کہ آقا و مولا ﷺ کا صبح و شام — خُدّام کے سروں پہ رہے پرتوِ کرم
دیکھا جو سُوئے شہرِ پیمبر ﷺ تو پا لیا — گاہے پرے تو گاہے وَرے پرتوِ کرم

اِمداد کو پُکارے جو آقا ﷺ کو
اُس کی طرف مدد کو بڑھے پرتوِ کرم
یہ کہ رہی ہے زندگیٔ بُوذر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ
’’ذرّے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم‘‘
محمودؔ یہ جو نعت میں لیتا ہے لُطف تُو
یہ پرتوِ کرم ہے، ارے! پرتوِ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی نہ کیسے نُور کی بہتات محترم
شہرِ نبی ﷺ کے یوں ہُوئے ذرّات محترم
آقا حضور ﷺ کی ہے ثنا اِن میں جا بجا
یوں بھی کلامِ حق کے ہیں صفحات محترم
تخلیق یہ ہُوئے ہیں پیمبر ﷺ کے وَاسطے
اس وَاسطے ہیں اَرض و سماوات محترم
اُن کے نَسب کا ہے جو تعلّق حضور ﷺ سے
اپنی نظر میں کیوں نہ ہوں سادات محترم
راتیں بھی پائیں ہم نے وہاں کی ضیا فروز
حرمینِ محتشم کے ہیں دِن رات محترم
عزّت ہے ساکنانِ مدینہ کی لازمی
اپنے لیے ہیں ایسے سب حضرات محترم
اس جا سے گزرے مصطفیٰ ﷺ احرام باندھ کر
یوں ذوالحلیفہ کا ہُوا میقات محترم
اِک شب حبیبِ پاک ﷺ کی ربّ کریم سے
تھی قصرِ لامکاں میں ملاقات محترم
دیں گے قرار حشر کے ہنگام میں مَلک
توقیرِ آنحضور ﷺ کے جذبات محترم
محمودؔ مومنوں کے لیے ہے علَی الخُصوص
محبوب ربِّ پاک ﷺ کی ہر بات محترم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہور سرورِ عالَم ﷺ ہے احسانِ خُدا ہم پر
پیمبر ﷺ کی ولادت پر نہ خوش ہوں کیوں تولّائی
ہُوا معلوم ’’سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ‘‘ سے
کہ تھی منظور حق کو آپ کی اِکرام فرمائی
سلام اُن پر، جو محبوبِ خُدا ہیں، مالک ہر شے
صدا ہر ذرّے سے آتی ہے ’’احمد! اَنۡتَ مَوۡلَائی‘‘

(انوارالصوفیہ، مارچ ۱۹۶۷ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو مِرا اَشہبِ تخییل رَواں ہے
اور مِدحتِ سرکار ﷺ میں تر میری زباں ہے

ہے صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی مغزِ عبادت
یہ وِردِ صلوٰۃ اور یہی وِردِ اذاں ہے

دستار ہَری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دَورِ خزاں ہے

اِس وقت جو میں دُور مدینے سے ہُوں، میرا
جو لمحہ ہے فریاد ہے، جو پل ہے فغاں ہے

آقا ﷺ کی شفاعت پہ یقیں ایسا ہے مجھ کو
تغلیط کی زَد میں مِرا ہر خوف و گماں ہے

سرکار ﷺ کی عظمت کو چلا میرا تخیل
اب سامنے اِس کے، نہ زماں ہے، نہ مکاں ہے

مدّاحِ آقا ﷺ کا اَدا فرض ہو کیسے
حاصِل مجھے کب زورِ قلم، زورِ بیاں ہے

آمد ہے ہمہ وقت فرشتوں کی یہاں پر
’’طیبہ میں سدا صبحِ مسلسل کا سماں ہے‘‘

ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت ہی میں جاں دے
جذبہ دلِ محمودؔ مُسِنِ میں یہ جواں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نام لینا چاہو رسولِ انام ﷺ کا
ہر لحظہ لہجہ اپنا رکھو اِحترام کا

وہ جاں نثارِ صاحبِ لولاک ﷺ تھے سبھی
اصحاب رضی اللہ عنہم کو تھا علم نبی ﷺ کے مقام کا

لازم ہے وِردِ ’’صَلِّ عَلٰی‘‘ میں ہمیشگی
بینَ السطور حکم ہے اِس کے دَوام کا

اچھے بُرے کی دِی ہے خبر، اور دے دیا
سرکار ﷺ نے شعور حلال و حرام کا

معراج کے حوالے سے کرتا ہوں ذکر مَیں
بالائے عرشِ پاک نبی ﷺ کے خرام کا

دِل کی نظر سے دیکھ لو سِتّہ صِحاح کو
ہر لفظ دِلنشیں ہے نبی ﷺ کے کلام کا

پائی تو فتح دشمنوں پر بھی حضور ﷺ نے
لیکن نہ نام تک بھی لیا اِنتقام کا

آقا ﷺ ٹھہرے ہیں اللہ کے حبیب
ہے انبیاء میں مرتبہ اُن ﷺ کا اِمام کا

مقصورۂ رسول ﷺ کی دِلداریاں نہ پوچھ
دِل پر اثر ہے اُس کے دَر و سقف و بام کا

نامِ نبی ﷺ کو جب بھی سُنا تو پڑھا درود
ہے داعیہ مِرا تو اِسی اِلتزام کا

دُنیا کے سب نظام نہ لا پائیں گے جواب
آقائے کائنات ﷺ کے لائے نظام کا

تدفین چاہتا ہوں بقیعِ شریف میں — حقّا کہ مدّعا ہے یہی میرا کام کا
جو تر زباں رہے نہ مدیحِ حضور ﷺ میں — مومن سمجھئے آپ اُسے صرف نام کا
دیکھی جو مَیں نے محفلِ اصحاب رضی اللہ عنہم خواب میں — ”اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا“

محمودؔ کا ہے نام رشیدؔ احمد، اور ہے
بندہ خُدا کا، مدح گو خیر الانام ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر نہ کیوں ہو نعرہ درود و سلام کا — دِل پر ہُوا ہے قبضہ درود و سلام کا
سُنّت ہے جب یہ خالقِ ہر کائنات ﷺ کی — یوں ہے وظیفہ اچھّا درود و سلام کا
”صَلُّوا“ کے ساتھ ”سَلِّمُوا“ فرما دیا گیا — یوں ہم نے حکم مانا درود و سلام کا
اِس بزم پر ہوں ربِّ جہاں کی عنایتیں — جس بزم میں ہو چرچا درود و سلام کا
الفاظ نُور زا ہیں تو فقرے سرُور زا — ہر حرف ہے سنہرا درود و سلام کا
چشمِ بصیرت اُس کو جو دیکھے تو پائے گی — دِلکش ہر ایک صیغہ درود و سلام کا
خواہش جو دیدِ آقا و مولا ﷺ کی ہے تمھیں — منزل نما ہے رَستہ درود و سلام کا
ملبوسِ اِنس و عشقِ نبی ﷺ زیب تن کیا — لفظوں نے پہنا جامہ درود و سلام کا
دَستار ہو عبادتِ ربِّ غفور کی — دَستار پر ہو طُرّہ درود و سلام کا
اُونچا کیا ہے رب نے پیمبر ﷺ کے ذکر کو — مومن نہ کیوں ہو شیدا درود و سلام کا
بالائے عرشِ پاک بھی، اَحقر کے دِل میں بھی — رقّاص ہے پھُریرا درود و سلام کا
جب تیسرا سوال لحد میں کیا گیا — مَیں نے دِیا حوالہ درود و سلام کا
لَے میں مِلائی قُدسیانِ عرش نے بھی لَے — نغمہ جو مَیں نے گایا درود و سلام کا
آقا ﷺ کی پیشوائی کو دو رویہ تھے مَلک — ”اِک دور چل رہا تھا درود و سلام کا“

محمودؔ دیکھ ربِّ جہاں کے کلام کو
خُلدِ بریں ہے صدقہ درود و سلام کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِس دَم ظہورِ نُورِ شہِ انبیاء ﷺ ہُوا
تھے نجم دَم بخود، قمر مَبہُوت رہ گیا

سرکار ﷺ نے کِیا جو مِری اور اِعتنا
تھا رَاست میرے فِکر و تخیُّل کا زاویہ

پایا جو اپنے ہاتھ میں آقا ﷺ کا نقشِ پا
پائی ہے حِسِّ لامِسہ و باصِرہ سِوا

مَتنِ نعُوت پر جو ہے حمدوں کا حاشیہ
اِس کو کہوں نہ حُسنِ عقیدت میں کیوں بھلا

دیکھو، کہاں گیا ہے وَفاؤں کا سلسلہ
رب سے تھی اُن کی، اپنی ہے سرکار ﷺ سے وَفا

جس کے لبوں پہ ذکرِ حبیبِ خُدا ﷺ کا تھا
بے شُبہہ اُس کے روبرو تھی منزلِ بقا

یکتا و بے مثال ہیں اِس طرح مصطفیٰ ﷺ
تخلیق ہی کیا نہیں خالق نے آپ سا

پائیں گے وہ درود پیمبر ﷺ پہ بھیجتا
میرا جونہی پڑے گا نکیروں سے سابقہ

آقا ﷺ کو مانتے تھے بڑا سارے انبیاء
اقصیٰ میں مقتدی تھے وہ سب، آپ ﷺ مقتدا

کرتے ہی رہنا دوستو! سرکار ﷺ کی ثنا
اِس کو سمجھنا فہم و فراست کا اِرتقا

پہلے ہی رب نے کر دیا تھا اِس کا فیصلہ
ہو گا حضور ﷺ ہی پہ نُبوّت کا خاتمہ

جذبات کے نگر کا لِیا جب بھی جائزہ
”اِک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا“

ہے سربراہِ بزمِ نعوتِ نبی ﷺ خُدا
محمودؔ یوں ہے مرتبہ اِس کام کا بڑا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف پھیلا رہا ہے باغِ طیبہ نکہتیں
پُھول تو کیا، بانٹتا ہے پتّہ پتّہ نکہتیں

مسجدِ آقا ﷺ کے ہیں چاروں طرف تابانیاں
گِرد مقصورہ کیے بیٹھی ہیں ہالہ نکہتیں

ہیں مدینے میں مہک بار اِتنی اپنائیتیں
ہے علانیہ دلآویزی تو خفیہ نکہتیں

مسکنِ سرکار ﷺ میں محسوس کرتے جایئے
کونا کونا، گوشہ، ذرّہ ذرّہ نکہتیں

دَست بستہ اور لب بستہ ہو عُتبہ پر کھڑا
اور بھرے احساس کی ڈبیا میں بندہ نکہتیں

تھا ترشُّح فقرے فقرے پر نبی ﷺ کی مدح کا
ٹپکی ہیں وِجدان پر یوں قطرہ قطرہ نکہتیں

ایک ماحول آئے گا اِس جا سرور آور نظر
پڑھتی دیکھو گے مدینے کا قصیدہ نکہتیں

وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ اِتنا تعطُّر خیز ہے — ہے لَپٹ اِس کا حوالہ اور ثمرہ نکہتیں
طیبہ جاتا ہے تخیُّل کے پروں پر بیٹھ کر — رکھتا ہے بر میں ہمارا عرض نامہ نکہتیں
چشمِ حیرت کو نظر آئیں نبی ﷺ کی یاد میں — کرتیں حِسِّ شامّہ سے اِستفادہ نکہتیں
نعتِ محبوب خُدائے عزوجل ﷺ کی شکل میں — کونوں کُھدروں تک میں پہنچاتا ہے خامہ نکہتیں

جا پہنچتا ہے جونہی محمودؔ شہرِ نُور میں
روح و جاں میں اپنی بھر لیتا ہے طُرفہ نکہتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ! اب تو مدینے میں مجھ کو رکھ لیجے
حضور ﷺ! عمرِ رواں کا کچھ اِعتبار نہیں

(انوارالصفیہ، جون۱۹۶۱ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر سے لائی ہے جو ہَوا بارش — نوال و بذل و سخا کا ہے ضابطہ بارش
ہے نشوِ فصلِ عنایت کا وَاسطہ بارش — نبی ﷺ کے لُطف و عطا کی مصدّقہ بارش
حضور ﷺ دیتے ہیں ہر ایک کو کُھلے دِل سے — کہ ہے ترشُّحِ رحمت کا اِرتقا بارش
جو یادِ آقا و مولا ﷺ گُہر شناس رہی — تو خشک کھیتیوں کا تھا مطالبہ بارش
نبی ﷺ کی یاد میں اَشکوں نے دھو دیا دَامن — پڑے جہاں، وہاں کرتی ہے تزکیہ بارش
مِلایا آقا و خادم کو اَشکِ خجلت نے — زمین و چرخ میں بنتی ہے رابطہ بارش
جو نعت کہہ کے کرو عرض رب سے رحمت کی — کریں گے داد و دَہش کی ملائکہ بارش
حبیبِ خالق ہر دو جہاں ﷺ نے فرمائی — عطا و لُطف کی میرے لیے رَوا بارش
پڑھو تو خشک لبوں سے درودِ تنجینا — کریں گے لُطف کی محبوبِ کبریا ﷺ بارش
جو آنکھیں روضۂ آقا ﷺ کو دیکھ کر بھیگیں — تو چشمِ نم کا ہے گویا معاوضہ بارش
جمی تھی دُھند نگاہوں میں ہجرِ طیبہ کی — اب اُس کا صاف کرے گی کِیا دَھرا بارش

دُھواں جو ہجرِ مدینہ میں قلب سے نکلا　　نبی ﷺ کے ابرِ عنایت نے کی سوا بارش
خُدا نے چاہا تو محمودؔ کِشتِ دِل پہ تری
کیا کریں گے نوازش کی مصطفیٰ ﷺ بارش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامِ دِل میں جس کے حُبِّ مصطفیٰ ﷺ کی مے نہیں　　کچھ تعلّق اِس کا گویا دین سے تو ہے نہیں
روز پڑھتا ہوں درود اللہ کے محبوب ﷺ پر　　اور تو میرے عمل نامے میں کوئی شے نہیں
میں سُناتا جاؤں گا اُس کو مدیحِ مصطفیٰ ﷺ　　میری رِضواں سے اگرچہ بات کوئی طے نہیں
ہے تو دَریوزہ گرِ طیبہ کی مالی حیثیت　　فرِ فرعون و زرِ قارون و تختِ کَے نہیں
حاضری ہوتی رہے آقا ﷺ کے شہرِ پاک میں　　خواہشِ دیدارِ امریکہ و روم و رَے نہیں
شاعری کیسی ہے اور ہے نعت خوانی کیا کہ جب　　دُھن نہیں اِخلاص کی، حُبِّ نبی ﷺ کی لَے نہیں
ہے نبی ﷺ کو علم کیسا ہے یہ دَورِ انحطاط　　کیا فلک سب رَاست رَو اشخاص کے درپَے نہیں
یہ کوئی کم تو نہیں محمودؔ لُطفِ کبریا
میرے لب پر غیرِ سرکارِ جہاں ﷺ کی جَے نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ چاہتی ہے مِری عقیدت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں
خُدایا! دے مجھ کو یہ اِجازت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں
ہیں دھجیاں معصیت کی میرے بدن پہ لیکن ہے یہ تمنّا
کہ رُستگاری کا پاؤں خِلعت، کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں
رؤف آقا، رحیم آقا ﷺ کی شفقتوں پر مجھے یقیں ہے
کہ لوحِ قسمت پہ ہے عبادت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں
قیامِ گام حبیبِ حق ﷺ کی جو کرتا رہتا ہُوں مَیں زیارت
تو کیوں نہ چاہوں گا یہ فضیلت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو میری نوکِ قلم پہ ہر دَم ثنائے سرور ﷺ کا ہے وظیفہ
ہے اِس کے بینِ السّطور حکمت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

خُدا کے آگے، نبی ﷺ کے آگے، ہے میری زاری، ہے میری منّت
کہ نزع میں پاؤں اِتنی مہلت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

مجھے نبی ﷺ کی عنایتوں پر یقیں ہے اِتنا کہ دیں گے مجھ کو
طفیلِ حسنین رضی اللہ عنہما یہ بشارت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو دفن طیبہ میں ہو گا، اُس کے حضور ﷺ محشر میں ہُوں گے ضامن
اِسی لیے ہے مِری ضرورت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

جو بعد مُردن بھی ہے یہ خواہش، رَہوں قریب حضورِ وَالا ﷺ
تو ڈھونڈتا ہُوں یہی سہولت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

مدینے میں حاضری کی حسرت تو کرتے رہتے ہیں پُوری آقا ﷺ
بس اب تو باقی ہے اِک یہ حسرت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

مِری محبّت ہے اِک حقیقت، ہے میری فطرت مِری وَکالت
ہے میری چاہت مِری سعادت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

مَیں یہ تو محمودؔ جانتا ہوں کہ میری فردِ عمل ہے کالی
فقط یہ غُفران کی ہے صُورت کہ مَیں مدینے کی خاک اوڑھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِن زندگی کا ڈوبنا تو ہے، خُدا کرے آئے کہیں یہ شام دیارِ حضور ﷺ میں

(ماہنامہ ’’انوارِ الصوفیہ‘‘ قصور۔اپریل ۱۹۶۲ء)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

(الانفال-۸:۱)

فرما دیجیے کہ غنیمتیں اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہیں

۴۸واں مجموعۂ نعت

کہکشانِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۹ء
صفحات: ۱۰۴
نعتیں: ۹۲

انتساب

معراجِ پاک میں قدومِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مستنیر ہونے والے
ستاروں کے جھرمٹ کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

دُشمنوں تک سے بھی آقا ﷺ کی رہیں ہمدردیاں — یوں پیمبر ﷺ کی تھیں حکمت آفریں ہمدردیاں
رشتۂ اِخلاص میں ہم کو پرویا آپ ﷺ نے — ہم کو سکھلاتا ہے اِک دُوجے سے دیں ہمدردیاں
ایک عابِد دُوسرا معبود اور اِسرا کی رات — دونوں کی آپس میں تھیں خلوت گزیں ہمدردیاں
جس طرف آقا ﷺ کے کہنے پر صحابہ رضی اللہ عنہم چل پڑے — رب کی پائی ہیں پئے فتحِ مُبیں ہمدردیاں
ہو تعلّق جن کا کمتر اُلفتِ سرکار ﷺ سے — ایسے بدبختوں سے اپنی تو نہیں ہمدردیاں
ہم وفورِ شفقتِ سرور ﷺ کے سایے میں رہے — بیکسوں، آفت رسیدوں سے جو کیں ہمدردیاں
ہم کریں کوشش تو اُس سے اِستفادہ کر سکیں — پا چکے اصحاب رضی اللہ عنہم سے جو تابعیں عَلَیْہِم ہمدردیاں

آپ ﷺ نے خَیرُ الْاُمَمْ محمودؔ ہم کو کر دیا
ہم سے رکھتے ہیں جو شاہِ مُرسلیں ﷺ ہمدردیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ نے جو خُدا سے کِیا اِکتسابِ نُور — ہے سیرتِ حضور ﷺ میں لُبِّ لُبابِ نُور
دیباچہ اس کا پاؤ گے سرور ﷺ کے نُور کو — رکھو گے سامنے اگر "کُن" کی کتابِ نُور
جس سے ہر اِک مقامِ جہاں ﷺ مُستنیر ہے — آقا حضور ﷺ ایسے ہُوئے آفتابِ نُور
دُنیا میں تابناکیاں فیضِ نبی ﷺ سے ہیں — برسا ہے ہر جہان پر اُن ﷺ کا سحابِ نُور
معراج سے بھی اُن ﷺ کی ہے نُورانیت عیاں — خاکی تو کوئی لا نہیں سکتا تھا تابِ نُور
جس رات آقا ﷺ رب سے مِلن کے لیے گئے — اُس رات ایک نُور رہا ہم رکابِ نُور
پہلے حضورِ پاک حبیبِ غفور ﷺ سے — اُٹھی نہ تھی کِسی کے لیے بھی نقابِ نُور

محمودؔ اِس سے کرتے رہیں گے ہم اِکتساب
ذکرِ نبی ﷺ ہمارے لیے ہے نصابِ نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو آتی ہے مدینے سے قضا کی خُوشبو — اِسی خُوشبو میں نہاں پائی بقا کی خُوشبو
اِس سے آتی ہے حقیقت کی، محبّت کی لَپَٹ — سونگھ کر دیکھ تو "لَوْلَاکَ لَمَا" کی خُوشبو

خوش اگر تم سے پیمبر ﷺ ہیں تو رب بھی خوش ہے — اُن ﷺ کی خوشنودی میں ہے رب کی رضا کی خُوشبُو
وہ زمانے کو تعطّر کی عطا بانٹے گا — پائے جو شہرِ شہِ ہر دوسرا ﷺ کی خُوشبُو
پاؤ گے نخلِ عنایت کے گھنے سایے کو — دِل سے پھُوٹے تو کبھی اُن ﷺ سے وفا کی خُوشبُو
اہلِ اِخلاص کو آتی ہی رہے گی تا حشر — قبرِ علامہ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ سے رِدا کی خُوشبُو
دیکھ کر اِس کو جہاں کا مَیں شہنشاہ ہُوا — آئی طیبہ کے کبوتر سے ہُما کی خُوشبُو

عطر افروز نہیں اِس سے زیادہ کوئی
ہے دلآویز بہت اُن ﷺ کی ثنا کی خُوشبُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتی جو نہیں کور نگاہی مِری آنکھیں — ہیں دیدِ مدینہ کی گواہی مِری آنکھیں
ہر بار یہی ایک دُعا مانگی ہے تجھ سے — ہوں بند مدینے میں الٰہی مِری آنکھیں
اُٹھتی ہی نہیں عتبہ سرکار ﷺ کے آگے — رکھتی ہُوئی اَسرار نگاہی مِری آنکھیں
یہ دیکھتی رہتی ہیں مِرے دِل کے کہے پر — سرکار ﷺ کی کونین پناہی مِری آنکھیں
کرنے ہی نہیں دیتی ہیں یہ حکم عُدولی — ہیں نفس پہ میرے تو سپاہی مِری آنکھیں
یہ بند بھی سرکار ﷺ کے قدمین میں ہوں گی — ہیں سرورِ عالم ﷺ کی عطا ہی مِری آنکھیں
سرکار ﷺ کے گُنبد کو محبّت سے جو دیکھا — جبریلِ اَمیں علیہ السلام نے بھی سراہی مِری آنکھیں

محمودؔ جو مَیں راہِ مدینہ میں چلا ہُوں
راہی مِرے پاؤں ہیں تو راہی مِری آنکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھنے کو روضہ شاہِ عرب ﷺ گیا — اِس کی تو زندگی سے ہر رَنج و تعب گیا
پاؤں زمین پر نہ تھے، پہلو میں دِل نہ تھا — میں پہلی بار شہرِ پیمبر ﷺ میں جب گیا
اِمداد کو جو مَیں نے پُکارا حضور ﷺ کو — آزار جو دِیا تھا زمانے نے، سب گیا
سرکار ﷺ آئے دُنیا سے، عصبیّتیں گئیں — اَذہان پر جو کندہ تھا فخرِ نسب، گیا

عصیاں کے داغ دھونا کیا پیشِ نظر نہ تھا — کیا مَیں نبی ﷺ کے شہر تک بھی بے سبب گیا؟
کوئی بھی بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں — دیکھا نہیں ہے مَیں نے کہ شکوہ بہ لب گیا
شہرِ حضور ﷺ کی طرف بس اب تو چل پڑو — شعبان آ گیا ہے عزیزو! رجب گیا
محمودؔ پر نہ طیبہ میں لُطف و کرم تھا کم
اِتنا تو تھا کہ بندہ وہاں باادب گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ یقیں کے سامنے وہم و گماں کہاں — طیبہ کو چل پڑو گے تو پھر دُوریاں کہاں
جس نے بہار قُبّۂ خضرا کی دیکھ لی — پھر اُس کی زندگی میں عزیزو خزاں کہاں
احرامِ ذکر سرورِ عالم ﷺ پہن لیا — جانے گئی ہیں معصیت کی دھجیاں کہاں
تفریق کیا ہے مدحِ خُدا و رسول ﷺ میں — اِس جستجو میں جانے گیا ہُوں کہاں کہاں
جس کو بقیعِ غرقدِ طیبہ نہیں نصیب — قسمت میں اُس کی زندگئ جاوِداں کہاں
حُسنِ عقیدت اِس میں ضروری ہے دوستو! — آئے گا کام نعت میں حُسنِ بیاں کہاں
مدحِ حضور ﷺ سُنّتِ ربِّ کریم ہے — اس میں تو وفُرِ سود ہے، اِس میں زیاں کہاں
محمودؔ ہو رہی ہے بیاں جو نعوت میں
پہنچے گی اُنس و عشق کی یہ داستاں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ساتھ لیتے خوشی کو تو اور کیا کرتے — نہ جاتے شہرِ نبی ﷺ کو تو اور کیا کرتے
مُزین اِس کو جو ''صَلِّ عَلَی النَّبِی ﷺ'' سے کِیا — ہم اپنی انجمنی کو تو اور کیا کرتے
کھلاتے اُس کو نہ ذکرِ رسولِ اعظم ﷺ سے — ہم اپنے دِل کی کلی کو تو اور کیا کرتے
نبی ﷺ و رب نے دِی توفیق نعت کہنے کی — دُعائے نیم شبی کو تو اور کیا کرتے
فرشتے لے کے چلے آخرش مجھے جنّت — عقیدتوں کے دَھنی کو تو اور کیا کرتے
عمل میں خامی تھی، وِردِ درودِ پاک کیا — نہ پُورا کرتے کمی کو تو اور کیا کرتے

بشر نہ اپنا سا کہتے وہ سرورِ کُل ﷺ کو — دماغ و دِل کی کجی کو تو اور کیا کرتے

رشیدؔ آیا بُلاوا جو ہم کو طیبہ سے
بُھلاتے ہم نہ غمی کو تو اور کیا کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کہ نہ پائے گا لبِ اِظہار دِل کی بات — آنکھوں سے کرنا تم پئے دِیدار دِل کی بات

سمجھو کہ بارگاہِ خُدا میں رَسا ہُوئی — کر کے حضور سیّدِ ابرار ﷺ دِل کی بات

جاتے ہی شہرِ سرورِ ہر کائنات ﷺ میں — کرتے ہیں سارے عاصی و دِیندار دِل کی بات

ارقامِ نعت کی ہے یہ اعلیٰ ترین شکل — قِرطاس پر رقم کرے فنکار دِل کی بات

سر کو جُھکا کے چُپ کی زبانِ خموش میں — کرنا پہنچ کے تم سرِ دَربار دِل کی بات

پیشِ مُواجَھہ نہیں حاجب کلام کی — اَشکوں کی شکل میں ہو بتکرار دِل کی بات

حق جانیے تو کہیے حقیقت پئے حضور ﷺ — سچ پوچھیے تو سچ کا ہے معیار دِل کی بات

محمودؔ بات ہو تو ہو دِل کی زبان میں
سُنتے ہیں آپ سیّد و سرکار ﷺ دِل کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات جب پامردیٔ محبوبِ رب ﷺ تک آ گئی — تھی ہزیمت کفر کا، طاغوت کو زَک آ گئی

یہ تو فضلِ رب سے اپنی زندگی کے ساتھ ہے — یاد کیا سرکارِ طیبہ ﷺ کی اچانک آ گئی

ایک بھی جس دِن نہ شعرِ نعت اِس سے ہو سکا — تو ندامت کی رُخِ احقر پہ کالک آ گئی

یہ سمجھ لے خالِقِ عالَم سے منظوری مِلی — عرض جب تیری درِ محبوبِ حق ﷺ تک آ گئی

پہلے مَیں جاؤں مدینے اب کے، پھر مکّے چلوں — یہ تمنّا قلب میں میرے یکایک آ گئی

پڑھتے پڑھتے سیرت و نعتِ رسولِ محترم ﷺ — میں چھٹی میں تھا کہ میرے رُخ پہ عینک آ گئی

دیکھیے سرکار ﷺ! ملّت تفرقے کی زَد میں ہے — حق کو کیا سمجھے کوئی جب حدِّ مسلک آ گئی

چُومے انگوٹھے نبی ﷺ کے نام کو سُن کر جونہی
سینۂ محمودؔ پُر عصیاں میں ٹھنڈک آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی دَرِ سرکار ﷺ پر بادِ صبا جارُوب کش
میں بھی پلکوں کے ذریعے سے رہا جارُوب کش

صاحبِ ہر ارتقائے اِتّقا جارُوب کش
خاکِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا آشنا جارُوب کش

جس کی گردِ پا سے رُوئے ماہ روشن ہو گیا
بن گیا وہ مسجدِ سرکار ﷺ کا جارُوب کش

علم برآمد ہُوا ہے ذاتِ شہرِ علم ﷺ سے
خاکِ طیبہ کے ہیں سب فہم و ذَکا جارُوب کش

مصطفیٰ ﷺ کے عتبۂ عالی سے رُتبہ پا گیا
حَبّذا خادِمِ وہاں کا، مرحبا جارُوب کش

کج کُلاہوں کی نظر میں صاحبِ عظمت ہُوا
کوچۂ محبوبِ رب ﷺ کا بے ریا جارُوب کش

جالیوں کو صاف کرتے دیکھتے ''قدمین'' کو
زندگی میں پا گیا راہِ بقا جارُوب کش

رب کرے طیبہ کو جاؤں تو زِ راہِ اِلتفات
جانبِ محمودؔ کر لے اِعتنا جارُوب کش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی عظمتوں کا اگر اِعتراف ہو
تیرے لبوں پہ کِس طرح لاف و گزاف ہو

توبہ کے وَاسطے درِ سرکار ﷺ پر تو آ
جو جُرم تھا، خطا تھی، وہ فوراً معاف ہو

رحمت سے نااُمید نہیں بندۂ نبی ﷺ
قُرآن سے تو کیوں کِسی کو اِختلاف ہو

چاہیں جو آپ آقا و مولا ﷺ کرم کریں
مت حق کے رَاستے سے ذرا اِنحراف ہو

بندہ کوئی جو کم کرے ذکرِ رسولِ پاک ﷺ
ایمان کی فصیل میں اُس کی، شگاف ہو

سرور ﷺ سے کرتا رہتا ہوں یہ بھی اِک اِلتجا
مسجد میں اُن ﷺ کی میرا کبھی اعتکاف ہو

ہم کو مِلی ہدایتِ آقائے کائنات ﷺ
مُسلِم کی کوئی بات نہ حق کی خلاف ہو

محمودؔ ہو سکے تو نظر کے قُدوم سے
مقصورۂ رسولِ خُدا ﷺ کا طواف ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نُورِ آقا ﷺ ہے چار دانگِ عالَم میں　　کیا حسیں تماشا ہے چار دانگِ عالَم میں
جس دیارِ میں نُورِ مصطفیٰ ﷺ کے جلوے ہیں　　وہ دیار اُجلا ہے چار دانگِ عالَم میں
مصطفیٰ ﷺ نے اُلفت کا خُلق کا مروّت کا　　اِک دِیا جلایا ہے چار دانگِ عالَم میں
مہر و مہ کی صُورت میں، شکل میں اُجالوں کی　　نُورِ آقا ﷺ پھیلا ہے چار دانگِ عالَم میں
جو نبی ﷺ کا ذاکر ہے، مصطفیٰ ﷺ کا شاعر ہے　　اِس کا بھی تو چرچا ہے چار دانگِ عالَم میں
جس نے سرورِ کُل ﷺ کے نام کی نہ عزّت کی　　وہ ذلیل و رُسوا ہے چار دانگِ عالَم میں
جس میں رہنے والے بھی شفقتوں کے پیکر ہیں　　شہر ایسا طیبہ ہے چار دانگِ عالَم میں

خالق اور خلقت سب اُن ﷺ کی نعت کہتے ہیں
کب رشیدؔ تنہا ہے چار دانگِ عالَم میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی دیدِ طیبہ کے اَسباب میں تائیدِ ربّانی　　مجھے حاصِل رہی اِس باب میں تائیدِ ربّانی
نواسی(۸۹) سن تھا جب دیدِ مدینہ کے لیے مجھ کو　　عنایت ہو گئی تھی خواب میں تائیدِ ربّانی
حضورِ پاک ﷺ کی توقیر کی مد میں مِلی ہم کو　　رسولُ اللہ ﷺ کے آداب میں تائیدِ ربّانی
خُدا نے دے رکھّا تھا اختیار آقا و مولا ﷺ کو　　اشارہ تھا دلِ مہتاب میں تائیدِ ربّانی
پیمبر ﷺ کی جونہی چھیڑو گے باتیں تم تو دیکھو گے　　مِری آنکھوں کے اِک سیلاب میں تائیدِ ربّانی
نظر آتی ہے قُرآنِ مقدّس کی تلاوت سے　　مِرے سرکار ﷺ کے اَلقاب میں تائیدِ ربّانی
مناقب یوں لکھے مَیں نے کہ وہ سرور ﷺ کے ساتھی تھے　　مِلی ہے مِدحتِ اصحاب رضی اللہ عنہم میں تائیدِ ربّانی

مَیں جب محمودؔ حیرت سے سُوئے مقصورہ تکتا ہوں
رہی ہے ایسے اِستعجاب میں تائیدِ ربّانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو دُنیا میں بہت ملتی ہیں اَقسامِ وفا　　زندہ کردارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہُوا نامِ وفا
خاکِ طیبہ نے دِیا جس دِن سے پیغامِ وفا　　رُوح نے میری پہن رکھّا ہے اِحرام وفا

حشر کے ہنگام میں پائیں گے انجامِ وفا
جب نبی ﷺ اہلِ وِلا کو دیں گے انعامِ وفا

اِس کرم کو دیکھ کر جو تیرا دِل بھیگا رہا
ہو سکے گا مسکنِ سرور ﷺ میں اِتمام وفا

روک لو قُدموں کو غیرِ مصطفیٰ ﷺ کی سمت سے
سر کے بل چلتے رہو تم زیرِ اَحکامِ وفا

معنیٰ و مفہوم صرف اِس لفظ کا سمجھے تھے وہ
خادمانِ مصطفیٰ ﷺ تھے صرف خدامِ وفا

جن میں مجھ سے مِدحتِ محبوبِ ربؒ ہوتی رہی
صرف اُن ایام کو گِنتا ہُوں ایامِ وفا

اُس پہ ہیں محمودؔ اَلطافِ نبی ﷺ جس شخص نے
پی لیا میخانۂ اِخلاص سے جامِ وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میں مجھ کو تو اِک بات یہ آئی پسند
ہو گیا ہُوں یاد میں آقا ﷺ کی تنہائی پسند

اُلفتِ محبوب ﷺ کی اِک شکل یہ ہے سامنے
ربِّ واحِد کو رہی سرور ﷺ کی یکتائی پسند

کھولتا تک ہی نہیں اپنے لبِ خاموش کو
اُن ﷺ کے دَر پر ہے مجھے آنکھوں کی گویائی پسند

یوں بھی عجز و صِدق سے رکھتا ہُوں ربطِ مستقل
عاجزی مقبول ہے آقا ﷺ کو، سچائی پسند

یہ بھی تو اُن ﷺ کی توجہ کا اثر ہے، ہو گئی
خادمیّت مجھ کو اپنی، اُن ﷺ کی آقائی پسند

تنگنائی کب ہے مضمونِ غزل کی سامنے
مِدحت و نعتِ پیمبر ﷺ کی ہے پہنائی پسند

جب بھی کی پرواز اِس نے، کی مدینے کی طرف
کب تخیل کو رہی ہے چرخ پیمائی پسند

نعت اور سچائی اور محمودؔ عجز و اِنکسار
اِتنی تو مجھ کو بھی ہیں عاداتِ آبائی پسند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر گیلی ہے، بھیگا دِل ہے سامانِ تمنّا میں
لپیٹی ہے نبی ﷺ کی نعت جُزدانِ تمنّا میں

جونہی غنچے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے پیش کرتا ہوں
نرالے پھُول کِھلتے ہیں گُلستانِ تمنّا میں

مِری تو خواہشیں بھی زیرِ احکامِ پیمبر ﷺ ہیں
کہ مَیں ہوں طفلِ مکتب اِک دَبستانِ تمنّا میں

بھروسا سرورِ کون و مکاں ﷺ پہ گر نہ رکھّو گے
یہ چاروں شانے چِت ہونا ہے میدانِ تمنّا میں

رسولِ پاک ﷺ کے فرمان کے باعث ہُوئی مجھ کو
ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دِید ایوانِ تمنّا میں

اگر خواہش کوئی طیبہ کو جانے کی نہیں کرتا
اِسے گردانتا تم لوگ کُفرانِ تمنّا میں

یقیں بھی مجھ کو ہے لُطفِ حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ پر
ہے تدفینِ مدینہ میرے عُنوانِ تمنّا میں

کئی محمودؔ خوشبوئیں مِلی ہیں ذکرِ آقا ﷺ سے
تعطُّر کا اثر پایا خیابانِ تمنّا میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ کرتا رہوں آٹھوں پہر
اِس وظیفے میں لیے جاؤں سُکوں آٹھوں پہر

جو مسلماں ہے رسولُ اللہ ﷺ کا ہے اُمّتی
آگے رکھّے کِس لیے دُنیائے دوں آٹھوں پہر

رب اگر چاہے، کرے کچھ یاوری قسمت مِری
سایۂ اَلطافِ سرور ﷺ میں رَہوں آٹھوں پہر

جاتے رہنا چاہتا ہوں مسکنِ سرکار ﷺ کو
دیکھتا ہوں یہ لگن ہوتی فزوں آٹھوں پہر

واقعاتِ سیرتِ سرکارِ وَالا ﷺ کو پڑھو
سرنگوں بیٹھے رہا کرتے ہو کیوں آٹھوں پہر

سازشیں سرکار ﷺ کی اُمّت کے کرتا ہے خلاف
ایک شیطانِ لعیں خوارِ و زبوں آٹھوں پہر

مفتخر بھی ہُوں مَیں اِس اِعزاز پر، شاکر بھی ہوں
مصطفیٰ ﷺ کی مدح میں مشغول ہوں آٹھوں پہر

ہے اگر محمودؔ تو اِتنی ہے رب سے اِلتجا
نعتِ آقا ﷺ مَیں کہوں، لکھوں، سُنوں آٹھوں پہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں پاتے رہے جو اُن ﷺ کی طاعت سے ثمر
حشر میں پائیں گے نخلِ لُطفِ حضرت ﷺ سے ثمر

دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے اہلِ بہشت
جو مِلیں گے آپ ﷺ کو تقلیدِ سُنّت سے ثمر

آیتیں قُرآن کی مدحِ نبی ﷺ میں کیا نہیں؟
کیا سکینت کا نہ لیں ہم آیت آیت سے ثمر

سرورِ کون و مکاں ﷺ کے مقتدر اصحاب رضی اللہ عنہم نے
پا لیا تھا عظمت و رِفعت کا صحبت سے ثمر

خدمتِ نعتِ نبی ﷺ تقدیر میں لکھی گئی
یہ عقیدت کا مِلا ہے ہم کو قسمت سے ثمر

اس کو "اَوْ اَدْنیٰ" کے حرفوں سے سمجھنا دوستو!
جو مِلا سرکار ﷺ کو خالق کی خلوت سے ثمر

جاوِدانی زندگی اور قُربتِ سرور ﷺ مِلی
عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے پایا حفظِ حُرمت سے ثمر
آبیاری اِس کی جو محمودؔ نے اَشکوں سے کی
حشر کے دِن پائے گا یہ نخلِ مِدحت سے ثمر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا کوئی نہ ہمسر، نہ کوئی ثانی ہے
یہی تو خالقِ ہر شے کی قدر دانی ہے
ہر اِک جہان پر بھی اُن ﷺ کی حکمرانی ہے
دلِ رشیدؔ بھی آقا ﷺ کی رَاجدھانی ہے
کلامِ خالقِ اکبر کو کھول کر دیکھو
ہر ایک بات پیمبر ﷺ کی رب نے مانی ہے
ہے میرے ہونٹوں پہ تذکار نُورِ حضرت ﷺ کا
کہ میری روح میں آقا ﷺ کی ضُوفشانی ہے
درِ حضور ﷺ پہ حاضر ہوں اور خموش ہُوں مَیں
یہاں پہ عرض کُناں میری بے زبانی ہے
نہیں ہے علم کہ کیا ہیں محاسنِ شعری
نبی ﷺ کی نعت مِرے دِل کی ترجمانی ہے
سحابِ لُطفِ پیمبر ﷺ اُمڈ کے وہ آیا
کہ بحرِ چشم میں اُنسِ نبی ﷺ کا پانی ہے
کہے گا کیا کوئی محمودؔ ذکرِ اِسرا
کہ حاضری کی یہ وَصل آشنا کہانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور ﷺ پر مَیں حاضری تو یوں چاہُوں
کہ اپنا چہرہ ندامت سے لالہ گوں چاہُوں
جو چاہُوں سُنّتِ ربِّ کریم پر چلنا
سِوا نبی ﷺ کے، کِسی اور کو مَیں کیوں چاہُوں
عطا و لُطفِ رسولِ کریم ﷺ کے بل پر
جہانِ کُفر و تشکُّک کو سرنگوں چاہُوں
لبوں کے ساز پہ، خامے کی لے پہ نعت پڑھوں
نبی کے ہجر میں یُوں سوزِ اَندرُوں چاہُوں
ہر ایک اور جگہ پر تو بے سکُونی ہے
دیارِ سرورِ کونین ﷺ میں سُکوں چاہُوں
ریاضِ جنّتِ محبوب رب ﷺ میں جب پہنچوں
تو رکعتیں کو توبہ کا مَیں سُتوں چاہُوں
لَھَبْ سے، ن سے، کوثَر سے سیکھ کر مَیں بھی
معانِدینِ حبیبِ خُدا ﷺ کا خوں چاہُوں

خُدا کرے تو مَیں محمودؔ صرف مدحِ نبی ﷺ
کروں، سُنوں، کہوں، لکھوں، پڑھوں، چاہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حُبِّ پیمبر ﷺ کا ہے جذبہ، وہ فزُوں ہے
یہ بات زباں سے میں کہوں یا نہ کہوں، ہے
مجبوریٔ طیبہ میں مِرا حال زبوں ہے
ویزے کا نہ مِلنا ہی تو ارمانوں کا خُوں ہے
دِل میرا اُچھلتا ہے پئے مسکنِ سرور ﷺ
فرزانگی میری ہے کہ یہ میرا جُنوں ہے
آنکھوں کو بھی، ماتھے کو بھی تو دھر کے یہاں دیکھ
سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کا دَر جائے سکُوں ہے
ہے بندۂ رحمان و پیمبر ﷺ ہی کی عزّت
وہ بندۂ دُنیا کے جو خوار و زبوں ہے
جس جگہ کی عظمت مِرے آقا ﷺ نے بتائی
وہ جا ہے، جہاں عائشہؓ امّاں کا سُتوں ہے
آنکھیں درِ اغوات پہ کر آیا نچھاور
قدمین میں پہنچا ہُوں تو سر میرا نِگوں ہے
منعوتِ حقیقی ﷺ نے لگایا مجھے اِس پر
ہے حمد جو محمودؔ مِرے لب پہ تو یوں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ ہو گیا خُلقِ حضور ﷺ سے وَاقِف
ہُوا وہ رحمتِ ربِّ غفور سے وَاقِف
زِ راہِ عجز ہوں مدحِ حضور ﷺ سے وَاقِف
نہیں گھمنڈ سے وَاقِف، غرور سے وَاقِف
سِوائے اُس کے کہ جس نے اُنھیں مقام دیا
نہیں ہے کوئی مقام، حضور ﷺ سے وَاقِف
نبی ﷺ کے شہر میں جب تک رَسا نہ ہو پائے
ہزار کوئی ہو سینا و طُور سے وَاقِف
وہی مدینۂ طیب میں باادب دیکھا
جو ہے وہاں کے وُحوش و طیور سے وَاقِف
نبی ﷺ کی عظمتوں کا صرف وہ شناسا ہے
جو شخص ہو گیا علم و شعور سے وَاقِف
نصیب خُلد میں خدمت ہو اپنے آقا ﷺ کی
نہ ہونا چاہوں گا غلمان و حور سے وَاقِف
مِرے جو لب پہ ہے محمودؔ مِدحتِ آقا ﷺ
میں اِس طرح سے ہُوا رب کے نُور سے وَاقِف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں ہُوں سائل اور پیمبر ﷺ محورِ مقبولیت
کیوں نہ کُھل جاتا میری خاطر درِ مقبولیت

ہو تعلّق اِس کا جب سرکار ﷺ کے دربار سے
قیمتی ہر ایک شے سے ہے زرِ مقبولیت

بے جواز اپنا کہاں لوگو! یہ رقصِ سرخوشی
جب عروسِ نعت پائے زیورِ مقبولیت

سابقہ اور لاحقہ جب اس کو ہو ”صَلِّ عَلٰی“
ساتھ دیکھو گے دُعا کے لشکرِ مقبولیت

اَوج پانا ہے جھکانا سر کو گُنبد دیکھ کر
حاضری قدمین کی ہے جوہرِ مقبولیت

زائرِ طیبہ کے قدموں پر نہ کیوں قُربان ہُوں
مہرِ نُور افزا و ماہِ انورِ مقبولیت

پائی علامہ بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ کی نعت پر
بردۂ سرکارِ والا ﷺ چادرِ مقبولیت

مست ہے محمودؔ جو مداحِ سرکار ﷺ میں
اِس کے ہونٹوں سے لگا ہے ساغرِ مقبولیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قابلِ دِیدار تماشائے مدینہ
پنہاں ہے جو مکّہ میں، ہے پیدائے مدینہ

ہے ملجا و ماوائے جہاں مسکنِ سرور ﷺ
سرکار ﷺ جو ہیں ملجا و ماوائے مدینہ

رہتا ہوں یہاں پر بھی ثنا گوئے پیمبر ﷺ
پایا ہے جو ماحولِ دلآرائے مدینہ

جو روگ معائب کے لیے بیٹھے ہیں، آئیں
محبوب ہیں خالق کے مسیحائے مدینہ

ہے منتظرِ اُس شخص کا داروغۂ جنّت
جو عاشقِ کعبہ ہے جو شیدائے مدینہ

ہیں کعبے کے آداب سے واقف وہی بندے
جو لوگ ہیں قسمت سے شناسائے مدینہ

مسرُور ہیں کچھ پا کے حضوری کی سعادت
مہجوروں کے ہونٹوں پہ بھی ہے ”ہائے مدینہ“

ہر مومنِ کامل کی ہے محمودؔ دُعا یہ
”کب دیکھیے بر آئے تمنّائے مدینہ“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں دِل میں ہو منشائے تمنّائے مدینہ
ہر روز ہو احیائے تمنّائے مدینہ

لاہور میں تڑپائے تمنّائے مدینہ
”کب دیکھیے بر آئے تمنّائے مدینہ“

اپنائے اُسے خالِقِ کونین کا کعبہ — وہ بندہ جو اپنائے تمنّائے مدینہ
جو روشنی پاتا ہوں مَیں دربارِ خُدا سے — وہ روشنی اُجلائے تمنّائے مدینہ
فرزانگی بخشی ہے مجھے میرے خُدا نے — یوں سر میں ہے سَودائے تمنّائے مدینہ
عرفانِ الٰہی کی عطا جس کو ہو عظمت — وہ شخص ہو جُویائے تمنّائے مدینہ
ظلمات اُسے گھیریں نہ کیوں دونوں جہاں میں — جس شخص کی دُھندلائے تمنّائے مدینہ

محمودؔ کی یوں حاضری منظور ہُوئی ہے
محمودؔ تھا شیدائے تمنّائے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتے ہیں شفا لوگ جو زمزم کے کرم سے — ہے صرف جدِّ سرورِ عالم ﷺ کے کرم سے
ہم خالِقِ عالم سے تو واقف ہی نہیں تھے — پہچانا اُسے نُورِ مجسم ﷺ کے کرم سے
اُمڈا چلا آتا ہے پیمبر ﷺ کی ثنا میں — رحمت کا سحاب آنکھ کی شبنم کے کرم سے
پیغام اُخُوّت کا، محبّت کا سندیسا — مُسلم کو مِلا محسنِ اعظم ﷺ کے کرم سے
ہر وقت درود آقا و مولائے جہاں ﷺ پر — پڑھتا ہوں فقط ذوقِ منظّم کے کرم سے
مدّاحیٔ سرکارِ جہاں ﷺ اِس میں ہے شامل — پہنچی ہے یہ آواز بھی سرگم کے کرم سے
برسا ہے عطا ہائے الٰہی کا یہ بادل — طیبہ میں مِرے دیدۂ پُرنم کے کرم سے

محمودؔ شرف اشرفِ مخلوقِ خُدا کا
پایا ہے تو سرکارِ معظم ﷺ کے کرم سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا سے بھی عطائیں پائیں نعتِ مصطفٰی ﷺ کہہ کر — فرشتوں نے بھی دِی ہے داد ہم کو "مرحبا" کہہ کر
تھا گُفتارِ رسولُ اللہ ﷺ سے بڑھ کر عمل اُن کا — کہا کر کے حبیبِ ربِّ عالم ﷺ نے، کِیا کہہ کر
نگاہِ خالِقِ کونین میں مَیں ہو گیا اچھّا — معانِد جو رسولِ حق ﷺ کے ہیں اُن کو بُرا کہہ کر
مِرے قدموں میں آئے تاکہ ہر تاجِ شہنشاہی — مجھے اِعزاز بخشو لوگو! طیبہ کا گدا کہہ کر

مُرادیں دِل کی شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے مِل گئیں مجھ کو
زبانِ بے زبانی میں وہاں پر مُدعا کہہ کر

ملاقات اپنی جب ہو گی قضا سے شہرِ طیبہ میں
مَیں سینے سے لگا لوں گا اُسے بڑھ کر، بقا کہہ کر

رَسائی میری کیوں ہوتی نہ حرمینِ پُر عظمت میں
کہی جب نعتِ سرور ﷺ مَیں نے خالق کی ثنا کہہ کر

تجھے محمودؔ پھر اِذنِ حضوری کی خبر آئی
تُو دربارِ رسولِ پاک ﷺ میں آیا تھا کیا کہہ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپائے تمنّا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں
کہ عزمِ طیبہ کرتا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

کوئی خوشخبری پاؤں یا مجھے تکلیف ہو کوئی
نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

مِری دَانش نے، بینش نے مجھے رَستہ سُجھایا ہے
میں وہ دَانا و بینا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

حقائق سارے فرموداتِ سرور ﷺ سے ہیں مترشّح
حقیقت کا مَیں جُویا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

مجھے سرکار ﷺ کی حاجت رَوائی پر تیقُّن ہے
تو جب مُشکل میں ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

لیے اسمِ نبی ﷺ لب پر سفر کا عزم کرتا ہوں
مَیں شیدائے مدینہ ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

کِسی کو اعتراض اِس کام پر ہے تو ہو بے شک
میں دُھن کا یوں بھی پکا ہوں، نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

مجھے محمودؔ جب منوانی ہوتی ہے کوئی رب سے
میں دَانشمند ایسا ہُوں نبی ﷺ کا نام لیتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام آئے گا نعتوں کا حوالہ تو یقیناً
آئے گا مدینے سے بُلاوا تو یقیناً

آقا ﷺ کی شفاعت سے ہُوئی حشر میں بخشش
تھا ساتھ گُناہوں کا پُلندا تو یقیناً

اِرشادِ خُدا ہے کہ نہ ''راعِی'' اُنھیں ﷺ کہنا
انسان ہیں سب اُن ﷺ کی رعایا تو یقیناً

تم حُبِ نبی ﷺ کے ساتھ لیے جاؤ لحد میں
ہو جائے گا اُس میں بھی اُجالا تو یقیناً

خوشنودیٔ سرور ﷺ کے لیے نعت کہو تم
اِس باب میں ہے شرک دِکھاوا تو یقیناً

کیا اِس کے سِوا حُسنِ مُقدّر بھی کوئی ہے
پائے گا کبھی بخت مدینہ تو یقیناً

جب اسمِ پیمبر ﷺ کی زباں کو ہے فضیلت — بے چارگی پا جائے گی چارہ تو یقیناً

دُنیا میں جو یہ ”صَلِّ عَلٰی“ وِردِ زباں ہے
محمودؔ سنور جائے گی عقبیٰ تو یقیناً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروزِ حشر جو اوڑھے ہُوئے ہو نعت کا خِلعت — یہ سمجھو، اُس کے سر پر ہے نبی ﷺ کی چادرِ رحمت
کرم تھا جوش پر آقا ﷺ کا میری بے زبانی پر — مِرے کام آ گئی شہرِ رسولُ اللہ ﷺ میں لُکنت
نہ ٹھنڈے پیٹوں توہینِ نبی ﷺ برداشت کرتا ہے — ذرا سی بھی جو باقی ہو کِسی اِنسان میں غیرت
رہے گی حشر تک ضربُ المثل اہلِ محبّت میں — وِلا جو سرورِ عالم ﷺ سے رکھتا تھا اُحُد پربت
ہُوئی حرفِ غلَط سرکارِ وَالا ﷺ کی شفاعت سے — مجھے اعمال پر جو تھی ندامت، خِفت و خجلت
مِرے سر پر تنا ہے شامیانہ رب کی رحمت کا — مجھے لے کر چلی آتی ہے طیبہ میں مِری قسمت
یقیں جن کو نہیں ہے آج آقا ﷺ کی شفاعت پر — یقیناً ایسے لوگوں کی بنے گی حشر میں دُرگت

گُزارش ہے یہی اللہ سے محمودؔ اَحقر کی
مِلے قدمینِ آقا ﷺ میں بقیعِ پاک کی جنّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹھہرا ہے جب سے آنکھ میں اِک آستاں کا رنگ — بدلا ہُوا سا لگتا ہے سارے جہاں کا رنگ
حُسنِ جہاں ہے حُسنِ حبیبِ غفور ﷺ سے — ایسا نہ ہو تو روپ کہاں کا، کہاں کا رنگ
قُبّہ کی شادمانی جہاں پر ہے پُرفشاں — نابود ہو گیا ہے سِرے سے خزاں کا رنگ
جب سے یقیں شفاعتِ سرکار ﷺ کا ہُوا — اُس دِن سے پیلا پڑ گیا وہم و گماں کا رنگ
جب اِستفادہ کر لیا رب کے کلام سے — مدحِ نبی ﷺ پہ چڑھ گیا حُسنِ بیاں کا رنگ
حُبِّ نبی ﷺ میں کیفیتیں دِل کی خاص ہیں — ایسی حقیقتوں میں کہاں داستاں کا رنگ
گُنبد جو میرے آقا و مولا ﷺ کا سبز ہے — دیکھا اُسے تو نیلا ہُوا آسماں کا رنگ

قوسِ قُزح رشیدؔ نظر میں سما گئی
مدحِ نبی ﷺ میں لال ہُوا جب زباں کا رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئے تعبیر یاب آخر کو سب خوابِ خیال — سُوئے شہرِ مصطفیٰ ﷺ سیدھا ہے محرابِ خیال
مدحِ سرور ﷺ کا نیا اُسلوب آئے ذہن میں — اِس توقع پر کُھلے رکھتا ہُوں اَبوابِ خیال
مہرِ قُرآنِ الٰہی سے لیا کرتا ہے نُور — آسمانِ نعت پر روشنی ہے مہتابِ خیال
اِس سے ہوتی ہے برآمد لَے درودِ پاک کی — تارِ جاں کو چھیڑتا رہتا ہے مِضرابِ خیال
وہ مقدّر کا دَھنی شہرِ نبی ﷺ تک ہو رَسا — لے چلے سُوئے عرب جس کو بھی سیلابِ خیال
میں مُعَنْوَن اِس کو کرتا ہوں نبی ﷺ کے ذکر سے — یوں تو دُنیا نے رکھّے ہیں دَسیوں اَلقابِ خیال
ذکر و فکرِ مصطفیٰ ﷺ کے بُعد سے دَامن بچا — قعرِ دَریا میں نہ لے ڈوبے یہ گردابِ خیال
مادِحِ سرکار ﷺ ہُوں محمودؔ، کیا دُنیا کی فکر
بند مَیں نے کر لیا اِس کی طرف بابِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمتِ طیبہ تھی میری رغبتِ دِل — مصطفیٰ ﷺ نے نکالی حسرتِ دِل
ہے زباں لال نعتِ آقا ﷺ سے — اور "صَلِّ عَلٰی" ہے زینتِ دِل
میرے آقا ﷺ شفیع ہوں گے مِرے — کہ رہی ہے مِری بصیرتِ دِل
دِل و جاں مصطفیٰ ﷺ کے مادِح ہیں — عادتِ جاں ہے میری عادتِ دِل
دیدِ طیبہ ہی کا تلازمہ ہے — یہ مسرّت، یہ میری بہجتِ دِل
جا رہا ہوں دیارِ سرور ﷺ کو — دیکھو دیکھو، یہ میری جرأتِ دِل
خدمتِ نعت مجھ کو بخشی گئی — دیکھ کر میری اِستطاعتِ دِل
میں ہُوں محمودؔ ایسا ثروت مند
یادِ سرور ﷺ ہوئی ہے دولتِ دِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسبیح اِس میں اسمِ نبی ﷺ کی نہ ہو اگر — ایسے میں کیا ہے قلب کی دھڑکن میں کوئی لُطف
رَاغب بجائے نعت غزل کی طرف ہُوں کیوں — کیوں پاؤں ایسے بے سروپا فن میں کوئی لُطف
جب تک سُرور پاؤ نہ حُبِ حضور ﷺ میں — کیا ذہن میں سُکوں ہو تو کیا مَن میں کوئی لُطف
کونا بقیعِ طیبہ کا میری نظر میں ہے — اِس کے سِوا نہیں کِسی مدفن میں کوئی لُطف
موسم کوئی ہو، لب پہ جو "صَلِّ عَلٰی" نہ ہو — کب ہے کڑکتی دُھوپ یا ساون میں کوئی لُطف
جب تک نہ آؤں ہو کے دیارِ حضور ﷺ سے — کچھ شہر میں سرُور، نہ مسکن میں کوئی لُطف
خوشنودیٔ حضور ﷺ سے مطلب رہے اُسے — ہو نعت خواں تو اِس کو نہ ہو دھَن میں کوئی لُطف

محمودؔ ابرِ لطفِ پیمبر ﷺ سے پیشتر
جیبوں میں کچھ خوشی ہے، نہ دَامن میں کوئی لُطف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھتے ہو تم مِرے اِنشا میں اُجالا — ہے نُورِ پیمبر ﷺ کے حوالہ میں اُجالا
اِتنا تھا پیمبر ﷺ کے سراپا میں اُجالا — صرف اُن ﷺ کے قدم سے ہُوا دُنیا میں اُجالا
سُن کر کہ ہے قُبہ کے نظارہ میں اُجالا — چمکا ہے زیارت کی تمنا میں اُجالا
دِل نُورِ عقیدت سے منوّر ہے سراسر — دیکھا ہے جونہی مسکنِ آقا ﷺ میں اُجالا
دُنیا جیسا ہے، اِس شہر کی ہے رات بھی ویسی — دیکھا ہے شب و روز مدینہ میں اُجالا
ظلمت کا تعلّق ہی پیمبر ﷺ سے کہاں ہے — آتا ہے نظر آپ ﷺ کے سایہ میں اُجالا
تابانیاں ہیں ماہِ مدینہ ﷺ کی بہر سُو — گلشن میں بھی ہے نُور تو صحرا میں اُجالا

محمودؔ قدم خواب میں سرکار ﷺ کے دیکھے
ایسے میں نظر آیا ہے رؤیا میں اُجالا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبِّ نبی ﷺ کی مَیں نے جو پی ہے تو کیا ہُوا — پیشانی اُن ﷺ کے دَر پہ دھری ہے تو کیا ہُوا
تسبیحیں کم درودِ نبی ﷺ کی نہیں پڑھیں — اعمالِ نیک کی جو کمی ہے تو کیا ہُوا

فرمودۂ حضور ﷺ پہ سیدھی نگاہ رکھ
اُلٹی ہوائے دہر چلی ہے تو کیا ہُوا

حکمِ نبی ﷺ پہ دوسروں کے دُکھ میں ہو شریک
لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہے تو کیا ہُوا

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ پہ تو نیکی کے کام کر
ظاہر میں یہ بدی کی صدی ہے تو کیا ہُوا

حُبِّ رسولِ رب ﷺ کو تُو دانشوری سمجھ
دِن کو ہے، اِنتہا کا غبی ہے تو کیا ہُوا

مُقصورۂ رسولِ مکرّم ﷺ کو دیکھ کر
چوکھٹ پہ آنکھ جم سی گئی ہے تو کیا ہُوا

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ کی راہ لے
محمودؔ تیری جاں پہ بنی ہے تو کیا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا کے طیبہ میں جسے اپنی خطا یاد رہے
حشر تک اِس کو پیمبر ﷺ کی عطا یاد رہے

میری سانسوں میں رَچی ہے جو پیمبر ﷺ کی ثنا
اور کیا چیز مجھے اِس کے سِوا یاد رہے

یہ ہمیں آقا و مولا ﷺ نے ہدایت دی ہے
ہر مصیبت میں ہمیں اپنا خُدا یاد رہے

پاس آئے نہ کبھی حرص و ہَوائے دُنیا
شہرِ سرکار ﷺ کی تجھ کو جو ہوا یاد رہے

منقبت کیوں نہ وہ اصحابِ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی لکھے
باوفاؤں کا جسے درسِ وَفا یاد رہے

دُکھ مِرا ہجر مدینہ کا بُھلا دے مالک!
جو حضوری میں مِلا ہے وہ مزا یاد رہے

اُس بہی بخت کی جنّت میں ضیافت ہو گی
شہرِ آقا ﷺ کا جسے کھایا پیا یاد رہے

میری محمودؔ پیمبر ﷺ سے گزارش یہ ہے
سرِ میزان اُنھیں ﷺ نام مِرا یاد رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک نُوری و خاکی وہاں پہ تھا خاموش
درِ حضور ﷺ پر مَیں بھی رہا خُوشا، خاموش

زباں تھی گُنگ کہ کون اور کہاں پہ آ پہنچا
کھڑا مَیں عتبۂ عالی پہ یوں رہا خاموش

درِ نبی ﷺ پہ مَیں آواز اُونچی کیوں کرتا
رہا ہوں سامنے مُقصورہ کے سدا خاموش

یہ زائرینِ دیارِ حضور ﷺ ہیں، دیکھو
ہیں گُنگ خوش گلو سارے، تو خوشنوا خاموش

فلک نے، عرش نے حیرت کی آنکھ سے دیکھے
بہ پیشِ شاہِ ﷺ خطا کار و پارسا خاموش

جو جا جاؤ بارگہِ مصطفیٰ ﷺ میں، چُپ رہنا
قبول ہوتی ہے اُس جا ہر اِلتجا خاموش

جسے حضور ﷺ سے اُلفت نہ تھی، وہ کیا کہتا
سوال سُن کے نکیریں کے، وہ تھا خاموش

قریب اپنے بُلائے گلے لگائے مجھے
ہے کیوں مدینے میں محمودؔ یہ قضا خاموش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اَلْبَلَدْ" میں ہے جو خالق کی قَسم کا تذکرہ
ہے مِرے آقا ﷺ کے شہرِ محترم کا تذکرہ

درحقیقت ذکرِ اَلطافِ خُدائے پاک ہے
لُطف و اِکرامِ شہنشاہِ اُمم ﷺ کا تذکرہ

سُن سکو تو قُدسیان، عرش سے سُنتے رہو
خاکِ شہرِ نُور کے جاہ و حشم کا تذکرہ

ایک دِل خوش کُن خبر ہے اہلِ اُلفت کے لیے
اُن ﷺ کی چوکھٹ کا، مِری گردن کے خم کا تذکرہ

کوئی کرتا ہی نہیں طیبہ میں، کیا کوئی سُنے
اِبتلا و کُلفت و اندوہ و غم کا تذکرہ

جس پہ ذکرِ سرور و سرکار ﷺ رہتا ہے سَدا
ہے فرشتوں کی زباں پر اُس قلم کا تذکرہ

نُورِ آقا ﷺ کے تصوّر میں مِرے لب پر رہا
سرورِ عالم ﷺ کے سایے کے عدم کا تذکرہ

اپنے ہونٹوں سے، قلم سے اور زبانِ حال سے
کرتا ہے محمودؔ آقا ﷺ کے کرم کا تذکرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ اکبر نے بنائی جو ہُنرور ہر شے
ہم نے مدّاحِ نبی ﷺ پائی برابر ہر شے

رب کی تخلیق ہے جو، اُس کے ہیں حاکم آقا ﷺ
رب نے سرور ﷺ کے لیے کی ہے مسخر ہر شے

جو بھی شے پیدا ہوئی صدقۂ سرور ﷺ سے ہُوئی
میرے آقا ﷺ کی نہ مادِح رہے کیونکر ہر شے

فضلِ خلّاقِ جہاں سے اُنھیں شافع پا کر
ہو گی ممنونِ پیمبر ﷺ سرِ محشر ہر شے

اُن ﷺ کے اَحکام پہ چلتے ہُوئے تُو جو مانگے
تجھ کو فرمائیں عطا تیرے پیمبر ﷺ ہر شے

خوشبوئیں چار طرف پھیلی ہُوئی ہیں کہ ہُوئی
عطرِ مدّاحیٔ سرور ﷺ سے معطّر ہر شے

مَیں طلب کرتا ہوں آقا ﷺ کا وَسیلہ دے کر
اُن ﷺ کے صدقے میں عطا کرتا ہے دَاور ہر شے

میرے وِجدان نے محمودؔ بتایا ہے کہ ہے
نُورِ سرکارِ دو عالَم ﷺ سے منوّر ہر شے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ رکھ ''صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ ﷺ'' کا جھنڈا عُمر بھر
کر ثنائے سرورِ عالَم ﷺ کا چرچا عُمر بھر

جو رہا سرکارِ ہر عالَم ﷺ کا بردا عُمر بھر
بس وہی تختِ صحابیّت پہ بیٹھا عُمر بھر

مجھ پہ ہے ربّ دو عالَم کے کرم کی اِنتہا
دامنِ مدّاحِ سرور عالَم ﷺ نہ چھوٹا عُمر بھر

جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ جاری رہا
ہم نے تو دیکھا نہیں ہے اُس سے اچھّا عُمر بھر

جو کرے سودا خُدا سے اُلفتِ سرکار ﷺ میں
ہو نہیں سکتا ہے اُس کو کوئی گھاٹا عُمر بھر

کوئی تو صُورت بناتا ہی رہے گا کبریا
جانا ہے مجھ کو سُوئے طیبہ و بطحا عُمر بھر

ہو گئی دیدِ قُدومِ مصطفیٰ ﷺ جو خواب میں
اب نہیں دیکھوں گا میں کوئی بھی سپنا عُمر بھر

بچپنے میں بھی رہا محمودؔ مداحِ نبی ﷺ
اِس کو تو پائیں گے سب ویسے کا ویسا عُمر بھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ ہیں مجموعہ اَوصاف کا، المختصر
لامکاں تک آپ ﷺ کا ڈنکا بجا، المختصر

واصفِ ربُّ العلا اِس کو سمجھنا دوستو!
جس کے ہونٹوں پر ہے آقا ﷺ کی ثنا، المختصر

کب سکینت آشنا ہے اور کوئی چیز بھی
ہے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ تسکین زا، المختصر

پا گئے عزّت قُدُوم سرورِ کونین ﷺ سے
بُوقبیس و مروہ و ثَور و حِرا، المختصر

جب پُکارا سرورِ کُل ﷺ کو مدد کے وَاسطے
ڈوبتا بیڑ بھی ساحِل سے لگا، المختصر

جو کثافت معصیت کی تھی، پئے ذکرِ نبی ﷺ
آنسوؤں سے مَیں نے اِس کو دھو دیا، المختصر

کیوں عقیدت ہو کِسی بھی اور ہستی سے ہمیں
ہے ہمیں کافی پیمبر ﷺ سے وفا، المختصر

پاؤ خوشنودی اگر آقا ﷺ کی تو محمودؔ بس!
ہے رِضا رب کی، پیمبر ﷺ کی رِضا، المختصر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں ثمر آور بہت صِدق و صفا کی کھیتیاں — پھولتی پھلتی ثنائے مصطفیٰ ﷺ کی کھیتیاں
ہاتھ میں تسبیح، ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ — لہلہاتی دیکھ لو "صَلِّ عَلٰی" کی کھیتیاں
آقا و مولا ﷺ زِ راہِ لُطف کر لیں گے قبول — ڈالیوں کی شکل میں ہوں اِلتجا کی کھیتیاں
دِل میں رکھ لیں قُبّہ سرکار ﷺ کی شادابیاں — پائی ہیں سرسبز یوں فہم و ذَکا کی کھیتیاں
فضل لو گے ذکرِ آقا ﷺ کی، کہ ہو اُلفت کی کھاد — پانی اِخلاص و عقیدت کا، وَفا کی کھیتیاں
مزرعِ طیبہ سے عجوہ اور رُتانہ کھا چکا — یوں ہُوئیں سیراب میری اشتہا کی کھیتیاں
مولوی اور پیر سب نذرِ سیاست ہو گئے — خشک آتی ہے نظر اب اِتّقا کی کھیتیاں

نخلِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ کو دے گا ثمر
شور کی زَد میں تو ہوں حرص و ہَوا کی کھیتیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے فرمانِ نبی ﷺ میں جو تجمُّل پایا — اِس میں کب کوئی تغیُّر یا تبدُّل پایا
روز و شب نعت رہی اپنے قلم کی زینت — اپنے اَفکار میں یوں ہم نے تسلسُل پایا
اُسوۂ سرور و سرکارِ جہاں ﷺ میں ہم نے — سادگی، خُلق، رَواداری، تحمُّل پایا
شعر کہنے کی طرف رُخ جو کِیا خامے نے — دوڑتا بھاگتا طیبہ کو تخیُّل پایا
میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا کرتا ہوں — کب مِرا یاروں نے کچھ اِس میں تغافُل پایا
بابِ جبریل علیہ السلام کی چوکھٹ جو نظر میں ٹھہری — ہم نے اَعصاب شکن ایک تزَلزُل پایا
شہرِ سرکار ﷺ کو جانے کی جو خواہش جاگی — اِس میں کیا میرا کِسی نے بھی تامُّل پایا

شاعرِ نعت ہے محمودؔ محقّر، اِس کو
باغِ طیبہ کا ہر اِک شخص نے بُلبل پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنگ آیا ہو جو گردشِ ایام کے ہاتھوں — بچ سکتا ہے سرکار ﷺ کے اِکرام کے ہاتھوں
جو اُمّتِ سرکارِ جہاں ﷺ کا ہے مخالف — پہنچے گا وہ اِنجام کو اِسلام کے ہاتھوں
مَیں زندہ ہُوا شہرِ پیمبر ﷺ میں پہنچ کر — ’’میں‘‘ مکّہ میں ماری گئی اِحرام کے ہاتھوں
پاتا ہوں سُکوں سرورِ عالم ﷺ کی ثنا میں — ہوتی ہے تھکاوٹ جو مجھے کام کے ہاتھوں
شیطان نے ’’ٹیچی‘‘ کے ذریعے سے جو بھیجا — گُمراہ تھا مرزا اُسی ’’اِلہام‘‘ کے ہاتھوں
سرکار ﷺ توجُّہ! کہ پریشان ہیں کچھ لوگ — اَندوہ و غم و کُلفت و آلام کے ہاتھوں
سرکار ﷺ کرم! آپ ﷺ کی رُسوا ہُوئی اُمّت — دُنیا میں مفادات کے اَصنام کے ہاتھوں

محمودؔ نہیں مانگتے نُصرت جو نبی ﷺ سے
مارے گئے تشکیک کے، ابہام کے ہاتھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے شہر نبی ﷺ زہے قسمت — آنکھ میں تھی نمی، زہے قسمت
سنتِ مصطفیٰ ﷺ میں پائی ہے — سادگی راستی، زہے قسمت
جو ہیں وابستۂ درِ سرور ﷺ — اُن ﷺ سے وابستگی، زہے قسمت
آئے نُصرت کو ہر مصیبت میں — سَیّدی مُرشدی ﷺ زہے قسمت
عتبۂ مصطفیٰ ﷺ پہ پہنچے ہیں — ساتھ ہے خامُشی، زہے قسمتِ
پڑھ کے سرکار ﷺ کی حدیثوں کو — پا گئے آگہی، زہے قسمت
جو مُعاندِ نبی ﷺ کے ہیں، اُن سے — اپنی ہے دُشمنی، زہے قسمت

اپنی قسمت میں ہے رشیدؔ احمد
نعت کی شاعری، زہے قسمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا فرما دیا اِس پر شُعور آگہی حق نے — نثار مصطفیٰ ﷺ کرنے کو دِی ہے زندگی حق نے
مِلی اُن کو قدُومِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے — عطا کی مہر و ماہ و نجم کو جو روشنی حق نے

ترشّح تھا مدینے میں سحابِ ابر آقا ﷺ کا / مِری آنکھوں کو فرمایا وہاں پر شبنمی حق نے

بنایا تو اُنھیں ﷺ پہلے جہانوں سے، ہر اِک شے سے / حبیبِ محترم ﷺ کو دی نبوّت آخری حق نے

تھا منظورِ خُدا پہنچانا ہم کو صدرِ جنّت تک / ہمارے واسطے کی فرض اُن ﷺ کی پیروی حق نے

اِمامت انبیاء علیہم السلام کی مصطفیٰ ﷺ نے کی سرِ اقصیٰ / کیا اِن سب کو سرکارِ جہاں ﷺ کا مقتدی حق نے

وتیرہ زندگی بھر یہ رہا اُس کے پیمبر ﷺ کا / پسند اِس واسطے کی سادگی و راستی حق نے

کروں محمودؔ سجدے شکرِ خالق کے نہ مَیں کیسے
مجھے دی نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ کی شاعری حق نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو طیبہ میں جس کی قضا تک رسائی / ہُوئی گویا اُس کی بقا تک رسائی

جو معراج کی پوچھو تو ہو گئی تھی / پیمبر ﷺ کی ذاتِ خُدا تک رسائی

بفضلِ خُدا میری ہوتی رہی ہے / مدینے کی آب و ہوا تک رسائی

نہ پہنچے گا تُو جو درِ مصطفیٰ ﷺ تک / تو ممکن نہیں ہے خُدا تک رسائی

میں ہُوں مطمئن یوں کہ اب ہو گئی ہے / خطاؤں کی اُن ﷺ کی عطا تک رسائی

مدینے کا پانی جسے مِل گیا ہے / ہُوئی اُس کی آبِ بقا تک رسائی

درودِ حبیبِ خُدا ﷺ کی لگن میں / ہُوئی میری ثور و حِرا تک رسائی

یہ خواہش ہے محمودؔ مِدحت سرا کی
ہو اِس کی نبی ﷺ کی رِدا تک رسائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرو حِفظِ ناموسِ حضرت ﷺ کا دعویٰ / کہ سچا یہی تو ہے غیرت کا دعویٰ

رسولِ مکرّم ﷺ کی مِدحت کا دعویٰ / ہے شاعر کے طُغرائے عظمت کا دعویٰ

''ہیں اقوالِ ربِّ جہاں کی طرح ہم'' / ہے سرور ﷺ کے اقوالِ حکمت کا دعویٰ

میں دریوزہ گر ہوں، سخی مصطفیٰ ﷺ ہیں / مجھے یوں ہے آقا ﷺ سے نسبت کا دعویٰ

جو اُمّت نے کی پیروی مصطفیٰ ﷺ کی — کِیا پُورا خالق نے نُصرت کا دعویٰ
غریبوں پہ تم جو نہیں کرتے شفقت — نہیں ٹھیک تقلیدِ سُنّت کا دعویٰ
ہُوا سلسلہ مختتم مصطفیٰ ﷺ پر — ہے اب جھوٹا ہر اِک نبُوّت کا دعویٰ

ہے بے مایہ بے علم محمودؔ ناعِت
نہیں اِس کا کچھ علم و حکمت کا دعویٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رِضائے خالقِ کُل ہے پیمبر ﷺ کی، رِضا گویا — ہے فرمانِ رسولِ پاک ﷺ فرمانِ خُدا گویا
توجُّہ ہے پیمبر ﷺ کی، خُدا کا اِعتنا گویا — ہے مِدحت مصطفیٰ ﷺ کی، ربّ عالَم کی ثنا گویا
"وَمَا یَنطِقُ" کے اعلانِ خُدائے پاک و برتر سے — کہا اللہ کا ہے سرورِ کُل ﷺ کا کہا گویا
خُدا نے جانِ سرکارِ جہاں ﷺ کی جب قسم کھائی — پھریرا نعتِ سرور ﷺ کا بھی اُونچا ہو گیا گویا
ہُوا تھا سر بسجدہ مَیں جو محرابِ تہجُّد پر — قضا تھی پیار کی جتنی، ہُوئی آخر ادا گویا
مِری نظریں جمِیں جب عتبۂ سرکارِ وَالا ﷺ پر — درِ لُطف و عطائے ربّ عالَم کُھل گیا گویا
جُونہی گُنبد ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا — اُمڈتی دیکھ لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

"اَغِثنَا یا نبی ﷺ" محمودؔ جب ہونٹوں سے نکلا ہے
لِیا ہے ہم نے بھی ربّ جہاں کا آسرا گویا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوجھا ہمیں جو نعت کا عُنوان یک بیک — آئے تھے سامنے کئی اِمکان یک بیک
اب کے بھی دِل میں آئی تو طیبہ کو چل پڑے — اپنی بَغل میں دَاب کے سامان یک بیک
اِجرائے نعتِ پاک زباں پر مِری ہُوا — جب رَہنما مِرا وِجدان یک بیک
نامُوسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ کے نام پر — کرتے ہیں لوگ جان کو قُربان یک بیک
نیّت جو کی نظامِ نبی ﷺ کے نفاذ کی — حرفِ غلَط ہوئے سبھی بُحران یک بیک
پڑھتا تھا جو درود پیمبر ﷺ پہ، قبر میں — لے گا وہی حضور کو پہچان یک بیک

جب تم درودِ پاک پڑھو گے حضور ﷺ پر — تو دُم دَبا کے بھاگے گا شیطان یک بیک
محمودؔ سوچا جب بھی کہ نعتِ نبی ﷺ کہوں
مجھ پہ کرم نُما ہُوئے حسانؓ یک بیک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں ہے مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ کا لفظ لفظ — بامعنیٰ ہو گیا ہے تمنّا کا لفظ لفظ
شہرِ حبیبِ ربّ ﷺ کے بُلاوا کا لفظ لفظ — گویا ہے مغفرت کے قبالہ کا لفظ لفظ
ہے حرف حرف خالقِ کُل کا دِیا ہُوا — ہے نُور نُور آقا و مولا ﷺ کا لفظ لفظ
شرحِ کلامِ پاک احادیث اُن کی ہیں — حق آشنا ہے حق کے شناسا کا لفظ لفظ
تم غور سے سُنو تو سہی اِن کی نظم و نثر — مبنی ہے سچ پہ آپ ﷺ کے شیدا کا لفظ لفظ
قصرِ سخائے طیبہ کی جانب ہو رُخ کیے — مقصد کی سطر سطر اور مَنشا کا لفظ لفظ
ہونا تو چاہیے ہے مدیحِ حضور ﷺ میں — اِنشا کا حرف حرف اور اِملا کا لفظ لفظ
مدحِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ میں ہے فقط
محمودؔ میرے ''نعت'' رسالہ کا لفظ لفظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں ہر لفظ ہو جس شخص کی تحریر کا — کیا سرِ محشر ہو خدشہ اس کو دار و گیر کا
چاہتا ہُوں اِک اشارہ نعت کی تاثیر کا — فضل خالق سے نہیں ہوکا مجھے تشہیر کا
دین پھیلا حُسنِ اخلاق پیمبر ﷺ کے طفیل — خلق تھا منبع نبی ﷺ کی قوتِ تسخیر کا
مومنوں کو دین کی تعلیم کی ابجد کے ساتھ — حکم رب نے دے دِیا سرکار ﷺ کی توقیر کا
دیکھتا رہتا تھا میں خُود کو نبی ﷺ کے شہر میں — خوابِ خود حصہ بنا ہے خواب کی تعبیر کا
لب پہ نعرہ ''یا رَسُولَ اللّٰہ ﷺ'' کا رکھیے سدا — تکملہ اِس کو سمجھیے نعرۂ تکبیر کا
سوچ کر آقا ﷺ کے اہلِ خانہ کی پاکیزگی — معنیٰ وَاضح ہو گیا ہے آیۂ تطہیر کا

بے تعلّق غیرِ آقا ﷺ سے کِیا محمودؔ کو
یہ کرم اللہ کا ہے، حُسن ہے تقدیر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داور کا حکم مظہرِ دَاور کا معجزہ — ہے رب کا اختیار پیمبر ﷺ کا معجزہ
جبلِ اُحُد کو داخل خُلدِ بریں کیا — یہ تھا حضورِ پاک ﷺ کی ٹھوکر کا معجزہ
صہبا کا تھا مقام، علی رضی اللہ عنہ کے لیے ہُوا — آقا ﷺ کا رجعت شہِ خاور کا معجزہ
کیا اِنشقاقِ صدر کی باتوں کی اصل ہے — شقّ قمر تو تھا مِرے سرور ﷺ کا معجزہ
کیسے نہ اختیارِ پیمبر ﷺ کو مانتے — دیکھا جنھوں نے بولتے کنکر کا معجزہ
جب بدر کے مقام پہ کفار ہَر گئے — تھا "مَا رَمَیتَ" کا یہ برابر کا معجزہ
مداحِ جنابِ پیمبر ﷺ نے دِی شفا — دیکھا بُصیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِک چادر کا معجزہ
بخشش سرِ نُشور گُنہگار پائیں گے — دیکھیں گے سب حضور ﷺ کے تیور کا معجزہ
محمودؔ کاش دِل کی ہو دھڑکن یہاں پہ بند
یہ عتبۂ نبی ﷺ کے ہو منظر کا معجزہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ کو تم گردِ مدینہ سے دَرخشاں کر لو — حُسنِ عقبیٰ کے لیے اِتنا تو ساماں کر لو
اپنے شعروں کو کچھ اِس طرح نمایاں کر لو — حمدِ خالق کو ہر اِک نعت کا عنواں کر لو
جذبۂ عشقِ نبی ﷺ دِل میں فراواں کر لو — مشکلیں جتنی ہیں، اِس طرح سے آساں کر لو
زندگی اس سے ہمیشہ کے لیے پاؤ گے — نامِ سرکار ﷺ پہ تم قلب کو رقصاں کر لو
حُسنِ تقدیر سے خالق کی رِضا پاؤ گے — دِل کو خوشنودیٔ سرکار ﷺ کا خواہاں کر لو
خدشہ ظلماتِ تشکک کا کہاں آئے گا — دِل میں اُمیدِ عنایت سے چراغاں کر لو
لُطف و اکرام و عنایاتِ نبی ﷺ کی خاطر — معصیت کوشی سے اپنے کو گریزاں کر لو
قبر میں سامنا ظلمت کا نہ کرنے کے لیے — حُبِّ سرکار ﷺ کی شمعوں کو فروزاں کر لو

نعتیں محمودؔ سُناؤ سرِ محشر اُس کو
اِس سے رِضوان کو آمادۂ احساں کر لو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری نعتوں میں ہے میرے دِل کی دھڑک کی جھلک
آپ پائیں یا نہ پائیں اِن میں کچھ فن کی جھلک

کیا خطا کاروں کی بخشش کے لیے کافی نہیں
قصرِ اَلطافِ نبی ﷺ کے ایک روزن کی جھلک

دیکھتے ہی گنبدِ پُرنُور کی شادابیاں
میری آنکھوں میں نظر آتی ہے ساون کی جھلک

رقصِ سرمستی میں مَیں دوڑا گیا سُوئے بہشت
حشر میں آئی نظر جب اُن ﷺ کے دامن کی جھلک

اُن سے راضی ہو گیا مالک، وہ راضی اس ﷺ سے ہیں
دیکھ لی سرکار ﷺ کے جب رُوئے روشن کی جھلک

سب لپکتے تھے مَلک جھولا جھلانے کے لیے
دیکھتے تھے جب مِرے آقا ﷺ کے بچپن کی جھلک

ماہ روشن ہو گیا، تارے ستارے ہو گئے
دیکھ کر سرکار ﷺ کے پاؤں کے دھوون کی جھلک

وہ ﷺ ترے محبوب، مَیں بندہ ترا، یہ مان لے
سال میں دوبارہ دیکھوں اُن کے مسکن کی جھلک

نغمہ پیرا ہو گیا محمود بُلبُل کی طرح
دیکھ لی جب بستیٔ سرور ﷺ کے گُلشن کی جھلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری آنکھوں میں نہیں سرور ﷺ کی جب نُورانیت
پھر تری قسمت میں لکھّے رب نے کب نُورانیت

دیکھنے والی نگاہیں ہوں تو کیا تم دیکھا کرو
شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں روز و شب نُورانیت

ذکر نُورانیت، سرور ﷺ کا تم کرتے رہو
پاؤ گے اپنے دِلوں میں لوگو! تب نُورانیت

ذکرِ نُور سرور و سرکار عالَم ﷺ کے سبب
میرے ہونٹوں پر نظر آئی عجب نُورانیت

تابناکی ایسی، اِتنی روشنی ممکن نہیں
پا چکے ہیں رب سے جو محبوبِ رب ﷺ نُورانیت

شاہِ خاور نے بھی قدموں پر نچھاور کی سحر
رات بھی طیبہ کی پاتی ہے لقب ''نُورانیت''

میرے آقا ﷺ نے نجوم و ماہ و خُور کے ساتھ ساتھ
خاکیوں کو بھی عطا کی بے طلب نُورانیت

دیدۂ بینا نے حُسنِ اہتمامِ اُنس سے
دیکھی چوکھٹ پر نبی ﷺ کی، باادب نُورانیت

عظمتِ طیبہ بیاں محمودؔ کوئی کیا کرے
خاکِ شہرِ سرورِ عالم ﷺ ہے سب نُورانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطاؤں کا میری پُلندا بھی آیا — تو رحمت کا اُن ﷺ کی، حوالہ بھی آیا
مِرے سانس کی آمد و شُد کے ہمراہ — ہَوائے مدینہ کا جھونکا بھی آیا
خطابت کے جوہر دِکھاتا رہا جو — مدینے میں وہ ہو کے گونگا بھی آیا
ترا حال کیا روزِ محشر کو ہو گا — جو وہ سامنے رُوئے زیبا بھی آیا
کَلَس دیکھا جو مسجدِ مصطفیٰ ﷺ کا — تو اعصاب کو ایک جھٹکا بھی آیا
گیا جب بھی شہرِ نبی ﷺ کی طرف میں — پڑاؤ کی صُورت میں مکّہ بھی آیا
عطاؤں کے بل پر اُسے غنی کر دیا ہے — جو کوچے میں سرور ﷺ کے، منگتا بھی آیا
نہ آئے ہوں جس دِن مسرّت کے جھونکے — مدینے میں دِن کوئی ایسا بھی آیا؟

جو جاتے ہو محمودؔ طیبہ تو سوچو
کوئی گھاٹا، کوئی خسارہ بھی آیا؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ ہو آقا ﷺ کا کیا، لو جائزہ — کر لو اپنا تجزیہ، لو جائزہ
سیرتِ سرکار ﷺ پر چلتے بھی ہو — رکھ کے آگے آئنہ، لو جائزہ
ذکرِ محبوبِ خُدا ﷺ کرتے ہُوئے — ختم کی بھی ہے انَا، لو جائزہ
جب زباں کھولو نبی ﷺ کی مدح میں — اپنا تم ہر مرتبہ لو جائزہ
ہے کِشش طیبہ کی تو دِل میں مگر — پہلے اپنے آپ کا لو جائزہ
قُربِ قَوسَین و دَنَا کی بات سے — بنتا ہے جو دائرہ، لو جائزہ
اُمّتِ آقا ﷺ میں تو سب ایک تھے — کیوں ہے اِن میں تفرقہ، لو جائزہ

اُلفتِ آقا ﷺ کے دعوے کا رشیدؔ
کیسے ہو گا فیصلہ، لو جائزہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسا جب جب ہُوا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر
تہِ دِل سے جھکا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

میں جو چاہوں، جو مانگوں سب وہ پا لیتا ہوں طیبہ سے
نہ جاؤں کیوں بھلا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

سُدھارا اور سنوارا ہے فضائے شہرِ آقا ﷺ نے
گیا بکھرا ہُوا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

تمنّا ہے کہ نعتِ سرورِ کونین ﷺ سے پہلے
پڑھوں حمدِ خُدا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

بُلاتے ہیں نبی ﷺ ہر سال طیبہ میں تو پا لوں گا
خُدا کا بھی پتا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

یہ خواہش ہے، دُعا ہے، اِلتجا ہے ربِّ عالم سے
کروں حاصِل قضا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

مجید و اسلم و اظہر سے اور ارشد سے، بھٹی سے
اِن اپنوں سے مِلا مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ لاہور میں محمودؔ کرتا ہوں
تو پاتا ہوں صلہ مَیں سرورِ کونین ﷺ کے دَر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ آقا ﷺ سُن کے ہے گردن کے خم سے فیض یاب
یوں بھی ہے محمودؔ مالک کے کرم سے فیض یاب

جو ہُوا لُطفِ رسولِ محترم ﷺ سے فیض یاب
ہے وہ ہر اِعزاز سے، جاہ و حشم سے فیض یاب

خامۂ مِدحت ہوا سورہ "قَلَمْ" سے فیض یاب
اِس طرح پایا گیا وہ کیف و کم سے فیض یاب

جب سے آنکھوں میں سمایا گُنبدِ اَخضر کا حُسن
چشمِ احقر ہوگئی اُس دِن سے نم سے فیض یاب

رب نے فرمایا "لَعَمْرُکَ" وفُورِ اُلفت کے سبب
جانِ احمد ﷺ ہوگئی رب کی قسم سے فیض یاب

آخری سانسیں مِری آئیں نبی ﷺ کے شہر میں
ہوں وہاں لُطف و عنایاتِ عدم سے فیض یاب

نعمتیں آقا و مولا ﷺ کی جہاں میں کم نہیں
ہوتے ہی رہتے ہیں اُن سے لوگ ہم سے فیض یاب

اِلتفاتِ آقا و مولا ﷺ کا ہے یوں محمودؔ پر
ہوتا ہی رہتا ہے یہ دیدِ حرم سے فیض یاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر دیا تلقینِ سرور ﷺ نے وہ پیدا اِنقلاب   اور دُنیا میں نہیں اُس جیسا اچھا اِنقلاب
اور تو دُنیا کے سب دیتے ہیں دھوکا اِنقلاب   ساری دُنیا سے ہے پیغمبر ﷺ کا اعلیٰ اِنقلاب
اس کو دی پاکیزگی، شائستگی و راستی   ذہن انساں میں کِیا آقا ﷺ نے برپا اِنقلاب
جس نے دُنیا کو جھکایا ہے درِ معبود پر   لائے آقا ﷺ ایسا پابندِ مصلّی اِنقلاب
ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ امن و سکینت کا نظام   لا نہیں سکتا کوئی تا حشر ایسا اِنقلاب
زندگی کے سارے شعبوں کے لیے آقا ﷺ کا ہے   سیدھا سادا سا نظام اور ناپا تولا اِنقلاب
اِستفادہ اِس سے ہو تو دُنیا جائے امن ہو   لائے ہیں سرکار ﷺ ایسا عالَم آرا انقلاب

ہم سمجھ پائیں اگر محمودؔ اقوالِ نبی ﷺ
ایک اِک فرمان میں ہے کار فرما انقلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے اپنے کارناموں پر تھا اِترانا طِلِسم   معجزے سرکار ﷺ کے دیکھے تو شرمایا طِلِسم
کاہنوں، جادوگروں کا کر دیا زائل اثر   سرورِ کونین ﷺ نے نابود کر ڈالا طِلِسم
نُور و ظلمت تو اکٹھے ہو نہیں سکتے کبھی   مصطفیٰ ﷺ کا نُور ہے پیدا تو ناپیدا طِلِسم
لاجرم اُس نے ہزیمت پائی ہے، کھائی شکست   جب بھی دینِ سرور و سرکار ﷺ سے اُلجھا طِلِسم
ساتھ "جَآءَ الْحَقُّ" کے ہے باطِل کے جانے کی نوید   ٹوٹنا ہی تھا کہ تھا طاغوت کا جھوٹا طِلِسم
بدر و اَحزاب و حُنین و فتحِ مکّہ دیکھ لو   دین یوں جیتا کہ سارا کُفر کا ہارا طِلِسم
آقا و مولا ﷺ نے سمجھایا ہے ہر انسان کو   دین سودا نفع کا ہے اور ہے گھاٹا طِلِسم

اِتنا تو محمودؔ ہے ذکرِ نبی ﷺ کا بھی اثر
جب پڑھی نعتِ نبی ﷺ ہم نے تو تھا عنقا طِلِسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لو جو گُنبدِ اَخضر کے منظر کی سحر   یہ سمجھ لو، پا گیا حُسنِ مقدّر کی سحر
معصیت کی تھی مِرے اعصاب پر حِدّت سوار   مجھ کو خالق نے مدینے کی میسّر کی سحر

پوچھتے کیا ہو کہ طیبہ میں تھا مَیں کِس حال میں — شب گزاری کیسے اُس جا اور کیونکر کی سحر
رُوح و جاں میں نُور کی آمد کی لاتی ہے خبر — فجر کے اوقات میں عَتبہ کے منظر کی سحر
حِدّتِ محشر سے خُنکی کو نبی ﷺ لے جائیں گے — دوپہر میزان کی ہے حوضِ کوثر کی سحر
روز و شب اپنے اُنہتر(۶۹) سال کے بُھولا ہُوں مَیں — بُھول سکتی ہی نہیں شہرِ پیمبر ﷺ کی سحر
کاش ہُوں طیبہ میں مَیں بارہ ربیع النور کو — آمدِ محبوبِ خُدا ﷺ نے جب معطر کی سحر

ہم نے دیکھی جا کے حرمینِ مقدّس میں رشیدؔ
کعبہ کی اور شہرِ سرور ﷺ کی برابر کی سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو فقیرِ حق ہیں، وہ ہیں حق کے مظہر کے فقیر — شاہ اُن کو کر دیا سرکار ﷺ نے کر کے فقیر
مرتبہ یکساں ہے دَریوزہ گری کا اُس جگہ — ہیں گدا و شاہ اُس دَر پر برابر کے فقیر
کجی کُلاہی اس کی ہے جو آپ ﷺ کے دَر پر جُھکا — اَوج و عظمت آشنا ہیں آپ ﷺ کے دَر کے فقیر
وہ جہاں بھر میں سخاوت بانٹتے پائے گئے — جو بھی بخت آدمی ہیں آپ ﷺ کے گھر کے فقیر
سب جہانوں کے لیے رحمت جو خود سرکار ﷺ ہیں — کیوں نہ ہوں سارے جہاں محبوبِ دَاور ﷺ کے فقیر
دَر سخاوت کا نہیں سرکار ﷺ کے دَر سے بڑا — مانگتے چُلّو ہی کیوں، ہم ہیں سمندر کے فقیر
ہم سمجھتے ہیں کہ تقلیدِ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ میں ہُوئے — شاعرانِ نعت گو سرور ﷺ کی چادر کے فقیر

ہم بفضلِ خالق و محبوبِ خالق ﷺ ہیں رشیدؔ
آبِ طیبہ پینے والے آبِ کوثر کے فقیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے گا برگ و بار نبی ﷺ کا نظام خوب — دُنیائے کم سواد کے بُحراں کے باوجود
کیوں رب کا ہاتھ دستِ نبی ﷺ کو نہ مَیں کہوں — واضح ترین فقرۂ قُرآں کے باوجود
فرمانِ رب سُنا کہ نبی ﷺ ہم پہ ہے گواہ — دِل میں ''نہیں'' ہے ہونٹوں پہ ''ہاں ہاں'' کے باوجود
کم کِس لیے نبی ﷺ کی ثنا کر رہے ہیں لوگ — با وصفِ عقل و فہم، تو وجداں کے باوجود

حیرت ہے کوئی فقرۂ تنقیص بھی کسے
آقائے کائنات ﷺ پر ایماں کے باوجود

یہ جلبِ جاہ و منفعت و آز کس لیے
ہے پیرویٔ حضرتِ حساں ؓ کے باوجود

دیکھو کہ پھر مَیں آقا و مولا ﷺ کے دَر پہ ہوں
ہر بے سر و سامانیٔ ساماں کے باوجود

محمودؔ جب قلم پہ رہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ
جنّت عطا ہُوئی مجھے، عصیاں کے باوجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُربِ قوسین کو بس اہلِ بصیرت سمجھیں
فضلِ رحمان سے وہ سِرِّ حقیقت سمجھیں

جو مِرے سرور و سرکار ﷺ کے منہ سے نکلی
صرف اِسی بات کو سب لوگ صداقت سمجھیں

عظمتیں آپ ﷺ کے گھر والوں کی برحق مانیں
اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی سرشاریٔ صحبت سمجھیں

ہم خصائل جو کہیں مومنوں والے پا لیں
قابل اپنے کو پئے رَحمت و رَافت سمجھیں

یادِ سرکار ﷺ سے دو روز جو دُوری پائیں
ایسی بدبختی کو ہم وجہِ ہلاکت سمجھیں

خواہش دیدِ مدینہ بھی سرشاری ہے
حاضری شہرِ پیمبر ﷺ کی سعادت سمجھیں

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم ﷺ پائیں
اور اِسے باعثِ صد امن و سکینت سمجھیں

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں رَسا ہو جانا
کیوں نہ محمودؔ اِسے فیضِ رَسالت سمجھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سہیں گی کب تلک سرکار ﷺ! ذلّت کا عذاب
دُور پاکستان سے فرمائیں دہشت کا عذاب

سر سے اُمّت کے خُدارا ٹالیے آقا حضور ﷺ!
درد و اَندوہ و غم و آلام و کُلفت کا عذاب

ٹل سکے گا پیرویٔ صاحبِ لولاک ﷺ سے
کفر و ظلمت کا، نحوست کا، ضلالت کا عذاب

تم خطاؤں سے کرو توبہ درِ سرکار ﷺ پر
دُور ہو سکتا ہے اِس صورت میں شامت کا عذاب

علم پھیلا کر جہاں میں سرورِ کونین ﷺ نے
ختم فرمایا زمانے سے جہالت کا عذاب

اُن ﷺ سے ہے نسبت ہماری ناعِت و منعُوت کی
ہم پہ نازل ہو نہ یا رب! قطعِ نسبت کا عذاب

آج قارونوں کی صُورت ہے مسلط دَہر پر
صاحبانِ مال و ثروت کی رعونت کا عذاب
آخرش محمودؔ طیبہ میں پہنچ کر خوش ہُوئے
جو لیے پھرتے تھے آزردہ طبیعت کا عذاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکھائی ہیں پیمبر ﷺ نے تمدُّن کی نئی قدریں
نظامِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کی ہیں بھلی قدریں
وہی ہے منطقی اور دَائمی اور معنوی قدریں
جو دیں سرکارِ وَالا ﷺ نے وہ کب ہیں عارضی قدریں
ہمارے سامنے لائی جو موجودہ صدی قدریں
وہ نامعقول تہذیب فرنگی ہی نے دی قدریں
وہی منشور ہے اِنسانیت کا جو نبی ﷺ لائے
وہی معقول ہیں ساری، جو لائے سیّدی ﷺ قدریں
ہے دَستورِ رسولِ محترم صَلِّ عَلٰی جس میں
بنی آدم کی خاطر لائی ہیں ہر بہتری قدریں
اُنھی سی عُقبیٰ اچھّی ہو گی اور دُنیا بھی سنورے گی
ہمارے واسطے لائے جو خالق کے نبی ﷺ قدریں
نہ کیوں وہ کج کلاہانِ جہاں کو زیرِ پا پائے
اگر اپنائے دینِ مصطفیٰ ﷺ کی آدمی قدریں
اَساس زندگی محمودؔ سمجھیں اُن کو سب مومن
احادیثِ پیمبر ﷺ کی ہیں ساری سرمدی قدریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے تک جو مَیں آیا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
نبی ﷺ نے مجھ کو اپنایا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
ہُوئی تخلیق آدم علیہ السلام سے بھی پہلے نُورِ سرور ﷺ کی
نہیں تھا آپ ﷺ کا سایہ پھر اِس میں تعجُّب کیا
نَفس گم کردہ آتے ہیں جنید رحمۃ اللہ علیہ و بایزید رحمۃ اللہ علیہ اِس جا
یہاں پر مَیں جو ہکلایا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
مہینوں دُور رہ کر مصطفیٰ ﷺ کے شہرِ دِلکش سے
جو غُنچہ دِل کا مرجھایا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
مِری آنکھیں جو پائیں شبنمی ہجرِ مدینہ میں
سحاب مرحمت چھایا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
قمر انگشتِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے منوّر ہے
جہاں کو اُس نے چمکایا تو پھر اِس میں تعجُّب کیا
کوئی ہو، جو محبِّ سرورِ کونین ﷺ ہو، اُس کو
سمجھتا ہوں مَیں ''ماں جایا'' تو پھر اِس میں تعجُّب کیا

سُنیں محمودؔ کی نعتیں تو رِضواں برسرِ میزاں
سَنَد بخشش کی لے آیا تو پھر اِس میں تعجّب کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو دُنیا زدہ، آقا ﷺ کا شیدا ہو تو کیونکر ہو
دلِ ظلمت زدہ اِس کا مُصفّا ہو تو کیونکر ہو

خُدا نے چاہنے کے واسطے جس کو بنایا ہے
رسولِ محتشم ﷺ سا رُوئے زیبا ہو تو کیونکر ہو

جسے آتا ہو روزانہ درودِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنا
حسابِ حشر کا کچھ اِس کو خطرہ ہو تو کیونکر ہو

مگن رہنا تُو ذکرِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ میں
ذرا بھی تجھ کو اِس سودے میں گھاٹا ہو تو کیونکر ہو

مِری اِس فکر میں کمزور نظریں ہوتی جاتی ہیں
مِری نظروں کے آگے روز قُبّہ ہو تو کیونکر ہو

نہ جن کے دِل میں اُلفت ہو حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
ہمارا ایسے بدبختوں سے ناتا ہو تو کیونکر ہو

نہ ہو جو اِس کا مقصد آقا و مولا ﷺ کی خوشنودی
ترا یہ کارِ مِدحت بھی پذیرا ہو تو کیونکر ہو

اِسی اِک سوچ میں محمودؔ احقر نعت گُستر ہے
منوّرِ قلبِ اَحقر کی جو کُٹیا ہو تو کیونکر ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک میں مجھ کو دَوام کافی ہے
برائے مغفرت یہ ایک کام کافی ہے

سکون و امن و طمانیت و کرم کے لیے
نبی ﷺ کے شہرِ حسیں میں قیام کافی ہے

وہ جو ہمارے لیے رب سے مصطفیٰ ﷺ لائے
برائے حُسنِ تمدن نظام کافی ہے

سوال جتنے بھی کرتے رہیں لحد میں نکیر
جواباً ایک درود و سلام کافی ہے

برائے بخششِ عصیاں پئے حصولِ بہشت
مجھے رسولِ مکرّم ﷺ کا نام کافی ہے

اگر ہو عامرِ چیمہ شہیدؒ جیسا کوئی
پئے تحفُّظِ حُرمت غلام کافی ہے

مَروں مدینے میں، تا حشر پھر وہیں پہ رہوں
یہ زندگی کا مِری اختتام کافی ہے

اگر ہو مستی، توحید کی تمھیں خواہش
رشیدؔ اُلفتِ سرور ﷺ کا جام کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ سحابِ رحمت سرکار ﷺ چھا گیا — آنکھوں سے آنسوؤں کے ٹپکنے سے پیشتر
خوشبو درودِ پاک پیمبر ﷺ کی عام تھی — کلیوں کے گلشنوں میں چٹکنے سے پیشتر
حبِّ رسولِ پاک ﷺ کی مستی سی دے گیا — جامِ مئے خلوص چھلکنے سے پیشتر
کیا پوچھتے ہو دِل کی مِرے دوستو! سُنو — لیتا ہے اُن ﷺ کا نام دھڑکنے سے پیشتر
کروائی دِید نزع میں، آقائے کائنات ﷺ — تشریف لائے میرے سسکنے سے پیشتر
یادِ نبی ﷺ کا حُسنِ تعطر بھی کم نہ تھا — پھولوں کے باغِ دہر میں تکنے سے پیشتر
ہر گل غُلامِ سرورِ عالی مقام ﷺ کو — مہکا رہا ہے اپنے مہکنے سے پیشتر

یہ دُشمنِ حضور ﷺ کا محمودؔ تھا علاج
تھپڑ پڑا ذلیل کے بکنے سے پیشتر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے طیبہ کا زائر، سرخوشی میں حق بجانب ہے — مقامی جو ہے، وہ دَریا دِلی میں حق بجانب ہے
دلآویزی میں ہے آب و ہَوائے طیبہ بے ہمتا — ہر اِک ذرہ وہاں کا دِلکشی میں حق بجانب ہے
نبی ﷺ کے شہر میں تر دَامنی کے ساتھ جو پہنچا — وہاں وہ اپنی آنکھوں کی نمی میں حق بجانب ہے
خطیب خوش بیاں ہو، خوش کلام انسان جتنا ہو — بدربارِ پیمبر ﷺ خامشی میں حق بجانب ہے
مِلی عظمت حبیبِ کبریا ﷺ کی مدح میں جس کو — وہی خوش بخت شاعر شاعری میں حق بجانب ہے
جو بندۂ ربّ عالَم کا ہے مِدحت گُستر سرور ﷺ — تعلّی میں نہیں، وہ عاجزی میں حق بجانب ہے
دیارِ سرورِ عالَم ﷺ میں پاکستان کی بیٹی — کہو، بے ہُودگی، بے پردگی میں حق بجانب؟

سکھایا ہی اِسے یہ ہے خُداوندِ دو عالَم نے
تو یہ محمودؔ بھی مدحِ نبی ﷺ میں حق بجانب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اٹھ کر دَرِ سرور ﷺ سے قلندر نہیں جاتے — دریوزہ گر اُن ﷺ کے، کبھی گھر گھر نہیں جاتے
حق سرورِ پر کون و مکاں ﷺ سے ہے تعلّق — باطل کی طرف اُن ﷺ کے ثنا گر نہیں جاتے

کُھل کھیلے گا کیسے کوئی توہینِ نبی ﷺ میں — جب تک سبھی خدامِ نبی ﷺ مر نہیں جاتے
دِل جن کے پیمبر ﷺ کی وِلا سے ہوئے مملُو — وہ حدِ شریعت سے تو باہر نہیں جاتے
آنکھوں میں بھی رہتا ہے بسا گُنبدِ اَخضر — دِل سے بھی کہیں سَید و سرور ﷺ نہیں جاتے
خوش بختی سے ہو جاتے ہیں جب حاضرِ مجلس — ہم محفلِ سرکار ﷺ سے اُٹھ کر نہیں جاتے
اپنا سا بشر کہتے ہُوئے سُن کے نبی ﷺ کو — اُبھر آئیں جو پیشانی پہ تیور، نہیں جاتے

محمودؔ اُنھیں زندگی مِلتی ہے دوامی
دروازے سے آقا ﷺ کے جو مر کر نہیں جاتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا تہِ دِل سے کہیں مان وَسیلہ — خود تجھ کو بتاتا ہے یہ رحمان وسیلہ
رب تک جو رَسائی کا ہے عنوان وَسیلہ — ہیں مانتے سرور ﷺ کو مسلمان وَسیلہ
کوئی نہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے علاوہ — خالق کی ہے جو شان کے شایان وَسیلہ
سرکار ﷺ کے بعد اور نبی آ نہیں سکتا — اِس باب میں نبیوں علیہم السلام کا ہے پیمان وَسیلہ
چاہو کہ ملے ربّ و پیمبر ﷺ میں تعلّق — تو جان لو اِس باب میں قُرآن وَسیلہ
محبوبِ خُدا سرور و سرکارِ عوالم ﷺ — پہچان تو رب کی ہیں مِری جان! وَسیلہ
میزان پہ اعمال کے تلنے کا تھا موقع — بخشش کو ہُوا نعت کا دِیوان وَسیلہ

مَنوائی ہے سرور ﷺ سے جو دَاتا رحمۃ اللہ علیہ سے کہی ہے
پایا ہے یہ محمودؔ نے آسان وَسیلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی شہرِ حضور ﷺ کو جائیں — دامنِ معصیت تو دھو جائیں
مالکِ کائنات اُن کا ہو — بندے جو مصطفیٰ ﷺ کے ہو جائیں
کِشتِ مدحِ رسولِ ﷺ میں — نخلِ اُنس و خلوص بو جائیں
اُن کو رِضوان آپ ڈھونڈے گا — شہرِ سرکار ﷺ میں جو کھو جائیں

جائیں طیبہ کو اور اَشکوں کو ۔۔۔ سِلکِ ایثار میں پِرُو جائیں
جب مَیں پہنچوں نبی ﷺ کی چوکھٹ پر ۔۔۔ کاش میرے حواس کھو جائیں
پڑھتے پڑھتے درود آقا ﷺ پر ۔۔۔ چین کی نیند آپ سو جائیں

تاکہ سرکار ﷺ دیکھ لیں چہرہ
عارِض اشکوں سے یوں بھگو جائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسی حبیبِ رب ﷺ کی رہی بے مثال ذات ۔۔۔ جو ہے وَرائے ماضی و فردا و حال ذات
اللہ نے بنائی حبیبِ کریم ﷺ کی ۔۔۔ سر تا بہ پا کمالِ صفاتِ جمال ذات
اِک اِنقلاب لائی جہانِ خراب میں ۔۔۔ وہ خوش مقال ذات، حمیدہ خصال ذات
خود اختیاری فقر تھا منظورِ مصطفی ﷺ ۔۔۔ اُن کی تھی بے توجُّہِ مال و منال ذات
جب رب نے چاہا آپ ﷺ کو کرنا قریب تر ۔۔۔ جبریل علیہ السلام جیسی لائی پیامِ وصال ذات
دُنیا کا نقشہ خُلق سے اپنے بدل دیا ۔۔۔ محبوبِ کبریا ﷺ کی ہے وہ باکمال ذات
جس کی زباں پہ نامِ نبی ﷺ روز و شب رہا ۔۔۔ اُس شخص کی تو جانیے فرخندہ فال ذات

محمودؔ جس سے ذاتِ خُدا کو بھی پیار ہے
سرکار ﷺ کی ہے ایسی اِک صاحب جمال ذات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہتا ہُوں، اِبتدا یہ ہے ۔۔۔ اُنس و اُلفت کا قاعدہ یہ ہے
دَر پہ محبوبِ رب ﷺ کے آ جاؤ ۔۔۔ رب رسائی کا وَاسطہ یہ ہے
چاہے اِسرَا کہو، کہو معراج ۔۔۔ تھی مِلن رات، واقعہ یہ ہے
اُن کے احکام پر عمل کرنا ۔۔۔ اپنے سرکار ﷺ سے وفا یہ ہے
کب ہے میرا، نہیں جو سرور ﷺ کا ۔۔۔ ربِ عالَم کا فیصلہ یہ ہے
شہرِ سرکار ہر دو عالَم ﷺ میں ۔۔۔ مَیں نہ پہنچوں، مِری سزا یہ ہے

اپنے سرکار ﷺ پر درود پڑھو　　دوستو! راہِ اِتّقا یہ ہے
موت محمودؔ آئے طیبہ میں
اپنی خالق سے اِلتجا یہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ طیبہ اصلی جگہ ہے　　کوئی اِس جا سے بھی اچھی جگہ ہے؟
رہا یادِ نبی ﷺ کا اِس میں ڈیرا　　مِرے دِل میں نہیں خالی جگہ ہے
ملائک ہیں جہاں ہر وقت حاضر　　درِ سرکار ﷺ وہ نُوری جگہ ہے
سِوا طیبہ کے، مکّہ سے بھی افضل　　بتاؤ کوئی بھی ایسی جگہ ہے
اگر قُبّہ ہے شادابی کا باعِث　　تو چوکھٹ آپ ﷺ کی ٹھنڈی جگہ ہے
جہاں سے آتی ہے آقا ﷺ کی خوشبو　　ریاضُ الجنّہ تو ایسی جگہ ہے
نہیں جن کو محبّت مصطفیٰ ﷺ سے　　کہیں ایسوں کی بھی کوئی جگہ ہے
دلِ محمودؔ سے آتی ہے آواز
بقیعِ پاک میں تیری جگہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِسی بھی بات کو تم نعت سے اوّل نہ ہونے دو　　ثنائے غیرِ آقا ﷺ سے تخیُّل شل نہ ہونے دو
اِسے یادِ رسول اللہ ﷺ سے تم تازہ دم رکھو　　کِسی بھی اور شے سے قلب میں ہلچل نہ ہونے دو
کرو جو بات اُس کا ضابطہ ہو قولِ سرور ﷺ سے　　تم اپنی بات کو یارو کبھی مہمل نہ ہونے دو
درودِ پاک اگر ہر روز سے اِک دِن پڑھا تھوڑا　　جو خامی آج آئی سامنے، وہ کل نہ ہونے دو
اگر ہے اُمّتِ آقا ﷺ میں ہونے کا تمھیں دعویٰ　　کِسی صُورت میں توہینِ شہِ مُرسل ﷺ نہ ہونے دو
ٹنگی رہنے دو تم تصویر ہی دِیوار پر اُس کی　　مدینے کو کبھی نظروں سے تم اوجھل نہ ہونے دو
درودِ پاک کا وِردِ مسلسل کرتے رہنے سے　　عبادت کو طبیعت کے لیے بوجھل نہ ہونے دو

اگر محمودؔ چاہو تم کہ دِل زندہ رہے دَائم
اِسے بیگانۂ یادِ نبی ﷺ اِک پل نہ ہونے دو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسی یقین پہ قائم ہے زندگی کا مدار — خُدا کا ذکر ہے تذکارِ سَیدِی ﷺ کا مدار
یہی خُدا و نبی ﷺ کی ہے آگہی کا مدار — ہے حمد و نعتِ نبی ﷺ اپنی شاعری کا مدار
رسولِ پاک ﷺ کا مسکن ہے روشنی کا مدار — منارِ نُور اور گُنبد ہے دِلکشی کا مدار
اُنھی کے اُسوۂ اَحسن کی پیروی دیں ہے — نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر ہے بہتری کا مدار
نہیں ہے اور تو معیارِ عاشقی کوئی — اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کی اُلفت ہے عاشقی کا مدار
خُدا کا خوف ہو دِل میں، زباں پہ نعتِ نبی ﷺ — حیات کا ہے یہ محور، تو بندگی کا مدار
یہ میری تیری جو محبوب ایک ہستی ہے — اِس ایک بات پہ قائم ہے دوستی کا مدار
تمھیں حضور ﷺ سے اُلفت نہیں رشیدؔ کو ہے
یہی تو بُعد ہے لاریب دُشمنی کا مدار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ بنے، اُن ﷺ کو آقا بنائے — وہ دینِ پیمبر ﷺ کو اپنا بنائے
کوئی ربِّ کعبہ کی چاہے عطائیں — تو طیبہ کا اپنے کو شیدا بنائے
وہی راہِ سرکار ﷺ کا رَاہرو ہے — جو بیگانے بندے کو اپنا بنائے
شَغف جس کو فی الحال اِن کا نہیں ہے — خُدا اُس کو نعتوں کا رَسیا بنائے
خُدا تک پہنچنے کی خواہش میں بندہ — حبیبِ خُدا ﷺ کو وسیلہ بنائے
مدد کی اگر ہو گُزارش نبی ﷺ سے — بھنور کو بھی خالِق کنارہ بنائے
مدینے میں باتیں کروں کیا، سُنوں کیا — مجھے رب وہاں گونگا بہرا بنائے
نبی ﷺ لازماً ہوں گے تشریف فرما
کوئی اپنے دِل کو تو طیبہ بنائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی اور نہ کہتا ہو، قلندر کہہ دے ‏ ‏ کُھل کے سرکار ﷺ کو رحمان کا مظہر کہہ دے
جس کو تشبیہ کوئی اور نہ اچھّی سُوجھے ‏ ‏ ذرۂ شہرِ نبی ﷺ کو مہَ و اختر کہہ دے
حال جو آپ ﷺ کی اُمّت کا ہے ہمدم! اس کو ‏ ‏ شہرِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ میں جا کر کہہ دے
دیکھ کِس طرح کریں گے وہ مُداوا اِس کا ‏ ‏ حال ہر ظلم کا تو پیشِ پیمبر ﷺ کہہ دے
جو مدینے نہ گیا، اس کا مقدّر کھوٹا ‏ ‏ خود کو قسمت کا بھلے کوئی سکندر کہہ دے
جاننے والا مِری نعت نگاری کا جو ہے ‏ ‏ مجھ کو چاہے تو ہُنرور یا سخنور کہہ دے
آبِ طیبہ میں جو زمزم کا مزا ہے، اس کو ‏ ‏ کوئی مجذوب اگر چاہے، تو کوثر کہہ دے

ہم کو سرکار ﷺ نے محمودؔ یہ سمجھایا ہے
بے بسی کو نہ کوئی اپنا مقدّر کہہ دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلتی ہے سمتِ طیبہ ہماری حقیقی سوچ ‏ ‏ یہ لاشعوری بھی ہے جو ہے یہ شعوری سوچ
پائی ہے میں نے نعت کی خاطِر انوکھی سوچ ‏ ‏ خوش ہوں کہ میری سوچ ہے نُوری حضوری سوچ
سرکار ﷺ تو وَرائے زمان و مکاں گئے ‏ ‏ جائے تو آگے جائے کہاں تک ہماری سوچ
ہے ذہن اور دِل کا تطابُق مدیح میں ‏ ‏ رکھتی ہے ساتھ ساتھ ہی دِل کی گواہی سوچ
اِس پر ہے گویا سُنّتِ سرکار ﷺ کا اثر ‏ ‏ رکھتا ہے بادشاہی میں بھی جو فقیری سوچ
مہجوریٔ مدینۂ سرکار ﷺ کے طفیل ‏ ‏ عارض پہ لے کے آئی ہے آنکھوں کے موتی سوچ
سرور ﷺ نے تو کرم ہی کیے دشمنوں پہ بھی ‏ ‏ رکھتے نہیں تھے میرے نبی ﷺ اِنتقامی سوچ

محمودؔ ذکرِ آقا ﷺ ہے خوشنودیٔ خُدا
یہ ہے عمومی سوچ، یہی ہے خصوصی سوچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدمتِ خَلق جس کو راس نہیں ‏ ‏ وہ نبی ﷺ کا ادا شناس نہیں
ہر طرف جلوہ ہائے آقا ﷺ ہیں ‏ ‏ اور کچھ اپنے آس پاس نہیں
جو ضرورت ہو، اُن ﷺ سے کہتا ہوں ‏ ‏ اور کِسی سے کچھ اِلتماس نہیں

خُلد میں جا نہ پائے گا، جو شخص
اہلِ بیتِ نبی ﷺ کا داس نہیں

دین کی باتیں مصطفیٰ ﷺ کے بغیر!
تیری باتوں کی کچھ اَساس نہیں

شعر غیرِ نبی ﷺ کی مِدحت میں
ایسے ہیں پُھول جن میں باس نہیں

خدمتِ نعت میں جو ہُوں مصروف
نارِ دوزخ کا کچھ ہَراس نہیں

حشر میں ہے پکڑ دھکڑ لیکن
اُن ﷺ کا محمودؔ بدحواس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح کی دولت، خُدا کی قُدرت ہے
غُلام زادوں کی عظمت، خُدا کی قُدرت ہے

نبی ﷺ سے اُنس کی صُورت، خُدا کی قُدرت ہے
حضورِ رب میں یہ وَقعت، خُدا کی قُدرت ہے

خُدا کے ذکر میں لذّت نبی ﷺ کی فطرت تھی
نبی ﷺ کے ذکر کی رِفعت، خُدا کی قُدرت ہے

رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کے ذکر میں رونا
بیادِ آقا ﷺ یہ رِقّت، خُدا کی قُدرت ہے

حضورِ پاک ﷺ کے ذکرِ مُبیں سے مملُو ہو
کلامِ رب کی ہر آیت، خُدا کی قُدرت ہے

مدینے جانا تو وہ ہنستے کھیلتے جانا
یہ روتے چیختے رَجعت، خُدا کی قُدرت ہے

مجھ ایسے علم سے کورے، عمل سے خالی کو
مِلی ہے نعت کی خدمت، خُدا کی قُدرت ہے

رشیدؔ عاصی کو دربارِ سرورِ عالَم ﷺ سے
غُلامی کی مِلے نِسبت، خُدا کی قُدرت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" لب پہ سدا ہے
جو فرضِ محبّت ہے، وہ بندے سے ادا ہے

لب پر جو ترے نعتِ پیمبر ﷺ کی صدا ہے
یہ ذوق ترا شعر نگاروں سے جُدا ہے

سرکار ﷺ مدد! لُطف مِرے آقا و مولا ﷺ!
کاندھوں پہ گُناہوں کا بڑا بوجھ لدا ہے

یہ حرفِ "فَتَرضٰی" سے کُھلا اہلِ وِلا پر
جو مرضیٔ آقا ﷺ ہے، وہی حکمِ خُدا ہے

ہے حُبِّ نبی ﷺ کی یہ نئی ایک کہانی
جاں عامر خوش بختؔ کی سرور ﷺ پہ فدا ہے

ہم سازشِ کفّار کا یوں اصل ہدف ہیں
ہر مُلک مسلمانوں کا اب رَنج کدہ ہے

سرکار ﷺ ہمیں حصرِ کثافت سے نکالیں   گو حال تو اعمال ہی کا پیدا شدہ ہے

اِک گونج ہے نغماتِ محبّت کی یہاں پر
صد شکر کہ محمودؔ کا گھر نعت کدہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے تو کی ہی نہیں ہیں اِتّقا کی کوششیں   حشر میں کام آئیں گی مدح و ثنا کی کوششیں
رہنمائی تھی درودِ مصطفیٰ ﷺ کی دستیاب   کامیابی کو چلیں دستِ دُعا کی کوششیں
جب ضرورت میں لیا نامِ حبیبِ کبریا ﷺ   کرتی جل تھل ایک، دیکھی ہیں گھٹا کی کوششیں
اور کہیں جانے کی تو خواہش مِرے دِل میں نہ تھی   طیبہ جانے کے لیے مَیں نے بجا کی کوششیں
جب یہ رَستہ آقا و مولا ﷺ نے دِکھلایا ہمیں   بارود کیسے نہ ہوں صِدق و صفا کی کوششیں
عزّت و توقیر پا لیں گے مسلمان دَہر میں   سرورِ عالم ﷺ سے ہوں گی جب وَفا کی کوششیں
کوئی سمجھے تو بہت ہیں شرمناک، افسوس ناک   آج کل کی نعت خوانی میں رِیا کی کوششیں

ہو گی طیبہ میں معانق ایک دِن محمودؔ سے
یوں قضا بر لائے گی اِس کی بقا کی کوششیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَنا کی خواہشوں کو آج جو کُچل لیں گے   صلہ وہ اُنسِ حبیبِ خُدا ﷺ کا کل لیں گے
صراطِ رَاست کے معنیٰ کو جو سمجھتے ہیں   نبی ﷺ کے راستے سے راہِ لم یزل لیں گے
یہ کشتِ نعت ہے، اِس پر توجّہ کم کیوں ہو   جو آبیاری شجر کی کریں گے، پھل لیں گے
ہمیں عطائے نبی ﷺ پر بڑا بھروسا ہے   اُنھی کے شہر میں چل کر رہِ اَجل لیں گے
کریں گے مدحِ نبی ﷺ پر جو اعتراض کوئی   جواب اِس کا وہ احقر سے برمحل لیں گے
نبی ﷺ کے چاہنے وَالوں سے کیا حساب کتاب   کہ وہ تو خامشی سے خُلد کو نکل لیں گے
ہم اب کے داخلِ شہرِ حضور ﷺ جب ہوں گے   بھُبھوت ایک طرح کا بدن پہ مَل لیں گے

جنھیں بھٹکنا ہے صحرائے شعر میں محمودؔ
وہ راہِ نعت تجیں گے، رہِ غزل لیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں "صلِّ علیٰ احمد ﷺ" کا عامِل دیکھ کر ۔۔۔ مجھ پہ فرمایا کرم غفّار نے دِل دیکھ کر
قصرِ اَلطاف و کرم، قصرِ سخاوت سے نبی ﷺ ۔۔۔ مائلِ لُطف و عطا ہوتے ہیں سائل دیکھ کر
پیشوائی کو بڑھا رِضواں، کِسی انسان کو ۔۔۔ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتِ رُتبہ کا قائل دیکھ کر
مجھ کو رب طیبہ میں لایا اپنے لُطفِ خاص سے ۔۔۔ کِیسہ خالی دیکھ کر عُسرت کو حائل دیکھ کر
خدمتِ نعتِ نبی ﷺ کی رب نے عزّت بخش دی ۔۔۔ احقرِ خلقُ الصّمد کو اِس پہ مائل دیکھ کر
خالِقِ محبوب ﷺ خلاّقِ جہاں ربِّ کریم ۔۔۔ خوش ہُوا سرکار ﷺ کی سیرت کی محفل دیکھ کر
اپنی مِدحت پر لگا لیتے نہیں ہر شخص کو ۔۔۔ پشت پر رکھتے ہیں آقا ﷺ ہاتھ، قابل دیکھ کر

مجھ کو جب معلوم ہیں محمودؔ عاداتِ نبی ﷺ
کیوں دُہائی دُوں نہ اُن کی، کوئی مشکل دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیازِ عاجزی اب ناز پر ہے ۔۔۔ یہ رحمت زمزمہ پرداز پر ہے
گیا وہ اور وہ پہنچا مدینے ۔۔۔ تخیّل میرا یوں پرواز پر ہے
بھروسا دُنیا و عُقبیٰ میں ہم کو ۔۔۔ خُدائے پاک کے ہمراز ﷺ پر ہے
جہاں قائم بفضلِ حق تعالیٰ ۔۔۔ رسولُ اللہ ﷺ کے اِعجاز پر ہے
میں مدّاحِ نبی ﷺ ہوں، خُلد میں ہُوں ۔۔۔ یہی اِنجام اِس آغاز پر ہے
ترشّحِ رحمتِ سرکار ﷺ کا بھی ۔۔۔ ہمارے عجز کے انداز پر ہے
مِرے آنکھیں سُوئے رحمت میں نگراں ۔۔۔ نظر دُنیا کی حرص و آز پر ہے

میں ہُوں محمودؔ مدّاحِ پیمبر ﷺ
مجھے ہر فخر اِس اعزاز پر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۹واں مجموعۂ نعت

اہتزازِ نعت

۵۳ نعتوں اور ۵۴۳ فردیات پر مشتمل مجموعہ

سنِ اشاعت: ۲۰۰۹ء

صفحات: ۹۲

انتساب

اہلِ محبّت کے نام

جو نعت کہہ کر، پڑھ کر یا سُن کر

مسرتوں کے ہنڈولوں میں جھولتے ہیں

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

بے زبانی سے ہو طَیبہ میں بیانِ آرزو — بھیگی آنکھوں ہی کو کرنا ترجمانِ آرزو
میں نے پائی ہے دیارِ سرورِ کونین ﷺ میں — دستِ احساسِ محبّت میں عَنانِ آرزو
نعلِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کو چُومنا چاہوں گا مَیں — کبریا جب مُجھ سے لے گا اِمتحانِ آرزو
ہو گئی میری عُرُوسِ فکر طیبہ تک رَسا — تھی شبابِ حاضری میں عُنفُوانِ آرزو
آرزوئیں سب قدُومِ شاہ ﷺ پر کرنا نثار — سرورِ کونین ﷺ ہیں جانِ جہانِ آرزو
ہو خیالِ حُبِّ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ میں — سجدۂ احساس سے پہلے اَذانِ آرزو
باب خواہش کا کتابِ زیست میں باقی نہیں — اُڑ گئے طیبہ کو میرے طائرانِ آرزو
نصب کرنا ساحلِ جدّہ پہنچنے کے لیے — کشتئ یادِ نبی ﷺ میں بادبانِ آرزو
زائرِ طیبہ کے دِل کی بات سُن لیتے ہیں آپ ﷺ
کھولنا محمودؔ مت اُس جا زبانِ آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مِنار و گنبدِ اَخضر کا منظر دیکھیے — لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ کو آپ بڑھ کر دیکھیے
سنگِ دَر پر اُن کے، پیشانی کبھی دھر دیکھیے — پایئے ناصر نبی ﷺ کو، اُن کو یاور دیکھیے
خود خُدائے پاک سے اُلفت کا تمغہ لیجیے — اِتّباعِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کر دیکھیے
پایئے سرمایۂ حُبِّ رَسولِ پاک ﷺ اگر — کیوں سُوئے مال و منال و گوہر و زر دیکھیے
روشنی ممنونِ اِحساں ہے قدُومِ شاہ ﷺ کی — دیکھیے غائر نظر سے ماہ و اختر دیکھیے
سربُلندوں، صاحبانِ افتخار و جاہ کو — عَتبۂ سرکارِ وَالا ﷺ پر نِگُوں سر دیکھیے
بوریے پر استراحت گھر میں کرنا پایئے — اور سرِ اِسرَا انھیں اوجِ دَنَا پر دیکھیے
سُوئے میزاں دیکھنے میں ہے زیاں محمودؔ جی
حشر کے دِن بس نبی ﷺ کا رُوئے انور دیکھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی گلیوں میں چلنا سنبھل کر — عقیدت کے سانچے میں رہ جانا ڈھل کر

درودِ پیمبر ﷺ سے عُقدوں کو حل کر — یہی وِرد ہمدم! تُو ایک ایک پل کر
نظامِ اُخوّت نبی ﷺ نے دِیا ہے — ذرا دیکھو عصبیّتوں سے نکل کر
سُوئے جنّت آقا ﷺ کے شہرِ حسیں سے — نہ جاؤں گا، رَہ جاؤں گا مَیں مچل کر
خُدا نے جو توفیق و ہمّت عطا کی — مَیں جاؤں گا شہرِ پیمبر ﷺ کو چل کر
یہاں ہونٹ جن کے نہیں نعت گُستر — وہ محشر میں رَہ جائیں گے ہاتھ مَل کر
جو راہِ پیمبر ﷺ سے ہٹ کر چلے گا — جہنّم میں گر جائے گا وہ پھسل کر

اگر خالقِ کُل کی چاہے عطائیں
تو محمودؔ حکمِ نبی ﷺ پر عمل کر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر ٹھہری ہے میری تو اِس اِک وُسعت پذیری پر — رسولِ محترم ﷺ کی بے مثالی، بے نظیری پر
محبّت تھی حبیبِ محترم ﷺ سے خالقِ کُل کو — اُنھیں مامور فرمایا بشیری پر، نذیری پر
نبی ﷺ کی قُدرتیں جتنی ہیں، اُن سب کا تعلّق ہے — خُداوندِ جہاں کی قادِری اور قدیری پر
جواں جذبے اگر ہوں مِدحتِ سرکارِ وَالا ﷺ کے — جوانی کا اثر پائے نہ کیوں انسان پیری پر
تخیّل جب چلا زربفتِ خاکِ مدینہ کو — مِلی پرواز اس کو پرنیانی، اور حریری پر
فقیری کی، بوصفِ پادشاہی میرے آقا ﷺ نے — اِسی خاطر ہُوں مَیں بھی مُفتخِر اپنی فقیری پر
وہ جو پکڑا گیا ناموسِ سرور ﷺ کے تحفُّظ میں — ہزار آزادیاں قُربان اُس کی اِس اسیری پر

میں ہُوں محمودؔ اِک ادنیٰ ثنا گُستر پیمبر ﷺ کا
نہیں کچھ فخر مجھ کو ”نعت“ کی اپنی مُدیدی پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ دولت جو سرور ﷺ کا روا دارِ تمنّا ہے — لبِ دَریوزہ گر پر آج تذکارِ تمنّا ہے
تہِ دِل سے اگر بندہ وَفادارِ تمنّا ہے — یقیناً لُطفِ آقا ﷺ کا کرم گارِ تمنّا ہے
گُہر باری پہ مائل ابرِ اِکرامِ نبی ﷺ پا کر — مسرّت سے کِھلا اپنا چمن زارِ تمنّا ہے

جو خواہش تھی نبیوں کی کہ طَیبہ مرجعِ کُل ہو
نبی ﷺ کا گنبدِ پُرنور دستارِ تمنّا ہے

جونہی شادابیاں سرکار ﷺ کے گنبد کی دیکھی ہیں
مِری نظروں کے آگے آج گُلزارِ تمنّا ہے

قدم آقا ﷺ کے آئیں گے تو یہ عرش آشنا ہو گا
فلک منظر اگرچہ میرا کُہسارِ تمنّا ہے

کِھلی ہیں گلشنِ اُمیّد میں کلیاں تیقُّن کی
عنایت سرورِ کُل ﷺ کی مددگارِ تمنّا ہے

نبی ﷺ کرتے ہی جاتے ہیں جو اُس کی خواہشیں پوری
دِل محمودؔ بھی اِک بحرِ زخّارِ تمنّا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں ہر بندہ چلا آئے، یہ وہ میداں نہیں
دعویٰ حُبِّ رسولِ محترم ﷺ آساں نہیں

کام زیبا مدحِ سرور ﷺ کا ہے صرف اللہ کو
حرف و لفظ اپنے تو اُن کی شان کے شایاں نہیں

جس کا دِل بھیگے نہ ذکرِ سرورِ کونین ﷺ میں
میں سمجھتا ہوں کہ ایسا بدنصیب، انساں نہیں

جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ ﷺ کا وِرد تھا
منتظر اُس بندۂ عاصی کا کیا رضواں نہیں

ہم کو رہنا چاہیے ممنونِ احسانِ خُدا
بعثتِ سرکار ﷺ ہم پر رب کا کیا احساں نہیں

میزبان کیا خُود نہیں تھا کبریا معراج میں
قصرِ عرش و لامکاں کے آپ ﷺ کیا مہماں نہیں

ہے شفاعت پر ہماری رُستگاری کا مدار
اور تو غُفران و بخشش کا کوئی ساماں نہیں

معرفت کی بات ہے محمودؔ، یہ سُن لیں سبھی
جو نہ پہچانیں نبی ﷺ کو، صاحبِ عِرفاں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے نِپٹ بے فائدہ اُس جا صدا، ہونٹوں کو سی
شہرِ سرور ﷺ میں بہ تسلیم و رِضا ہونٹوں کو سی

پڑھ بُصیریؒ کے قصائد نعتیہ، ہونٹوں کو سی
تُجھ کو مِل جائے گی آقا ﷺ سے رِدا، ہونٹوں کو سی

اِلتجا تیری ہے آقا ﷺ تک رَسا، ہونٹوں کو سی
پائے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا، ہونٹوں کو سی

دِل کی دھڑکن بھی تو سُن لیتے ہیں محبوبِ خُدا ﷺ
ہے یہی کافی بہ توثیقِ وَفا، ہونٹوں کو سی

اپنے اشکوں کی زباں کو کھول پیشِ مصطفیٰ ﷺ
تُجھ پہ برسے گی عنایت کی گھٹا، ہونٹوں کو سی

چاہتا ہے بار بار آقا ﷺ کے دَر پر حاضری
تو ضروری ہے کہ مانندِ صبا ہونٹوں کو سی

لب پہ مت لا راہِ طیبہ کی کِسی اَڑچن کا ذکر
ہو گیا، رَستے میں جو کچھ بھی ہُوا، ہونٹوں کو سی

تیری ساری حاجتوں کو جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ
شہرِ آقا میں نہ کر آہ و بُکا، ہونٹوں کو سی

عرضیاں خاموش نظروں ہی کی ہوتی ہیں قبول
ہو نہ جائے تُو سزاوارِ سزا، ہونٹوں کو سی

جا کے شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں عاجزی کر اختیار
مسکنت کے بار سے سر کو جُھکا، ہونٹوں کو سی

غُرفۂ قلبِ حَزیں کو کھول طیبہ کی طرف
بند کر اپنے ذہن کو، اور ذرا ہونٹوں کو سی

جا کے شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں راجا رشیدؔ
دھڑکنوں میں اپنا حالِ دِل سُنا، ہونٹوں کو سی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہتے تھے مسرّت، سکُوں کے خواہاں تھے
نہ جاتے اُن ﷺ کی گلی کو تو اور کیا کرتے

دَرِ نبی ﷺ پہ زباں اپنی بند رکھتے ہُوئے
سمیٹتے نہ نمی کو تو اور کیا کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوبرو اُس کو فقط سرکار ﷺ ہی دیکھا کیے
رب رہا ہے دُوسری دُنیا سے تو پردہ کیے

بڑھ گئیں تابانیاں اِن کی شبِ معراج میں
لاکھ پہلے بھی نجوم و ماہ و خُور چمکا کیے

تھا اثر جن پر کلامِ خالقِ کونین کا
دِل وہ سب عشقِ رسولُ اللہ ﷺ میں دھڑکا کیے

رب نے سُلجھائیں ہماری اُلجھنیں تقدیر کی
یوں حریفِ اُلفتِ سرور ﷺ سے ہم اُلجھا کیے

پاؤ گے زیرِ قدم دُنیا کی سب آسائشیں
پرچمِ ”صَلِّ عَلٰی“ کو رکھنا تم اُونچا کیے

جب اِرادہ ہو گیا اپنا سفر کے وَاسطے
ہم نے جذباتِ عقیدت عازمِ طیبہ کیے

چلتے ہی لاہور سے لب پر یہ ہوتی ہے دُعا
رکھّے شہرِ مصطفیٰ میں رب مجھے گونگا کیے

پلٹے طیبہ سے تو جاری ہو گیا سیلابِ اشک
واپسی پر آنکھ نے یوں رَاز سب اَفشا کیے

پہلے تو اُس نے حبیبِ پاک ﷺ کی تخلیق کی
سب عوالم بعد میں اللہ نے پیدا کیے

مُستنیرِ نُورِ رب تھے خامہ و قِرطاس بھی
فقرہ ہائے اُلفتِ سرکار ﷺ جب اِملا کیے

جتنے دِن محمودؔ ہم شہرِ پیمبر ﷺ میں رہے
روز ہی اَسباقِ حُبّ و اُنس دُہرایا کیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھپا نعتِ رسولُ اللہ ﷺ میں — ہو گا طیبہ کے چمن میں باریاب
دیکھنا طیبہ کو، ہونا ہے ترا — مصطفیٰ ﷺ کی انجمن میں باریاب
مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ ہے کیا — حرف ہے قصرِ سُخن میں باریاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بات جو ہے میرے نبی ﷺ کی کہی ہُوئی — سچ ہے کہ ہُوبہُو وہی اللہ کی ہُوئی
شہرِ نبی ﷺ میں جب بھی مِری حاضری ہُوئی — گردن مِری وہاں پہ رہی ہے جُھکی ہُوئی
جب بھی ہُوئی تو نعت ہی کی شاعری ہُوئی — میری اِس حوالے سے ہر بہتری ہُوئی
طیبہ میں بھی نہ آنکھ اگر شبنمی ہُوئی — محمودؔ سوچو، یہ بھی کوئی زندگی ہُوئی
نُورِ حضورِ پاک ﷺ کا جب تذکرہ کیا — پایا کہ میرے دِل میں عجب روشنی ہُوئی
جس نے عمل نہ سیرتِ سرکار ﷺ پر کیا — بَھد روزِ حشر ایسے ہر انسان کی ہُوئی
ہر سال حاضری کے لیے میرا ٹارگٹ — بَیتِ خُدا ہُوا یا نبی ﷺ کی گلی ہُوئی
جب ہونٹ کُھل سکے نہ درِ آنحضور ﷺ پر — اِمداد گار میری وہاں خامُشی ہُوئی
جس سے بنے گا بندہ بھی محبوبِ کبریا — آقائے کائنات ﷺ کی وہ پیروی ہُوئی
کہلاؤ اُمّتی مگر حُبِّ نبی ﷺ نہ ہو — لوگو! یہ بات تو فقط خانہ پُری ہُوئی
جس نے مقامِ آقا ﷺ سے کم کوئی بات کی — اُس شخص سے تو اپنی کُھلی دُشمنی ہُوئی

محمودؔ پُوری ہو گی مدیحِ حضور ﷺ سے
حسنات کے حوالے سے جتنی کمی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں قصرِ دنا کھولا خُدا نے شبِ اِسرا — ہونی ہے اگر کُھل کے ملاقات تو ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کے کِسی پر بھی نہیں اِکرام کم — عاصی و عامی ہو یا ہو پارسا، کوئی بھی ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِ رسولِ حق ﷺ سے جو سرشار حَرف ہیں — اِنشا کا اور ادب کا وہ معیار حَرف ہیں
مدحِ نبی ﷺ میں برتے جو ربِ غفُور نے — وہ نعت گُستروں کو بھی دَرکار حَرف ہیں
ہونٹوں پہ جو صحابہؓ سرور ﷺ کے آ گئے — نعتِ حبیب رب ﷺ کے وہ شہکار حَرف ہیں
پڑھ کے حدیثیں سرورِ عالم ﷺ کی دیکھیے — ممدوحِ رب ﷺ کے سب کرم آثار حَرف ہیں
آقا ﷺ نے جو کہا ہے، وہ پہلے کیا بھی ہے — لگتا ہے، جیسے صاحبِ کِردار حَرف ہیں
ہیں کوڈ وَرڈ ربّ و پیمبر ﷺ کے دَرمیاں — ایسے مقطّعات پُراَسرار حَرف ہیں
ہوں گے مُمِد وہ بخشش ذاکر میں روزِ حشر — ذکرِ نبی ﷺ میں ایسے وَفادار حَرف ہیں
جن کے دِل و دَماغ مُنغّص ہوں نعت سے — ایسوں کے واسطے ہی بنے چار حَرف ہیں
ہوتی ہے جن سے غیرِ حبیبِ خُدا ﷺ کی مدُح — اپنی سماعتوں پہ گراں بار حَرف ہیں
حُبِ نبی ﷺ کی بُو نہ ہو جن میں، وہ کیوں پڑھوں — ایسے تو بار سب سرِ اَبصار حَرف ہیں
دِل کی عقیدتیں سرِ قِرطاس آ گئیں — لب پر وہی ہیں جو سرِ اَفکار حَرف ہیں
جن میں نہ پائی جائے مدیحِ رسولِ پاک ﷺ — بیکار ایسے لفظ ہیں، بیکار حَرف ہیں

محمودؔ میرے نعت نبی ﷺ میں کہے ہُوئے
لُطفِ خُدائے کُل کے طلب گار حَرف ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت آقا ﷺ کے بل پر حشر میں ہونا کھڑے — کیا یقیں کے سامنے آخر گُماں کی حیثیت
حمد جو کہتے ہُوئے بھی نعت سے غافل نہیں — اُس کی ہے محبوبِ رب ﷺ کے قدرداں کی حیثیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت توجیہِ بیعتِ اُلفت — جس سے پیدا لَطافت، اُلفت
پا کے آقا ﷺ سے دولتِ اُلفت — کر رہا ہُوں وَکالتِ اُلفت

سُن کے سرور ﷺ سے رفعتِ اُلفت
پا گئے ہم حقیقتِ اُلفت

ہے درود حضور ﷺ کا پڑھنا
پیروئ شریعتِ اُلفت

بیشتر فقرہ ہائے قُرآں میں
ہے عبارت فضیلتِ اُلفت

جو پیمبر ﷺ کی پیروی میں چلے
پائے رب سے وہ خِلعتِ اُلفت

حشر میں نُصرتِ نبی ﷺ کے لیے
ہے بشر کو ضرورتِ اُلفت

اِس سے بڑھ کر کہیں پہ پیار کہاں
ہے مدینہ ریاستِ اُلفت

کر کے ذکرِ صحابۂ سرور ﷺ
مِل گئی ہم کو صحبتِ اُلفت

نسبتِ سرورِ دو عالم ﷺ ہی
درحقیقت ہے نسبتِ اُلفت

پیار جس کو ہُوا پیمبر ﷺ سے
جان لی اُس نے عظمتِ اُلفت

جس میں ربّ و حضور ﷺ دونوں تھے
شب اِسرا تھی خلوتِ اُلفت

ہے پسندیدۂ خُدائے غفور
درِ سرور ﷺ پہ لُکنتِ اُلفت

پُشت پر ہاتھ ہے پیمبر ﷺ کا
کر رہا ہوں حمایتِ اُلفت

میں جو محمودؔ پہنچا طیبہ میں
کام آئی وَساطتِ اُلفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرض مِری رَسا ہُوئی ربِّ غَفُور تک
پہنچا دِیا ہے اُس نے دیارِ حضور ﷺ تک

ہر ایک شے ہے رحمتِ آقا ﷺ سے فیض یاب
بندوں سے لے کے سارے وحُوش و طیُور تک

چاہو جو حشر تک وہ عدَم آشنا رہیں
آہوں کو بھیجو طیبہ کے دارُالسُّرور تک

پائی ہے حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کے لیے
سوگندِ کردگار قلم سے سطُور تک

اوجِ دَنا پہ پہنچے حبیبِ خُدا ﷺ فقط
محدود تھے کلیمِ خُدا کوہِ طُور تک

معراج کے وقائع کا مجمل بیاں ہے یہ
نُورِ نبی ﷺ رَسا ہُوا خالق کے نُور تک

دُنیائے آب و گِل میں ہو نُورانیت کا ذکر
پہنچے گی بات آپ ﷺ کے نُور و ظہور تک

کل رات بزمِ نعت میں یہ کیفیّت ہُوئی   بندہ کوئی قریب نہ تھا دُور دُور تک
دِل کی زباں میں نعت جو کوئی کہی گئی   اُس کا اثر ہُوا ہے مِرے لاشعور تک
مدحِ نبی ﷺ میں لال رہے گی مِری زباں   دُنیائے کم سواد ہے یومُ النُّشور تک
چاہا جو رب نے، ہو گی دُعا مستجاب یہ   شہرِ نبی ﷺ میں سوؤں گا مَیں نَفخِ صُور تک
محمودؔ کو تو قُربِ پیمبر ﷺ کی ہے لگن
زاہد کی خواہشیں رہیں غِلمان و حور تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے ہوئی قدومِ پیمبر ﷺ سے مستفید   اُس رات سے کچھ اور ہُوا کہکشاں کا رنگ
دیتے تھے وہ گواہی پیمبر ﷺ کو دیکھ کر   بعدِ بلال رضی اللہ عنہ جم نہیں پایا اذاں کا رنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا سرورِ عالم ﷺ سے ہے وَفا مسلک   رہے گا حشر تک اپنا یہی سدا مسلک
حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کی ثنا مسلک   ہوں مُفتخر کہ یہی ہے مِرا خُوشا، مسلک
نہیں ہے فضلِ نبی ﷺ سے مِرا ریا، مسلک   مُداہنت کا مخالِف تو ہے کھرا مسلک
ہے اپنا، اپنے نبی ﷺ سے عقیدتوں کا امیں   کلامِ ربِّ جہاں میں گُندھا ہُوا مسلک
ادب سے خامُشی سے شہرِ طیبہ جا پہنچا   سِکھا گئی ہے یہی مُجھ کو تو صبا مسلک
حضور ﷺ نے تو ہمیں بھائی بھائی فرمایا   ہے تفرقے پہ جو قائم، ہے ناروا مسلک
نبی ﷺ سے اُنس مجھے، آپ دیں کی بات کریں   یہ راہِ راست ہے میرا، یہ آپ کا مسلک
کلامِ رب میں ہیں حُبِّ رسول ﷺ کی باتیں
یہی رشیدؔ ہے اپنا لکھا پڑھا مسلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دِل ہیں شہِ مُرسلاں ﷺ سے پَرے   وہی دِل ہیں امن و اَماں سے پَرے
جہاں تھا نہ ذی رُوح کوئی، گئے   ہمارے پیمبر ﷺ وہاں سے پَرے

فقط ذاتِ رب ساتھ تھی آپ ﷺ کے — گئے جب زماں سے، مکاں سے پَرے
نظر سے تُو گُنبد کو دِل میں بسا! — یہ شادابیاں ہیں خزاں سے پَرے
کریں گے شفاعت نبی ﷺ حشر میں — یقیں سے قریں ہے، گماں سے پَرے
قدم لیں جو آقا ﷺ کے، ہو جائیں ہم — شرر سے، ضرر سے، زیاں سے پَرے
کھڑا مَیں ہوں چوکھٹ پہ سرکار ﷺ کی — اجل لے چلے جب جہاں سے پَرے
خُدایا! نہ رکھنا مجھے حشر میں — حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ سے پَرے
عزیز اپنی محمودؔ ہے زندگی
رَہوں کیسے اُس آستاں سے پَرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیں طیبہ کی جو بندہ بُھلاتا ہی نہیں — نغمے مدحِ غیرِ آقا ﷺ کے وہ گاتا ہی نہیں
جو علاقہ ہی نہیں رکھتے ہیں نعتِ پاک سے — ایسے بدبختوں سے میرا کوئی ناتا ہی نہیں
اپنے گھر سے جب نکلتا ہوں سفر کے واسطے — میں سِوا شہرِ رسولِ حق ﷺ کے جاتا ہی نہیں
جو درِ سرکارِ والا ﷺ کا نہیں دریوزہ گر — اس کو مَے توحید کی خالق پلاتا ہی نہیں
رب کے آگے صرف، یا اسمِ رسولِ پاک ﷺ پر! — اپنے سر کو میں سِوا اِس کے، جھکاتا ہی نہیں
امتحانِ قبر میں ناکامیوں کا کیا سوال — جب سبق "صَلِّ عَلٰی" کا مَیں بُھلاتا ہی نہیں
اچھے لفظوں میں فقط سرکار ﷺ کو کرتا ہوں یاد — غیر اِس ڈر سے مری سوچوں میں آتا ہی نہیں
جو درودِ مصطفیٰ ﷺ کے عاملِ صادق نہیں — ایسوں کو شہرِ رسولِ رب ﷺ بُلاتا ہی نہیں
جس میں بستی کوئی طیبہ کے سِوا آئے نظر
اِس طرح کے خواب کا محمودؔ ماتا ہی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں نثار آقا ﷺ کو خالق نے نرالے بخشے — سارے اصحابؓ بہت چاہنے والے بخشے
پئے تقلید احادیثِ نبی ﷺ نے ہم کو — خُوب سرکار ﷺ کی سیرت کے حوالے بخشے

ہم نے سوچا تھا، ترشّح ہی ہمیں کافی ہے / ابرِ اَلطاف کے سرکار ﷺ نے جھالے بخشے
دین اور ذات کے سب دشمنوں کو، آقا ﷺ نے / ڈالیاں پھولوں کی، عِرفان کے ڈالے بخشے
ایسے لوگوں کو، جنھوں نے اُنھیں پتھر مارے / لُطفِ پیہم کے پیمبر ﷺ نے ہمالے بخشے
اِن کو، آقا ﷺ کی محبّت جنھیں وَافر بخشی / رب نے مِدحت کے بھی اُسلوب نرالے بخشے
میرے آقا ﷺ نے خواتینِ جہاں کی خاطِر / حفظِ توقیر کے مقصد سے دوشالے بخشے
آپ ﷺ نے بندے جُھکائے جو خُدا کے آگے / رب نے بھی آپ کو جاں وَارنے والے بخشے
اپنے محبوب پیمبر ﷺ کی مدد کو رب نے / حمزہ رضی اللہ عنہ و طلحہ رضی اللہ عنہ و خالد رضی اللہ عنہ سے جیالے بخشے
چل کے دیکھا کہ شدائد بھی ہیں وجہِ رَاحت / راہِ طیبہ نے، خُوشا، پاؤں کو چھالے بخشے
نُور توحید سے دِل سب کے مُنوّر کر کے / ظلمتِ دَہر کو آقا ﷺ نے اُجالے بخشے
اِن میں محفوظ اَبد تک ہے یہ، جو خالق نے / اُن ﷺ کی اُمّت کو عنایات کے ہالے بخشے

حشر کے روز یہ محمودؔ کو آقا ﷺ نے کہا
جا، تجھے بخشش و رحمت کے قبالے بخشے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پوچھو تم مِری خورسندی، خُرّمی کا سبب / فقط ہے نعتِ نبی ﷺ دِل کی تازگی کا سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے محبوب ﷺ کے روضے کو اُجالے بخشے / اور روضے نے زمانے کو اُجالے بخشے
صبحِ صادِق کے سَمے دُنیا میں سرور ﷺ آئے / اِس حقیقت نے سویرے کو اُجالے بخشے
اپنے سایے میں چُھپانے کے لیے خالق نے / اپنے محبوب کے سایے کو اُجالے بخشے
بوسۂ نعلِ پیمبر ﷺ نے شبِ اِسرَا میں / ماہ و انجم کے اُجالے کو اُجالے بخشے
روشنی ماہِ مدینہ ﷺ نے بکھیری ایسی / ہر ہدایت کے ستارے کو اُجالے بخشے
کنزِ مخفی کو کیا عام نبی ﷺ نے ایسے / نُورِ وَحدت کے خزانے کو اُجالے بخشے
بحرِ ظلماتِ جہاں میں جو ہر اِک کو پایا / آپ ﷺ نے اپنے پرائے کو اُجالے بخشے

خوابِ غفلت سے جگایا ہے نبی ﷺ نے سب کو — ایسے ہر نیند کے ماتے کو اُجالے بخشے
دُھن لگی "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" کہنے کی — ایسے آقا ﷺ نے مجھ ایسے کو اُجالے بخشے
شب کا اَندھیارا تھا، محبوبِ خُدائے کُل ﷺ نے — جب بصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدے کو اُجالے بخشے
سِلکِ اِخلاص میں آقا ﷺ نے پروئے بندے — یوں اُخُوّت کے اِدارے کو اُجالے بخشے
ظلمتِ شب میں دِکھاتا ہے وہ رستہ سب کو — نُورِ سرور ﷺ نے پتنگے کو اُجالے بخشے
روشنی بچوں سے شفقت کی، نبی ﷺ نے دی ہے — اور خواتین سے ناتے کو اُجالے بخشے
کونوں کُھدروں کو بھی آقا ﷺ نے کِیا ہے روشن — ہر غنی شخص کو، سیانے کو اُجالے بخشے

نعت سرکار ﷺ کی محمودؔ خُدا نے کہ کر
شعر کے آئنہ خانے کو اُجالے بخشے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف آغازِ سُوَر میں ہیں جو حٰمٓ ایسے — اُن کے تو سرورِ کونین ﷺ ہی معنی سمجھے
بھیجے اللہ نے سارے ہی نبیؑ تو پہلے — اوّلِ خَلق نبی ﷺ بعد میں سب کے، بھیجے
اختیارات اُدھر رب نے نبی ﷺ کو بخشے — اِدھر آقا ﷺ نے یہ فرمایا کہ "خاطی میرے"
بھیجا اللہ نے محبوب نبی ﷺ کو، جن سے — "غم دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"
ماہِ فاراں کو کِیا مہرِ ازل نے اُجلا — شعشعے نُورِ ہدایت کے جہاں میں چمکے
عرش سے اُس کو سَند آئے گی منظوری کی — اپنے آقا ﷺ کے وَسیلے سے جو عرضی بھیجے
رب نے دوزخ تو بنا رکھی ہے لیکن یارو — کِس لیے حامِد و ناعِت کو ہوں اس کے خدشے

اپنے اللہ سے مانگی ہے بقیعِ غرقد
ہم نے محمودؔ رکھے اپنے عزائم اُونچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا رب کا پیام حضرت ﷺ تک — تو گئے وہ دَنَا کی خَلوت تک
تو جو پہنچے نبی ﷺ کی سنّت تک — دُور ہوں رنج و دَرد و کُلفت تک

کتنا ارفع مقامِ سرور ﷺ ہے — فکر پہنچے گی کیا حقیقت تک
اُن ﷺ کی خوشنودی کے لیے رب نے — ذکر پہنچا دِیا ہے رفعت تک
افضلیّت حضور ﷺ کی دیکھو — پیچھے آئے، گئے امانت تک
بات "تِلکَ الرُّسُلُ" نے پہنچائی — رب کے محبوب ﷺ کی فضیلت تک
میرے آقا ﷺ نے ہر غبی کو دن — کو رَسا کر دیا فراست تک
دعویٰ صادِق اگر ہے اُلفت کا — پہنچو سرکار ﷺ کی اَطاعت تک
جو بقیعِ حضور ﷺ سے گزرا — ہے پہنچ اُس کی سیدھی جنّت تک
خُلد میں خدمتِ نبی ﷺ کے لیے — میں تو کر لوں گا رب کی مِنّت تک
چشمِ آقا ﷺ کی رینج بے شک ہے — لوحِ محفوظ کی عبارت تک
فکر کو میری یادِ آقا ﷺ نے — کر دیا ہے رَسا لَطافت تک
یادِ سرکار ﷺ سے سفر طے تھا — رنج و اَندوہ سے مسرّت تک

میری محمودؔ شاعری کیا ہے
ذوق ہے نعت کی ریاضت تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفعتِ تذکار سے ثابت ہے وَقعت آپ ﷺ کی — حشر میں دیکھیں گے سب شانِ وَجاہت آپ ﷺ کی
گر سمجھ اللہ دے ہم کو حدیثِ پاک کی — دیدِ قُبّہ سے بھی ہوتی ہے زیارت آپ ﷺ کی
کام کا آغاز جب اسمِ پیمبر ﷺ سے کیا — احقرِ خلقُ الصّمد نے پائی نُصرت آپ ﷺ کی
تھی اُحُد یا تھی حُنَین، آخر بنی دونوں جگہ — کافروں کی ہار کا باعِث عزیمت آپ ﷺ کی
قصرِ "اَوْ اَدْنٰی" میں بُلوا کر شبِ اِسرا اُنھیں — خالقِ کونین نے کی تھی ضیافت آپ ﷺ کی
رنگ لائی آپ ﷺ کی محبوبیت معراج میں — خلوتِ ذاتِ خُدائے کُل میں جلوت آپ ﷺ کی
کون جانے قُرب کی کیا کیفیت اُس رات تھی — تھی وہ رُویت کبریا کی یا تھی رُویت آپ ﷺ کی
شقِّ صدرِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے روایت بے جواز — بے کثافت تھی ہمیشہ سے لَطافت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ جب محبوبِ رب ہیں تو مُسلَّم ہو گئی — سب زمانوں، سب جہانوں پر حکومت آپ ﷺ کی
کوئی غوث و قُطب اور اَبدال بھی اُن سا نہیں — عظمتِ اصحاب رضی اللہ عنہ کی ضامن ہے صحبت آپ ﷺ کی
تم سبھی اِک دوسرے کے بھائی ہو، یہ جان لو — ہے مسلمانانِ عالَم کو نصیحت آپ ﷺ کی
جب عمل ناموں کے اَفشا سے لرزتے تھے سبھی — کام عصیاں کار کو آئی شَفاعت آپ ﷺ کی
پہلے اِعلانِ نبُوّت تک سے بھی کُفّار میں — ہو گئی ضربُ المثل آقا ﷺ صداقت آپ ﷺ کی

یہ تو ہے محمودؔ فرمانِ خُدا قُرآن میں
ہے اطاعت خالقِ کُل کی، اطاعت آپ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے دِکھائے نعت میں کِھل کِھل کے حوصلے — یوں بھی نکالے ہیں دلِ مائل کے حوصلے
شکلِ حبیبِ حق ﷺ میں جو حق آیا سامنے — ہونے تھے پست، ہو گئے باطل کے حوصلے
اِک کوہ، اِستقامت و پامردی دیکھ کر — ڈھیتے گئے قریش قبائل کے حوصلے
ٹکڑا نبی ﷺ سے پا کے وہ ثروت نصیب تھا — دُنیا نے دیکھے کاسۂ سائل کے حوصلے
پایا کہ دستِ سرورِ کونین ﷺ سر پہ ہے — یوں بڑھ گئے ہیں بندۂ کامل کے حوصلے
اِس خاکدان میں آ گئے جس دِن سے مصطفٰے ﷺ — اُس دِن سے بڑھتے جا رہے ہیں گِل کے حوصلے
بے حوصلگی موجوں کی تُندی میں آ گئی — نامِ نبی ﷺ پہ بڑھ گئے ساحل کے حوصلے
میں چل پڑا جو گھر سے مدینے کی راہ پر — تو ساتھ تھے رسائی منزل کے حوصلے
یوں قطعِ یدِّ سارقہ کا فیصلہ ہُوا — ڈھینے نہ پائیں مُنصِف و عادِل کے حوصلے
ہو پُشت پر جو رَن میں مدد آنحضور ﷺ کی — معدُوم ہوں نہ کیسے مقابل کے حوصلے
وہ سینہ تانے جائے گا میزان کی طرف — تم دیکھنا درود کے عامِل کے حوصلے

محمودؔ استغاثہ جو پیشِ نبی ﷺ کیا
عَنقا مِلے ہیں عُقدۂ مُشکل کے حوصلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو گوشِ ہوش سے ذکرِ رسول ﷺ سُنتا رہا   تو تیری آنکھ میں آئے گا نم کبھی نہ کبھی
کرو گزارشیں دفنِ بقیع کی خاطر   حضورِ والا ﷺ کریں گے کرم کبھی نہ کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزل کے ذوق سے دامن بچا کے چلتا ہُوں   تو ساتھ نعتِ شہِ انبیاء ﷺ کے چلتا ہُوں
اُٹھائے سر کو جو چلتا ہوں گھر سے طیبہ کو   پہنچتا ہوں جو وہاں، سر جھکا کے چلتا ہُوں
نکلتا ہُوں جو مَیں گھر سے حجاز کی جانب   تو اپنے آپ کو نعتیں سُنا کے چلتا ہُوں
بُسوئے عتبہ و مقصورۂ حبیبِ خُدا ﷺ   اَنا کے قصر کو دِل سے گِرا کے چلتا ہُوں
جو کِشت روح میں شادابیوں کی خواہش ہو   تو دِل میں قُبّہ کا نقشہ جما کے چلتا ہُوں
نسیمِ صُبح جو طیبہ کی سمت چلتی ہے   میں ساتھ چار قدم اُس ہُوا کے چلتا ہُوں
جنھیں ہے شاق محبّت حضورِ والا ﷺ کی   دِلوں پہ اُن کے میں آرے چلا کے چلتا ہُوں
جو کامیابی کِسی امتحان میں چاہوں   تو نعتِ پاکِ نبی ﷺ گُنگُنا کے چلتا ہُوں
جو یاد کرتا ہُوں اپنی گناہ گاری کو   تو شہرِ نُور میں خود کو چھپا کے چلتا ہُوں

نبی ﷺ کے شہر کی گلیوں میں صِدقِ دِل سے رشیدؔ
ہر ایک طمع سے دامن چُھڑا کے چلتا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرآن میں توصیفِ پیمبر ﷺ کے لیے ہیں   قرطاس پہ موتی کی طرح سے جڑے الفاظ
ہاتھ آئے ہیں سرکار ﷺ کی تعریف کی خاطر   خوش ہوتے ہُوئے فقرے، مہکتے ہوئے الفاظ
اِس باب میں ہے دِیدنی اِن کی بھی مسرّت   مدّاحی آقا ﷺ کو ٹُھمکتے چلے الفاظ

مومن کے لیے مومنو! آقا ﷺ نے کہا ہے
منہ سے تو نکالو نہ کبھی تم بُرے الفاظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اظہارِ پریشانیٔ حالات کہاں ہو   سرور ﷺ سے کہ خالق سے، مناجات کہاں ہو

اللہ کو بھی موقعِ قوسین کی سُوجھی — جس وقت یہ سوچا کہ ملاقات کہاں ہو
اب میری گزرتی ہے غم و درد و الم میں — اے طیبہ میں گزرے ہُوئے لمحات! کہاں ہو
مہجوریٔ طیبہ میں سرِ روح کہ دِل میں — یہ سوچتے ہیں اَشک کہ برسات کہاں ہو
میں نے جو درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا ہے — اب مُنہ تو دِکھاؤ ذرا آفات! کہاں ہو
آقا ﷺ کی محبّت کا دِیا دِل میں جلا ہے — اب اِس میں تشکّک کی سیہ رات کہاں ہو
مَربُوط مِری روح ہُوئی "صَلِّ عَلٰی" سے — اے کوچۂ سرکار ﷺ کے ذرّات! کہاں ہو
پروانۂ رہداریٔ طیبہ نہیں آیا — اے فرحت و بہجت کی علامات، کہاں ہو
ناموسِ پیمبر ﷺ کے تحفُّظ کے عمل میں — آ جائے اگر موت تو پھر مات کہاں ہو
یہ کُفر کی سوچیں ہیں پئے اُمّتِ سرور ﷺ — کرنا ہے شکار، اِس کے لیے گھات کہاں ہو
بے وَقر تو اعمال کے باعِث ہے مسلماں — کیوں کہتا ہے آقا ﷺ کی عنایات! کہاں ہو

اب سابقہ محمودؔ کا میزاں سے پڑا ہے
مداحیٔ سرکار ﷺ کے نغمات! کہاں ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر جو مِرے صَلِّ عَلیٰ کا ہے وَظیفہ
دِل پر نہ ہو کیوں سایۂ اَلطاف نبی ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم سرکارِ وَالا ﷺ کا تھا دُنیا سے جُداگانہ — عطا سے کب رہا محروم، اپنا تھا کہ بیگانہ
نہیں ہے ذرّہ بھر اِمکاں، سمجھ میں اُس کی آ جانا — مقامِ مصطفیٰ ﷺ چاہو جو تم شیطاں کو سمجھانا
مِری ہر شام روشن تر ہے یوں ہر صبحِ تاباں سے — درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ پڑھتا ہُوں روزانہ
مِرے سرکارِ وَالا ﷺ کا کرم چاہے تو ہو جائے — قبولِ عتبۂ عالی مِری آنکھوں کا نذرانہ
وہ جن کو دولتِ اُنسِ نبی کم کم میسّر ہے — بروزِ حشر پڑ جائے گا اُن لوگوں کو پچھتانا
اگر اِس میں نہ بابِ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہوتا — توجّہ کے تو لائق ہی کہاں تھا اپنا افسانہ

مقام اعلیٰ دیا یوں غازی علم دین رحمۃ اللہ علیہ کو رب نے — وہ شمعِ اُلفتِ محبوبِ خالق ﷺ کا تھا پروانہ
عطائے رحمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا باعث ہے — مرا ہر سال شہرِ سرورِ کُل ﷺ کی طرف جانا
کہ جس سے علم ہو شانِ حبیبِ خالقِ کُل کا — کہاں سے لایئے گا آپ ایسا کوئی پیمانہ
صحابہ رضی اللہ عنہم کب اُنھیں دَر پر کھڑے ہو کر بُلاتے تھے — نبی ﷺ کے گھر میں دَاخل کب کوئی ہوتا تھا درّانا
حضور ﷺ! احکام جاری کیجیے اِس کی صفائی کی — بنا ڈالا ہے اپنے قلب کو ہم نے صنم خانہ
ہیں حورانِ بہشتی یوں زیارت کے لیے حاضر — ”کہ سینہ اَرضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

بہت محمودؔ مجھ پر دَسترس پانے کی خواہش تھی
مگر ”صَلِّ عَلٰی“ سُن کر ہُوا شیطان کھسیانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی خلوتوں میں مِلا ہے عجیب لُطف — آقا ﷺ ہیں اور مَیں ہُوں، کوئی دَرمیاں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ جب حطیم سے نِکلے — تھا قدم لامکاں کے زینے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا شہر ہے صد مرحبا رشکِ پری خانہ — یہی ہے لائقِ مدح و ثنا رشکِ پری خانہ
پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں — اِسے کہتے ہیں شہرِ خُوشنما رشکِ پری خانہ
پری چہرہ، پری وَش گُربگانِ شہرِ آقا ﷺ ہیں — اِسی باعث یہ ہر اِک کو لگا رشکِ پری خانہ
یہاں نازک، دلآویز اور دیدہ زیب بندے ہیں — تو ہے گویا دیارِ مصطفیٰ ﷺ رشکِ پری خانہ
ہیں جو زیرِ زمیں، ہیں زندہ و پایندہ وہ تک بھی — ہُوا یوں شہرِ محبوبِ خُدا ﷺ رشکِ پری خانہ
ہیں آرا میدہ اِس جا اہلِ بیتِ پاک آقا ﷺ کے — یہ قبرستان گویا بن گیا رشکِ پری خانہ
بقیعِ پاکِ شہرِ سرورِ کونین ﷺ کو جانچو — نہیں اِس سا کوئی زیرِ سما رشکِ پری خانہ
مجھے اِس میں اگر تدفین کا حاصل ہو پروَانہ — تو بن جائے مرا دِل بھی کھرا رشکِ پری خانہ
بنے یمنِ قُدومِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے — صَفا و مروہ و ثور و حِرا رشکِ پری خانہ

مِرا دِل ہے عقیدت آشنا اِصحابِؓ سرور ﷺ کا — اِسے کہتے ہیں اَربابِ وَفا رشکِ پری خانہ
جو دیکھی دِل پذیری خاکدانِ اَرضِ طیبہ کی — تو نازشؔ نے مدینہ کو کہا رشکِ پری خانہ
بَنات، اَزواج، اَصحابِ نبی ﷺ آرام فرما ہیں — ”تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

محبّت جب سے ہے محمودؔ اِس میں اپنے آقا ﷺ کی
اُسی دِن سے مِرا دِل ہو گیا رشکِ پری خانہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدایا! اِس میں ہے ایزاد کی مجھے خواہش — نبی ﷺ سے پیار ہو کچھ اور بھی فزوں میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَنَا کے قصر کی خلوت میں کوئی اور کب پہنچا — ہیں اِس عظمت کے حامِل تو رَسولِ محترم ﷺ تنہا
کلامُ اللہ کو غائر نظر سے مَیں نے جب دیکھا — بیانِ رازِ اِسرا میں نظر آیا ہے کچھ اِخفا
مجھے خِلعت عطا فرما دیا خالق نے بخشش کا — مِرا دَامن ریاضِ جنّتِ آقا ﷺ میں جب پھیلا
خُدا نے سر پہ میرے چترِ اَلطاف و کرم تانا — رِدائے اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو جب اوڑھا
مجھے تو ایک ہی مالک نے اعزازِ سفر بخشا — نکلتا ہُوں مَیں جب گھر سے تو چلتا ہُوں سُوئے طیبہ
نہ کیوں خُوشنودیٔ آقا ﷺ ہو مقصودِ سُخن اپنا — خُدا نے کر دِیا ذِکرِ نبی ﷺ اُس کے لیے اُونچا
حسابِ روزِ محشر کا اِسے کیا ہو گا اَندیشہ — رسولِ پاک ﷺ نے خاطی کو فرمایا کہ ہے میرا
تھی چودہ سو برس پہلے تلک ظلمت وَہاں پر بھی — شبوں تک کے مدینے میں ہر اِک لمحہ ہے اَب اُجلا
میں جب بھی نیند سے اُٹھوں گا، ہُوں گا شہرِ سرور ﷺ میں — مجھے تو جاگتے میں بھی نظر آتا ہے یہ سپنا
جو جاں دے عزّت و نامُوسِ آقا ﷺ کے تحفُّظ میں — وہی تو اُمّتی سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ہے سچا
تلاشِ ظِلِ سرور ﷺ میں نہ سرگرداں رَہے کوئی — کِسی نے نُور کا دیکھا کہیں پر بھی کبھی سایہ
عقیدت کا تعلّق آقا و مولا ﷺ سے قائم رکھ — تُو آ جائے گا دَار و گیرِ روزِ حشر میں وَرنہ

اَساس اِیقان کی محمودؔ ہے قولِ پیمبر ﷺ پر
بقیعِ پاک میں پہنچا تو میں جنّت گیا سیدھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا تدفینِ مدینہ کا شَرف بھی حاصِل   رَنگ لائے گی بالآخر یہ تمنّا میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے جذباتِ عقیدت جو بسائے دِل میں   یادِ طیبہ کے عجب دیپ جَلائے دِل میں
درِ سرکار ﷺ کی تصویر جو لائے دِل میں   نُور سا پھیل گیا اپنی فضائے دِل میں
کر لو اَسماء خُداوندِ جہاں کی تسبیح   اُنسِ سرکار بہیں جاہ ﷺ سمائے دِل میں
کچھ جو اِسرا کے رُموز اپنی سمجھ میں آئے   ہم نے اَسرار وہ سارے ہی چھپائے دِل میں
بند ہوتی ہُوئی پاؤں گا مَیں اِس کی دھڑکن   میرے سرکار ﷺ کِسی روز جو آئے دِل میں
بہرِ تسکین بنا دی ہے خُدائے کُل نے   یادِ اَلطافِ پیمبر ﷺ کی سرائے دِل میں
ہم نے پہنچائی ہے آنکھوں کی زبانی طیبہ   عرض جو روز تڑپتی تھی صدائے دِل میں
مطمئن یوں بھی ہے محمودؔ کہ وہ رکھتا ہے
ایک تصویر مدینے کی خلائے دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گی حاصِل جس کو آقا ﷺ کی مدد   چاہیے کب اُس کو دُنیا کی مدد
قُدرتیں رب سے مِلیں سرکار ﷺ کو   آپ ﷺ نے جس کی بھی چاہا، کی مدد
ہر پریشانی میں رَنج و دَرد میں   آپ ﷺ نے کی نام لیوا کی مدد
سیدھا جو دُشمن رہا سرکار ﷺ کا   آپ نے اُس کی بھی اُلٹا، کی مدد
صِرف تھی رحمت رسولُ اللہ ﷺ کی   وقتِ مشکل جس نے تنہا کی مدد
کی حبیبِ خالقِ کونین ﷺ نے   موسیٰ علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کی مدد
مصطفی ﷺ ''راعی'' نہیں، مالک تو ہیں   کرتے ہیں اپنی رعایا کی مدد
مانگ لے محمودؔ تُو سرکار ﷺ سے
وہ سخی کرتے ہیں منگتا کی مدد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا نہیں ہے اَدب بے حقیقت — جو ہیں اور باتیں، وہ سب بے حقیقت
مدیحِ حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ میں — کوئی بات کی مَیں نے کب بے حقیقت
نبی ﷺ ہی کا تو دین لایا ہُوا ہے — جہاں میں حَسَب اور نَسَب بے حقیقت
اگر قلب یادِ نبی ﷺ میں مگن ہے — تو احساسِ رنج و طرب بے حقیقت
چلا چل مدینے کے دارُالشّفا کو — وگرنہ ہیں سارے مَطَب بے حقیقت
جو کشتی کے محبوبِ رب ﷺ ناخُدا ہیں — تو طوفانِ رَنج و تعب بے حقیقت
نہ ہو شاملِ حالِ نصرت نبی ﷺ کی — تو سب کوششیں بے سبب، بے حقیقت

پیمبر ﷺ کی محمودؔ چاہو محبّت
سِوا اِس کے، ہر اِک طلب بے حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیروی جو کرتا ہے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کی — رب نوید دیتا ہے اُس کو امن و راحت کی
مومنوں کو حاجت ہو جب بھی رحم و رَافت کی — راہ لیں تگ و دو سے وہ درِ رَسالت کی
مسکنِ پیمبر ﷺ سے جس نے بھی محبّت کی — ہاتھ آ گئیں اُس کے کُنجیاں فراسَت کی
مصطفیٰ ﷺ کو بھی اُس نے، کی عطا جو یکتائی — اِک جہت تو یہ بھی ہے کبریا کی وَحدت کی
جس نے لکھ دیا ہم کو مصطفیٰ ﷺ کی اُمّت میں — نُقرئی عبارت تھی ایک کِلکِ قُدرت کی
رات پائی سرور ﷺ نے اپنے ربِّ اکبر سے — اِک نئی بصارت کی، یعنی اُس کی رُویت کی
ساتھ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ و مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی باتیں ہوں — بات جب کرے کوئی اُن ﷺ کے وقتِ ہجرت کی

اِک طمانیّت دِل کو یوں رشیدؔ مِلتی ہے
میں نے نعتِ سرور ﷺ کی کچھ نہ کچھ تو خدمت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِیا لُطف اکرامِ خیرُ البشر ﷺ نے — تو نعتیں کہیں میرے حُسنِ ہُنر نے
مجھے نعتِ آقا ﷺ کا خوگر بنایا — دُعاؤں نے ماں کی، پدر کی نظر نے

بُلاتے ہیں پھر اپنے دَر پر پیمبر ﷺ   کِیا پُرمسرّت مجھے اِس خبر نے
مجھے کر لیا اپنا لٹّو، عزیزو!   مدینے کی ہر شب نے، ہر اِک سحر نے
یہاں آؤ پانے کو ہر خیر، لوگو!   صدا دی مدینے کے دِیوار و دَر نے
پہنچتے ہیں طیبہ میں ہر روز طائر   اِنھیں تو سہارا دیا بال و پر نے
قضا سے ملاقات طیبہ میں ہو کاش!   یہ خواہش لگی میرے دِل سے اُبھرنے
جو پہنچا ہُوں محبوبِ حق ﷺ کے نگر میں   دِکھایا نتیجہ ثنا کے اثر نے
جھکاتا ہُوں اِس کو جو گُنبد کے آگے   اِسی سے ہے پایا وقار اپنے سر نے
نبی ﷺ کے سحابِ کرم کی عطا میں   مدد میری کی ہے مِری چشمِ تر نے
چمکتا نظر آئے گا سب جہاں کو   کہ تعمیلِ حکمِ نبی ﷺ کی قمر نے
پیمبر ﷺ کی چوکھٹ پہ سارے گدا ہیں   کہ ٹیکے ہیں گُھٹنے یہاں کرّوفر نے

چلو اِس پہ محمودؔ اور پاؤ جنّت
نمونہ دِکھایا وہ خیرُ البشر ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریب تر تھی جو قوسین کی لطافت سے   نبی ﷺ کی رب سے وہ قُربت بھی اِک حقیقت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا سرورِ کون و مکاں ﷺ کا مرتبہ   خالق و مخلوق کے ہے دَرمیاں کا مرتبہ
جس نے حفظِ حُرمتِ محبوبِ رب ﷺ میں جان دی   بڑھ گیا نزدیکِ رحماں اُس کی جاں کا مرتبہ
جس زبان پہ اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ کا وِرد ہے   حشر میں دیکھے گی دُنیا اُس زباں کا مرتبہ
چُھو لیے اُس نے حبیبِ پاکِ خالق ﷺ کے قدم   ہو گیا اِس سے مُسلّم کہکشاں کا مرتبہ
خاکداں والوں نے اِسرا کی خبر پائی جونہی   آ گیا اُن کی سمجھ میں لامکاں کا مرتبہ
کر دیا رب نے بیاں اپنے کلامِ پاک میں   سرورِ کون و مکاں ﷺ کے آستاں کا مرتبہ
باپ کی عظمت بھی آقا ﷺ نے بیاں فرمائی ہے   اور اُنھی نے ہم کو بتلایا ہے ماں کا مرتبہ

وجہِ عزّت گُنبدِ اَخضر کی ہے موجودگی — ہو مقابل ارض کے کیا آسماں کا مرتبہ
آدمی طیبہ کو جائے دیدِ روضہ کے لیے — ہے مکیں کے دَم سے ہی قائم مکاں کا مرتبہ
کُھل کے آئے گا نظر ہر ایک کو محشر کے دِن — ناعِتِ سرور ﷺ کا، حق کے ترجماں کا مرتبہ
دِل سے توقیرِ رسولِ پاک ﷺ جس نے کی نہیں — کیسی عزّت پائے گا وہ، اور کہاں کا مرتبہ
جس نے کی محمودؔ مِدحت سرور و سرکار ﷺ کی
بڑھ گیا نزدِ خُدا اُس کے بیاں کا مرتبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہجرِ شہرِ پیمبر ﷺ اشک ٹپکے تھے — وہی حضوری کے گوہر بنے مُقدّر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو آج یادِ درِ مصطفی ﷺ ہے — مجھے حاضری کا اشارہ ملا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں ہو "صَلِّ عَلٰی" سے جو بہرہ وَر پہلے — ہو عرض بعد میں اور اُس کا ہو اثر پہلے
جو دیدِ کعبۂ ربِ جہاں کی خواہش ہو — نبی ﷺ کے شہر کی جانب کرو سفر پہلے
نہ لب کو کھولنا، قدموں کو روک کر رکھنا — کہ پہنچے عتبۂ عالی پہ چشمِ تر پہلے
اثر ہے سب سے پہلے انگشتِ حبیبِ رحماں ﷺ کا — فروزاں چرخ پر اِتنا نہ تھا قمر پہلے
میں سو کے اُٹھّا تو پایا پیام طیبہ کا — مِلی تھی صُبح سویرے یہی خبر پہلے
میں پہلی بار جب طیبہ نگر میں جا پہنچا — درِ حضور ﷺ پہ سر سے جھکی نظر پہلے
وہ سارے لوگ بہشتِ بریں کو چل دیں گے — نگاہ اُٹھّے گئی سرکار ﷺ کی جدھر پہلے
جو جانا چاہے پیمبر ﷺ کے شہرِ دِلکش کو — تجے وہ "مَیں" کو اور چھوڑے وہ کرّوفر پہلے
تمھاری کُٹیا میں نُورِ حضور ﷺ چمکے گا — محل اَنا کا کرو گے اگر کھنڈر پہلے
نویدِ خُلدِ بریں حشر میں مِلے گی تجھے — نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل بھی تو کر پہلے
سُنے گا چاپ تُو رِضواں کے پاؤں کی فوراً — دیارِ سرورِ کون و مکاں ﷺ میں مَر پہلے

رشیدؔ بادِ صبا اِذنِ حاضری لائی
کبھی لگی نہ تھی وہ اِتنی معتبر پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ میں حاضری کا لُطف، کیا کہوں — وہ بے نیازِ ہاؤ ہُوئے ماہ و سال ہے
مت پوچھو مصطفیٰ ﷺ کی قلمرو کی وُسعتیں — اِس کا علاقہ حصرِ جنوب و شمال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم قعرِ ضلالت میں تھے، تھا دُور کِنارا — آقا ﷺ نے ہمیں ساحلِ رحمت پہ اُتارا
کیسے ہوں کھڑے خادمِ آقا ﷺ کے مقابل — وہ قیصر و کِسریٰ ہوں کہ اِسکندر و دارا
اِس سے تو بڑا کوئی نہیں صاحبِ ثروت — جس نے درِ سرکار ﷺ پہ ہاتھ اپنا پسارا
جاں ماہِ مدینہ ﷺ کی جو نامُوس پہ وارے — ہو اوج پہ اُس شخص کی قسمت کا ستارہ
کافُور تھا اندوہ تو عِنقا تھے شدائد — جب درود و مصیبت میں اُنھیں مَیں نے پکارا
سرکار ﷺ کی رحمت نے خُنک حرفِ سکینت — میرے دِلِ پژمُردہ و محزوں پہ اُتارا
جو عظمت سرکار کہاں ﷺ سے ہو فروتر — رب کو تو نہیں ایسا اِشارہ بھی گوارا
پہلے تو تصوُّر ہی نہ تھا اِس کا جہاں میں — سرکار نے تہذیب و تمدُّن کو سنوارا
بدبختی نے دہشت کی طرف اِس کو دھکیلا — مُسلم پہ کرم کیجیے سرکار ﷺ! خدارا!
پُتلی پہ نہیں نقش اگر عتبۂ سرور ﷺ — "کِس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اندیشہ اِسے پُرسشِ محشر کا نہیں ہے
محمودؔ کو ہے نُصرتِ سرور ﷺ کا سہارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسمت سے گویا عرشِ مُقدّر مجھے مِلا — دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں جونہی حاضری ہُوئی
اسمِ نبی ﷺ پہ جس نے جھکایا سرِ عزیز — سب کو لگے گی بات اُسی کی بنی ہُوئی
ہیں اہلِ کِبر راندۂ درگاہِ مصطفیٰ ﷺ — مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ عاجزی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زُوّار نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایہ — دیکھا گیا طیبہ میں ہمہ وقت اُجالا
ہم اُن کے کہے پر نہ عمل کر کے، ہیں رُسوا — سمجھو کہ پیمبر ﷺ کی نظر میں ہے تماشا
خامے کو پئے نعت جُونہی ہاتھ نے تھاما — شاعر جو تھا، وہ سایۂ اَلطاف میں آیا
محشر میں جہاں ہو گا بہت بھیڑ بھڑکّا — اِک خیمہ الگ نعت سراؤں کو مِلے گا
کیا پوچھتے ہو "صَلِ عَلٰی سَیِّدنَا" کی — اِس وِرد میں پایا ہے ہر اِک غم کا مُداوا
میزاں پہ جُونہی نیکی بدی سامنے آئی — کام آئے گا سرکار ﷺ سے نِسبت کا حوالہ
کمتر جو کوئی بات ہو رُتبے سے نبی ﷺ کے — ہو جاتا ہے مومن تو وہیں آگ بگولا
ہر مادحِ سرکار ﷺ اِسی دُھن میں لگا ہے — مدّاحیٔ سرور ﷺ کو ہو مضموں اچھوتا
اَجرامِ فلک ہوں کہ تہِ اَرض کے حشرات — ہیں سارے ہماری ہی طرح اُن ﷺ کی رعایا
مَرنا بھی وہیں، دفن بھی ہونا ہے مدینے — یہ دعویٰ بھی اپنا ہے، یہی اپنی تمنّا
دِل جس کا تہی یادِ نبی ﷺ سے ہے، وہ کیا ہے؟ — بندہ ہے وہی جو کہ عقیدت ہو سراپا
اے مادحِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ! مُبارَک! — ہر نعت بنے گی تری جنّت کا قبالہ
پہلے ہی سُوئے خُلد چلے جائیں گے ناعِت — جو مُتّقی بندے ہیں، اِنھیں ہو گا اَچنبھا
دیکھے ہی نہیں اِس نے جو قدمین کے جلوے — "کِس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

مہجوری کے اَشکوں سے جو تم دِل کو بھگوؤ
طیبہ سے تمھیں آئے گا محمودؔ بُلاوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِ پیمبر ﷺ جو ہے، پیارا ہے ہمارا — جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا
مدّاحی کا اُسلُوب اَنوکھا ہے ہمارا — کہتے ہوئے دِل زور سے دھڑکا ہے ہمارا
یہ دیکھ لو ہم ذکرِ پیمبر میں مگن ہیں — یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا
ہم مسکنِ سرکارِ مدینہ ﷺ کو چلے ہیں — دِل یاد میں آقا ﷺ کی جو تڑپا ہے ہمارا
سرور سے جو ہیں دُور، ہم اُن کے ہیں مخالف — ہیں جتنے ثنا گو، وہ قبیلہ ہے ہمارا

آقا ﷺ کی وَساطت سے رَسا ہو گئے رب تک — کِس درجہ مؤثّر یہ وَسیلہ ہے ہمارا
ہنس کر ہمیں محشر میں نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں — گو آگے گناہوں کا پُلندا ہے ہمارا
ہم خادمِ خُدّامِ غُلامانِ نبی ﷺ ہیں — بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا
کیوں اِس کو ریا سے کیا جاتا ہے مُلوّث — کیوں نعت کی محفل میں دِکھاوا ہے ہمارا
سیرت ہی نہیں پڑھتے جو سرکارِ جہاں ﷺ کی — ''کِس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا''
محمودؔ کہیں ہاتِف غیبی سے سُنیں ہم
دَربار پیمبر ﷺ میں بُلاوا ہے ہمارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا سے نہیں مِدحتِ سرور ﷺ کا علاقہ — یہ سازِ زمانہ تو نہیں سوزِ دروں ہے
فرزانگی میری ہے کہ میں نعت سرا ہوں — دُنیا کی نظر میں یہ مِری مشقِ جنوں ہے
کُھلنے ہی کو ہے طیبۂ سرکار ﷺ کا ویزا
میرے لیے اتنی سی خبر نیک شگوں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذکارِ پیمبر ﷺ میں جو جینا ہے ہمارا — یہ فن، یہ ہُنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا
جس ماہ میں سرکار ﷺ کا مَولُود ہُوا تھا — بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا
تسبیح کیے جائیں گے ہم اِسمِ نبی ﷺ کی — معمور عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا
ہجرت کے سَمے رب نے پیمبر ﷺ سے کہا تھا — مکّہ تھا تمھارا تو مدینہ ہے ہمارا
جس دِن سے بسایا ہے یہاں "صَلِّ عَلٰی" کو — اُس روز سے یہ قلب مدینہ ہے ہمارا
لائیں گے اُسے سامنے میزاں کے فرشتے — اُلفت کا جو سینے میں دَفینہ ہے ہمارا
ہر سال اگر دیدِ مدینہ نہیں ہوتی — ''کِس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا''
محمودؔ جو ہے حُبِّ نبی ﷺ اِس کا سٹیئرنگ
منجدھار میں محفوظ سفینہ ہے ہمارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا مدینے کی طرف ہے جو ہَدَف سفر
اِس سے نہیں ہے کوئی بڑا باشرف سفر

سارے تو کر نہ پائے یہ میرے سَلَف سفر
سُوئے مدینہ کر چکے لیکن خَلَف سفر

آنکھیں ہوں باوضو تو ہو اندر بھی غُسل یاب
کرنے لگو جو شہرِ نبی ﷺ کی طرف سفر

رب نے قسم جو شہرِ پیمبر ﷺ کی کھائی ہے
ہے "اَلْبَلَد" کی سمت بروئے حَلَف سفر

موتی ملے گا، تیری جو تقدیر ساتھ ہو
گوہر ہے قُبّہ، اِس کے لیے ہے صدف سفر

جب خرچہ دستیاب ہو، طیبہ کو چل پڑو
ہے یہ سفر حیات کا اعلیٰ شغف سفر

میں چاہتا ہوں، پہلے دیارِ حضور ﷺ سے
اِک بار ''شام'' کو ہو اور سُوئے ''نجف'' سفر

محمودؔ میرا شوق، مرا عجز و اِنکسار
کرتے ہیں شہرِ طیبہ کو ہم صف بہ صف سفر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ آقا ﷺ کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
اُن ﷺ کی خاطر ذکر کو حاصل ہُوئیں اُونچائیاں

تم مفاہیمِ کلامِ کبریا کو جانچ لو
ذکرِ آقا ﷺ کی ہیں سب گہرائیاں گیرائیاں

آئی نوبت یوں بھی معراجِ رسولِ پاک ﷺ کی
ناپسندِ خاطرِ خالق ہُوئیں تنہائیاں

اُنگلی اُٹھ پائی نہ اِک سرکار ﷺ کے کِردار پر
مجتمع ذاتِ پیمبر ﷺ میں تھیں سب اچھائیاں

تُو نگاہِ رحمتِ سرکار ﷺ میں آ جائے گا
تیرے ہونٹوں سے برآمد ہوں اگر سچائیاں

اُمّتِ سرکار ﷺ آخر کار ہو گی کامیاب
قسمتِ کفّار میں لکھی گئیں پسپائیاں

ہم کو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے دُور کر سکتا نہیں
ویسے تو کچھ شک نہیں، شیطاں بہت ہے کائیاں

ہو گا جب محمودؔ قدمینِ نبی ﷺ کی سمت دفن
تو مُسلّم اِس کی سمجھی جائیں گے دانائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعدِ رب سرکار ﷺ کو سب سے بڑا ہم نے کہا
از روئے قُرآنِ خالق یہ بجا ہم نے کہا

"فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" نے دستِ مصطفیٰ ﷺ کو شان دی
دَستِ رب اس کو بفرمانِ خُدا ہم نے کہا

ہاتھ اُن ﷺ کا ہاتھ رب کا، بات رب کی اُن ؐ کی بات
اور یہ سب کچھ بتائیدِ خُدا ہم نے کہا

پڑھ کے "تَـرْضٰهَا" کلامِ خالقِ کونین میں
اُن ﷺ کی خوشنودی کو خالق کی رِضا ہم نے کہا

کوئی جھٹلا پائے گا کیسے ہماری بات کو
ہر مدینے کے کبوتر کو ہُما ہم نے کہا

اختیار اُن کے جو دیکھے تو رسولِ پاک ﷺ کو
کائناتِ دَہر کا عُقدہ کُشا ہم نے کہا

بے عَمل، بے علم اپنے کو، نبی ﷺ کے شہرِ علم
اِس حوالے سے تو جو بھی صِدق تھا، ہم نے کہا

جو پڑھے نعتِ نبی ﷺ، اَسماءِ پاک اُن کے لکھے
ایسے ہر انسان کو لکھا پڑھا ہم نے کہا

نعت گو ہو جو ہمارے آقا و مولا ﷺ کا
ایسے ہر شاعر کو اپنے سے بڑا ہم نے کہا

ہیں تُمورِ طیبہ بھی اکسیر صحّت کے لیے
اور آبِ طیبہ کو آبِ بقا ہم نے کہا

وجہِ تخلیقِ عوالم کِس کے کہنے سے ہیں وہ؟
دوستو! کیا حرفِ "لَوْلَاکَ لَمَا" ہم نے کہا!

کفر کے اور شرک کے کیا مرتکب پائے گئے
کیا کبھی یارو! پیمبر ﷺ کو خُدا ہم نے کہا

جو مِلی محمودؔ رَاہِ شہرِ سرور ﷺ میں ہمیں
اُس صعوبت کو سکینت آشنا ہم نے کہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں چھوڑ آیا ہوں بینائی مدینے
اگرچہ ساتھ لے آیا ہوں آنکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرو سرکار ﷺ کے کہنے پہ دَوامی توبہ
کوئی معنٰی ہی نہیں رکھتی ہے وقتی توبہ

میں بشر اپنا سا سرکارِ دو عالم ﷺ کو کہوں
اِس ضلالت سے، رذالت سے تو میری توبہ

رب کرم اُس پہ کرے اور شفاعت سرور ﷺ
کرنے اُٹھّے جو کوئی آج نصُوحی توبہ

جس سے بچنے کی پیمبر ﷺ نے ہدایت کی ہے
ایسے ہر کام سے کر لیجیے سچی توبہ

درِ سرکار ﷺ پہ جا کر جو خُدا سے کر لیں
دُور کر دیتی ہے ہر ایک خرابی توبہ

ہو خطا کوئی تو آقا ﷺ کے وَسیلے سے کرو
مومنیت کی دِلآویز نشانی توبہ

اپنے ہر کام کے شاہد ہیں رسولِ اعظم ﷺ ۔۔۔ ہے عَبَث اپنی تو خالی یا خیالی توبہ
نام ایسے ہیں کہ اُمّت میں لگیں آقا ﷺ کی ۔۔۔ بھائی کا قتل کیے جاتا ہے بھائی، توبہ!
آج اگر ذلّت و رُسوائی سے بچنا چاہے ۔۔۔ اُمّت آقا ﷺ کی کرے دِل سے یقینی توبہ!
حشر سا حشر کِیا دُنیا کے بندوں نے بپا ۔۔۔ نعت بھی یافت کی خاطِر ہے؟ الٰہی، توبہ!

لُطف و اِکرام پیمبر ﷺ کا اشارہ پایا
اور غزل کہنے سے محمودؔ نے کر لی توبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ رسولِ خُدا ﷺ کا نہیں ہے ۔۔۔ یہی سوچتا ہے کہ دُنیا بنائے
پڑھے جلبِ زَر کی تمنّا میں نعتیں ۔۔۔ کوئی پیار کو کیوں تماشا بنائے

چلے حُبِّ سرکار ﷺ کے راستے پر
کِسی شکل میں کوئی گھاٹا نہ پائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ رب ہیں شاہِ رَسولاں رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ ہیں اعتبارِ عالَمِ اِمکاں رسولِ پاک ﷺ
رحمت سراپا ہیں شہِ ذی شاں رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ اور ہیں حبیبِ حضرتِ سُبحاں رسولِ پاک ﷺ
اَلطاف و اِلتفات کا عنواں رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ اُمّت کی مغفرت کے ہیں خواہاں رسولِ پاک ﷺ
ہو دُور دِل سے کاہشِ ہجراں رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ اب حاضری ہو درخُورِ اِمکاں رسولِ پاک ﷺ
ایسا کرم ہو بر سرِ میزاں رسولِ پاک ﷺ ۔۔۔ حرفِ غلَط ہو دفترِ عصیاں رسولِ پاک ﷺ
ہیں مقطعِ نبُوّت و محبوبیت حضور ﷺ ۔۔۔ صبحِ ازل کا مطلعِ تاباں رسولِ پاک ﷺ
جس کو عطا حضور کریں بھیک لُطف کی ۔۔۔ بندہ وہی ہے صاحبِ عِرفاں رسولِ پاک ﷺ
دُنیائے آب و گِل ہے قلمرو حضور ﷺ کی ۔۔۔ رکھتے ہیں بخششوں کا قلمداں رسولِ پاک ﷺ
رکھیں مِری نگاہِ ندامت نگاہ میں ۔۔۔ دیکھیں بہ سمتِ دیدۂ گریاں رسولِ پاک ﷺ
اُمّت کو پھر سے عزت و تکریم ہو نصیب ۔۔۔ ایسا کوئی طریقۂ آساں! رسولِ پاک ﷺ

اب تو ہمیں جگائیے آقا ﷺ کہ ہو گئے	ہیں محوِ خواب ہائے پریشاں، رسولِ پاک ﷺ
خلعت عطا ہو مسلمِ ارذل کو وُقر کا	ہیں تار تار جیب و گریباں رسولِ پاک ﷺ

آیا جو شعرِ نعت زبانِ رشیدؔ پر
تارا سا چمکا اِک سرِ مژگاں رسولِ پاک ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مَیں نے سرِ قعر پیمبر ﷺ کو پُکارا
تھا وَرطۂ دریا بھی کِنارا مِری خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھو "صَلِّ عَلٰی" پیہم ابھی سے	کرو یہ وِرد مستحکم ابھی سے
بہ اُمّیدِ سحابِ لُطفِ سرور ﷺ	ہے مژگاں پر نمِ شبنم ابھی سے
جسے جانا ہے میرے ساتھ طیبہ	اُسے کہتا ہوں مَیں محرم ابھی سے
تو جب جائے گا، جانا، پر بہ نیّت	ہو طیبہ کی طرف کو رَم ابھی سے
ہے محشر دُور پر غیرِ نبی ﷺ پر	نظر آتا ہے رب برہم ابھی سے
مدینے جانے کی نیّت جو کی ہے	رکھّو تم اپنے سر کو خم ابھی سے
ابھی چھے ساعتوں پر ہے مدینہ	ہُوئی کیوں آنکھ میری نَم ابھی سے
شفاعت کی توقُّع ہے تو پھر کیوں	کِسی بھی قسم کا ہو غم ابھی سے
یقیں جب ہے سخائے مصطفیٰ ﷺ پر	تو ہے کم دِل میں کیف و کم ابھی سے
نبی ﷺ کے شہر کے ویزے کی خاطر	مَرے جاتے ہیں گویا ہم ابھی سے
پڑھوں گا نعت محشر میں بھی لیکن	لیا یہ ہاتھ میں پرچم ابھی سے

اُمیدِ دفنِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں
مِرا کیوں نکلا جائے دَم ابھی سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل سے طیبہ کو دیکھ سکتے ہو — کب یہ محدود ہے بصارت تک
پیرویٔ حضور ﷺ سے پہنچو — علم تک، فہم تک، فراست تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک راستہ یہی ہے دِلوں کے کشود کا — عامِل رہا ہُوں اِس لیے مَیں بھی درود کا
جشنِ مسرّت ایک اِک بندہ بپا کرے — اِنسانیت میں اپنے نبی ﷺ کے درود کا
تو قابلِ بہشت بنا خود کو پڑھ کے نعت — حق تجھ پہ اتنا کچھ تو ہے تیرے وجود کا
اُمّت نبی ﷺ کی کارِ جہاں میں بھی ہو لگی — رکھّے خیال اِس میں بھی شرعی حُدود کا
دِل میں اگر محبّتِ محبوبِ رب ﷺ نہیں — کیا فائدہ سجود و قیام و قعود کا
سرکار ﷺ! نام لیوا تو ہیں آپ کے، مگر — چلتا ہے حکم ہم پہ ہُنُود و یہود کا
آقا حضور ﷺ! دُور عمل کا ہو اِنحطاط — خوگر مسلماں ہو گیا رقص و سرُود کا

محمودؔ خاکِ طیبہ کی تکریم کم نہ ہو
جتنا بھی ظلم تم پہ ہو چرخِ کبود کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اِتّباعِ نبی ﷺ گام گام کر لیں گے — وہ لوگ دُشمنوں تک کو بھی رام کر لیں گے
دیارِ آقا ﷺ پہنچ کر سلام کر لیں گے — تو خُلد جانے کا ہم اِہتمام کر لیں گے
اگر محبتوں کو آپ عام کر لیں گے — سکوں سے زندگی اپنی تمام کر لیں گے
زباں نہ کھول سکے ہم مُواجھہ پہ اگر — تو چشمِ عجز کو محوِ کلام کر لیں گے
قُعُود میں جو نبی ﷺ کو سلام کرتے ہیں — درود خوانی کی خاطر قیام کر لیں گے
پُکارتے ہیں رسولِ خُدا ﷺ کو بہرِ مدد — تو اِس حوالے سے ہر ایک کام کر لیں گے
دُعا کے بل پہ بقیعِ حضور ﷺ میں جا کر — ہم اپنی زندگی کا اختتام کر لیں گے

قبالہ حشر میں محمودؔ رُستگاری کا
نبی ﷺ کا دامنِ الطاف تھام کر، لیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کی جو خالق سے مِلی ہے رخصت — میرے اَفکار سے ہر بے اثری ہے رخصت
دفنِ طیبہ کی تمنّا مِری پُوری ہو گی — طاقِ خواہش میں مِرے رب نے دھری ہے رخصت
شبنمیّت نے دِیا ساتھ رَہِ طیبہ میں — میں جو پہنچا ہوں مدینے تو نمی ہے رخصت
کہے جو "صَلِّ عَلٰی" نامِ نبی ﷺ کو سُن کر — یہ عزیمت ہے، جو لوگوں نے کہی ہے رخصت
میں نے جو قُبّۂ سرکار ﷺ کو دیکھا دِل سے — بعد میں اُس کے، مِری خوش نظری ہے رخصت
کیوں نہ کچھ اِس میں مَیں سرکار ﷺ کی مِدحت کر لوں — چند روزہ جو مجھے موت نے دی ہے رخصت
نعت کہتے ہُوئے تحمید خُدا کہنے کو — میں نے سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے لی ہے رخصت

غیرِ سرکار ﷺ کی محمودؔ ہو جس میں مِدحت
ایسے اشعار سے تو باہنری سے رخصت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام آقا ﷺ کا جو ہر صبح و مسا لیتا ہوں — آپ ﷺ سے روز مَیں نعتوں کا صلہ، لیتا ہوں
یادِ طیبہ میں جو دو آنسو بہا لیتا ہوں — گویا میں ابرِ عنایات کو جا لیتا ہوں
کچھ مِرے ذوق نے شعروں کو جِلا بخشی ہے — اور قُرآن سے کچھ حرفِ ثنا لیتا ہوں
میرے نزدیک نہیں آتا فنا کا خدشہ — ذوقِ تدفینِ مدینہ سے بقا لیتا ہوں
یہ مِرے ذوقِ عقیدت کا رویّہ دیکھو — نعت کہتا ہوں تو اپنے کو سُنا لیتا ہوں
جھولی بھی میری بھری رہتی ہے گھر بھی لوگو! — اپنے سرکارِ دو عالَم ﷺ کا دِیا لیتا ہوں
اِس کو کہتا ہوں غُلامانہ سعادت اپنی — نام سُنتا ہوں تو گردن کو جھکا لیتا ہوں
اور کیا مجھ سے عبادت کی توقع یارو! — نغمۂ مِدحتِ سرکار ﷺ تو گا لیتا ہوں
اعتراض آپ کو کرنے کی ضرورت کیا ہے — نعت جب کہتا ہوں مَیں، آپ کا کیا لیتا ہوں

مجھ سے محمودؔ بہت اہلِ مدینہ خوش ہیں
نعت جب اُن کو سناتا ہوں، دُعا لیتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہنس کھیل کے جو بندہ مصائب نہیں سہتا
وہ حصرِ عنایاتِ نبی ﷺ میں نہیں رہتا

وہ کیوں نہ رہے سایۂ الطافِ نبی ﷺ میں
جو شخص سوا نعت کے کچھ بھی نہیں کہتا

آخر کو مدینے ہی میں تدفین تو ہو گی
یہ سوچ کے اشکوں کا بھی دریا نہیں بہتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شعبۂ حیات تک سیرت کی وُسعتیں
یہ ہیں حضورِ پاک ﷺ کی رحمت کی وُسعتیں

کب پا سکیں حقیقتِ آقائے کائنات ﷺ
پہنائیاں ذکا کی، بصیرت کی وُسعتیں

کوتاہی اُن ﷺ کے حکم پہ چلنے میں جب ہُوئی
ہیں مَسکنت کی وُسعتیں، ذلّت کی وُسعتیں

اب اُن ﷺ کے بعد ظِلّی بروزی کوئی نہیں
ہیں تا اَبد اُنھی ﷺ کی نبوّت کی وُسعتیں

قائم ہُوئیں نظامِ رسولِ کریم ﷺ سے
دُنیا میں ہیں جو نظمِ اُخوّت کی وُسعتیں

اُمّت کو اِمتدادِ زمانہ کے باوجود
گھیرے ہُوئے ہیں رحمت و رافت کی وُسعتیں

ممکن نہیں کہ بند ہو نعتوں کا سلسلہ
روزِ نشور تک ہیں اِس مِدحت کی وُسعتیں

پھر اُس کے بعد وُسعتیں گم ذات میں ہُوئیں
قوسین تک تھیں رازِ حقیقت کی وُسعتیں

کوتاہیاں رہیں مگر بڑھتی رہیں سدا
ہر حاضری پہ کیفِ لطافت کی وُسعتیں

محدود اپنے جُرم کی کُٹیا ہی تک نہیں
ہم دیکھتے ہیں قصرِ عنایت کی وُسعتیں

ہم نے بھی دین پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی معرفت
تھیں تبعِ تابعین تک صُحبت کی وُسعتیں

محمودؔ روزِ حشر کُھلیں گی ہر ایک پر
محبوبِ کبریا ﷺ کی عطوفت کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کر ہی چکے قُبّۂ خضرا کا نظارہ
سمجھو کہ چمک اُٹھا مقدّر کا ستارہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرچہ آوازِ ملائک نہیں ہم تک آتی
نعت سُنتے ہیں تو وہ داد دیا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں طیبہ میں عاصی کے خجلت کے آنسو ۔۔۔ پسینہ ندامت کا، خِفت کے آنسو
کوئی روتا دیکھا ہے صُفّہ پہ تنہا ۔۔۔ تو چوکھٹ پہ پائے ہیں کثرت کے آنسو
جو ٹپکے ہیں مقصورہ کو دیکھتے ہی ۔۔۔ اُنھیں جانتا ہُوں ضرورت کے آنسو
وہ تھی حاضری آمنہ رضی اللہ عنہا کی لحد پر ۔۔۔ کہ ٹپکے تھے جس وقت حضرت ﷺ کے آنسو
اُسی نے ہے پہنچایا شہرِ نبی ﷺ میں ۔۔۔ جو تاثیر رکھتے ہیں حسرت کے آنسو
میں چوکھٹ پہ سرکار ﷺ کی سر بخم ہوں ۔۔۔ مِری آنکھ میں ندامت کے آنسو
یہ نُورِ نبی ﷺ ہے، وہ ظلماتِ ظلمت ۔۔۔ ہنسی عِلم کی ہے، جہالت کے آنسو
حضور ﷺ! آنکھ میں اُمّتی کی نہ آئیں ۔۔۔ سرِ حشر احساسِ ذلّت کے آنسو
حضور ﷺ! آ رہے ہیں نظر اب تو ہر سُو ۔۔۔ اَمانت دیانت صداقت کے آنسو
حضور ﷺ! آج تکلیف دہ ہو گئے ہیں ۔۔۔ شریفوں کی حالت، شرافت کے آنسو

نبی ﷺ کے مُعاندِ کو محمودؔ دیکھو
سفاہت کی باتیں، کراہت کے آنسو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیا جس نے بھی سرکارِ جہاں ﷺ سے بادۂ وَحدت ۔۔۔ لگا سکتا ہے کیا بندہ کوئی اُس شخص کی قیمت
درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کو جس نے اپنایا ۔۔۔ نہ کچھ دَرد و اَلَم اُس کو، نہ کچھ رنج اور نہ کچھ کلفت

کِسی موضوع کو لاؤ نہ زیرِ بحث دُنیا کے
کرو باتیں جو مجھ سے تو کرو سرکار ﷺ کی بابت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو چل کہ عافیت کا ہے سفر یہی ۔۔۔ اور منزلِ بہشت کی ہے رہگزر یہی
یادِ حبیبِ حق ﷺ میں جو نکلے ہیں آنکھ سے ۔۔۔ بس مال و زر سے بیش بہا ہیں گُہر یہی
سرکار ﷺ میری فردِ عمل کو نہ دیکھ لیں ۔۔۔ میں سچ کہوں تو حشر کے دِن کا ہے ڈر یہی
پتھر پہ نقشِ پائے حبیبِ خُدا ﷺ جو ہے ۔۔۔ ہے منبعِ ضیائے نجوم و قمر یہی

جاتا ہوں طیبہ اِس لیے، دِل میں ہے طیبہ یوں — افضل ہے ہر مقامِ جہاں سے نگر یہی
ہو گا تُو ابرِ رحمتِ آقا ﷺ سے فیض یاب — کہتی ہے روز مُجھ کو مِری چشمِ تر یہی
مقصُورہ گندہ آنکھ کی پُتلی پہ ہو چکا — سوچو جو دوستو، تو ہے حُسنِ نظر یہی
دَریوزہ گر ہے تُو تو درِ مصطفیٰ ﷺ پہ آ — اِکرام و اِلتفات و عطا کا ہے دَر یہی
میری طرف ہو چشمِ شفاعت حضور ﷺ کی — چاہے گا روزِ حشر بھی ہر اِک بشر یہی
تو راہِ کاروانِ مدینہ نہ چھوڑنا — جنّت کی سمت کو ہے رہِ مختصر یہی
ذکرِ حضور ﷺ، تذکرہ اَصحابؓ و آلؑ کا — تو اچھے کام کرنے کی خواہش میں کر یہی
مدحِ رسولِ پاک ﷺ رہی نظم و نثر میں — میرا یہی وظیفہ ہے، میرا ہُنر یہی

محمودؔ تجھ کو یاد کِیا ہے حضور ﷺ نے
پائی ہے دِل کی ڈاک میں خوش کُن خبر یہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے کی تھی فاراں سے اِبتدا نضارت کی
نُور وہ چمکتا ہے چاروں کُوٹ عالم میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بندہ جو ثنائے سَیدِ اَبرار ﷺ کرتا ہے — وہی تو ہے جو سیرِ عالَمِ اَنوار کرتا ہے
کوئی انساں جو ذکرِ طیبہ پر اِصرار کرتا ہے — مئے حُبِّ نبی ﷺ سے آپ کو سرشار کرتا ہے
نبی ﷺ کی رَحمت و رَافت کا جو پرچار کرتا ہے — تو اِس پر ابرِ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ بوچھار کرتا ہے
خُدائے پاک کے محبوب ﷺ سے جو پیار کرتا ہے — فرشتہ قبر کا کیا اُس سے اِستفسار کرتا ہے!
رسولُ اللہ ﷺ کے اُسوہ پہ چلنا، پیروی کرنا — یہی رَستہ تو ہے جو صاحبِ کِردار کرتا ہے
پکڑتی ہے عقیدت زور آقائے دو عالم ﷺ کی — یہی جذبہ ہے جو آمادۂ اشعار کرتا ہے
اگر ایمان کامِل ہے، مکمّل ہے تو وہ ہم کو — برائے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ تیار کرتا ہے
شفاعت یہ سمجھ، تیرے لیے آقا ﷺ کی لازم ہے — اگر تُو اپنے بھائی کے لیے ایثار کرتا ہے

اگر کرتا ہے کوئی دشمنی محبوب ﷺ سے اُس کے
تو اُس بدبخت کو مالک ذلیل و خوار کرتا ہے
سعادت نعت پڑھنے کی مِلی توفیقِ باری سے
تو کِس برتے پہ تو اظہارِ اِستکبار کرتا ہے
بچاتی ہے نظر سرکار ﷺ کی محمودؔ بندے کو
ہمہ اوقات گو ابلیس تو یلغار کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّت جو عطا ہو گی کِسی کو بھی تو ہو گی
سرکار ﷺ کے انعام کے، اِکرام کے ہاتھوں
کفّار کے آگے ہے نِگوں اُمّتِ سرور ﷺ
کیوں صبح پریشان ہُوئی شام کے ہاتھوں
سرکار ﷺ! نجات اِس سے مسلماں کو عطا ہو
ذلّت جو مِلی مغربی اَقوام کے ہاتھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے صبحِ طیبہؑ سرکار ﷺ تابش کے لیے کافی
مجھے ہے ایک یہ بستی ستائش کے لیے کافی
مَلابِس اِتّقا کے نیک لوگوں کو مُبارک ہوں
ہے اِحرامِ عقیدت میری پوشش کے لیے کافی
وسیلہ ہیں رسولِ محترم ﷺ بارانِ رحمت کا
عطا و اِلتفات ان کا ہے بارِش کے لیے کافی
مجھے جنّت بقیعِ غرقدِ طیبہ کی مِل جائے
یہ اِک موضوع ہے میری گزارش کے لیے کافی
لگا ہوں فضلِ خالق سے جو میں تحقیقِ سیرت پر
یہی رَستہ ہے میری کدّ و کاوِش کے لیے کافی
جو دَانشمند و دَانشور تمھیں ہونا ہے دُنیا میں
احادیثِ رسولِ رب ﷺ ہیں دَانش کے لیے کافی
بشر اپنا سا کہتے ہیں حبیبِ ربِّ عالم ﷺ کو
ہے اُن کی ایک یہ کوشش ہی سازِش کے لیے کافی
ہمیں محمودؔ دَار و گیرِ محشر کا خطر کیسا
نگاہِ لُطف ہے آقا ﷺ کی بخشش کے لیے کافی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے تو اِتراتے ہیں یُوں
اہمیّت اِس کام کی لوگوں کو سمجھاتے ہیں یُوں
سیرتِ سرکارِ وَالا ﷺ پر جو کرتے ہیں عمل
دَہر بھر میں خوشبوئے اِخلاص پھیلاتے ہیں یُوں

نام لیتے جاتے ہیں ہم سرورِ کونین ﷺ کا — اور سرُور و کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں یُوں
حِدّتِ عصیاں کے عالَم میں بھی پڑھتے ہیں درود — سایے میں نخلِ کرم کے لوگ سستاتے ہیں یُوں
ہر اَلَم کو میٹتے، مُشکل میں کرتے ہیں مدد — اپنی اُمّت پر نبی ﷺ اِکرام فرماتے ہیں یُوں
ضابطہ یہ ہے کہ ہو اِس کی صفائی ہر طرح — صدرِ دِل میں سرور و سرکار ﷺ آ جاتے ہیں یُوں
ایسا لگتا ہے کہ مُردہ ساری مِلّت ہے حضور ﷺ! — جاگتے رہتے تھے جو، اَب نیند کے ماتے ہیں یُوں

جان پر محمودؔ بن جاتی ہے گو زندہ بھی ہوں
ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا ہم تو غم کھاتے ہیں یُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس مجموعہ کے آخر میں ''دعا'' یوں ہے:

میری یہ تجھ سے عرض ہے، اے ربِّ کردگار
توفیق دے مجھے کہ مَیں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے آقا ﷺ کیے رکھوّں اختیار
میرا یہی طریق ہو، میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں میرے حساب میں خود بولنے لگیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۰واں مجموعۂ نعت

نعتِ زریں

۵۳ نعتوں اور ۲۸ فردیات پر مشتمل مجموعہ

سنِ اشاعت: ۲۰۱۰ء

صفحات: ۸۰

انتساب

مرحوم ومغفور چچا جان

حکیم راجا محمد اقبال کامل (علیہ الرحمہ)

کی شفقتوں کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

خورشید و ماہ و نجم کا صُبح و مسا طلُوع — ہے رحمتِ رسولِ خُدا ﷺ کا سدا طلُوع

عظمت حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ کی دیکھیے — قدموں کو چُوم کر شہِ خاور ہُوا طلُوع

طیبہ کی صُبح نے یہ دِکھایا ہے معجزہ — الطاف کے اُفق پہ ہُوا اِعتنا طلُوع

شہرِ حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ میں گلے مِلی — تو کر گئی قضا بھی حروفِ بقا طلُوع

جب بھی خیالِ طیبۂ اَقدس میں بند ہو — ہوتا ہے میری آنکھ پہ گُنبد ہرا طلُوع

سر خم ہُوا جو عتبۂ آقا ﷺ کو دیکھ کر — مہتابِ اِلتفاتِ نبی ﷺ نے کِیا طلُوع

آقا ﷺ کے نام لیوا کے دِل سے ہُوا کرے — ماہِ وَفا و کوکبِ صِدق و صِفا طلُوع

محمودؔ میرے ذہن پر میرے حضور ﷺ کا
ہے آفتابِ لُطف و عنایات کا طلُوع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پئے نعتِ نبی ﷺ میری ریاضت ہو گئی سیدھی — بفضلِ کبریا آوازِ مِدحت ہو گئی سیدھی

مدینے تک پہنچنے کی جو صُورت ہو گئی سیدھی — سیاحت ہو گئی اچھی، مسافت ہو گئی سیدھی

شبِ معراج شکلِ قُربتِ خلّاقِ عالَم میں — پیمبر ﷺ کے لیے خلوت بھی جلوت ہو گئی سیدھی

درودِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو عامِل تھا — پذیرائی کو اُس بندے کی، جنّت ہو گئی سیدھی

نظر جو قُبّہ و مینارِ حضرت ﷺ پر پڑی میری — بصیرت ہو گئی وَافر، بصارت ہو گئی سیدھی

کہی جو منقبت اصحاب و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی مَیں نے — مِری سرکارِ ہر عالم ﷺ سے نِسبت ہو گئی سیدھی

مِرے آقا ﷺ! توجّہ مُلکِ پاکستان کی جانب — کبھی ہم کاش سُن پائیں، سیاست ہو گئی سیدھی

بہت تقدیر نے غچّے دیے محمودؔ پہلے تو
مَیں پہنچا شہرِ آقا ﷺ میں تو قسمت ہو گئی سیدھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخر ہے نعت گوئے نبی ﷺ فَائزُ الْمَرَام — دَراصل بندہ ہے تو وہی فَائزُ الْمَرَام

اِس نے سحابِ رحمتِ آقا ﷺ کو جا لیا — ہے میرے آنسوؤں کی جھڑی فَائزُ الْمَرَام

دفنِ بقیع غرقدِ طیبہ کے واسطے — ہو گی دُعائے نیم شبی فائزُ المَرام
فضلِ خُدا سے چل پڑا شہرِ حضور ﷺ کو — پہنچا وہاں تو ہو گیا جی فائزُ المَرام
جس نے عمل حضور ﷺ کے احکام پر کیا — ہستی وہی تو ایک ہُوئی فائزُ المَرام
عُسرت زدہ بھی حُبِّ نبی ﷺ سے ہے کامیاب — دے کر ہے راہِ رب میں غنی فائزُ المَرام
اسماءِ مصطفیٰ ﷺ جو سُنے، سر بخم ہُوئی — یوں ہو گئی ہے میری خُودی فائزُ المَرام
محمودؔ ہجرِ شہرِ حبیبِ غفور ﷺ میں
اشکِ چکیدہ کی ہے نمی فائزُ المَرام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر سے چلنے پہ بھی محمودؔ پُکارا "لَبّیک" — جا کے طیبہ میں کہا اُس نے دوبارہ "لَبّیک"
شبِ دیجور میں لے لوں گا جو اسمِ آقا ﷺ — کیوں کہے گا نہ مجھے سانجھ سویرا "لَبّیک"
حکمِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کو پڑھ کر، سُن کر — سر کا نیہوڑانا بھی گویا ہُوا کہنا "لَبّیک"
نامِ سرکار ﷺ پہ جاں دینے کی بابت سُن کر — کیوں نہ کہ اُٹھے گا ہر دانا و بینا "لَبّیک"
یہ سمجھ لے، ہے ترا داخلِ جنّت ہونا — زیرِ لب کہنا سُوئے طیبہ و بطحا "لَبّیک"
جاں ہتھیلی پہ لیے دار کو چل پڑتا ہے — حکمِ سرکار ﷺ پہ کہتا ہُوا شیدا "لَبّیک"
قعرِ دریا میں جو آقا ﷺ کو پُکارا مَیں نے — اِس پہ فی الفور پُکار اُٹھا کنارہ "لَبّیک"
وجہِ خوشنودیٔ خلّاقِ دو عالم ٹھہرا
شہرِ سرور ﷺ میں بھی محمودؔ کا کہنا "لَبّیک"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو اِک میم ہے تا بہ اوجِ فلک — اِس کی اقلیم ہے تا بہ اوجِ فلک
میرے آقا ﷺ جو محبوبِ رحمان ہیں — اُن ﷺ کی تکریم ہے تا بہ اوجِ فلک
ایک شب جو پیمبر ﷺ کو عظمت مِلی — اِس کی تقدیم ہے تا بہ اوجِ فلک
سیرِ سرکار ﷺ تو تھی بہت دُور تک — اپنی تفہیم ہے تا بہ اوجِ فلک

چرخ کے آگے آقا ﷺ کی تھیں منزلیں
اپنی تقویم ہے تا بہ اوجِ فلک

عرش پر اصلِ تعظیمِ سرکار ﷺ ہے
حُسنِ تجسیم ہے تا بہ اوجِ فلک

لامکاں تک بھی ہے اُن ﷺ کی تحکیم میں
ماہِ دو نیم ہے تا بہ اوجِ فلک

ہے دنا تک علم اُن ﷺ کی تخصیص کا
جس کی تعمیم ہے تا بہ اوجِ فلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیانِ مدحِ آقا ﷺ میں ریاضت کا جو مظہر ہُوں
مدینے کا ہوں بُلبُل، باغِ فطرت کا کبوتر ہُوں

ہوں غوّاص بحورِ عقل، حکمت کا سخنور ہُوں
حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ کی اُلفت کا جو جوہر ہُوں

اگر ہو جاؤں حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ میں قُرباں
تو پھر کہ پاؤں گا، میں بحرِ غیرت کا شناور ہُوں

اگر محنت کشوں کے ہاتھ چھوؤں اپنے ہونٹوں سے
تو عامِل سرورِ عالَم ﷺ کی سُنّت کا برابر ہُوں

کہاں عظمت نبی ﷺ کی اور کہاں کم علم مجھ ایسا
میں اُن ﷺ کے ذکر میں اَفلاکِ حیرت کا اِک اختر ہُوں

میں اُن ﷺ کا اُمّتی کہلا کے بھی، احکام پر اُن کے
عمل کرتا نہیں تو فرد اِس ملّت کا کیونکر ہُوں

تتّبع میں جناب محسن رحمۃ اللہ علیہ و اقبال رحمۃ اللہ علیہ و جامی رحمۃ اللہ علیہ کے
خوشا قسمت کہ مَیں بھی مدحتِ حضرت ﷺ کا خوگر ہُوں

خُدا کے فضل سے محمودؔ اور آقا ﷺ کی رحمت سے
پہنچتا ہوں مدینے میں کہ قسمت کا سکندر ہُوں

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلم پر جس کے ہے سرکار ﷺ کی مِدحت کا سایہ بھی
اُسی کے سر پہ رہتا ہے سدا نُصرت کا سایہ بھی

درودِ پاکِ سرور ﷺ سے شناسا ہونٹ ہونے پر
کرم رب کا بھی پایا، رحمتِ حضرت ﷺ کا سایہ بھی

جو ممکن ہو تو جنّ و اِنس سے، افلاک سے پوچھو
نظر آیا رسول اللہ ﷺ کی قامت کا سایہ بھی؟

مسرّت ہو جو حاصل مدحِ سرکارِ معظم ﷺ کی
تو پھر نزدیک آ سکتا نہیں کُلفت کا سایہ بھی

درِ سرکارِ وَالا ﷺ سے اگر ٹکڑا مِلا تجھ کو
تو کیوں ہو گا نہ تجھ پر دولت و ثروت کا سایہ بھی

وہ راضی ہے خُدا سے، اُس سے راضی مالکِ کُل ہے — پڑا جس شخص پر سرکار ﷺ کی صحبت کا سایہ بھی
نہ پایا جس نے حُبِّ سرورِ عالم ﷺ سے کچھ حصہ — قریب اُس کے نہ آیا خوبیٔ قسمت کا سایہ بھی
جسے بخشا ہے حُسنِ اعتدال آقا و مولا ﷺ نے — پڑے گا اُس پہ کب اِسراف کا، خِسّت کا سایہ بھی
اُسی نے جان دی ناموسِ سرور ﷺ کے تحفظ میں — وہ جس کی زندگی پر پڑ گیا غیرت کا سایہ بھی
نہ کی جی بھر کے جس نے مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ — رہے گا لازماً اُس شخص پر شامت کا سایہ بھی
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بیمار ہم جیسے بھی پا لیں گے — رِدائے مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں خِلعت کا سایہ بھی
نہیں ہے عام دُوری ہی فقط دیں کے شعائر سے — ہے پاکستان پر سرکار ﷺ اب دہشت کا سایہ بھی

مسرّت آشنا محمودؔ ہے مدحِ پیمبر ﷺ سے
نہیں اِس پر پڑا ہے نعت سے غفلت کا سایہ بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں یادِ مدینہ میں زِ خود رفتہ ہُوا ہُوں — مجبوری میں یہ شدّتِ جذبات تو دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب کے مُحسنِ بھی، سب کے یاور بھی — اُن کا خالق بھی، آپ سرور ﷺ بھی
دیکھے گُنبد کا تُو جو منظر بھی — جاگ اُٹھے گا ترا مُقدّر بھی
میرے آقا ﷺ حبیبِ خالق کے — نُور ہیں، نُورِ رب کے مظہر بھی
کیا بڑا اِس سے معجزہ ہوتا — کلمہ پڑھنے لگے تھے کنکر بھی
زلزلے تک کو روک دیتی ہے — صاحبِ اختیار ٹھوکر بھی
شہرِ سرکار ﷺ سے گزرتے ہُوئے — بن گئی ہے نسیم، صَرصَر بھی
فیصلے کچھ نہ کچھ تو بدلیں گے — دیکھ کر مصطفیٰ ﷺ کے تیور بھی
دِل میں رکھ کر مدینے کی خواہش — کعبے کے کاٹتا ہُوں چکر بھی
کر دیے اِک نگاہِ سرور ﷺ نے — صاف عصیاں کے میرے دفتر بھی
لکھنے کو نعتِ سرورِ عالم ﷺ — پاؤں تو جبرئیل کا پَر بھی

آج بھی جو مُعاندِ اُن ﷺ کا ہے　　صاف وہ "زَنِیم" بھی ہے "اَبتَر" بھی
جس پہ چشمِ عطا ہو سرور ﷺ کی　　ہو کرم گُستر اُس پہ دَاور بھی
شاید اپنا کہیں نبی ﷺ اُس کو　　ایک خاطی کہ ہے سخنور بھی
سایہ رکھتا ہے ہُما کا سا　　شہرِ آقا ﷺ کا ہر کبوتر بھی
اپنے دَر پر بُلا ہی لیتے ہیں　　صاف تو ہو کِسی کا اندر بھی
وائے، تنقیص کر رہا ہو کوئی　　اُمّتی مصطفیٰ ﷺ کا ہو کر بھی
ہو گا اگلے جہان میں محمودؔ
آبِ طیبہ ہی آبِ کوثر بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں ہو میرا خواہاں قابضِ اَرواح بھی　　مجھ پہ یوں فرمائے احساں قابضِ اَرواح بھی
ہو کبھی شہرِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ میں　　میری جانب گرمِ جولاں قابضِ ارواح بھی
جب خُدائے پاک اور سرکار ﷺ کا ہوتا ہے حکم　　تب بجا لاتا ہے فرماں قابضِ اَرواح بھی
ہوں تمنّائی بقیعِ پاک میں آرام کا　　ہے تمنّا کا نگہباں قابضِ اَرواح بھی
حکم دفنِ شہرِ آقا ﷺ کا مجھے دے گا خُدا　　اِک ہے اِس خواہش کا عنواں قابضِ اَرواح بھی
جب بقیدِ زندگی آتا ہوں طیبہ میں نظر　　دیکھ کر ہوتا ہے حیراں قابضِ اَرواح بھی
خواہشِ تدفینِ شہرِ نُور کے احساس سے　　میں بھی ہوں مسرُور، خنداں قابضِ اَرواح بھی
دُور اب تک ہے بقیعِ پاک بھی محمودؔ سے
اور ہے اِس سے گریزاں قابضِ اَرواح بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوں پریشاں حال خاصا آج پھر　　ہو نگاہِ لُطف آقا ﷺ! آج پھر
دِل میں یادِ مصطفیٰ ﷺ نے گھر کیا　　چل پڑا ہُوں سُوئے طیبہ آج پھر
مُلہمانہ ہو گیا اِک شعرِ نعت　　ہُوں بھری محفل میں تنہا آج پھر

دفن ہوں خاکِ بقیعِ پاک میں — دیکھ لوں شاید یہ سپنا آج پھر
آج پھر سرکار ﷺ اِس پر اِلتفات — در پہ آ بیٹھا ہے منگتا آج پھر
حنظلِ عصیاں سے دِلوائیں نجات — جڑ پکڑتا ہے یہ بُوٹا آج پھر
روشنی نُورِ نبوّت سے مِلے — ہو شبِ غم کا سویرا آج پھر
دِل کی ہیں محمودؔ یہ خوش بختیاں
اسمِ سرور ﷺ پر یہ دھڑکا آج پھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سُنّتِ حبیبِ خُدا ﷺ درسِ گاہِ عجز — پایا ہے اِنکسار سے اُمّت نے جاہِ عجز
بے شُبہہ ہے وہ شخص نظر میں کریم ﷺ کی — جو شخص بھی ہے رَاہروِ شاہراہِ عجز
اُن پر نگاہِ لُطف و عنایت نبی ﷺ کی ہے — جس جس نے لے رکھّی ہے جہاں میں پناہِ عجز
آقا ﷺ کو مُلتفِت کِیا احوال پر مرے — کِردار ہے مدینے میں میرا گواہِ عجز
رحمت کے سائباں تلے آئیں گی موج میں — سر پر سجا کے رکھیں گے جو بھی کُلاہِ عجز
پُرنور دِل مدینے میں سرکار ﷺ نے کِیا — دوڑائی اِردگرد جو ہم نے نگاہِ عجز
روشن شبانہ روز کیے ہیں غفور نے — ہے شامِ اِلتفاتِ نبی ﷺ سے پگاہِ عجز
محمودؔ مجھ پہ خاص کرم ہے حضور ﷺ کا
روشن ہُوا ہے مہرِ عقیدت سے ماہِ عجز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کی ہستی ہے کارگاہِ ہستی میں — جو ہر اِک کی ساتھی ہے کارگاہِ ہستی میں
خود حضور ﷺ آ جائیں جس کِسی کے سونے میں — بس اُسی کی چاندی ہے کارگاہِ ہستی میں
جب اُڑان بھرتا ہے، شہرِ طیبہ جاتا ہے — فکر کا جو پنچھی ہے کارگاہِ ہستی میں
کارگاہِ ہستی سے جائے نامِ آقا ﷺ پر — زندگی جو اپنی ہے کارگاہِ ہستی میں
ہے بندھی ہُوئی ذکرِ سرورِ دو عالم ﷺ میں — سانس کی جو ڈوری ہے کارگاہِ ہستی میں

موت مجھ کو آئے گی شہرِ سرورِ کُل ﷺ میں　　اِتنی تو تسلّی ہے کارگاہِ ہستی میں
ہیں گزرتے کچھ لمحے نعت کے علاوہ بھی　　بس یہی خرابی ہے کارگاہِ ہستی میں
مادحِ پیمبر ﷺ ہے یہ رشیدؔ بچپن سے
روشن اِس کا ماضی ہے کارگاہِ ہستی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس طرف فرمائیں گے سرور ﷺ نظر　　کام آئے گی سرِ محشر نظر
ابرِ رحمت کا ترشّح پائے گی　　ڈالے تو روضے پہ چشمِ تر نظر
کھول دے گی راستہ فِردوس کا　　سرورِ کونین ﷺ کی رَہبر نظر
ہو گا بخشش کا قبالہ ہاتھ میں　　وہ جو فرمائیں گے احقر پر نظر
ہو گئے روشن شبِ معراج میں　　پڑ گئی جب ماہ و اختر پر نظر
مصطفیٰ ﷺ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں　　دیکھ لیتی ہے ترے اندر نظر
عُمر بھر کی تشنگی مِٹ جائے گی　　جب کریں گے وہ ﷺ لبِ کوثر نظر
وہ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ" ہیں سبھی　　آتے تھے سرور ﷺ جنھیں اکثر نظر
پُر معاصی ہم بھی، اپنی آنکھ بھی　　دیکھ پائے تو اِنھیں کیونکر نظر
مایۂ حُبِ پیمبر ﷺ کیا مِلا　　ہو گئی ہے بے نیازِ زر نظر
جب سے دیکھا گُنبدِ پُرنُور کو　　ہو گئی ہے تب سے کچھ بہتر نظر
جو بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی آپ ﷺ نے　　خواب میں آتی ہے وہ چادر نظر
زندگی تیری سنورتی جائے گی　　تو بھی دستورِ نبی ﷺ پر کر نظر
دیکھ لیتی ہے بفضلِ کبریا　　عتبۂ سرکار ﷺ کا منظر نظر
ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ جی
خالقِ کونین کی مظہر نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری خاطِر مدینے کے ہیں صائبِ منجمد لمحے — رَواں لمحے ہُوئے مغلوب، غالِب منجمد لمحے
لگایا جس نے دِل محبوبِ ربِ ہر دو عالم ﷺ سے — وہ پائے گا مدینے میں مناسب منجمد لمحے
نظر کے سامنے ہو قُبّۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ — تو یوں بندے کو بخشیں گے مراتب منجمد لمحے
جو لمحے یادِ آقائے عوالم ﷺ میں نہیں گزرے — ترے کِردار کے وہ ہیں محاسب منجمد لمحے
مجھے ہمراہ لے جانے کی خاطِر، شہرِ آقا ﷺ سے — چلے تھے رَقص کرتے میری جانِب منجمد لمحے
مِرے جو ۹۲ء میں گُزرے غارِ ثور کے اندر — وَفا و صِدق کے پائے تھے طالِب منجمد لمحے
جو گُزرے گُنبدِ آقا ﷺ کے آگے، وہ قیامت تک — مِرے دِل سے نہ ہو پائیں گے غائب منجمد لمحے

ہُوئے محمودؔ کو حاصِل جو قدمینِ پیمبر ﷺ میں
گئے دے کر وہ لمحات عجائب منجمد لمحے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر نہ سکتا تھا سِوا اُن کے کوئی کایا پلٹ — سرورِ کونین ﷺ نے دُنیا کی دی کایا پلٹ
کی جو آقا ﷺ نے، وہی ہے سرمدی کایا پلٹ — گُفتنی ہے یہ، یہی ہے وَاقعی کایا پلٹ
قادرِ مطلِق کے ایما پر، اُسی کے حکم سے — قُدرتِ سرور ﷺ نے کر دی قُدرتی کایا پلٹ
کفر و ظلمت سے ہٹی دُنیا، ہے توحید آشنا — ہو گئی آقا ﷺ کے دَم سے دَہر کی کایا پلٹ
علم و دَانش میں ہُوئے یکتا، جو تھے جاہل اُجڈ — آخرش، فرما رہے تھے سیّدی ﷺ کایا پلٹ
تھی تعجب خیز یہ چشمِ فلک تک کے لیے — اِس جہاں کی دی نبی ﷺ نے جس گھڑی کایا پلٹ
چہرے بھی روشن کیے آقا ﷺ نے لیکن اصل میں — دِل بدل ڈالے کہ یہ تھی باطنی کایا پلٹ
ایک تہذیبِ نَوی کی، دُوسری سرکار ﷺ کی — اِک حقیقی ہے تو دُوجی کاغذی کایا پلٹ

اِس صراطِ رَاست پر محمودؔ چلنا چاہیے
کی جو آقا ﷺ نے جہاں میں معنوی کایا پلٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت کا یوں بھرم رہا محشر کی دُھوپ میں — لُطفِ شہِ اُمم ﷺ رہا محشر کی دُھوپ میں

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم جن پہ پڑ گئی
اُن کو نہ کوئی غم رہا محشر کی دُھوپ میں

آنکھیں تو رکھیں بند، پر قلبِ عزیز میں
سرکار ﷺ کا حرم رہا محشر کی دُھوپ میں

دِیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنّا میں، دوستو!
اُٹھتا مِرا قدم رہا محشر کی دُھوپ میں

میزاں پہ ہم نے اسمِ حبیبِ خُدا ﷺ لیا
تو سامنے اِرم رَہا محشر کی دُھوپ میں

تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ میں جس کے عمل رہے
وہ شخص محترم رہا محشر کی دُھوپ میں

اپنی طرف تھی چشمِ شفاعت حضور ﷺ کی
ہر خوف کالعَدم رہا محشر کی دُھوپ میں

ہم پر حضورِ پاک ﷺ کے اَلطاف خاص کا
اِک سایۂ کرم رہا محشر کی دُھوپ میں

فضلِ نبی ﷺ سے حِدّتِ خورشید ختم تھی
کچھ چشم میں جو نم رہا محشر کی دُھوپ میں

پڑھتے رہے درود ہم اور سر بخم رہے
جب تک تو دَم میں دَم رہا محشر کی دُھوپ میں

جو سیرتِ حضور ﷺ کا دِل سے تھا مُتّبع
وہ صاحبِ حَشَم رہا محشر کی دُھوپ میں

محمودؔ جس سے نعت مَیں لکھتا رہا مُدام
وہ ہاتھ میں قلم رہا محشر کی دُھوپ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہستی حضور ﷺ ہی کی تھی جس کو مِلا شرف
دیکھا نہیں ہے ذاتِ خُدا کو تو اور نے

مہمان لامکاں پہ خُدا کے تو تھے نبی ﷺ
کچھ میزبانی آپ کی، کی جبلِ ثور نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی مِدحتوں کا یہ مرکزی ہے نُکتہ
ہے نعت گوئے سرور ﷺ پہلا تو حق تعالیٰ

اِس میں تو کام آئے اِخلاص قلب و جاں کا
مدحِ نبی ﷺ میں کیسے تشبیہ و اِستعارہ

آقا حضور ﷺ کی ہے مِدحت مِرا اثاثہ
کب زندگی کا خالی اِس سے ہے کوئی لمحہ

ہوں گے جو پیشِ خالق میں اور میرا خامہ
کام آئے گا مدیحِ سرکار ﷺ کا حوالہ

آقا ﷺ سے بے تعلّق کو اپنا مت سمجھنا
”مَنْ جَرِّبَ الْمُجَرِّبْ حَلَّتْ بِہِ النَّدَامَہ“

قوسین کا تقرّب سجتا بھی تھا اُسی کو
عنقا تھا جس کا سایہ، جو نُور تھا سراپا

کیسے قریب آئے مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ کے
میزاں کا کوئی کھٹکا، دوزخ کا کوئی خدشہ

تشویق حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ کی یہ ہے
عتبہ کی ضوفشانی، قدمین کا نظارہ

اوقات میری کیا ہے، ہاتھوں سے اُن کو چھوؤں
لیتی ہیں بس نگاہیں اُن جالیوں کا بوسہ

رحمان کا کرم ہے، سرکار ﷺ نے دیا ہے
"صَلِّ عَلٰی" کا خِلعت اور نعت کا لبادہ

دُنیا میں ہم معزز اور محترم کبھی تھے
راہِ نبی ﷺ جو چھوڑا، اپنا ہُوا کباڑہ

محمودؔ جس کو نسبت سرکار ﷺ سے نہیں ہے
اِس سے نہیں ہے مُمکن اپنا تو کوئی رشتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بات مدحِ سیّد اَبرار ﷺ کی چلی
کی اہلِ دِل نے صُورتِ اشعار دِل کی بات

سرکار ﷺ ہی سُنیں گے، کریں گے وہی مدد
اہلِ دُوَل کے آگے ہے بیکار دِل کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام سرور ﷺ کے جو تھے رب کی رِضا کے تابع
ہو حیات اپنی پیمبر ﷺ سے وَفا کے تابع

دی جو توفیق خُداوندِ جہاں نے مجھ کو
نعت کے شعر ہُوئے طبعِ رسا کے تابع

ہر جہاں زیرِ اثر رحمتِ سرکار ﷺ کے ہے
یوں، عوالَم ہیں نبی صَلِّ عَلٰی کے تابع

منزلِ حُبِّ پیمبر ﷺ پہ وہ پہنچائے گا
رَاستہ جو بھی ہو صِدق و صِفا کے تابع

بے وفائی تو جہنم ہی میں لے جائے گی
یوں کہ جنّت ہے پیمبر ﷺ سے وَفا کے تابع

وہ پسندیدۂ خلاقِ دو عالم ہو گا
جو ہُوا کام پیمبر ﷺ کی رِضا کے تابع

شک نہیں اِس میں کہ وہ رَاندۂ درگاہ ہُوا
جو مدینے میں رہا اپنی اَنَا کے تابع

ہر دُعا میری ہے آقا ﷺ کے درِ اقدس پر
چشمِ اِخلاص کی گھنگھور گھٹا کے تابع

شہرِ آقا ﷺ کے کبوتر ہیں نظر میں مِری
کِس لیے میرا مقدّر ہو ہُما کے تابع

وجہِ خوشنودیٔ سرکار ﷺ اِسے ہونا تھا
کِس لیے نعت ہُوئی آج رِیا کے تابع

وِرد تم "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کا رکھنا
کام محمودؔ ہے یہ حکمِ خُدا کے تابع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَس گھولتی ہیں کان میں باتیں حضور ﷺ کی — ہر حکمِ شاہِ دو سرا ﷺ فردوسِ گوش ہے
طاعت رسولِ پاک ﷺ کی، طاعت اُسی کی ہے — رحمان کا یہ فیصلہ فردوسِ گوش ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جتنا بھی طیبہ کا شیدا فرشتہ — یہاں آ نہ پائے دوبارہ فرشتہ
تُو کرتا رہے مدحِ آقائے عالم ﷺ — تو کرتا رہے تیرا چرچا فرشتہ
حبیبِ خُدائے دو عالم ﷺ کے پیچھے — لگاتا ہے پھیرے پہ پھیرا فرشتہ
سِکھائے پیمبر ﷺ کو، ممکن کہاں ہے — ہے اُن کا تو حاجب بچارا فرشتہ
جو میزاں پہ نعتِ پیمبر ﷺ پڑھے تُو — تو جنّت کا لائے قبالہ فرشتہ
دُعا ہے، مجھے سال میں لے کے جاتے — کم از کم تو دو بار طیبہ فرشتہ
مِری جاں نکالے دیارِ نبی ﷺ میں — کرم مجھ پہ کر دے قضا کا فرشتہ
پیمبر ﷺ ہیں محمودؔ اِس کے بھی مالک
بجا لائے ہر حکمِ آقا ﷺ فرشتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِکتسابِ نُور کو ہیں پیشِ سرور ﷺ مُلتَمِس — شاہِ خاور مُلتَمِس ہے، ماہ و اختر مُلتَمِس
کبریا! ہم کو بھی تو محبوب ﷺ کی اُمّت میں بھیج — خالقِ عالَم سے تھے سارے پیمبر ﷺ مُلتَمِس
سرورِ کونین ﷺ کی جس نے بھی چوکھٹ دیکھ لی — اور کِسی دَربار سے ہو گا وہ کیونکر مُلتَمِس
اِذنِ رب سے ہر مُداوائے الَم کے واسطے — ہوتا ہے دَربارِ سرور ﷺ ہی سے احقر مُلتَمِس
التماسِ اِذنِ گویائی بھی آقا ﷺ ہی سے کی — دیکھے دُنیا نے کہ تھے مٹھی میں کنکر مُلتَمِس
خالقِ کون و مکاں کی بارگاہِ لُطف میں — لُطفِ آقا ﷺ کو ہے میرا قلبِ مضطر مُلتَمِس
اپنی اُمّت پر نگاہِ مرحمت فرمایئے — آپ سے آقا ﷺ! ہیں سب عامی برابر مُلتَمِس
رُستگاری کے لیے محمودؔ کی، محشر کے دِن
مُلتفِت سرکار ﷺ ہوں، یہ ہے سخنور مُلتَمِس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں یہاں احقر پہ جب سرکارِ والا ﷺ مُلتفِت حشر کے دِن ربّ عالَم کیوں نہ ہو گا مُلتفِت
سیرتِ سرور ﷺ پہ کرنا چاہیے دِل سے عمل حال ایسا ہو تو ہو جائے گا فردا مُلتفِت
گرد سُرمہ بھی بنی اور میرے سر کا تاج بھی جب سر آنکھوں پر ہُوئے ذرّاتِ طیبہ مُلتفِت
جس کی گردن عتبۂ سرکار ﷺ کی جانب جُھکی کبریا کو اُس طرف دیکھے گی دُنیا مُلتفِت
جو مگن وِردِ درودِ سرورِ کُل ﷺ میں ہُوا خالقِ کونین اُس بندے پہ ہو گا مُلتفِت
وہ نگاہِ خالقِ کون و مکاں میں آ گیا ہو گئے جس کی طرف سرکارِ والا ﷺ مُلتفِت
جو رہا مخلوقِ خلّاقِ دو عالَم کا محبّ رب کرم فرما ہُوا اُس پر تو آقا ﷺ مُلتفِت
میں رَسا شہرِ پیمبر ﷺ میں ہُوا تو ہو گیا ظلمتِ قسمت پہ طیبہ کا سویرا مُلتفِت
قعرِ دریا میں پُکارا مَیں نے جب سرکار ﷺ کو ناؤ پر ہوتا ہُوا دیکھا کِنارہ مُلتفِت
اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ سے حاضری طیبہ میں ہو آؤں واپس تو پیمبر ﷺ ہوں دوبارہ مُلتفِت

مِدحتِ سرکار ﷺ کا محمودؔ سرمایہ مِلا
مجھ سے مُفلِس پر ہُوئی ہے یوں بھی مایہ مُلتفِت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر بہ سر ہے برہنگی، جب تک شعر پر نعت کا لباس نہیں
دُور طیبہ سے جب نہیں ہُوں مَیں یاس و حرماں بھی اپنے پاس نہیں
یہ درودِ رسولِ رب ﷺ پڑھنا کیا مرا ہدیۂ سپاس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک شفیعِ حشر ﷺ و محشر لازِم و ملزُوم ہیں میں سمجھتا ہوں، برابر لازِم و ملزُوم ہیں
فہمِ قُرآنِ خُدائے پاک سے واضح ہُوا ذاتِ حق اور اِس کا مظہر لازِم و ملزُوم ہیں
یہ بُصیری کی صحت یابی سے ظاہر ہو گیا نعتِ سرور ﷺ اور چادر لازِم و ملزُوم ہیں
ہے مؤثر ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ دونوں طرف آبِ رقّت اور کوثر لازِم و ملزُوم ہیں
مصطفیٰ سے اُن کے اہلِ بیت ہیں، اَصحاب ہیں شاہِ خاور، ماہ و اختر لازِم و ملزُوم ہیں

گُنبدِ سرور ﷺ کو طیبہ میں پہنچ کر دیکھنا
یہ بصارت اور یہ منظر لازِم و ملزُوم ہیں

کیفیت حُبِّ نبی ﷺ کی یہ بتاتی ہے ہمیں
رقصِ اُلفت اور قلندر لازِم و ملزُوم ہیں

چھوڑتا اِس کو یا اُس کو، نامناسب بات ہے
حمدِ رب، نعتِ پیمبر ﷺ لازِم و ملزُوم ہیں

ہو سفر شہرِ رسولُ اللہ ﷺ کی جانب اگر
راہ، رہرو اور رہبر لازِم و ملزُوم ہیں

دیکھنے والوں کو اِک مدّت ہُوئی ہے دیکھتے
شہرِ آقا ﷺ اور کبوتر لازِم و ملزُوم ہیں

لُطف و اِکرام نبی ﷺ محمودؔ پر اِتنا ہُوا
نعتِ آقا ﷺ اور سخنور لازِم و ملزُوم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ جو تقلیدِ خُدائے کُل ہے
نعت کہنے سے مکمل ہے فراغِ خاطر

اِتنی آسودگی دُنیا میں کہاں مِلتی ہے
شہرِ آقا ﷺ میں مسلسل ہے فراغِ خاطر

ہے درود آقا و مولا ﷺ کا زبانِ دِل پر
آج ایسا ہے تو پھر کل ہے فراغِ خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکارِ پیمبر ﷺ ہی کی ہے سرمدی خوشبو
ہر دُوسری خوشبو تو رہی کاغذی خوشبو

نعتوں سے نکلتی ہے جو اِک مقصدی خوشبو
ہے باطنی اور معنوی اور قُدرتی خوشبو

سرکار ﷺ نظر آتی ہے عنقا وہ بہ ہر سُو
اِک نظمِ اُخوّت کی جو تھی باہمی خوشبو

تم پُھول عقیدت کے تو اَشعار میں ڈھالو
بُستانِ مدینہ سے چلی آئے گی خوشبو

وہ آپ ﷺ کے دربارِ گُہر بار میں پہنچا
درکار تھی جس شخص کو بھی سیّدی ﷺ خوشبو

جو گُلشنِ مدّاحِ سرکار ﷺ سے گُزرا
اُس شخص کی تو ساری رہی زندگی خوشبو

جی اچھا ہُوا، ساتھ جو رقّت نے دِیا تھا
سرکار ﷺ کی یادوں میں مِلی شبنمی خوشبو

محمودؔ کو آقا ﷺ نے تعطُّر سے نوازا
ہے نعت کی اِس کی تو سبھی شاعری خوشبو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی پائیں وفائیں مُعطّر   ہوائیں مُعطّر، گھٹائیں مُعطّر
مُعنبّر دِیارِ پیمبر ﷺ کی یادیں   درودِ نبی ﷺ کی صدائیں مُعطّر
بیاں عِطر زا اہلِ بیتِ نبی ﷺ کا   صحابہ رضی اللہ عنہم کی پائیں وفائیں مُعطّر
بُوئے نعت میں لپٹی ہیں عرضیاں سب   ہیں اِس عطر سے اِلتجائیں مُعطّر
حفاظت میں ناموسِ آقا ﷺ کی، غازی   نئے سے نئے گُل کِھلائیں مُعطّر
سبھی لوگ ہیں خوشبوؤں میں نہائے   ہیں سب زائروں کی اَدائیں مُعطّر
حریمِ پیمبر ﷺ کی خوشبوئیں سُونگھیں   مدینے سے سب گھر کو جائیں مُعطّر
جو محمودؔ آئیں مدینے سے ہو کر
زباں سے وہ نہریں بہائیں مُعطّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا کی رات رَب کے دِیدار کے مَواہِب   محبوب ﷺ سے تھے خالق کے پیار کے مَواہِب
ہیں زائروں پہ اُن ﷺ کے دَربار کو مَواہب   طیبہ میں پا رہے ہیں معیار کے مَواہِب
دیکھیں جو لوگ ہم کو، سوچیں جو ہم مسلماں   کم تو نہیں ہیں ہم پر سرکار ﷺ کے مَواہِب
ہم اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے بھی، اَصحاب رضی اللہ عنہم کے بھی مادِح   یوں پانچ کا کرم ہے تو ہیں چار کے مَواہِب
جاتا ہے جو مدینے اِخلاصِ قلب لے کر   اُس شخص پر ہیں شاہِ اَبرار ﷺ کے مَواہِب
قوسین کا تقرُّب ہی دیکھتا رہا تھا   نُورِ نبی ﷺ پہ رَب کے اَنوار کے مَواہِب
مجھ کو لگایا اُس نے توصیفِ مصطفیٰ ﷺ پر   احقر پہ بے گماں ہیں غفّار کے مَواہِب
احکام مانتے ہیں محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کے
خوش بخت پا رہے ہیں کِردار کے مَواہِب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِیٔ سرکار ﷺ میں اَشعار کی آمد   افکار کی دُنیا میں ہے معیار کی آمد
حُوران و ملائک تھے کھڑے سارے دو رویہ   تھی عرش پہ جب احمدِ مختار ﷺ کی آمد

مولودِ پیمبر ﷺ کی محافل ہی کے باعث — برسات کی مانند ہے اَنوار کی آمد
دُنیا میں ہر اِک مومنِ کامل کے لیے ہے — پیغامِ مسرّت شہِ اَبرار ﷺ کی آمد
فرماتے ہیں سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی مِدحت — ہے طیبہ میں یوں مجھ سے دِلِ اَفگار کی آمد
مہجوریٔ طیبہ میں ہے سرکار ﷺ کی مِدحت — گویا ہے پئے نعت یہ افکار کی آمد
پہلے تو نبی علیہ السلام سارے مُبَشّر تھے کِسی کے — آخر میں ہُوئی قافلۂ سالار کی آمد

محمودؔ کِیا ذکرِ پیمبر ﷺ تو ہُوئی ہے
بارانِ عنایات کی بوچھار کی آمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شہرِ پیمبر ﷺ تو بہاروں کا ذخیرہ — گُنبد کا نظارہ ہے نظاروں کا ذخیرہ
پڑھتے ہی چلے جانا درود اپنے نبی ﷺ پر — یہ ایک خزانہ ہے خزانوں کا ذخیرہ
ایک چشمِ عنایاتِ پیمبر ﷺ میں ہے پنہاں — غُفرانِ معاصی کے اشاروں کا ذخیرہ
فرمائے تھے جب رب نے نبی ساری اکٹھے — اقصیٰ میں ہُوا سارے زمانوں کا ذخیرہ
یہ شہرِ پیمبر ﷺ ہے، یہاں دیکھا ہے ہم نے — دُنیا کی سبھی زندہ زبانوں کا ذخیرہ
کافور ہے ظلمت تو اَندھیرے ہوئے عَنقا — حرمین میں دیکھا ہے اُجالوں کا ذخیرہ
قُرآن کی آیات میں دیکھو تو مِلے گا — سرکار ﷺ کی سیرت کے مقالوں کا ذخیرہ
رحمت جو نبی ﷺ سارے جہانوں کے لیے ہیں — رحمت میں ہُوا سارے جہانوں کا ذخیرہ
طیبہ سے مُڑے ہم تو رہی ساتھ مسرّت — جاتے ہُوئے ہمراہ تھا نالوں کا ذخیرہ
چوکھٹ پہ پیمبر ﷺ کی، زباں گنگ ہُوئی تھی — تھا ذہن میں پہلے تو خیالوں کا ذخیرہ
لب پر تھا درود، آگے نکیرین کھڑے تھے — نابُود ہُوا اُن کے سوالوں کا ذخیرہ

محمودؔ ہے جس دِل میں پیمبر ﷺ کی عقیدت
اِس میں تو نظر آتا ہے جذبوں کا ذخیرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزاں پہ جب نبی ﷺ کی نگاہِ کرم ہُوئی — حرفِ غلَط اِک پل میں مِری فردِ جُرم تھی
تھوڑا بہت درود بھی ہم نے پڑھا تو تھا — چاہے ہماری جتنی بُری فردِ جرم تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہمیت سرکار ﷺ نے اِس کی بتائی، اِس لیے — میرے دِل میں حُبِّ شہرِ رب سمائی اِس لیے
میرے آقا ﷺ! یہ ہے تقلیدِ خُدائے ذُوالجلال — کر رہا ہوں آپ ﷺ کی مِدحت سرائی اِس لیے
آ گئی جب یاد محبوبِ خدا ﷺ کے شہر کی — میری آنکھوں میں نمی فی الفور آئی اِس لیے
سب کو مِلتی ہے یہیں سے، جو بھی شے مطلوب ہو — مجتمع آقا ﷺ کے دَر پر ہے خُدائی اِس لیے
آپ ﷺ کے دَر پر پذیرائی سے حاصل ہے سکُوں — مجھ کو خوش آئی وَطن سے بھی جُدائی اِس لیے
رب سے مانگی ہے محبّت سرورِ کونین ﷺ کی — صِرف ممکن ہو سکی طیبہ رَسائی اِس لیے
یہ جہاں بھر کی شہنشاہی سے ہے بڑھ کر کہیں — شہرِ آقا ﷺ میں کیے جاؤ گدائی اِس لیے
سرور و سردارِ ہر عالَم ﷺ کی ہے تلقین یہ — مُلتزَم کے سامنے گردن جُھکائی اِس لیے
روشنی یہ ہے جو پہنچاتی ہے رب کے نُور تک — شمعِ حُبِ مصطفیٰ ﷺ دِل میں جلائی اِس لیے
ہو گا دیدارِ رسولِ پاک ﷺ ہم کو اُس جگہ — رب نے راہِ جنّتِ ماویٰ دِکھائی اِس لیے
اِلتجاؤں کی پذیرائی کی جا قدمین ہے — ہے ضروری بات اِس جا اِلتجائی اِس لیے
تھا شغف "صَلِّ علیٰ" سے، رُستگاری کی سَند — رحمتِ رحمان نے مجھ کو تھمائی اِس لیے
خواہشِ دفنِ بقیعِ پاک تھی محمودؔ کی
بات رب کو اُس نے اندر کی سُنائی اِس لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پہلی نظر گُنبدِ سرور ﷺ پہ پڑے گی — چمکے گا مقدّر کا ستارہ بھی تمھارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مان لے گی پیمبر ﷺ کا وَاسطہ قُدرت — کرے گی حشر کا آسان مرحلہ قُدرت
درودِ پاک کو اپنے عمل میں رَاسخ رکھ — کرے گی لُطف و کرم کا مظاہرہ قُدرت

نہیں حضور ﷺ سے اُلفت تو ہم نہیں مُسلم   بتا رہی ہے یہی دیں کا ضابطہ قُدرت
جنھیں حضور ﷺ سے رشتہ نہیں عقیدت کا   کرے گی بند سب ایسوں کا ناطقہ قُدرت
نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل کتنی کرتے ہیں   بروزِ حشر یہی لے گی جائزہ قُدرت
عقیدہ رکھ کہ بہت اختیار ہیں اُن ﷺ کے   خُدا نے دی ہے پیمبر ﷺ کو ممکنہ قُدرت
جو نعت کہنے کو احقر قلم اُٹھاتا ہے   ردیف دیتی ہے، دیتی ہے قافیہ قُدرت

جو اُن ﷺ کا واسطہ محمودؔ دے کوئی رب کو
مُعاف اُس کو کرے لاکھ مرتبہ قُدرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا بھر دے اگر میری گزارش کو تاثُّر سے   تو رحمت مصطفیٰ ﷺ کی مجھ پہ اُترے گی تواتر سے
وہاں کی تابشوں، تابانیوں کا تذکرہ کیا ہو   ہیں ذرّاتِ مدینہ تک کہیں روشن مہ و خُور سے
زِ راہِ عجز مَیں مدحِ رسولِ پاک ﷺ کرتا ہوں   خُدا محفوظ رکھتا ہے تفاخُر سے، تبختُر سے
رہیں جو جلبِ زَر سے، مَنفِعت کی طمع سے بچ کر   جو گا لیتے ہیں نعتِ سرورِ کونین ﷺ کو سُر سے
کہیں اپنائیں اہلِ ملک بھی اِس کو کہ بے شک ہے   نظامِ مصطفیٰ ﷺ برتر تبدُّل سے تغیُّر سے
کِسی دِن شہرِ آقا ﷺ میں مرے ہوتے ہُوئے لوگو!   جسَد سے میرے اُڑ جائے گا طائر روح کا پُھر سے

مفاہیم و معانی کے جہاں محمودؔ اِن میں ہیں
حدیثوں کو سمجھنا تم تفکُّر سے، تدبُّر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"قابَ قوسَینْ" سے بڑھ کر ہے قریں اور کوئی؟   قُربِ خالق میں سِوا اُن ﷺ کے، نہیں اور کوئی!
ہم جونہی طیبۂ محبوبِ خُدا ﷺ میں پہنچے   آسماں اور کوئی پایا، زمیں اور کوئی
راہِ توصیفِ نبی ﷺ سے نہ ہٹا پائے گا   کر لے تدبیر تو شیطانِ لعیں اور کوئی
فرق تو ظاہر و باہر ہے، جو سمجھے بندہ   طُور پر اور کوئی، عرش نشیں اور کوئی
شہرِ آقا ﷺ کے سِوا اور کِسی نے پائے؟   لُطف و اِکرام و عنایات کہیں اور کوئی

لوگ سرکار ﷺ کی اُلفت میں مگن پائے ہیں ۔۔۔ ہم نے طیبہ سا نہیں پایا مکیں اور کوئی
کوئی کفّار کو ''صادق'' بھی نظر آیا تھا؟ ۔۔۔ کیا سِوا اُن ﷺ کے کہیں پر تھا ''امیں'' اور کوئی
جو بُصیری نے کہی اور شفا پائی تھی ۔۔۔ نعت ایسی نہ مِلی اور کہیں اور کوئی
کوئی زُہّادِ تہی مغز سے اِتنا پوچھے ۔۔۔ ہے مدینے کے سِوا خُلدِ بریں اور کوئی
آج بھی میرے پیمبر ﷺ کے علاوہ، لوگو! ۔۔۔ ہے غریبوں کا مددگار و مُعیں اور کوئی

پوچھ کر دیکھو تو محمودؔ کہ آقا ﷺ کے سِوا
چشمِ اَفلاک نے دیکھا ہے حسیں اور کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باعث وجودِ خُلد کا ہیں یہ عظیم لوگ ۔۔۔ آقا ﷺ کے نام لیوا ہیں فِردوس مَنزلت
پڑھتے ہیں جو درود رسولِ کریم ﷺ پر ۔۔۔ وہ لوگ ہی تو گویا ہیں فِردوس منزلت
طیبہ ہی سے تو مِلتا ہے جنّت کا رَاستہ ۔۔۔ شہرِ نبی ﷺ کے شیدا ہیں فِردوس منزلت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ پر درود عام بھی ہے ۔۔۔ لب پہ اُن ﷺ کے لیے سلام بھی ہے
میرے ہونٹوں پہ رب کا نام بھی ہے ۔۔۔ دِل میں آقا ﷺ کا احترام بھی ہے
فرش پر بھی قیام ہے ان ﷺ کا ۔۔۔ آپ ﷺ کا عرش پر خرام بھی ہے
صرف محبوب ہی نہیں رب کے ۔۔۔ وقت کی ہاتھ میں زِمام بھی ہے
رب سے آقا حضور ﷺ جو لائے ۔۔۔ سب سے اچھا وہی نظام بھی ہے
ذکرِ آقا ﷺ میں منزلیں مارو ۔۔۔ اَشہبِ نفُس آج رَام بھی ہے
دینِ آقا ﷺ نے بخشی آزادی ۔۔۔ گو کہ ابلیسیت کا دَام بھی ہے
طیبہ میں ظلمتیں کہاں، لوگو! ۔۔۔ صُبح کی طرح اُس کی شام بھی ہے
ذکرِ سرکار ﷺ ہے عبادت بھی ۔۔۔ مجھ کو اپنے نبی ﷺ سے کام بھی ہے
ہے تشہّد میں حاضری کا سلام ۔۔۔ یوں تو سجدہ بھی ہے، قیام بھی ہے

میں ہوں حامد نبی ﷺ کا اور رب کا
جب کہ محمودؔ میرا نام بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ شہر حضور ﷺ کو جاؤں — دِل تو رکھتا ہوں میں بھی سینے میں
اُس سے بڑھ کر کِسی کی شان کہاں — آئے سرکار ﷺ جس مہینے میں
جو پیمبر ﷺ کے اہلِ بیت کا ہے — عافیت ہے اِسی سفینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی عظمتوں کا ہے قُرآن میں بیاں — وہ واسطہ ہیں بندہ و رحمان کے درمیاں
جائے اَماں فقط ہے پیمبر ﷺ کا آستاں — طیبہ ہے، پا سکیں گے سکینت سبھی جہاں
اُس باغ کی طرف نہیں کرتے ہیں، مُنہ خزاں — جس شہر میں حضور ﷺ ہیں، وہ باغ ہے وہاں
کرتے ہیں زائروں پہ بہت مہربانیاں — شہرِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ کے مہرباں
فرما چکا ہے اہلِ وِلا کے دِلوں میں گھر — میرے حضور سرورِ عالم ﷺ کا خانداں
سِدرہ سے آگے اُس کا تو جانا محال تھا — پاتا قدومِ پاک کا جبریل کیا نشاں
آقا حضور ﷺ! اب تو کرم کی نگاہ ہو — تڑپا رہی ہیں آپ ﷺ کے مسکن سے دُوریاں
نیّت یہ ہے رشیدؔ کہ آقا ﷺ کریں قبول
نعتوں کی شکل میں ہیں عقیدت کے اَرمغاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ! واقعات کا سُنتے ہوئے بیاں — اِنسانیت کو آ رہی ہیں جیسے ہچکیاں
آقا حضور ﷺ! آپ سے کِیا ہے چُھپا ہُوا — یارا بیان کرنے کا رکھتی نہیں زباں
حالات ہو گئے ہیں دِگرگوں، حضورِ پاک ﷺ! — پاؤں تلے ہیں آئینۂ دِل کی کِرچیاں
آقا ﷺ! جو بے گناہوں کا کرتے ہیں قتلِ عَمد — لیتے ہیں دیں کا نام اور رکھتے ہیں داڑھیاں
اُمّت پہ آپ ﷺ کی جو کیے جا رہے ہیں ظلم — کیا واقعتاً اِس کا مقدّر ہیں پستیاں

باسی ہیں اَرضِ پاک کے جتنے، اُنھیں حضور ﷺ! دہشت کی کارروائیوں سے دیجیے اَماں
جینا محال آقا ﷺ! غریبوں کا ہو گیا گرنے لگی ہیں خرمنِ ایماں پہ بجلیاں
کب تک کریں گے ظلم حضور ﷺ اہلِ اِقتدار
اِن کی اُڑیں بھی جیب و گریباں کی دھجیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق و مالِک کے ہیں محبوب ﷺ اس کے ترجماں بے نشاں ذاتِ خُدا کا اُن سے ظاہر ہے نشاں
مرجعِ جنّ و بشر ہے مصطفیٰ ﷺ کا آستاں مِدحت و توصیف آقا ﷺ میں لگی ہے ہر زباں
حشر کی حدّت میں دے گا خُنکی تذکارِ نبی ﷺ نعت گوئے آقا و مولائے عالَم ﷺ کو اَماں
ہے پسندیدہ نگاہِ رب میں وہ خوش بخت فرد حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو کرے قُربان جاں
کر نمازِ عشق و اُلفت ذکرِ سرور ﷺ میں اَدا دِل کی مسجِد میں درود و نعت کی دے کر اَذاں
رکھنا تینوں بار لب پر اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ جب نکیرینِ لَحد لینے لگیں گے اِمتحاں
اِنتہا پر جب تمازت حشر کی آ جائے گی تو بچائے گا فقط "صَلِّ عَلٰی" کا سائباں
دِل کی باتیں ہی سُنا کرتے ہیں طیبہ میں نبی ﷺ
کام آئیں گی وہاں محمودؔ جی، خاموشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تلک سرکار ﷺ! ہم سے لوگ رہتے خوش گُماں اب تو ہے مایوسیوں کی زَد میں اپنا گُل سِتاں
ہے بہت دل دوز اب سرکار ﷺ! اپنی داستاں ٹیکس اور مہنگائی اِس قصّے کی ہیں اب سرخیاں
میڈیا مادر پدر آزاد لوگوں کی زباں بدمعاشی، دین بیزاری کا ہے اب ترجماں
اب تو نظریں تک نہیں محمودؔ کی جاتیں وہاں اِتنی اونچی ہو گئیں سرکارِ والا ﷺ! پستیاں
آپ ﷺ چاہیں تو نجات اِن سے ہمیں مِل جائے گی دیکھ لیں سرکار ﷺ! ہیں ظالم ہمارے حکمراں
آپؐ سے تو کچھ بھی پوشیدہ نہیں، آقا حضور ﷺ! حالِ پاکستان ہے اب الحفیظ و الاماں
آپؐ سے سرکار ﷺ! ہے بارانِ رحمت کا سوال دین سے دُوری کی چلنے لگ پڑی ہے آندھیاں

آپ کے عُسرت زدہ مجبور سارے اُمتی
آپ ہی فرمائیے سرکار ﷺ! اب جائیں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ جب دیتی ہے میری طبع کی موزونیت
سُوجھتی ہے نعتِ آقا ﷺ کی مجھے آفاقیت

خُلقِ سرور ﷺ کا تتبّع ہو کِسی کی خاصیت
مومنیّت بھی یہی ہے اور یہی اِنسانیت

کرتا جائے گر درِ آقا ﷺ پہ دَریوزہ گری
پائے گا بندہ اِسی سے جاہ و قدر و منزلت

وِردِ "صَلِ اللہ" کا فیضان ہے، احسان ہے
دُنیا بھی اچھّی رہی ہے، اچھی ہو گی عاقبت

ربِّ عالَم کے ہیں وہ ممدوح بھی، محبوب بھی
آپ ﷺ عالی مرتبت ہیں اور گرامی منزلت

اِتّباعِ سرورِ کونین ﷺ کر لو اختیار
چاہتے ہو آپ اگر آسان اپنی مغفرت

لازِم و ملزُوم کی سی کیفیت سمجھے ہیں ہم
ہے پئے عِرفانِ رب، محبوبِ رب ﷺ کی معرفت

مدح و توصیفِ حبیبِ ربِّ عالَم ﷺ کی مِلی
مجھ کو میرے والدینِ محترم رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت

کر دیا حالات نے ثابِت کہ بے شُبہہ رہی
دُشمنِ دینِ نبی ﷺ نصرانیت، صیہونیت

مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں، مومن جُھوٹا ہو سکتا نہیں
جھوٹ مت بولو، ہو چاہے بر بنائے مصلحت

دیکھنے انوار و آثارِ رسول اللہ ﷺ کو
پائے خوش بخت آدمی شہرِ نبی ﷺ کی شہریت

لُطفِ آقا ﷺ سے ہے تدفینِ مدینہ کی اُمیّد
اپنے کِردار و عمل سے تو نہیں ہے اہلیت

پھر بھی آقا ﷺ کی نظر میں ہیں تو اُن کا ہے کرم
ہم کو تو معلوم ہے محمودؔ اپنی حیثیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پکڑ کے دامنِ سرکار ﷺ مَیں دُہائی دُوں
بروزِ حشر ہے اِس شدتِ جنوں کی طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ خُدا کے شہرِ مکرّم سے کم نہیں
پانی جو ہے یہاں کا، وہ زمزم سے کم نہیں

گُزرے جو یادِ سرورِ کونین ﷺ سے تہی
عیدِ سعید ماہِ محترم سے کم نہیں

کم مائیگی فہم کے احساس کے تلے — شرمندگی کے اَشک تو شبنم سے کم نہیں
جس کی نہ آنکھ نعت کو پڑھتے ہوئے کُھلے — صُبحِ مسرّت اُس کو شبِ غم سے کم نہیں
ہجرِ مدینہ میں جو کِیا خود پہ زہر خند — ایسی ہنسی تو گریۂ پیہم سے کم نہیں
جو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ مجھے مِلیں — خوشیاں جو ہیں، وہ ضربِ دَما دَم سے کم نہیں
مجذوبِ مصطفیٰ ﷺ کے گلے کا جو ہار ہو — وہ ایک دھجی ہی سہی، پرچم سے کم نہیں
جس رَات کو نہ مجھ سے ہُوا شعرِ نعت کا — میرے لیے وہ رات جہنم سے کم نہیں
شہرِ نبی ﷺ کی دُھوپ میں بھی ایک لُطف ہے — وہ بھی تو جلوۂ گُل و شبنم سے کم نہیں
مسرُور کُن ہے شہرِ پیمبر ﷺ کی حاضری — مہجوریٔ مدینہ تپِ غم سے کم نہیں
وِردِ درود میں کبھی آئے نہ کچھ کمی — خواہش یہ میری، ذوقِ منظّم سے کم نہیں

محمودؔ محترم ہے دیارِ نبی ﷺ کی خاک
ہر ذرّہ اِس کا دام سے، دِرہم سے کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ سرکار ﷺ کو جس نے بنایا رَہنما — صاحبِ عِرفاں وہی تو ہے پئے صِدق و صفا
کج کُلاہی چھوڑ کر، دُنیا کی شاہی چھوڑ کر — پائی عزّت، جو بنا آقا ﷺ کے کوچے کا گدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عتبۂ سرکار ﷺ پر جس شخص نے سر رکھ دیا — گویا اس نے بارگاہِ رب میں محضر رکھ دیا
دِل کے اندر جب سے یادِ مصطفیٰ ﷺ نے گھر کیا — طاقِ نِسیاں پر حسابِ حشر کا ڈَر رکھ دیا
پایا جب سرمایۂ حُبِ مصطفیٰ ﷺ کا قلب میں — اِک طرف ہم نے نصابِ ثروت و زَر رکھ دیا
حاضری ہوتی ہی رہتی ہے مِری حرمین میں — میرے پاؤں میں خُدا نے ایسا چکر رکھ دیا
مجھ کو تھا احساس بھی ناکردہ کاری کا، جبھی — بُقچۂ شرم و ندامت اُن ﷺ کے دَر پر رکھ دیا
جب عمل میرے تُلے، تو سامنے میزان پر — دَرگزر کا، عُفو کا آقا ﷺ نے دَفتر رکھ دیا
عظمتِ آقا ﷺ کو جس نے ماپنے کی بات کی — عقل پر اِس کی، خُدا نے گویا پتھر رکھ دیا

لُطف فرماتے ہُوئے سرکارِ وَالا ﷺ نے رشیدؔ
اِک کُلاہِ نعت گوئی میرے سر پر رکھ دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کو جانے میں کیسا تأمّل
نہ اس میں کبھی مجھ کو ہو گا تأمّل

تصوّر میں آقا ﷺ کے "صلِّ علٰی" ہو!
ہے کب اِس حوالے سے زیبا تأمّل

مقامِ نبی ﷺ سے فرو پا کے فقرہ
کیا مَیں نے بروقت پسپا تأمّل

حجازِ مُقدّس کو جانے میں میری
مکمل ہے تیاری، عنقا تأمّل

چلو حفظِ ناموسِ محبوبِ رب ﷺ کو
ہو کیوں عزم میں، وَا دریغا، تأمّل

علاقہ نہ سُنّت سے جس کام کا ہو
کرو اِس کو کرنے میں خاصا تأمّل

تری آنکھ یادِ نبی ﷺ میں تو نم ہو
کرے گی نہ رَحمت کی برکھا تأمّل

ہو محمودؔ گر بات شہرِ نبی ﷺ کی
بجا حاضری ہے تو بے جا تأمّل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاشقِ شہرِ پیمبر ﷺ ہُوں تو شیدائے حجاز
یوں سمائی ہے مِرے قلب میں دُنیائے حجاز

سر کے خُلیوں پہ پَر اَفشاں جو ہے سودائے حجاز
"دِل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز"

شہر ہے سرور و سرکارِ جہاں ﷺ کا طیبہ
مُلک جو میرے پیمبر ﷺ کا ہے، کہلائے حجاز

اِس کے اشعار سے تم اُس کی حقیقت بُوجھو
شاعرِ نعتِ نبی ﷺ صِرف ہے دَانائے حجاز

قُبّہ و مینارِ نبی ﷺ ہی کی دَرخشانی ہے
جس سے ہے نُور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

جَسَد و روح کو عصیاں نے کیا ہے مجروح
رُخ نہ کیوں ہوتا مِرا سُوئے مُداوائے حجاز

رقصِ بہجت کا جواز اِس سے زیادہ کیا ہو
لب مئے اُنس سے تر، ہاتھ میں مینائے حجاز

ساکنِ مُلکِ عرب مالکِ ہر ہر جا ہیں
آقا و مولائے جہاں، آقا و مولائے حجاز

روضۂ سرکارِ دو عالَم ﷺ ہے ضیا کا منبع
اِس کی تابانیاں ہر مُلک میں پھیلائے حجاز

شہرِ سرکار ﷺ کی جانِب ہے تگ و دَو ساری — ہر دلِ زندہ نظر آیا ہے جُویائے حجاز
دِل سے وہ خالق و مالک کا نہ شاکر کیوں ہو — نام لیوا جو پیمبر ﷺ کا پہنچ جائے حجاز
غوثؒ و خواجہؒ ہوں، مُجدِدؒ ہوں شہاب الدّیںؒ ہوں — ندّیاں ساری ہیں۔ سرکار ﷺ ہیں دَریائے حجاز
دُور اَمراض نہ کیوں ہوتے، نہ صحت پاتا — میں تھا بیمارِ عجم، آپ ﷺ مسیحائے حجاز

حامِد رب و نبی ﷺ یوں بھی ہُوا ہُوں محمودؔ
معصیت پیشہ ہو مجھ سا بھی تو اپنائے حجاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طیبہ کی طفیلی ہے تمنّائے حجاز — اِس طرح میری یقینی ہے تمنّائے حجاز
حُبِّ آقا ﷺ کی نشانی ہے تمنّائے حجاز — کون کہتا ہے، خیالی ہے تمنّائے حجاز
اپنے احساس پہ طاری ہے تمنّائے حجاز — اور جذبات نے تھامی ہے تمنّائے حجاز
مجھ سے مُفلس کی تو پُونجی ہے تمنّائے حجاز — سب تمنّاؤں میں پہلی ہے تمنّائے حجاز
اُنس و اِخلاص کی ڈوری ہے تمنّائے حجاز — اِک تمنّائے حضوری ہے تمنّائے حجاز
یہی ہونٹوں پہ، یہی ذہن پہ، دِل پر جاری — لاشعوری ہے، شعوری ہے تمنّائے حجاز
اب کے حاصل ہو شَرَف اِس کی پذیرائی کا — قلُبِ احقر میں الٰہی! ہے تمنّائے حجاز
حُسنِ رَافت کی، عطا ہائے نبی ﷺ کی مصدر — وفُرِ رحمت کی پیامی ہے تمنّائے حجاز
خواہش جنّت ماویٰ جو ہے دِل میں پیدا — اُس کی خاطِر تو ضروری ہے تمنّائے حجاز
متُن ہے شہرِ پیمبر ﷺ میں حضوری اِس کا — گرچہ مضمون کی سُرخی ہے تمنّائے حجاز
اِس سے بڑھ کر تو نہیں رفعتِ اِنساں کوئی — اصلِ عظمت کے مُساوی ہے تمنّائے حجاز
پردۂ حُسنِ عقیدت سے نکل کر باہر — ''دِل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز

ہاتفِ غیب نے محمودؔ کو دی ہے آواز
یہ جو تیری ہے، یہ پیاری ہے تمنّائے حجاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام ہے رشیدؔ احمد، جس کا نام آتا ہے
مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں نعت کہنے والوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پٹے گردن میں رکھتے ہیں جو آقا ﷺ کی غُلامی کے
رہے مدّاح وہ سرکار ﷺ کی ذاتِ گرامی کے

یہ ہے اِعجاز ذکرِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ کا
جوانی دیکھ لو، ہاتھوں میں ہے میری ضعیفی کے

اِک اِستثنیٰ نظر آتا ہے طیبہ میں حضوری کا
وگرنہ کام تو سارے نہیں ہوتے ہیں جلدی کے

اِنھی سے دین پھیلا ہے جہاں کے کونے کونے میں
جو ساتھی تھے پیمبر ﷺ کے، نمونہ تھے وہ خوبی کے

خُدا غفران، عصیاں کے قبالے دے گا اُن سب کو
حضورِ شاہِ والا ﷺ میں جو طالِب ہوں معافی کے

نبی ﷺ کے شہرِ دلکش سے تعلّق اِتنا گہرا ہے
ہیں طالب حاضری کے، مُلتجی ہیں ہم حضوری کے

دیا تھا آپ نے آقا ﷺ! اُخُوّت کا سَبَق، لیکن
نظر آتے ہیں قاتِل بھائی اب مقتول بھائی کے

نگاہِ لُطفِ آقا ﷺ سے ہُوا چھٹکارا دوزخ سے
عمل ورنہ ذرا اچھے نہ تھے محمودؔ نامی کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جتنا دِکھائی دیتا ہے آقا ﷺ کا اختیار
ہے خالقِ کریم کے ایما کا اختیار

ظُلماتِ دَہر شہرِ پیمبر ﷺ سے دُور ہے
ہے رات تک یہاں کے سویرا کا اختیار

مخلوق کی نظر کی رُسائی سے دُور تھا
ایسا رہا حضور ﷺ کے سایہ کا اختیار

ہم کو مِلا وَسیلہ سرکار ﷺ سے خُدا
رب سے مِلا نبی ﷺ کو وَسیلہ کا اختیار

طیبہ کی حاضری رہی میرے نصیب میں
جتنا تھا جبر، جتنا تھا اَعضا کا اختیار

تعبیر نے مدینے میں پہنچا دیا مجھے
دیکھا ہے مَیں نے اِتنا تو رُوَیا کا اختیار

ماضی بھی اُن کا، حال بھی ہے اُن ﷺ کے زیرِ پا
ہاتھوں میں ہے حضور ﷺ کے فردا کا اختیار

محمودؔ مجھ کو مِلتی رہی طیبہ کی خبر
لاہور میں تو یہ بھی ہے دَاتا کا اختیار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی دیکھی نہیں آقا ﷺ کی محبت کو شکست
کیسے دے پائے گا ابلیس عقیدت کو شکست

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ مطمحِ دِل ہو جس کا
کون دے اُس کی حمیت کو، عزیمت کو شکست

تو پُکار آقا و مولا ﷺ کو مدد کی خاطر
دے گا اِکرام پیمبر ﷺ تری کُلفت کو شکست

نقش ہو آنکھ کی پُتلی پہ نبی ﷺ کا روضہ
عُمر بھر ہو نہیں پائے گی بصارت کو شکست

عِلم کو عام کیا اُمّی نبی ﷺ نے آ کر
ویسے تو ہو نہیں سکتی تھی جہالت کو شکست

عظمتِ سرورِ عالم کا علَم اُونچا ہے
کوئی دے سکتا نہیں اصلِ حقیقت کو شکست

میرے آقا ﷺ کا کرم ہو تو نہیں ہوتی ہے
فہم کو، دانش و حکمت کو، فراست کو شکست

حالِ زار اپنا بیاں طیبہ پہنچ کر کرنا
حاضری دیتی ہے ہر ایک صعوبت کو شکست

کہنا طیبہ میں نگاہوں کی زبانی سب کچھ
بے زبانی وہاں دیتی ہے خطابت کو شکست

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں نہ کوئی دے گا
اُن کی قُربت کو شکست، اُن کی قرابت کو شکست

اپنے سرکار ﷺ کی سیرت سے تمتُّع کر کے
دے تو سکتے ہیں مسلمان شقاوت کو شکست

تو درود اپنے پیمبر ﷺ پہ پڑھا کر دِل سے
ہو نہیں سکتی کبھی ایسی لطافت کو شکست

جس کی بنیاد پیمبر ﷺ کی اَطاعت پر ہو
کیسے ہو ایسی مسلمان حکومت کو شکست

سن چوہتر(۷۴) تھا، ہُوئی سات ستمبر کے دِن
میرزائی کی رَذالت کو، ضلالت کو شکست

مُلکی حالت سے تو محمودؔ نبی ﷺ ہیں واقف
دے چکا میڈیا اَقدارِ شرافت کو شکست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صَلِّ علیٰ" سے جب بھی چلی قاعدے کی بات
اللہ کے کرم سے ڈھلی قاعدے کی بات

اِلہامِ رب سے اِس کا تطابُق تھا بے گماں
جو بات کی نبی ﷺ نے، وہ تھی قاعدے کی بات

اُمّت کو چلنا چاہیے حکمِ حضور ﷺ پر
سوچو اگر تو یہ تو ہُوئی قاعدے کی بات

کر دی ثنائے خواجۂ طیبہ ﷺ میں بے دریغ
دِل میں بھی کبھی نہ مَیں نے رکھّی قاعدے کی بات

اُن پر جو مُلتفِت رہے محبوبِ کبریا ﷺ
کیونکر نہ کرتے رب کے وَلی قاعدے کی بات

جب بھی کہا کِسی نے، مدینے کی رَاہ لے ۔۔۔ مجھ کو یہی تو بات لگی قاعدے کی بات
راضی جنابِ سرورِ کونین ﷺ کیوں نہ ہوں ۔۔۔ تیری زباں پہ ہو تو کبھی قاعدے کی بات
محمودؔ چاہے تُو اگر طیبہ میں حاضری
ہو گی دُعائے نیم شبی قاعدے کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مُعانِد ہیں نبی ﷺ کے، ہم کو بھائیں کاہے کو ۔۔۔ ایسے بدبختوں کی خاطر ہوں دُعائیں کاہے کو
ہر طلب مِلتی ہے دَربارِ رسول اللہ ﷺ سے ۔۔۔ اور کِسی جانِب جو جائیں بھی تو جائیں کاہے کو
وہ کہ جن کو روشنی مغرب کی ہی اچھّی لگے ۔۔۔ بھائیں گی حرمین کی اُن کو فضائیں کاہے کو
جن کو اُمّیدِ شفاعت ہی نہیں سرکار ﷺ سے ۔۔۔ نغمے وہ مدحِ حبیبِ حق ﷺ کے گائیں کاہے کو
کِس لیے ہو خوفِ محشر، ڈَر ہو کیا میزان کا ۔۔۔ پائیں گے خاطی پیمبر ﷺ کے، سزائیں کاہے کو
عندلیبانِ نبی ﷺ کی چہچہاہٹ، حَبَّذا ۔۔۔ زاغ کرتے جا رہے ہیں کائیں کائیں کاہے کو
دین جس کا جلبِ زر ہو اور دِکھاوا زندگی ۔۔۔ ہم کِسی ایسے کو محفل میں بُلائیں کاہے کو
جب ترے اَحوال سے محمودؔ وَاقف ہیں نبی ﷺ
لاتا ہے ہونٹوں پہ تُو اپنی وَفائیں کاہے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو معرفتِ ذات کا لُبِّ لُباب ہے ۔۔۔ وہ مصطفیٰ ﷺ کی بات کا لُبِّ لُباب ہے
کہنا خُدا کا آپ ﷺ کے اَخلاق کو عظیم ۔۔۔ سرکار ﷺ کی صفات کا لُبِّ لُباب ہے
اپنا بنانا شفقت و لُطفِ عمیم سے ۔۔۔ سیرت کی سب جہات کا لُبِّ لُباب ہے
"وَالشَّمس" اُنؐ کے رُوئے منوّر کی شان میں ۔۔۔ توصیف کے نِکات کا لُبِّ لُباب ہے
ہر ذی نفس پہ رحمتِ رحمان کی نظر ۔۔۔ سرور ﷺ کے اِلتفات کا لُبِّ لُباب ہے
اِک حرف مدحِ سرورِ ہر کائنات ﷺ کا ۔۔۔ تعمیمِ صد لُغات کا لُبِّ لُباب ہے
"صَلِّ عَلَى الْحَبِیْبِ" کی تکرار بار بار ۔۔۔ میرے لیے صلوٰۃ کا لُبِّ لُباب ہے

چُپ رہنا بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں — میری گزارشات کا لُبِّ لُباب ہے
مُرسَل بنا کے آخری، آقا ﷺ کو بھیجنا — سیرت کے واقعات کا لُبِّ لُباب ہے
تعمیلِ حکمِ رب بھی ہے وِردِ درودِ پاک — اور یہ مِری حیات کا لُبِّ لُباب ہے
حرفِ حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ سرِ نُشور
محمودؔ کی نجات کا لُبِّ لُباب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب یونہی راضی ہُوا کرتا نہیں ہر ایک پر — ہر صحابی مصطفیٰ ﷺ کا غاشیہ بردار تھا
اُس کو خود رِضواں پکڑ کر لے گیا فِردوس تک — جو بھی مدّاحِ جنابِ سیّدِ اَبرار ﷺ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورِ پاک ﷺ تھے شانِ جمال، جانِ جمال — اُس ایک ذات میں آیا سمٹ جہانِ جمال
جمالِ سرورِ عالَم ﷺ کا پوچھتے کیا ہو — جمیل ربِّ دو عالَم ہے قدردانِ جمال
جو اِس میں مدحِ پیمبر ﷺ ہے، اُس سے ظاہر ہے — کہ ہے کلامِ خُدا آپ ترجمانِ جمال
نبی ﷺ کے حُسن کا شہرہ جہاں بھی یُوں بھی ہُوا — بیاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی اُن ﷺ کی داستانِ جمال
ہیں اہلِ خانہ بھی اُن ﷺ کے، گُدا زمانے سے — ہے خیلِ سرورِ کونین ﷺ خاندانِ جمال
حضور ﷺ اِتنے حسین و جمیل تھے کہ ہُوا — خُدائے حُسن و جمال آپ ﷺ پاسبانِ جمال
قریب اپنے بُلایا، قریب تر رکھّا — جما نگاہِ خُدا میں جو عُنفُوانِ جمال
رسولِ پاک ﷺ کے مسکن کو دیکھ کر، آیا
زبانِ خامۂ محمودؔ پر بیانِ جمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو پیرویٔ دینِ حَسَن میں تمام عُمر — گزرے گی تیری نعت کے فن میں تمام عُمر
جب تک عمل نہ سیرتِ سرکار ﷺ پر کِیا — تخمین میں گزاری یا ظن میں تمام عُمر
دستورِ مصطفیٰ ﷺ کو نہ اَپنائیں گے اگر — بندے رہیں گے رنج و مِحَن میں تمام عُمر

کوئل کی طرح چہچہاتا پاؤ گے مجھے — مدّاحِ نبی ﷺ کے چمن میں تمام عُمر
ایسے بھی ہیں، گزارتے رہتے ہیں بے طرح — طیبہ سے دُور ایک گھٹن میں تمام عمر
کیسے رہیں گے سرورِ عالم ﷺ کے اُمّتی — رنج و محن کے عہد فِتن میں تمام عُمر
کیا فائدہ، جو ہم نہ مدینے رَسا ہوئے — کیا فائدہ، جو گزری وطن میں تمام عُمر
محمودؔ نے بتائی ہے لُطفِ غفور سے
مدحِ نبی ﷺ کے رنگِ سُخن میں تمام عُمر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی یاد کو جو میہماں بنائے گا — وہ اپنے جذبۂ دِل کو جواں دِکھائے گا
وہ جو درود کی لذّت سے آشنا ہو گا — عقیدتوں کا نیا اِک جہاں بسائے گا
مِلا اکیلے میں تجھ کو جو زائرِ طیبہ — تو ذُکر سے وہ تجھے ناگہاں رُلائے گا
جو کوئی سُنّتِ سرکار ﷺ پر چلا دِل سے — فرشتہ خود اُسے باغِ جناں دِکھائے گا
جو دِل پہ گزری ہے بندے کے، عہدِ دُوری میں — پہنچ کے طیبہ میں وہ داستاں سُنائے گا
وہاں وہاں پہ پہنچ کر میں گاؤں گا نعتیں — جہاں جہاں پہ قلندر نشاں لگائے گا
میانِ حشر، خُدائے جہاں کی حمد کے بعد — یقیں ہے، نعت کوئی مدح خواں سُنائے گا
درِ حضور ﷺ پہ محمودؔ حاضری کے سمے
کبھی نہ شور کوئی قدرداں مچائے گا
(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُرم اِتنے تھے کہ ہو پاتا نہ کوئی بھی مُعاف — پر ہر اِک غلطی مِری، سرکار ﷺ نے کر دی مُعاف
لفظ کوئی کم مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو ادا — یہ ہے وہ تقصیر جو ہو ہی نہیں سکتی مُعاف
رَحمت و رَافت پیمبر ﷺ کی نہ گر حاصِل ہُوئی — ہو نہ پائے گا تمھارا جُرم کوئی بھی مُعاف
جو کریں ہم دُشمنانِ سرورِ کونین ﷺ سے — کبریا کرتا ہے ایسی تُندی و تلخی مُعاف

یہ پیمبر ﷺ کے ہیں دستورِ اُخوّت کے خلاف
اپنے بھائی کے مقابل کب ہے خود غرضی مُعاف

ہونٹ مصروفِ ثنائے سرورِ کُل ﷺ دیکھ کر
رب نے فرمائی عبادت کی ہر اِک خامی مُعاف

سن نواسی(۸۹) سے مسلسل اِذن فرماتے ہُوئے
عزمِ طیبہ میں خُدا نے کی مِری جلدی مُعاف

یہ درِ سرکار وَالا جاہ ﷺ ہے محمودؔ جی
ہے جہاں خوبی پذیرا، اور ہر خامی مُعاف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچو اِسرا میں نبی ﷺ کی لامکانی کے سبب
یہ ہے رُتبہ اُن ﷺ کا رَب کی قدردانی کے سبب

سیرتِ سرور ﷺ پہ چلنا، حکم اُن ﷺ کے ماننا
دو جہاں میں ہیں یہی تو کامرانی کے سبب

آ گیا ہے بولنا نعتِ رسولُ اللہ ﷺ میں
دَست بستہ اُن ﷺ کے دَر پر بے زبانی کے سبب

"اُدنُ مِنیِ" نے مِلایا خالق و محبوب ﷺ کو
طُور وَالے رَہ گئے تھے "لَن تَرَانیِ" کے سبب

موت حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں آنی چاہیے
زندگی جب ہے اُنھی کی مہربانی کے سبب

یاد یوں دِل میں سمائی سرورِ کونین ﷺ کی
ابرِ رحمت چھا گیا آنکھوں کے پانی کے سبب

مجھ پہ بھی سرکارِ وَالا ﷺ کی ہُوئی چشمِ کرم
اُلفت و مِدحت کے باعِث، نعت خوانی کے سبب

دوستو، محمودؔ روز و شب ہے یوں مسرُور و شاد
کہتا ہے صَلِّ عَلٰی، حُسنِ معافی کے سبب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۱واں مجموعۂ نعت

کلامِ نعت

۵۳ نعتوں اور ۲۵ فردیات پر مشتمل کلام

سنِ اشاعت: ۲۰۱۰ء

صفحات: ۹۶

انتساب

اشعارِ نعت کے محبوں کے نام

اللّٰهم صلّ على محمّد وعلى آل محمّد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللّٰهم بارك على محمّد وعلى آل محمّد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

پاتا ہے جیت تو وہی جو حق پرست ہے
سرکار ﷺ کا نہیں ہے جو، اس کو شکست ہے

موقع حضوری کا اِسے مِلتا ہے اِس لیے
حُبّ حبیبِ حق ﷺ سے مِری آنکھ مست ہے

کچھ کم درود ہم نے نبی ﷺ پر نہیں پڑھا
جنّت کا یوں ہمارے لیے بندوست ہے

یہ ہے تو اِتّباعِ نبی ﷺ میں کمی نہ ہو
آساں نہیں ہے راہ محبّت کی، سخت ہے

خیرات اِس کو مِلتی ہی رہتی ہے اِس لیے
دَریوزہ گر حضور ﷺ کا کاسہ بدست ہے

پرداخت اِس کی بادِ مدینہ سے ہو چکی
پُودا نہیں ہے پیار کا دِل میں، درخت ہے

جو گونجتی ہے گھر میں ہمارے شبانہ روز
آوازِ نعتِ پاک ﷺ کی یہ بازگشت ہے

اب تو حضور ﷺ! دفنِ مدینہ کی ہو نوید
اب رحلتِ رشیدؔ کا نزدیک وقت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ دُرود پاکِ نبی ﷺ ہو گی جس کی خُو
ہو گا وہ اِحتسابِ قیامت میں سُرخرو

کرنا نہ اُس جگہ کوئی دُنیاوی گفتگو
حاضِر جو شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں ہو تُو

پڑھتا ہُوں پھر میں مِدحتِ سرکار ﷺ کی نماز
پہلے خُدا کی حمد سے ہوتا ہُوں باوضو

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ میں جو بہے
دیتا ہے آب چہرۂ دیں کو وہی لہو

آقا ﷺ سے دُشمنی میں گو ہر حد عبُور کی
کردار پر نہ حرف زنی کر سکے عدو

رُخ اُس طرف خُدا کے غضب کا نہ کیوں رہے
ہو کم جہاں مقامِ پیمبر ﷺ سے گفتگو

خالی نہ اِس سے گوشۂ دُنیا کوئی رہا
مولودِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں اَذکار کُو بہ کو

فرما دِیا خُدا نے پیمبر ﷺ کے باب میں
از رُوئے شعر گوئی ”وَمَا یَنۢبَغِیۡ لَہٗ“

رِضواں کی آنکھ تک میں ہے قائم بفضلِ رب
مدّاحیانِ آقا و مولا ﷺ کی آبرو

چہرے جو جس کے، خاکِ مدینہ نے رُخ کیا
ہو گا بروزِ حشر وہی شخص خُوب رُو

یہ بات ناپسندِ خُدائے جلیل ہے
بیچیں نہ مدحِ سرورِ عالم ﷺ کو خوش گلو

محمودؔ میرے دِل کے وَرَق پر رقم ہُوئی
دفنِ بقیعِ غَرقدِ طیبہ کی آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر گو ناقِد نہ چاہے مانتا مادِحِ سرور ﷺ مجھے گردانتا
مصطفیٰ ﷺ کرتے نہ متعارف مجھے
رب کو اپنے، کِس طرح مَیں جانتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ سرکارِ دو عالَم ﷺ سے نہ کرنا اِنحراف
فیصلہ پاؤ گے وَرنہ حشر میں اپنے خلاف

عاصیو! تم کو رہِ "جاءُوک" قرآں سے مِلی
دَر پہ حاضر ہو نبی ﷺ کے تاکہ رب کر دے معاف

سُنّتِ آقا ﷺ کے قلعے میں رہو گے چین سے
گر نہ ہونے دو فصیلِ خُلق میں کوئی شگاف

تو بچا کام و دَہن کو لقمۂ مکروہ سے
مسجدِ مدحِ رسول اللہ ﷺ میں کر اعتکاف

باوجودِ خواہشِ دِل روک لیتا ہُوں قدم
میں پئے مقصورۂ سرور ﷺ نہیں کرتا طواف

جب نہیں ہے حشر میں چارہ شَفاعت کے بغیر
اپنی بداعمالیوں کا کیوں نہ کر لیں اِعتراف

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کا یہ کیا حال ہے
لے کے ہیں لپٹے ہُوئے ناکردہ کاری کے لحاف

بات جو بھی تم کرو محمودؔ نعتِ پاک میں
ہو خُدا لگتی، زبانِ دِل سے ہو، بے لاگ، صاف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ عوالَم ﷺ کی جو پہچان ہے عِرفان
ایمان کا اِیقان کا عنوان ہے عِرفان

ویسے تو ہم ایسوں کا بھی اِرمان ہے عِرفان
پر ذاتِ پیمبر ﷺ کا کب آسان ہے عِرفان

یہ معرفتِ ربّ جہاں نے ہے بتایا
دَراصل پیمبر ﷺ ہی کا عِرفان ہے عِرفان

ہم ربّ و پیمبر ﷺ میں محبّت کے ہیں قائل
بس اپنا یہ ذوق اپنا، یہ وِجدان ہے عِرفان

پہچان سکیں جس سے مقام اپنے نبی ﷺ کا
وہ مالکِ کونین کا احسان ہے عِرفان

پہنچاتا ہے رب تک جو وسیلے سے نبی ﷺ کے   آلامِ معائب کا وہ درمان ہے عِرفان
ہو اپنے خُدا، اپنے پیمبر ﷺ کا، یا اپنا   بس شانِ مُسلماں کے وہ شایان ہے عِرفان
محمودؔ شناخت اِس سے پیمبر ﷺ کی ہُوئی ہے
"ما یَنطِقُ" اللہ کا فرمان ہے عِرفان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش ہے مِلے زیر سماوات ٹھکانا   طیبہ ہو یا ہُوں اُس کے مضافات ٹھکانا
جو پاتے نہیں اُسوۂ سرکار ﷺ کو رہبر   پائیں گے کہاں روزِ مکافات ٹھکانا
جب رب نے پیمبر ﷺ سے ملاقات کی ٹھانی   قَوسَین محل ٹھہرا ملاقات ٹھکانا
جو پیار نہیں رکھتے ہیں آقا ﷺ سے، ہے اُن کا   آفات و بلیّات و صُعُوبات ٹھکانا
حاضِر تو ہو آقا ﷺ کے سرھانے کی طرف تم   جنّت میں بھی مِل جائے گا حضرات! ٹھکانا
دو ہفتوں کی راتیں ہیں مدینے میں بہت کم   اے کاش، وہاں ہو مِرا ہر رات ٹھکانا
ہم نامِ نبی ﷺ جپتے تو رہتے ہیں ولیکن   سر میں کیے بیٹھے ہیں مفادات ٹھکانا
سب برکتیں محمودؔ نے پائی ہیں وہیں سے
ہے شہرِ نبی ﷺ حامِلِ برکات ٹھکانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا نہیں سُکوں درِ خیرُ الوریٰ ﷺ کے بعد   جچتی نہیں کہیں کی فضا، اُس فضا کے بعد
توّاب کی نگاہِ کرم ہم پہ پڑ گئی   آقا ﷺ کے دَر پہ پہنچے اگر ہم خطا کے بعد
اب حشر تک کوئی نہ اُسے دیکھ پائے گا   رُویت خدا کی ختم ہے "شمسُ الضّحیٰ" کے بعد
کوشش کرو کہ پاؤ کچھ آقا حضور ﷺ سے   لازم ہے رب کا لُطف نبی ﷺ کی عطا کے بعد
ڈرنا خُدا سے آقا و مولا ﷺ سے مانگنا   سرور ﷺ کا پیار مِلتا ہے خوفِ خُدا کے بعد
چاہ جو اِستجاب یقینی، تو دوستو!   کرنا دُعا وظیفۂ صَلِّ عَلٰی کے بعد
جاں دینا حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں ہے حیات   آغاز ہی بقا کا تو ہے اِس فنا کے بعد

گھر بھر کو اُس کے، مالکِ عالَم نے بھر دیا　　مقصورۂ نبی ﷺ پہ صدائے گدا کے بعد
رُوح الامیں علیہ السلام حضور ﷺ کے پیچھے پڑا رہا　　پیچھا نہ چھوڑا عمر بھر اُس نے حرا کے بعد
معراجِ مصطفیٰ ﷺ میں کیا ہفت آسماں کا ذکر　　اُن کا سفر شروع ہُوا تھا خلا کے بعد
سب کچھ مِل گیا تھا اُنھیں اِس عطا کے ساتھ　　ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ چاہتے بھی کیا رِدا کے بعد
جو مَیں نے بارگاہ حبیبِ خُدا ﷺ میں کی　　اُترا ہے لُطفِ رب اُسی آہ و بُکا کے بعد
مانے گئے ہیں نبیوں علیہم السلام سے افضل حبیبِ رب ﷺ　　پیمانِ انبیاء علیہم السلام سے اور اِک اِقتدا کے بعد
جھوٹوں پہ لعنتیں ہیں خُدا کی ہزارہا　　ممکن نہیں کہ آئے نبی ﷺ کے بعد
جیتے ہی جس کے مُشکلیں عَنقا ہُوئیں تمام　　''اِک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد''
ضامن ہماری رُستگاری کا بروزِ حشر　　''اِک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد''

محمودؔ کو تو مغفرت کا ہو گیا یقیں
دفنِ بقیع کے لیے اپنی دُعا کے بعد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ شہِ انام ﷺ ہے نامِ خُدا کے بعد　　لب پر یہی مُدام ہے نامِ خُدا کے بعد
نامِ خُدا جپو کہ نبی ﷺ سے ہو گفتگو　　سرکار ﷺ سے کلام ہے نامِ خُدا کے بعد
کرتا ہے رم مدینۂ سرکار ﷺ کی طرف　　اسپِ خیال رَام ہے نامِ خُدا کے بعد
ناصِر خُدا جو ہے تو دیارِ رسول ﷺ کی　　ہر رَاہ چند گام ہے نامِ خُدا کے بعد
قُرآں میں چار بار جو آیا ہے دوستو　　بس اِک وہی تو نام ہے نامِ خُدا کے بعد
سرکار ﷺ کو سلام تو کرتا ہوں بیشتر　　پر ان کو یہ سلام ہے نامِ خُدا کے بعد
جس کا برائے سجدۂ مومن لزُوم ہے　　''اِک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد''

محمودؔ لب پہ صرف نُعوت، نبی ﷺ رہیں
ہر اور بات خام ہے نامِ خُدا کے بعد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِ آشنا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد — ”بس مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد“

اُلفت کی داستاں میں رسولِ کریم ﷺ کی — ذاتِ عُلا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

ہر شعبۂ حیات میں ہر رہنمائی کو — اِک رہنما کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

اُس نامہ و پیام میں جو لایا جبرئیلؑ — ماہِ حرا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

روشن جہانِ جنّ و بشر جس ضیا سے ہے — بس اُس ضیا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

جن کی رِضا کو دیتا ہے رحمان فوقیت — اُن کی رِضا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

حق کی حقیقتیں ہُوئیں طیبہ سے بے نقاب — اور حق نُما کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

محمودؔ پختہ اپنا ہے ایماں، اِسی لیے
ظلِّ خُدا کا نام ہے نامِ خُدا کے بعد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ سرورِ کونین ﷺ کرشماتی ہے — روشنی اِس کی ہے، جو دہر کو چمکاتی ہے

میزباں کوئی یہاں، کوئی ملاقاتی ہے — شبِ اِسرا کی تو ہر بات حجاباتی ہے

”جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے“ — پئے اَحقر وہ بُلاوے کی خبر لاتی ہے

پائیں گے منزلِ مقصود نبی ﷺ سے بندے — ویسے دُنیا تو رہِ رَاست سے بھٹکاتی ہے

بے سکُونی ہی نظر آتی ہے دُنیا بھر میں — شہرِ آقا ﷺ میں مِری جان سکوں پاتی ہے

اسمِ سرکار ﷺ کو ہر روز میں دُہراتا ہوں — یہ سبق میرے لیے گویا نصاباتی ہے

میری عرضی ہے جو ہوتی ہے رَسا طیبہ تک — یہ گزارِش ہے جو رحمت کو بُلا لاتی ہے

جس میں محبوب ﷺ کی غفّار نے مہمانی کی — عرشِ خالق کی وہ اِک رات مداراتی ہے

ذکرِ سرکار ﷺ سے تم رنج اُڑنچھو کر دو — کیفیّت ساری پریشانی کی لمحاتی ہے

مانگو اِمداد پیمبر ﷺ سے مُداوا کے لیے — اجتماعی کوئی اَندوہ ہے یا ذاتی ہے

رُوح پاتی ہے عجب رُتبہ یہاں پر آ کر — دیکھ کر عتبۂ سرکار ﷺ کو اِتراتی ہے

شہرِ سرکار دو عالَم ﷺ کے گلی کوچوں میں — ایک دُنیائے کرم ہم کو نظر آتی ہے

جانِ محبوب ﷺ کی کھائی ہے قسم خالق نے ... حرفِ قرآن "لَعَمرُک" بھی بشاراتی ہے
دِل میں ہے میرے مکیں، سر پہ ہے سایہ گُستر ... باسی طیبہ کا ہے یا اس کا مضافاتی ہے
اس کی خاطر کیا محبوب ﷺ کو رب نے رحمت ... ساری مخلوق کہ ارضی یا سماواتی ہے
مرتبہ آقا و مولا ﷺ کا سمجھنے کے لیے ... چشمِ تخییل سُوئے قصرِ دَنا جاتی ہے
دفن کو کاش مِلے خاکِ بقیعِ غَرقَد ... ایک خواہش یہ مرے ذہن میں چکراتی ہے
ختم ہوں دہشت و نفرت کے مظاہر سارے ... پیشِ سرکار ﷺ گزارش پہ مناجاتی ہے
یا خُدا! اِس کو ہر اِک باب میں کر دے فعّال ... نیند کی اُمّتِ محبوبِ خُدا ﷺ ماتی ہے

کیوں سُنے رُتبۂ آقا ﷺ سے فروتر باتیں
اِس حوالے سے تو محمودؔ بھی جذباتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں معصیت شعار تمنّا یہ کیوں کروں ... دیکھوں نبی ﷺ کو خواب میں، یہ میرا منہ نہیں
تنقیص گوئے آقا ﷺ کو محشر میں دیکھ لو ... اُس کی طرح کِسی کا بھی تو کالا منہ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبت سرورِ کونین ﷺ پہ اِٹھلاتی ہے ... "جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
خِلعتِ اُلفتِ آقا ﷺ مجھے پہناتی ہے ... "جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" ... بُوئے اِخلاص جہاں بھر میں پھیلاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" ... لُمس بھی اُس کا، حضوری کا اِشاراتی
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" ... ساتھ سرکار ﷺ کے اَلطاف و کرم لاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" ... معنی اِخلاص و عقیدت کے بتا جاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے" ... میری خاطِ وہ کرم کوش کنایاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
اس کا محمودؔ کو لگنا بھی کرشماتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل پر اگر ہے اُلفتِ سرکار ﷺ کا اثر — نیہوڑائے رکھنا سامنے عتبہ کے اپنا سر
حرمین کے حوالے سے خواہش ہے اِس قدر — شہرِ خُدا کی شام مِلے، طیبہ کی سحر
آتا ہے رشک مجھ کو تو اکثر طیور پر — اُڑ کے مدینے جاتا جو میرے بھی ہوتے پَر
حُبِّ نبی ﷺ کا مایۂ بے مِثل مِل گیا — رکھتا نہیں ہُوں ثروت و جاہ و منال و زر
پائی حیاتِ نو مِری آنکھوں نے دفعتاً — سرکارِ کائنات ﷺ کے قُبّہ کو دیکھ کر
ظاہر یہ اِنشقاق کی حالت سے ہو گیا — چلتا تھا حکمِ آقا و سرکار ﷺ پر قمر
فضلِ خُدائے پاک سے پاؤ گے شاعِرو! — مدّاحِ حضور ﷺ کا محشر کے دِن ثمر
خواہشِ تجھے جو زندگیٔ جاوِداں کی ہے — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفّظ کی موت مر
ہوتی ہے وحیٔ خالق و مالک پہ جب اَساس — جو بات ہے نبیؐ کی، ہے "کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرْ"
چاہو جو تم کہ ابرِ عنایت کرم کرے — طیبہ میں ہونٹ بند رہیں اور چشمِ تر
شُد بُد مجھے تو شعر و سخُن کی نہیں ذرا — فضلِ خُدا سے نعتِ نبی ﷺ ہے فقط ہُنر
وجہِ سُکون و عافیت و اَمن ہو گیا — شہرِ رسول ہر دو جہاں ﷺ کی طرف سفر
محشر میں اُن کی ہوتی ہی جائے گی مغفرت — جس جس پہ پڑتی جائے گی سرکار ﷺ کی نظر
بُنیاد اِس مظاہرے کی ''انتظار'' تھی — اِسرا میں رب تھا مُنتظِر، سرکار ﷺ مُنتظَر
رب کی نظر میں بھی ہے محبّت کا اِعتبار — اُلفت جسے حضور ﷺ سے ہے وہ ہے مُعتبر
پالی نہیں زیادہ تمنّائیں قلب میں — دفنِ بقیع پاک کی خواہش ہے مختصر

محمودؔ پڑھتے سُنتے نہیں جو نبی ﷺ کی نعت
قصرِ دِل و نظر کو بناتے ہیں وہ کھنڈر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ عالَم کے نُور کا غامِض — ہے نبی ﷺ کے ظہُور کا غامِض
شرحِ قُرآنِ کبریا کرنا — ہر حدیثِ حضور ﷺ کا غامِض
مرتبہ مصطفیٰ ﷺ کا کُھل جائے — یہ ہے روزِ نُشور کا غامِض

خواب میں دیکھنا پیمبر ﷺ کو ہے مِرے لاشعور کا غامِض
خادمانِ حضور ﷺ کی خدمت یہ ہے غِلمان و حُور کا غامِض
نعت لکھنا، اِسی میں خوش رہنا یہ نہیں کیا شعور کا غامِض؟
حکمِ سرکار ﷺ پر نہ چل پانا سارے فسق و فُجور کا غامِض
طیبہ محمودؔ کا پہنچ جانا
اِس کے دِل کے سرُور کا غامِض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُعزّز مُہذّب سوابِق لواحِق ہیں نعتوں ہی کے سب سوابِق لواحِق
پیمبر ﷺ کی سیرت بیاں کی رہا ہُوں مِلے سب مؤدّب سوابِق لواحِق
بیانِ حدیثِ آقا ﷺ کی خاطر کرو تو مرتّب سوابِق لواحِق
فلک پر تھے اِسرا میں نعلِ نبی ﷺ کے مَہ و مِہر و کوکب سوابِق لواحِق
ملائک بھی، حوریں بھی، میرے نبی ﷺ کے تھے معراج کی شب سوابِق لواحِق
مَیں پڑھتا ہوں اسمِ حبیبِ خُدا ﷺ کو نظر میں ہیں سب اب سوابِق لواحِق
جو نامِ پیمبر ﷺ مِرے سامنے ہے دِکھاتے ہیں کیا چھب سوابِق لواحِق
جو رکھتے ہیں ناعِت کو قصرِ وِلا میں
ہیں سب اُنس مشرب سوابِق لواحِق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ جو کرتا ہے بیاں شانِ رسالت اللہ کے محبوب ﷺ ہیں عُنوانِ رسالت
الفاظ جو چاہو کہ ہوں شایانِ رسالت ہو پیشِ نظر خُطبۂ رحمانِ رسالت
سرکار ﷺ نے فرمایا ظُہور اپنا یہاں پر دُنیا پہ ہُوا لُطفِ فراوانِ رسالت
سیراب زمیں ہو گئی، گُل خُوشیوں کے مہکے جاری جو ہُوا چشمۂ فیضانِ رسالت
چاہو جو پئے خُلد رَسائی تو کرو یاد اَسباقِ دِل آرائے دَبستانِ رسالت

ہیں باعثِ تخلیق بھی، رحمت بھی پیمبر ﷺ
یہ سارے جہانوں پہ ہے احسانِ رسالت

آ جائے وہ کملی کے تلے روزِ قیامت
ہے خاطی و عاصی کو یہ اعلانِ رسالت

تُو معرفتِ ربِّ جہاں پائے یقیناً
پی لے جو کہیں بادۂ عرفانِ رسالت

جنّت کو چلے جائیں گے میزان سے پہلے
وہ بندے جو دِل سے ہیں مُطیعانِ رسالت

اللہ نے بھیجے پئے اِمداد فرشتے
تھے بَدر کے غزوے میں جو اَعوانِ رسالت

دامن میں اُحُد کے تھے کچھ اَعیان کے ہمراہ
طلحہ رضی اللہ عنہ بھی نُسیبہ رضی اللہ عنہا بھی فدایانِ رسالت

شبیر رضی اللہ عنہ نے جاں دے کے کِیا دین کو زندہ
تھے وہ جو گُلِ گلشنِ خندانِ رسالت

پہلے بھی رہے حُرمتِ سرور ﷺ کے محافظ
عامر رحمۃ اللہ علیہ بھی بالآخر ہوا قربانِ رسالت

اندھیاروں میں ڈوبی ہوئی اس نوعِ بشر پر
”ہاں، ایک کرن، نیّر تابانِ رسالت“

اعزاز یہ ایسا ہے کہ ہے فخر بھی جائز
محمودؔ کو کہتے ہیں سُخندانِ رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کوئی بیاں کر سکے آقا ﷺ کی فضیلت
اللہ نے بخشا اُنھیں طُغرائے شفاعت

ہے حشر میں بھی بخشش اُمّت کی ضمانت
دیکھے تو کوئی حِیطۂ فیضانِ رسالت

کیا جان سکیں بندے تو معراج کی بابت
”مازاغ“ بصارت تھی تو ”اَوْ اَدْنیٰ“ تھی قُربت

پہنچو تو مدینے میں لیے وفُورِ عقیدت
پاؤ گے وہاں ایک عجب کیفِ لطافت

محمودؔ جو یہ وِردِ درود اپنی ہے عادت
یہ جانِ عبادت ہے، یہ ہے مغزِ عبادت

تم ڈھونڈنے بیٹھے ہو جو سرکار ﷺ کی سُنّت
ہے سادگی و عجز، تو ہے صبر و قناعت

ظلماتِ معاصی میں نہیں باقی بصارت
”ہاں، ایک کرن، نیّرِ تابانِ رسالت!“

از روزِ ازل تا بہ اَبد، کوئی نہیں ہے
آقا ﷺ کے سِوا واقفِ اَسرارِ حقیقت

مدّاحئ رحمان جو سرکار ﷺ نے کی ہے
ممدوحِ خُداوندِ تعالیٰ بھی ہیں حضرت ﷺ

دو ٹوک یہی فقرۂ قُرآنِ مُبیں ہے
اللہ کی طاعت ہے پیمبر ﷺ کی اطاعت

ہار آ نہیں سکتی کِسی میداں میں بھی تم کو　　ہو پُشت پہ آقا ﷺ کا اگر دَستِ حمایت
اِذن اِس کا کہیں لوگ جو سرکار ﷺ سے مانگیں　　طے ہو گی نہ کیوں شہرِ پیمبر ﷺ کی مسافت
ہو جائے جو تو عتبۂ سرکار ﷺ پہ حاضر　　آنکھوں سے چھلک جائیں ترے اشکِ ندامت
ہم اور کوئی خُلد کہاں ڈھونڈنے جائیں　　آقا ﷺ کے سرہانے تو ہے اِک گوشۂ جنّت
اپنی تو گزُرتی ہے وہاں امن و سُکوں سے　　طیبہ میں بہت پائے ہیں شمشادِ مروّت
خالِق نے مُبَشِّر جنھیں بھیجا ہے بنا کر　　سب پہلے نبی علیہ السلام دیتے رہے اُن ﷺ کی بشارت
تکوینِ دو عالَم کا جو باعِث ہیں پیمبر ﷺ　　اِنسان کی ہستی بھی ہے اعجازِ رسالت
آسان ہے جانا تو وہاں فضلِ خُدا سے　　مُشکل ہے مگر طیبۂ سرکار ﷺ سے رَجعت
مومن جو کریں قولِ پیمبر ﷺ سے تمتُّع　　تو اُن کی عزیمت سے ہے کافر کی ہزیمت
قائم بھی تھی، قائم بھی ہے، تا حشر رہے گی　　شیخین رضی اللہ عنہما کی سرکارِ بہیں جاہ ﷺ سے سنگت
مَیں ناعِت سرکار ﷺ ہُوں، وَصّافِ علیؑ ہوں　　ہے بُرجِ اَسَد میرے لیے بُرجِ سعادت
تصویر ہی قُبّہ کی رکھّو سامنے اپنے　　اور پیش کرو ہدیۂ تسلیم و تحیّت
بدبختی سے ہم اِس کو بُھلا بیٹھے ہُوئے ہیں　　سرور ﷺ نے دِیا ہم کو جو تھا درسِ اُخوت
جب حکمِ پیمبر ﷺ سے چُراتے ہیں ہم آنکھیں　　وہ سامنے آتا ہے نظر قعرِ مذلّت

محشر میں بھی، محمودؔ محقّر کو یقیں ہے
دے دے گا خُدا مِدحتِ سرور ﷺ کی اِجازت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظُلمات شکن نیّرِ تابانِ رسالت　　"ہاں، ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت"
تابانی و رخشانی کی فرمائے گا پُوری　　اُمیدِ حَسن نیّرِ تابانِ رسالت
طیبہ میں حضوری کی لگا دیتا ہے مجھ کو　　رخشندہ لگن نیّرِ تابانِ رسالت
اللہ نے چاہا، تو کیے جائے گا روشن　　اَکنافِ وطن نیّرِ تابانِ رسالت
اندھیاروں کی تغلیط کی خاطر ہے جہاں کو　　مرغوبِ سخن نیّرِ تابانِ رسالت

دُور اُمتّ عاصی کے مقدّر سے کرے گا — دَرپیش گھٹن نیّرِ تابانِ رسالت
دِکھلاتا ہے سب آج کے ظلمت زدگاں کو — مِنہاجِ کُہن نیّرِ تابانِ رسالت
اُجلائے گا محمودؔ بھی بخت تمھارا
آئینۂ من نیّرِ تابانِ رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو محفلِ میلاد اگر محفلِ مقصود — حاصِل تمھیں ہو جائے نہ کیوں منزلِ مقصود
پڑھ "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" سُنّتِ رب میں — عامِل جو ہے اِس وِرد کا ہے حامِلِ مقصود
مَیں کشتی مدّاحئ سرور ﷺ میں چلا ہوں — ہے ساحِلِ جدّہ ہی مِرا ساحِلِ مقصود
پاتا ہے مُرادیں جو اِسی جا سے زمانہ — زائر جو ہے طیبہ کا، وہ ہے ساحِلِ مقصود
مقصد تو ہے سب کا کہ نبی ﷺ اُن پہ ہوں راضی — دُنیا کے علائق ہیں مگر حائلِ مقصود
غُفرانِ معاصی کے لیے میری دُعا میں — ہے دفنِ مدینہ کی طلب شاملِ مقصود
سرکار ﷺ نظر مُلک کے حالات پہ ڈالیں — یہ ایک تمنّا بھی تو ہے داخلِ مقصود
جب فکر و تخیُّل کی عُروس اپنی ہے محمودؔ
پاتی ہے مدینے ہی میں وہ محملِ مقصود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو سامنے جو صبح و مَسا اُسوۂ نبی ﷺ — راہِ یقیں دِکھائے سدا اُسوۂ نبی ﷺ
غُفرانِ معصیت کی دوا اُسوۂ نبی ﷺ — تنظیمِ زندگی کی بِنا اُسوۂ نبی ﷺ
شمعِ ہدٰی ہے شمعِ خُدا اُسوۂ نبی ﷺ — ہے اہلِ دیں کو راہ نما اُسوۂ نبی ﷺ
ہے طاعتِ خُدا کی بِنا اُسوۂ نبی ﷺ — خوش بخت ہے وہ جس نے چُنا اُسوۂ نبی ﷺ
زُہّاد کی نظر میں رہا اُسوۂ نبی ﷺ — منزل نمائے حُسنِ جزا اُسوۂ نبی ﷺ
جس سے مُنوّر عالَمِ اِنسانیت ہُوا — انوارِ اَزل کا ہے وہ دِیا اُسوۂ نبی ﷺ
نقد و نظر نے کر لیا تسلیم یہ کہ ہے — اَنوارِ کبریا کی ضیا اُسوۂ نبی ﷺ

کر اتّباع اس کی کہ محمودؔ لاجرم
ہے وجہِ اِستجابِ دُعا اُسوۂ نبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف آقا ﷺ کے بیاں کا قابلِ تعریف ہے — نُقطہ نُقطہ تک جہاں کا قابلِ تعریف ہے
جس میں توصیف و ثنائے مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل — بس وہی فقرہ زباں کا قابلِ تعریف ہے
جو ہے اہلِ بیتِ سرکار جہاں ﷺ پر مشتمل — پُھول پُھول اُس گُلستاں کا قابلِ تعریف ہے
وہ رہا زیرِ قدم سرکار ﷺ کے اِسرا کی رات — اَوج یوں بھی آسماں کا قابلِ تعریف ہے
وہ قُدومِ شاہ ﷺ سے لپٹی رہی معراج میں — یہ رویّہ کہکشاں کا قابلِ تعریف ہے
طیبہ سے ہوتے ہیں مہر و ماہ و انجم فیض یاب — جو بھی ذرّہ ہے وہاں کا، کا قابلِ تعریف ہے
مُنضَبِط جس میں ہو سرکارِ مدینہ ﷺ کی ثنا — لفظ لفظ اِس اِرمغاں کا قابلِ تعریف ہے
سب کو مِلتی ہے اَماں شہرِ رسولُ اللہ ﷺ میں — خِطّہ یہ امن و اماں کا قابلِ تعریف ہے
کیا مقامِ شہرِ سرکار جہاں ﷺ کا ہو بیاں — ایک اِک گوشہ وہاں کا قابلِ تعریف ہے
جو مدینے کو رَواں فرطِ عقیدت سے ہُوا — فرد فرد اِس کارواں کا قابلِ تعریف ہے
اس میں ہے خالق کی اور محبوبِ خالق ﷺ کی ثنا — ایک اِک فقرہ اَذاں کا قابلِ تعریف ہے
مظہر رب ہیں نبی ﷺ ظلِّ خدا بھی ہیں وہی — یہ نشاں اِک بے نشاں کا قابلِ تعریف ہے
حاضریٔ شہرِ طیبہ کا کرو قصّہ بیاں — موڑ اِک اِک دَاستاں کا قابلِ تعریف ہے
جس سے جاتے ہیں سبھی خاطی ہُوئے خُلدِ بریں — اِک اِشارہ اُن ﷺ کی ’’ہاں‘‘ کا قابلِ تعریف ہے
جو پڑھے خُوشنُودیٔ سرکارِ وَالا ﷺ کے لیے — ذوق ہر اِس نعت خواں کا قابلِ تعریف ہے

حاضری کا اِذن جو محمودؔ خاطی کو مِلا
اِلتفات اُس آستاں کا قابلِ تعریف ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلّاقِ کائنات کا جو شاہکار ہیں — حسنات کا وہی تو جہاں میں مدار ہیں

طیبہ میں جو گزارے ہیں دِن، یادگار ہیں
اِن ساعتوں کے مجھ پہ کرم بے شمار ہیں

آیاتِ بیّناتِ کلامِ خُدا میں ہے
اللہ کے حبیبِ خُدا ﷺ رازدار ہیں

کُھلتا ہے راز سیرتِ سرکار ﷺ سے یہی
رب کی طرف سے مصطفیٰ ﷺ با اختیار ہیں

ذوقِ درود پاکِ پیمبر ﷺ ہے رہنما
اپنے اِسی عمل میں سب لیل و نہار ہیں

ہر وقت ذکر سرورِ عالم ﷺ میں نغمہ زن
سَو کویلیں ہیں اور ہزاروں ہزار ہیں

لیکن نہیں ہے کوئی نبی ﷺ کے دیار سا
یوں تو جہان بھر میں ہزاروں دیار ہیں

نامِ حضور ﷺ دِل میں، لبوں پر درود ہے
اور اِردگرد عافیتوں کے حصار ہیں

دِل پر ہے جن کے سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
وہ اشہبِ خلوص و وَفا پر سوار ہیں

تھے جاں نثار یوں تو صحابہ رضی اللہ عنہم سبھی، مگر
ساتھی قریبی آقا و مولا ﷺ کے چار ہیں

اُن کی تمنّا پُوری کرے ربِّ ذوالجلال
جو دُوریٔ مدینہ میں دِل بے قرار ہیں

ہیں فیض یابِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ
ثور و حِرا کے دو جو بھی بخت غار ہیں

توّاب اپنے خالِق و مالک کو پائیں گے
آقا ﷺ کے دَرگزر کے جو ہم خواستگار ہیں

محمودؔ دعویٰ ہے کہ ہیں آقا ﷺ کے اُمّتی
یہ ہے تو سیّئات کے کیسے شکار ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ ہے توجیہِ سعادت اپنی
اِس سے ظاہر ہُوئی سرشاریٔ اُلفت اپنی

اپنی اُمّت کے گُنہگاروں کی بخشش کے لیے
عام سرکار ﷺ نے کی رحمت و رافت اپنی

حشر کے روز دکھائیں گے حبیبِ خالق ﷺ
حمد کے جھنڈے تلے شانِ وجاہت اپنی

سبحۂ صَلِّ عَلٰی تارِ رگِ جاں میں پرو
کیوں نہ فرمائیں نظرِ لُطف کی، حضرت ﷺ اپنی

طیبہ میں ساتھ ہے تسکین و طمانینت کا
ہجر میں اس کے، تھی آزُردہ طبیعت اپنی

حاضری ہوتی ہے جب میری نبی ﷺ کے دَر پر
بر میں رکھتا ہوں گناہوں پہ ندامت اپنی

درِ سرکار ﷺ پہ جب خود کو پہنچتا پایا
ہم نے دیکھی ہے نکلتی ہُوئی حسرت اپنی

جب سے دیکھ آیا ہوں میں اپنے نبیؐ کا مسکن
خُرّمی اپنی، خوشی اپنی ہے، بہجت اپنی

جا پہنچتا تو ہوں ہر سال میں آسانی سے
پر ہے دُشوار بہت طیبہ سے رَجعت اپنی

دیدِ کعبہ کے سِوا، دیدِ مدینہ کے سِوا
میں نے کھولی ہی نہیں چشمِ عقیدت اپنی

عفو کی مجھ پہ نظر میرے نبی ﷺ نے ڈالی
دیکھی میزانِ حقیقت پہ یہ قیمت اپنی

جو مدینے میں ہُوا دفن، مِرے آقا ﷺ نے
اُس کو بخشش کی عطا کر دی ضمانت اپنی

شعر کی دُنیا میں موضوع ہزاروں ہوں گے
صرف ہے مِدحتِ سرکار ﷺ کو رَغبت اپنی

کام بن جائے گا محشر میں گُنہگاروں کا
کام میں لائیں گے جب آپؐ شفاعت اپنی

حلِ مُشکل کے لیے نامِ پیمبر ﷺ لینا
یہی ایمان ہے اپنا، یہی فطرت اپنی

طیبہ وہ شہر ہے دُنیا سے نرالا جس جا
رکھّی سرکار ﷺ نے تا حشر سکونت اپنی

لب سے ناعِت کے جو اِک حرفِ مُنزّہ نکلا
طیبہ نے کھول دی آغوشِ نظامت اپنی

چتر دَر چتر نہ کیوں سر پہ ہو رب کی رحمت
''لفظ دَر لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی''

اِس سے محمودؔ ہُوا خُلد کو جانا آساں
جھانکی جو آئنۂ نعت سے حکمت اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ ہیں شہِ خاورِ تابانِ رسالت
اصحاب رضی اللہ عنہم مہ و اخترِ تابانِ رسالت

حمزہ رضی اللہ عنہ جو رہے مظہر تابانِ رسالت
شبیر ہُوئے جوہر تابانِ رسالت

ہیں جن کی نگاہیں دَرِ سرکار ﷺ کی جانب
وہ دیکھتے ہیں منظرِ تابانِ رسالت

مِٹ جائیں گے ظلماتِ زمانہ کے اندھیرے
کُھل جائے گا جب دفترِ تابانِ رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب و خامہ پہ جو پیہم ہے عقیدت اپنی
پیشِ سرکارِ معظم ﷺ ہے عقیدت اپنی

محترم اور مکرّم ہے عقیدت اپنی
صُورتِ نعت منظم ہے عقیدت اپنی

قصرِ اشعار میں محکم ہے عقیدت اپنی ''لفظ دَر لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''
جب مجھے خالقِ عالَم نے جہاں میں بھیجا شاید اِس سے بھی کچھ اِقدام ہے عقیدت اپنی
میں مُسنِ، نعت کہا کرتا تھا بچپن میں بھی اِس حوالے سے مسلّم ہے عقیدت اپنی
گرچہ مجموعے پچاس اپنے چھپے ہیں اب تک اصل میں پر یہ بہت کم ہے عقیدت اپنی
ابر اِکرام پیمبر ﷺ کا نہ کیوں برسے گا آنکھ میں صُورتِ شبنم ہے عقیدت اپنی
اِس کا رُخ صِرف جو ہے سُوئے نبیؐ رحمت ﷺ زخمِ عصیاں کو بھی مرہم ہے عقیدت اپنی

نعت محمودؔ میں کیوں اُوپری دِل سے کہتا
اپنے جذبات کی محرم ہے عقیدت اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر در شہر ہے مداحِ حضرت ﷺ اپنی ''لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی
جیب در جیبِ عمل نعت میں کثرت اپنی حرف در حرف ہے تکثیرِ سعادت اپنی
باب در بابِ صلابت ہے ارادت اپنی خِشت در خِشت ہے طیبہ سے محبّت اپنی
خاص در خاص تھی سُنّت سے جو رغبت اپنی خواب در خواب ہوئی آج وہ وَقعت اپنی
طاق در طاقِ سیاست ہے شرافت اپنی سُود در سود بنی جاتی ہے دُرگت اپنی
فوج درفوج تھے آقا ﷺ کے سپاہی جب تک جیش در جیش رہی حشمت و سَطوت اپنی
لہر در لہر اگر بُعدِ مدینہ کی ہے رُود موج در موج ہے طغیانیٔ رِقّت اپنی
ہم ہیں مومن تو ہے خوشنودیٔ رب کی خاطر جوق در جوق مدینے کو مسافت اپنی
وِرد اپنا ہے ہمیشہ سے درودِ سرور ﷺ عین در عین عبادت ہے یہ عادت اپنی
نعت ہوتی تو ہے توفیقِ خُدا سے لیکن بیش در بیش رہی اِس میں ریاضت اپنی
حُبِّ سرکار ﷺ کے دَامن کو نہ چھوڑے کوئی گوش در گوش رَسا ہو یہ نصیحت اپنی
شر کے حامل ہُوئے تہذیب نبی ﷺ کو تج کر خیر در خیر تھی تمہیدِ ثقافت اپنی
آپ سرکار ﷺ اگر چاہیں تو مومن جیتیں دانگ در دانگِ توازن سہی طاقت اپنی

جب بھی محمودؔ مدد اپنی نبی ﷺ کی چاہی
دست در دستِ عزیمت ہُوئی ہمّت اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا باغ بہشت میں لاریب جو بُلایا گیا مدینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کو محبوب رہی اپنے نبی ﷺ کی مرضی — اِس پہ آیاتِ الٰہی کی گواہی نکلی
خوب مضبوطی سے پکڑیں گے جو رب کی رسّی — حُب سرکار ﷺ کی حاصِل اُنھیں ہو گی خوبی
نعت تو وہ ہے جو قُرآن میں رب نے رکھّی — کیا ہے اوقات ہی اِس باب میں میری تیری
جس کے لُٹ جانے کا ڈر خوف نہیں ہے کوئی — صرف ہے اُلفتِ سرکار ﷺ ہی ایسی پُونجی
آخری آئے جو سرکار ﷺ کے دَر پر ہچکی — کام آ جائے پسِ مرگ وہاں کی مٹّی
دُور ہم سے نہ ہُوئی حکمِ نبی ﷺ سے دُوری — تو یہ سمجھو ہُوئی غرقاب ہماری کشتی
جس کو سرکار ﷺ نے یثرب سے بنایا طابہ — خوش مقدّر ہیں، ہی بخت ہیں اِس کے باسی
نکلا جو حُبِّ پیمبر ﷺ کے خزانے میں سے — آنکھ سے جب بھی برآمد ہُوا کوئی موتی
کندہ پُتلی پہ ہُوا آنکھ کی، عرشِ مالک — اس کے محبوب ﷺ کی چوکھٹ جو نظر نے چُومی
شہرِ آقا ﷺ کے جو فُٹ پاتھ پہ سونا پایا — ہو گئی زائرِ خوش بخت کی گویا چاندی
کتنا اچھّا ہو جو ہو شہرِ نبی ﷺ میں ایسا — ٹوٹ جاتی ہے نَفَس کی تو بالآخر ڈوری
ایک اِعلامیہ فرمایا مہمن رب نے — قُربِ قوسَین کا اُلفت کے محل سے جاری
جن کے اعمال میں کم ہو گی مدیحِ سرور ﷺ — ایسے بندوں کی سرِ حشر تو ہو گی سُبکی
جب بھی ہو اِذن، یہ طیبہ میں پہنچ جاتا ہے — عرشیوں، قُدسیوں سے لے گیا بندہ بازی
یوں رہا "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" کا عامِل — اِس وظیفے کا بنایا مجھے رب نے عادی

وہ تو لے جائے گئے صرف محمد ﷺ محمودؔ
اور کب خلوتِ رحمان میں پہنچا کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکلِ مِدحت میں مسلّم ہے سعادت اپنی
اپنے سرکار ﷺ سے محکم ہے محبّت اپنی

نقطہ دَر نقطہ منظّم ہے وَکالت اپنی
”لفظ دَر لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی“

اپنے سرکار بہیں جاہ ﷺ کی باتیں سُن کر
ہونا آنکھوں کا بھی پُرنَم ہے روایت اپنی

اپنی ہر حاضریٔ شہرِ رسولِ رب ﷺ میں
اپنی تو مونسِ اعظم ہے ندامت اپنی

اپنے آقا ﷺ سے مدد مانگنا ہر مشکل میں
میں سمجھتا ہوں کہ ہر دم ہے ضرورت اپنی

صرف ہے آقا و مولا ﷺ پہ بھروسا ہم کو
پئے اعمال تو کم کم ہے اطاعت اپنی

نام کے مومنوں کو راہِ نبی ﷺ سے ہٹ کر
جانے کیوں آج مقدّم ہے سیاست اپنی

یہ ہے محمودؔ فقط اِذنِ خُدا سے ممکن
نعت کے باب میں مُبہم ہے فراست اپنی

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معیّت جسے مِل گئی آگہی کی
پیمبر ﷺ کی اُس شخص نے پیروی کی

مدد جس کو حاصِل ہو دِیدہ وَری کی
کرے گا وہ بندہ ثنا سیدّی ﷺ کی

عمل دخل جب بڑھ گیا ظلمتوں کا
تو آقا ﷺ نے عالَم میں جلوہ گری کی

کڑا وقت اُمت پہ جس وقت آیا
حبیبِ مُھَیمِنْ ﷺ نے چارہ گری کی

عطا ہائے سرور ﷺ جہاں میں ہیں وَافِر
کہاں کوئی گنجائش اِن میں کمی کی

اُنھوں نے جو خود اَصدَقُ الصادقیں تھے
ہمیں بھی تو تلقین کی رَاستی کی

ملائک کے بھی مصطفیٰ ﷺ مقتدا ہیں
تھی آدم علیہ السلام کی بھی حیثیت مقتدی کی

دِلوں کا کیا تزکیہ مصطفیٰ ﷺ نے
دِلوں پر حکومت تھی پہلے بدی کی

پہنچنا وہاں چھوڑ کر اپنی ”مَیں“ کو
پذیرائی طیبہ میں ہے عاجزی کی

وہ طیبہ سے پائے گا حرفِ بشارت
رہی جس کی عادت وہاں خامُشی کی

نہ غیرِ پیمبر ﷺ کی تعریف کرنا
کہ نعت نبی ﷺ اصل ہے شاعری کی

سحاب کرم نے بھگویا نظر کو — درِ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت جونہی کی
درودِ نبی ﷺ قلب و لب پر ہو کم کم — یہ تصویر ہے مصطفیٰ ﷺ نارسی کی
مدینے کا ویزا خبر ہے حقیقی — مسرّت کی اور خُرّمی کی، خوشی کی
ہوں حنفی مگر بابِ "صَلِّ عَلٰی" میں — اِمامت خوش آئی مجھے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی
ہو تعمیل اَحکامِ سرکارِ والا ﷺ — جو سمجھو تو عظمت ہے یہ آدمی کی
مدینے میں حاضر ہُوئے ہم سے عاصی — تو حالت ہماری تھی شرمندگی کی
یہاں پڑھتے رہنا درودِ پیمبر ﷺ — یہ صُورت ہے عقبیٰ میں بھی بہتری کی
جو چلتے نہیں ہم رہِ مصطفیٰ ﷺ پر — حقیقت میں ہے راہ یہ خود کشی کی
مَیں جب شہرِ آقا ﷺ میں محمودؔ پہنچا
وہ ساعت تھی ہر رَنج سے مخلصی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناشکیبائی کے محبس سے خُدا کر دے رِہا — کِس کو ہجرِ شہرِ آقا ﷺ میں شکیبائی پسند
میں پہنچ جایا کروں ہر سال شہرِ نُور میں
اِتنی ہے اپنے لیے مجھ کو توانائی پسند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطاعت خُدا کی اطاعت کِسی کی! — نہیں اِس سے ظاہر فضیلت کِسی کی؟
کِسی کے جو دِل میں تھی اُلفت کِسی کی — تو چاہا کہ دیکھے وہ صُورت کِسی کی
جو کی تھی کِسی نے ضیافت کِسی کی — تو تھی لامکاں تک مسافت کِسی کی
ہے ہر شے کو ہر دَم ضرورت کِسی کی — "وہ جگ میں ہے رحمت رسالت کِسی کی"
جو تکنا خُدا کو، تو اُمت کی سُنتا — بصارت کِسی کی، سماعت کِسی کی
سمجھنے کو توحیدِ خلاقِ عالَم — ہمیں کام آئی شہادت کِسی کی
ہے اِرقامِ نعتِ نبی ﷺ مُلہمانہ — نہ کام آ سکی ہے مہارت کِسی کی

نبی علیہ السلام سارے اِسرا سے یوں مطمئن ہیں — کِسی نے تو جانی حقیقت کِسی کی
یہ مختص اَزل سے تھی قصرِ دَنا سے — سرِ طُور کیوں ہوتی رُویت کِسی کی
ہیں گھر والوں کی اور رفیقوں کی باتیں — تھی قُربت کِسی کی، قرابت کِسی کی
رَسا ہونا چاہے جو اپنے خُدا تک — تو کام آئے گی بس وَساطت کِسی کی
کِس کو ہُوئی تھی وہی بارِ خاطِر — جو تھی رات بھر کی، عبادت کِسی کی
تھے اقصیٰ میں جب تو نبیوں نے مانی — قیادت کِسی کی، اِمامت کِسی کی
ہر انسان انسان کے کام آئے — ہمارے لیے ہے ہدایت کِسی کی
بہ ہر دَم رہی شاملِ حالِ عاصی — عنایت کِسی کی، عطُوفت کِسی کی
ہوں اِعزازِ دفنِ مدینہ کا شائق — خُدایا! ہے دَرکار اِجازت کِسی کی
خوشی ہم مَناتے ہیں ہر بارھویں پر — ہے توجیہِ بہجت ولادت کِسی کی
کوئی پہنچا شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ میں — ہُوئی اَوج پر آج قسمت کِسی کی
جہنم میں جائے اگر نعت سُن کر — مُنغّض ہُوئی ہے طبیعت کِسی کی

ہے بخشش کی محمودؔ یہ ایک صُورت
مِلے حشر کے دِن شفاعت کِسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمل اچھّے نہیں لیکن نبی ﷺ ہیں شافعِ محشر — شجر اُمیّد کا دیکھا بیابانِ تمنّا میں
ہُمکتی خواہشیں پاتا ہُوں مَیں طیبہ رَسائی کی
مَیں جب بھی جھانک کر دیکھوں گریبانِ تمنّا میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ میں مُزکی — اُنھیں حق نے یہ بھی عطا کی بڑائی
زمانے نے دیکھا نہیں ہے کوئی بھی — کبھی میرے سرکار ﷺ سا اِنقلابی
یہ مِیثاق کے دِن کی شِق تھی اَساسی — مِلی انبیاء علیہم السلام کی اُنھیں سربراہی

یہ کرتا ہے ہاتف ہمیشہ مُنادی　　ہیں خالق کی سرکار ﷺ وَاحد گواہی
خُدا جانے اِسرَا کی کیا تھی کہانی　　یہ اُن کی تھی یا اُس کی تھی رُونمائی
وہ بندہ جو چاہے نبی ﷺ کی غُلامی　　وہ خالق کی پائے گا شانِ کریمی
جو تھی اُن میں، رحمان میں آشنائی　　ہے نعتوں میں اِظہار اِس کا ضروری
تحمل، رواداری اور بُردباری　　ہے آقا ﷺ کی سیرت کی یہ بھی نشانی
سرِ حشر اپنی معافی تلافی　　بفضلِ حبیبِ خُدا ﷺ ہے یقینی
ہُوئی جس کی شہرِ نبی ﷺ میں حضوری　　سرِ حشر پائے گا وہ کامیابی
مسلماں کو جن سے ہے اُلفت حقیقی　　وہ ہیں اہلِ بیت اُنؑ کے اور ہیں صحابی رضی اللہ عنہم
ہیں ناعِتِ تو محسنؒ رِضاؒ اور جامیؒ　　بنے بات کیسے ہماری تمھاری
کرے عَود بندے کی جب بد مذاقی　　وہ مدحِ نبی ﷺ پر کرے نکتہ چینی
سمجھ سکتے ورنہ کہاں کبریا کو　　سکھائی نبی ﷺ نے ہمیں حق پرستی
کیے حل مِرے سرورِ ہر جہاں ﷺ نے　　مسائل معاشرتی، سیاسی، معاشی
محبّ ایک ہے تو ہے محبوب وَاحد　　وہ ہے کبریائی، یہ ہے مُصطفائی
مدد اُن سے مانگیں گے ہم اور وہ دیں گے
یہ اپنی ہے حق بینی و حق شناسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جھوٹے نبی کا تعاقُب کیا تو　　ہُوئے حق کے محبوب الیاسؔ برنیؒ
کہا اب نبوّت نئی آئے کیسے　　”دو جگ میں رہے رحمت رسالت کِسی کی“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غنی تھے حقیقت میں محمودؔ آقا ﷺ　　تھا فقرِ حبیبِ خُدا ﷺ اختیاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی ہی نظر گُنبدِ خَضرا پہ ہے پڑتی　　سر اپنا وَگرنہ شہِ خاور نہ جھکاتا

پاتا ہوں اُنھیں مالک و مختار جہاں کا
میں سر کو درِ شاہ ﷺ پہ کیونکر نہ جھکاتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے سب پہ شفقت رِسالت کِسی کی — رکھّے سب سے اُلفت رِسالت کِسی کی
اِسی سے تو ہوتا ہے ایماں مکمّل — ہے وَحدت پہ حُجّت رِسالت کِسی کی
تھی آدم علیہ السلام سے پہلے تو محشر تلک ہے — وہ رکھتی ہے وُسعت رِسالت کِسی کی
سب اِنسانیت کے لیے تا بہ محشر — ہے پیغامِ راحت رِسالت کِسی کی
جو ایمان وَالے ہیں، اُن سب کی خاطِر — ہُوئی رحم و رَافت رِسالت کِسی کی
فضیلت بتائی ہے تِلکَ الرُّسلْ نے — ہے اِعزازِ عظمت رِسالت کِسی کی
مدینے میں مرنا ہے جنّت کو جانا — ہے اِس کی ضمانت رِسالت کِسی کی
مجھے دے گی خُلدِ بریں کا خریطہ — یہ رکھتی ہے قُدرت رِسالت کِسی کی

اِسی سے فروزاں ہے محمودؔ دَانش
کہ ہے گنجِ حکمت رِسالت کِسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شاہ کیا حضور ﷺ کے منگتا سے کم نہیں! — اور جبرئیل علیہ السلام بندۂ آقا سے کم نہیں
وہ ہے حرم خُدا کا، نبی ﷺ کا حرم ہے یہ — طیبہ کِسی طرح سے بھی بطحا سے کم نہیں
ذرّے جو ہیں دیارِ رسولِ کریم ﷺ کے — وہ رفعتوں میں بامِ ثُریّا سے کم نہیں
اندھیاروں کا تو شہرِ نبی ﷺ میں سوال کیا — ہر رات اِس جگہ کی، سویرا سے کم نہیں
سرکار ﷺ کے تو خیر، کرم کا جواب کیا — مجھ کو بھی اُنس آقا و مولا ﷺ سے کم نہیں
جس کو نہیں ہیں یادِ نبی ﷺ کی عنایتیں — زندہ بھی ہو تو گویا وہ لاشہ سے کم نہیں
گُنبد پہ اِک اُچٹتی نظر بھی جو پڑ گئی — وہ لُطفِ کبریا کے اِشارہ سے کم نہیں

محمودؔ مدحِ سرورِ عالم نہ چھوڑنا
یہ خالقِ کریم کے منشا سے کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جو کلامِ رب میں فرمایا گیا "مَا یَنۡبَغِیۡ"
ہے نبی ﷺ کے وَاسطے حرفِ خُدا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

یہ تھا سرور ﷺ کے خُدا کا فیصلہ
شاعری کو اُن کی خاطر کہہ دیا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

شعر کی تعلیم ہی رب نے پیمبر ﷺ کو نہ دی
سارے فقروں سے ہے یہ فقرہ جُدا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

اُن ﷺ کی خدمت میں رَسا ہونا ہے عظمت شعر کی
شعر کہنا تھا برائے مصطفیٰ ﷺ "مَا یَنۡبَغِیۡ"

رفعتِ شانِ رسولِ پاک ﷺ ظاہر اِس سے ہے
حرف ہے اِخلاص و اُلفت کا بڑا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

شعر کہنا سب کو جائز ہے سِوائے مصطفیٰ ﷺ
تمغا یہ رب نے پیمبر ﷺ کو دیا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

مدحِ سرور ﷺ کی اجازت اُس نے دی محمودؔ کو
ہے رسولُ اللہ ﷺ کو رب کی عطا "مَا یَنۡبَغِیۡ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا مقصود محشر میں تھا سائباں
فضلِ سرور ﷺ سے حاصِل ہوا سائباں

دھوپ میں جس نے نامِ پیمبر ﷺ لیا
اُس کے سر پر وہیں تن گیا سائباں

شہرِ آقا ﷺ کے زائر! مُبارک تجھے
وہ رہا اُن ﷺ کے اِکرام کا سائباں

بزمِ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیۡ" کے لیے
حِدّتوں میں مِلا مرحبا سائباں

اِس جہاں میں ظہورِ نبی ﷺ سے تَنا
شامِ ظلمات میں نُور کا سائباں

لُطف و اِکرام محبوبِ رحمان ﷺ کا
ہے وسیع و عریض اور گھنا سائباں

رُخ پہ زردی لیے جو مدینے گیا
مِل گیا اُس کو اُس جا ہرا سائباں

سر پہ اُمت کے اَلطافِ سرور ﷺ کا ہے
دِلنشیں سائباں دِل کُشا سائباں

لگ گیا حشر میں شاعروں کے لیے
نعتِ سرکار ﷺ کی تھی جزا سائباں

یہ کرامت درودِ پیمبر ﷺ کی تھی
پہلے میزاں پہ کب کوئی تھا سائباں

نعتِ آقا ﷺ کی خاطر تنا حشر میں — تھا خُنک تاب، تھا جاں فزا سائباں
اُمتِ مصطفیٰ ﷺ سر برہنہ ہے اب — اِس کو فرما عطا رَبّنا! سائباں
فضلِ ربِّ جہاں سے ہمیشہ سے ہے
فرقِ محمودؔ پر نعت کا سائباں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے مثل و بے نظیر وہ پیدا کیے گئے — سرکار ﷺ سے کِسی کی نہیں ہے مماثلت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ حضور ﷺ ہے فلک پیمائیِ خیال — پاکیزگیٔ دِل ہے یہ دانائیِ خیال
ذکرِ حضور ﷺ باعثِ رَعنائیِ خیال — ’’خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال‘‘
ناعِت جو ہے پڑھے وہ کلامِ مجید کو — حاصِل اِسی سے ہو گی توانائیِ خیال
خُوشنودیٔ خُدائے مُہَیمِنؔ کی ہے نوید — دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پذیرائیِ خیال
کرتی ہے عہدِ سرورِ کونین ﷺ تک رَسا — پیشِ درِ حضور ﷺ جبیں سائیِ خیال
کرتا رہے گا ذکرِ رسولِ جمیل ﷺ کا — پیشِ نظر جو رکھّے گا زیبائیِ خیال
کہتے ہو نعت، ساتھ کہو حمدِ ذُوالجلال — مجھ کو سمجھا رہی ہے یہ یکتائیِ خیال
ہے عظمتِ حضور ﷺ تخیّل پہ پر فشاں — عرشِ عظیم تک گئی پہنائیِ خیال
پائیں گے زندگی نئے مضمون شعر میں — مدحِ نبی ﷺ سے ہو گی مسیحا خیال
قِرطاس پر جو نعت رقم کر رہا ہوں مَیں — ہے یہ بھی گویا صُورتِ گویائیِ خیال
محبوب دُنیوی نہ ہَدَف ہو مدیح کا — بدبختی ہے یہ باعثِ رسوائیِ خیال
قدحِ عُدوئے سرورِ عالَم ﷺ کے باب میں — ممکن نہیں کہ ہو کبھی پسپائیِ خیال
اصحاب رضی اللہ عنہ کے کلام سے تحریک پایئے — مدحِ حضور ﷺ میں وہی اپنایئے خیال
اَصنافِ شعر کا ہے تنوّع نُعوت میں — اِدراک میں ہے شکلِ بزمِ آرائیِ خیال

اِمکانِ نعت گوئی پر محمودؔ سوچنا
ہے حکمرانی فکر کی دارائیِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ حضور ﷺ سجدۂ بینائیِ خیال — اس کو کہو اجارۂ بینائیِ خیال
پہنچا ہُوا ہُوں شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں — دِل پر ہُوا ہے قبضۂ بینائیِ خیال
عظمت حضور ﷺ کی نہیں آئی گرفت میں — مضبوط گو ہے پنجۂ بینائیِ خیال
دِل پر عطا و لُطفِ نبی ﷺ کا اثر ہُوا — سر پر ہُوا جو سایۂ بینائیِ خیال
کھولو کتابِ زِیست مدینے کی فکر میں — اِس میں ہے ایک صفحۂ بینائیِ خیال
بندے کا مَنشا طیبۂ سرکار ﷺ ہو تو — جنّت نُما اشارۂ بینائیِ خیال
پاتا ہوں مَیں حضور ﷺ کی مجلس کی شکل میں — بیٹھے بٹھائے ثمرۂ بینائیِ خیال
قوسَین میں مِلن ہُوا ربّ و رسول ﷺ کا — ہے دِید عاجزانۂ بینائیِ خیال
ہر وقت دِل پہ عتبۂ سرکار ﷺ نقش ہو — زندہ اگر ہو جذبۂ بینائیِ خیال
حرمین کے سِوا کِسی جانب دھیان تو — ہے باعثِ خسارۂ بینائیِ خیال
غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں لکھّا جو کوئی حرف — گویا پڑھا ہے نوحۂ بینائیِ خیال
اِس سرزمیں نے مجھ کو شعورِ سخن دِیا — ’’خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال‘‘

تقدیر سے رشیدؔ نے پائی شبانہ روز
قُبّہ کی دِید صدقۂ بینائیِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اقصیٰ میں جن کے پیچھے نمازی تھے انبیاء علیہم السلام — وہ مُقتدا کیا صرف حبیبِ خُدا ﷺ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب جانتے ہیں میرے نبی ﷺ میرے دِل کا حال — آئے تو آئے کِس لیے لب پر کوئی سوال
آنکھوں سے جو گرے گا وہاں آبِ اَنفِعال — اُس سے کرے گا ابرِ مدینہ تمھیں نہال

کہتے ہیں عرفِ عام میں دھڑکن مِری اسے
نعتِ نبی ﷺ کو سُن کے ہے دِل ڈالتا دھمال

سب کائناتیں چھان کر جبریل علیہ السلام نے کہا
آقا ﷺ سا خوش جمال ہے کوئی، نہ خوش خصال

خوشنودئ نبی ﷺ کا مجھے یوں بھی ہے یقیں
رہتی ہے مدحِ آل میں میری زبان لال

جو چاہا رب نے کہ دیا اپنے حبیب ﷺ سے
معراج میں یہ اُن ﷺ پہ ہوا فضلِ ذُوالجلال

جس میں ہُوا ظہور نبئ کریم ﷺ کا
ہونے کو ہے طُلُوع وہی دوستو! ہلال

تصویر اِس پہ شہرِ پیمبر ﷺ کی نقش ہے
کرتا ہُوں یوں مَیں آئنۂ دِل کی دیکھ بھال

پہلے کِسی نبی علیہ السلام کو کُدا نے عطا کیا؟
عمار رضی اللہ عنہ کوئی، کوئی صہیب رضی اللہ عنہ اور کوئی بلال رضی اللہ عنہ

ہوتا ہُوں جالیوں کے تو ہر سال سامنے
نظریں اُٹھاؤں اُس طرف، میری کہاں مجال!

سرکار ﷺ! حکمرانوں کا ہے یہ کِیا دَھرا
صہیونیوں کے ہاتھ میں ملّت ہے یرغمال

آب و ہَوا سے اس کی، ہے شاداب رُوح و جاں
”خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال“

میں اِس خیالِ خوش پہ ہُوں محمودؔ مطمئن
ہو گا بفضلہٖ مِرا طیبہ میں اِرتحال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبرائیل علیہ السلام پیچھے رہ گئے، چلے گئے نبی ﷺ
سِدرہ کے بعد، سارے خلا و ملا کے بعد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ مدینہ جب ہے تمنّاؤں کا مآل
خاکِ مدینہ کی ہے ثنا میں زبان لال

خاکِ مدینہ سے تو تعلّق نبی ﷺ کا ہے
خاکِ مدینہ کو کبھی کہنا نہ تم سفال

خاکِ مدینہ مٹّی نہیں، دُھول بھی نہیں
اِس پر تو گرد ڈال نہ پائے ہیں ماہ و سال

جاءُوک کی نویدِ خُدا سے کُھلا یہ راز
خاکِ مدینہ زخمِ خطا کا ہے اِندمال

چاہو تو خاک چھان کے دیکھو جہان کی
خاکِ مدینہ کی نہیں کوئی کہیں مثال

دِل کی نظر سے دیکھو تو دیکھو گے تم کہ ہے
خاکِ مدینہ رُوئے زمیں پر حسین خال

خنجر بدست کفر و تظلّم ہزار ہو
خاکِ مدینہ کیوں نہ بنے گی ہماری ڈھال

دھرتی کے رُخ پہ معصیت کا دھبّا جب لگا — خاکِ مدینہ کو مِلا سرنامۂ جمال
طیبہ میں آندھی سے ہُوا میرا معانقہ — خاکِ مدینہ نے سر و رُخ کو کِیا نہال
چھبیس(۲۶) بار دیکھا تو پایا یہی کہ ہے — خاکِ مدینہ وجہِ کرم ہائے ذوالجلال
ناعِت کا ذہن اِس سے ہُوا دُوربیں کہ ہے — ’’خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال‘‘
محمودؔ کے لیے کریں احباب سب دُعا
خاکِ مدینہ دے اِسے خوشخبریٔ وصال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل جائے گی طیبہ میں حضوری کی سعادت — پیدا تو ہو آہوں میں، کراہوں میں خلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مستحق کر لو گے خود کو جامِ کوثر کا وہیں — پی کے دیکھو قریۂ سرکار ﷺ میں جامِ وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قُربِ مصطفیٰ ﷺ سے پیدا ایسا قُربِ رُوحانی — جو خلاقِ عوالم سے ہے گہرا قُربِ رُوحانی
نبی ﷺ کے جادۂ سیرت پہ اپنے کو رَواں رکھنا — اِسی رَستے پہ جانا، پانا سیدھا قُربِ رُوحانی
اگر رُوحانیت آ جائے تو پردے نہیں رہتے — نبی کے اوج کا دے گا اِشارہ قُربِ رُوحانی
اُسے آقا ﷺ دِکھا سکتے ہیں جلوہ اپنا رؤیا میں — ہو جس خوش بخت اِنساں کی تمنّا قُربِ رُوحانی
خُداوندِ دو عالم اُس کو اپنا قُرب بخشے گا — رسولِ محترم ﷺ سے جس کا ہو گا قُربِ رُوحانی
قریبِ طیبۂ سرکار ﷺ وفُرِ اُنس سے ہونا — تقرب ہے یہی جس سے ہے مِلتا قُربِ رُوحانی
پیمبر ﷺ ہیں بشر، نُورِ خُدا ہیں، مظہرِ رب ہیں — کرے گا سارے اِن رازوں کو اِفشا قُربِ رُوحانی
محافظ جو نہیں ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا — وہ بندہ پا نہیں سکتا ہے حاشا قُربِ رُوحانی
بُلاوا تم کو گر آ جائے شہرِ سرورِ کُل ﷺ سے — عزیزو! جان لو یہ ہے تمھارا قُربِ رُوحانی
درِ آقا ﷺ کو چل، گر ہے تمنّا رُستگاری کی — کہ ہے ہر زخمِ عِصیاں کا مُداوا قُربِ رُوحانی
اگر تُو آج وقفِ مِدحتِ سرکار ﷺ رہتا ہے — کرے گا نُور افزا تیرا فردا قُربِ رُوحانی

میں ہوں محمودؔ پھر لُطفِ نبی ﷺ سے عازمِ طیبہ
دِکھاتا ہے یہی ہر روز سپنا قُربِ رُوحانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہو
پا کے اُن ﷺ کے نام لیواؤں کو محوِ گفتگو

عتبۂ سرور ﷺ پہ مجھ کو دَست بستہ دیکھنا
آنسوؤں کو دیکھنا چاہو جو محوِ گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھی ہیں مصطفیٰ ﷺ کی عنایات جابجا
ہم کو مِلے ہیں اِس کے اشارات جابجا

سُنتے ہیں ہم جو نعت کے نغمات جابجا
حُبِّ نبی ﷺ کی ہیں یہ روایات جابجا

تعلیم پر چلیں جو ہم آقا حضور ﷺ کی
پھیلیں گے سب نِکاتِ مُساوات جابجا

چھٹکارا اِن سے پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ میں ہے
اُمّت کے سامنے ہیں جو آفات جابجا

چلتے جو رہتے آقا و مولا ﷺ کی راہ پر
کھاتے ہم آج کفر سے کیوں مات جابجا

حُبِّ نبی ﷺ پہ قوم کا ممکن ہے اِتّحاد
مَیں نے بفضلہٖ یہ کہی بات جابجا

آقا ﷺ! ہمیں بچایئے عفریتِ ظلم سے
بیٹھا ہے وہ لگائے ہُوئے گھات جابجا

محمودؔ جو کمی ہے، ہمارے عمل میں ہے
فضلِ نبی ﷺ کی تو ہیں علامات جابجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک رات تھی مِلن کی جس میں کہ تھا چراغاں
کعبے کے باب سے تا عرشِ عُلا چراغاں

یادِ رسولِ رب ﷺ سے دِل میں ہُوا چراغاں
ہے پیار کا نتیجہ یہ خوش نُما چراغاں

ہر لفظِ نعت میں جو کرنوں کی چاندنی ہے
اُن ٹمٹماہٹوں کا ہے اِرتقا چراغاں

لُطف حبیبِ حق ﷺ سے حرفِ غلَط ہے عِصیاں
اپنی خطائیں ظُلمت، اُن ﷺ کی عطا چراغاں

تعمیلِ حکمِ رب میں قندیلِ نعت لے کر
مِدحت کا کر رہا ہے ہر قُمقمہ چراغاں

شام و پگاہ یادِ شہرِ نبی ﷺ کے صدقے ہوتا ہے روح و جاں میں صبح و مَسا چراغاں

قُرآن کو سمجھتا ہوں مصطفیٰ ﷺ کا تحفہ کرتا ہے میرے دِل میں اِس سے خُدا چراغاں

محمودؔ پڑھ رہا ہے سیرت جو مصطفیٰ ﷺ کی
نُورانیت ہے خواہش اور مدّعا چراغاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوئے بہشت یارو! وَاحد جو راستہ ہے ہو کر دیارِ پاکِ سرکار ﷺ سے گیا ہے

چہرہ جو شہرِ سرور ﷺ کی گرد سے اَٹا ہے سمجھو کہ اِس پہ سورج کی روشنی فدا ہے

بین السُّطور واضح خالق کا اِعتنا ہے قَوسَین متصّل ہوں تو نام دائرہ ہے

قصرِ دَنَا کی سوچو آئینہ کاریاں بھی آئینے کے مقابل آخر کو آئنہ ہے

اصلِ حقیقت اُن کی آنکھوں نے دیکھ لی تھی اب سب حقیقتوں کا سرکار ﷺ کو پتا ہے

کافی اُسے سمجھنا، جتنا نبی ﷺ بتائیں معراج میں اُنھوں ﷺ نے کیا کچھ کہا، سُنا ہے

ہر شے پہ ہے تصرّف، ہیں ہر جہاں کے مالک لیکن بچھونا اُن ﷺ کا سادہ سا بوریا ہے

تحویلِ قِبلہ سے یہ ظاہر ہُوا ہے نکتہ رب کی پسندِ خاطر سرکار ﷺ کی رِضا ہے

میری مسرتوں کی کیفیتیں نہ پوچھو گُنبد حبیبِ حق ﷺ کا آنکھوں میں بس گیا ہے

یرّوشلم کو دیکھو، اقصیٰ کی بات سوچو ہیں مُقتدی نبی علیہم السلام سب، آقا ﷺ کی اِقتدا ہے

جو خواب میں بصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مصطفیٰ ﷺ نے دی تھی ہم مدح گوؤں کی بھی خواہش وہی رِدا ہے

نامِ حضور ﷺ سُن کر "صَلِّ عَلٰی" نہ پڑھنا پرہیز اِس خطا سے کرنا ہی اِتقا ہے

ہونٹوں پہ نعتِ آقا ﷺ جب ہے تو گویا دِل میں "سورج تجلّیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے"

آواز مصطفیٰ ﷺ کی کندہ ہے جس فضا پر
دَرکار اُس فضا میں محمودؔ کو قضا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قصرِ لامکاں میں ہُوئے جمع، دو تھے وہ اِک ذاتِ رب تھی، دوسری ذاتِ رسول ﷺ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کیفِ بے خُودی میں روضے کو تک رہا ہے — پیمانۂ عقیدت اس کا چھلک رہا ہے
رحمت ہر ایک عالَم کے واسطے نبی ﷺ ہیں — یہ گلشنِ عنایت ہر جا مہک رہا ہے
سرکار ﷺ کی اطاعت اللہ کی ہے طاعت — اِس بات میں کِسی کو کیا کوئی شک رہا ہے
نعتِ حبیبِ حق ﷺ کی توفیق پا کے رب سے — باغِ سخن میں بلبل ہر اِک چہک رہا ہے
قائل نہیں ہے نُورِ سرکار ﷺ کا جو بندہ — ظُلمت کے دَشت میں وہ پیہم بھٹک رہا ہے
جب سے سُنا ہے مَیں نے چھاپے گئے ہیں خاکے — غصے کا اِک الاؤ دِل میں دہک رہا ہے
دُنیا میں غرق ہو کر حکمِ حضور ﷺ بھولا — پی کر مئے علائق بندہ بہک رہا ہے
مرہُونِ مِنّت آقا ﷺ کی ہے یہ زندگی بھی — دِل اپنا اِس عطا سے اب تک دھڑک رہا ہے
جس کے لبوں پہ ہر دم ذکرِ نبی ﷺ نہیں ہے — دِل اُس کا ہے کہ خالی برتن کھنک رہا ہے
شہرِ نبی ﷺ میں اُن کو مَیں نے جو دانہ ڈالا — یادوں میں ہر کبوتر اب تک ٹھٹک رہا ہے
جاگو بحکمِ آقا ﷺ روزِ جزا کی خاطر — گو اِمتدادِ عالَم تم کو تھپک رہا ہے
ہر گوشہ جگمگایا سیرت کی روشنی سے — ''سورج تجلیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے''

محمودؔ کی تمنّا کیا پوچھتے ہو، یارو!
دِل ہے کہ سُوئے شہرِ سرور ﷺ لپک رہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں بعدِ فجر درودِ نبی ﷺ کے ساتھ — اِک عرصے تک خرام رہا تا قُبا مِرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پلکوں پہ یہ جو احقر کی، نم چمک رہا ہے — حُبِّ نبی ﷺ کی لو سے پیہم چمک رہا ہے
جس کو عظیم رب نے قُرآن میں کہا تھا — اُس خُلق کی ضیا سے عالَم چمک رہا ہے
پھوٹا تھا یہ بھی جَدِّ سرکار ﷺ کے قدم سے — جو شہرِ کبریا میں زمزم چمک رہا ہے
پھیلا رہی ہے سیرت آقا ﷺ کی، نُور ہر جا — دُنیا کا نُور جتنا ہے، کم چمک رہا ہے
سب علمی دَرسگاہوں نے نُور پایا جس سے — اَذہان میں وہ دارِ ارقم رضی اللہ عنہ چمک رہا ہے

سرکار ﷺ کے نقوش پا نے جو روشنی دی   اِس سے سراجِ حکمت محکم چمک رہا ہے
محشر میں اُس کے نیچے تختِ حضور ﷺ ہو گا   جو حمد کا ازل سے پرچم چمک رہا ہے
محبوبِ کبریا ﷺ کے مولُود کی خوشی میں   ''سورج تجلیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے''
محمودؔ روشنی جو خاکِ بقیع کی ہے
یہ چاند اِس کے آگے کم کم چمک رہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں جیسے کعبہ ہر دَم چمک رہا ہے   ویسے ہی شہرِ آقا ﷺ ہر دَم چمک رہا ہے
غائر نظر سے دیکھو قُرآن کو تو اُس میں   سرکار ﷺ کا حوالہ ہر دَم چمک رہا ہے
جس شخص نے نبی ﷺ کی سیرت کی پیروی کی   اُس شخص کا سراپا ہر دَم چمک رہا ہے
ماہِ دَنَا کی مِدحت جو کر رہا ہے، اُس کی   تقدیر کا ستارہ ہر دَم چمک رہا ہے
گزرا ہے حال اپنا جب ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں   آنکھوں میں اپنا فردا ہر دَم چمک رہا ہے
اِرقامِ نعت میں جو پایا ہے سر خمیدہ   جس کا بھی ہے وہ خامہ، ہر دَم چمک رہا ہے
خلقِ عظیم آقا ﷺ کی ضُو سے دَہر بھر میں   ''سورج تجلیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے''
آنکھیں جو دِل کی کھولیں محمودؔ نے تو دیکھا
طیبہ کا ذرّہ ذرّہ ہر دَم چمک رہا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پی رہے ہیں شاعر حُبِّ رسول ﷺ کی مَے   دُھن ہے لبوں سے نکلے نعتِ حضور ﷺ کی لَے
تخلیق جب ہُوئی ہے صدقے میں اُن ﷺ کے، ہر شے   محبوبِ کبریا ﷺ سے کب کچھ چُھپا ہُوا ہے
ذکرِ نبی ﷺ کا پرچم جس کے بھی ہاتھ میں ہے   غیرِ حضور ﷺ کی ہو اُس کے لبوں پہ کیوں جَے
زیرِ قُدوم پائے آقا ﷺ کے خادموں نے   وہ فخر و نازِ جم ہو یا پادشاہیٔ کَے
جس کی نظر میں چوکھٹ سرکار ﷺ کی بسی ہو   اُس کو لُبھائے کیسے دُنیا کی کوئی بھی شَے
کیوں آپ ﷺ کے کہے پر اُس کا عمل نہیں ہے   اُمّت رہے گی رُسوا آقا حضور ﷺ! تا کَے

ریشہ دوانیاں ہیں جاری حضور ﷺ! اُن کی — صہیونیت کے دَاعی اپنے ہُوئے ہیں درپے
امجدؔ رباعی گو نے اُن ﷺ کی گلی میں دیکھا — ''سورج تجلیوں کا ہر دَم چمک رہا ہے''
محمودؔ کا تعلّق تا حشر نعت سے ہو
لگتا ہے اِس کی خاطِر خالِق نے کر دیا طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں حُبِّ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی پُھولے پھلے — فصل یہ اِخلاص کی باضابطہ پُھولے پھلے
آبیاری مزرعِ مِدحت کی خونِ دِل سے ہو — ارضِ فن پر یوں گلستانِ وَفا پُھولے پھلے
ہیں صفاتی نام جتنے مصطفیٰ ﷺ کے، رب کرے — اُن کا ہر اِک سابقہ اور لاحقہ پُھولے پھلے
رکھ تعلّق تو حدیث سرورِ کونین ﷺ سے — ہو اگر خواہش تری، فہم و ذَکا پُھولے پھلے
فضل و اَلطافِ حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کے طفیل — زِیست پائی عاصیوں نے، پارسا پُھولے پھلے
رب نے کی نشوونمائے نخلِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ — بیل اِس پر مَنفعت کی کیوں بھلا پُھولے پھلے
عاجزی اپنا! بحکمِ سرورِ کون و مکاں ﷺ — تو جو مومن ہے تو کیوں تیری انا پُھولے پھلے
رحمتِ سرکار ﷺ پر حُسنِ تیقُّن کی سبب — دفنِ طیبہ کی خُدایا! اِلتجا پُھولے پھلے
لب پہ ہے ممنونِ احسانِ نبی ﷺ محمودؔ کے
خانوادہ حشر تک سرکار ﷺ کا پُھولے پھلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا چشمِ فلک نے کبھی یا کہیں — اُن سا صادِق کوئی؟ کوئی اُن سا امیں
مصطفیٰ ﷺ کے سِوا غم گُسار و مُعیں — ''بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں''
ہر جہاں اُن ﷺ کی رحمت کے سایے میں ہے — اُن ﷺ کے زیرِ نگیں آسمان و زمیں
جس نے جو مانگا، جب مانگا، سب پا لیا — مصطفیٰ ﷺ کے لبوں پر نہ آئی ''نہیں''
بعدِ سرکار ﷺ آئے نبی کوئی کیوں — مصطفیٰ ﷺ پر ہے اعلانِ تکمیلِ دیں
ہر عمل میرے سرکار ﷺ کا، دِل کُشا — ہر حدیثِ رسولِ خُدا ﷺ دِل نشیں

جنّت آقا ﷺ کے قدمین کی، پاؤں گا — رنگ لائے گا احقر کا حُسنِ یقیں
رب اکیلا تھا معراج کی رات بھی — یوں تو موجود تھے مصطفیٰ ﷺ بھی وہیں
اِحتسابِ قیامت سے بچنے کو ہے — وِردِ صَلِّ عَلٰی سجۂ مومنیں
وجہِ آغازِ تخلیقِ مخلوق ہیں — جن کو رب نے کیا خاتمُ المرسلیں ﷺ
پائیں عزّت حضور ﷺ! آپؐ کے اُمّتی — اُن ﷺ کے دشمن ہوں سب خائبیں خاسریں
مِل کے پڑھتے رہو روز صَلِّ عَلٰی — اِختصاص اِس کا ہے چاند کی بارہویں
دوستو! سارے مانگو خُدا سے دُعا — اسمِ آقا ﷺ ہو لب پر دَمِ واپسیں
ذکرِ محمودؔ پر کاش قُدسی کہیں
وہ بھکاری نبی ﷺ کا ہے عَتبہ نشیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُوری کرتے ہیں وہ ہر خواہش مِری — کیوں نہ مَیں آقا ﷺ کو مالک مانتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے مَے حُبِّ سرکار ﷺ کی پی نہیں — طے مدینے میں اُس کی حضوری نہیں
زندگی میری مرہونِ سرکار ﷺ ہے — فضلِ رب سے یہ احساس وقتی نہیں
رُخ جو اپنی نمازوں کا قِبلہ کو ہے — کیا رِضا اِس میں شامِل نبی ﷺ کی نہیں؟
متن ایسی عبادت کا حرفِ غَلَط — وِردِ صَلِّ عَلٰی جس کی سُرخی نہیں
عظمت آقا ﷺ کی نبیوں علیہم السلام نے تسلیم کی — عہد پر کیا خُدا کی گواہی نہیں
ابرِ رحمت نہ برسے گا سرکار ﷺ کا — آنکھ میں گر ندامت کا موتی نہیں
کم جو فقرہ مقامِ نبی ﷺ سے کہا — ایسے عصیاں کی کوئی معافی نہیں
مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ، سِوا آپ کے — کوئی محبوبِ رحمان ہستی نہیں
اس میں نعتِ پیمبر ﷺ کا سرمایہ ہے — جَیب اعمال اپنی بھی خالی نہیں
گُزرے اوپر سے جو روضۂ پاک کے — شہرِ سرکار ﷺ میں ایسا پنچھی نہیں

اُس پہ ہیں مغفرت کی نویدیں رقم — خاکِ شہرِ نبی ﷺ صرف مٹّی نہیں
بات شہرِ پیمبر ﷺ کو جانے کی ہے — کون کہتا ہے احقر کو جلدی نہیں
جب عمل ہی نہیں تیرا اَحکام پر — اُن سے اُلفت، سمجھ لے کہ سچّی نہیں
ناعتِ آقا ﷺ محمودؔ البتہ ہے
اور تو اِس میں کوئی بھی خوبی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا پہنچتا مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں — خاک دُنیا کی کوئی کیوں چھانتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش نظر، خوش بیاں اور کوئی نہیں — صرف سرور ﷺ ہیں، ہاں! اور کوئی نہیں
مومنوں کے لیے یہ خُدا نے کہا — ہیں نبی ﷺ مہرباں اور کوئی نہیں
پاؤ ہر شے سخاوت گہِ شاہ ﷺ سے — ایسا تو آستاں اور کوئی نہیں
ذاتِ اَقدس فقط مصطفیٰ ﷺ ہی کی ہے — رُوحوں پر حکمراں اور کوئی نہیں
مظہرِ کبریا مصطفیٰ ﷺ کے سِوا — بے نشاں کا نشاں اور کوئی نہیں
کھا کے پتھر نبی ﷺ "اِھدِ قومی" کہیں — اِتنا شیریں بیاں اور کوئی نہیں
جتنا پایا گیا رب و محبوب ﷺ میں — ایسا ربطِ نہاں اور کوئی نہیں
ہیں غفور اور سرکار ﷺ معراج میں — تیسرا دَرمیاں اور کوئی نہیں
رب نے اِسرا میں محبوب ﷺ سے یہ کہا — اُدنُ مِنّیِ ۔ یہاں اور کوئی نہیں
قبر میں دِیدِ سرکار ﷺ ہو جائے گی — اِس کے بعد اِمتحاں اور کوئی نہیں
چترِ "صَلِّ وَسَلِّمْ" ہی کام آئے گا — حشر میں سائباں اور کوئی نہیں
افصحِ دہر میں رحمتِ عالمیں ﷺ — اِتنی شُستہ زباں اور کوئی نہیں
صرف محمودؔ محبوبِ رب ہیں نبی ﷺ
اور کوئی کہاں اور کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوح و جاں پر جب کرم کرتا ہے ربِّ ذوالجلال — عظمتِ سرکار ﷺ کے موضوع پر کرتا ہے احقر گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَم سے آقا ﷺ کے دُنیا میں ہیں رونقیں — رونق اَفزا یہاں اور کوئی نہیں
کم نہ ہم نے کیا وِردِ صَلِّ عَلٰی — تو خسارہ یہاں اور کوئی نہیں
سرِّ معراج ہے "قَابَ قَوْسَیْن" میں — اِستعارہ یہاں اور کوئی نہیں
اُس کو مژدہ کہ سرکار ﷺ خود اُس کے ہیں — جس کا اپنا یہاں اور کوئی نہیں
طیبہ ہے یہ، محبِّ نبی ﷺ کے سِوا — آبدیدہ یہاں اور کوئی نہیں
شہرِ مالک یا شہرِ نبی ﷺ کے سِوا — شہر اُجلا یہاں اور کوئی نہیں
ہے پھرُیرا سرِ عرشِ سرکار ﷺ کا — جھنڈا اُونچا یہاں اور کوئی نہیں
تاج یہ میرے آقا ﷺ کے سر پر سجا — حق سراپا یہاں اور کوئی نہیں
صرف یہ ہے کہ آقا ﷺ نہ ناراض ہوں
مجھ کو خدشہ یہاں اور کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ سے جو پاتے ہیں ہم گدا صدقہ — وہی ہے ربِّ جہاں کا مُصدّقہ صدقہ
ضیا فگن جو ہیں مہر و مہ و نجوم سبھی — یہ سارا نُور ہے آقا حضور ﷺ کا صدقہ
ہو جو بھی کام رفاہِ عوام کی خاطِر — بحکمِ سرورِ عالَم ﷺ ہے جاریہ صدقہ
بھکاری آقا و مولا ﷺ کے دَر کا ہُوں، مَیں نے — مِلا حضور ﷺ سے جو کچھ، اُسے کہا صدقہ
رہے گا روشن و تاباں یہ حشر کے دِن تک — کہ خاکِ طیبہ کا سُورج نے لے لیا صدقہ
درِ حبیبِ خُدائے غفور و اَرحم ﷺ سے — عطا مجھے بھی بنامِ خُدا ہُوا صدقہ
نبی ﷺ کے گھر کا ہوں مادِح، یقین ہے کہ مجھے — بقیعِ پاک مِلے گی بتولؓ کا صدقہ
اِسے وہ بانٹتے جائیں گے حشر تک محمودؔ
جو پا چکے ہیں پیمبر ﷺ سے اولیا علیہم السلام صدقہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دائرہ کش بنائے بڑے دائرے
جو ہوں آقا ﷺ کی توصیف کے دائرے

جو ہیں حُبِّ پیمبر ﷺ کے سے دائرے
سب وہ وُسعت اثر ہو گئے دائرے

نعتِ سرور ﷺ کے ہیں قافیے دائرے
پھر رَدائف کے بھی بن گئے دائرے

بیچ میں جب تھیں معراج کی منزلیں
وہ جو تھے دائرے، وہ رہے دائرے

نُورِ حق نُورِ سرکار ﷺ پر چھا گیا
اِس طرح دائروں سے مِلے دائرے

آئنہ آئنہ گر کے نزدیک تھا
حرفِ قَوسَین سے کِھنچ گئے دائرے

اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ تھا خُدا کی رِضا
متنِ عصمت کے تھے، حاشیے دائرے

رنگِ قُبہ سے جو نُور زا ہو گئے
میری آنکھوں میں ہیں وہ ہرے دائرے

قفلِ دَانش پیمبر ﷺ نے کھولا جونہی
بند عرصے سے جو تھے کُھلے دائرے

جن میں ہے عکسِ مقصودۂ مصطفیٰ ﷺ
میری آنکھوں کو بس وہ جچے دائرے

حصرِ حرفِ نبی ﷺ گردِ حکمت ہے یوں
گویا پرکار سے بن گئے دائرے

مصطفیٰ ﷺ نے بتایا، ہیں محدود تر
اختیاراتِ انسان کے دائرے

اِلتفاتِ پیمبر ﷺ سے خالی ہُوئے
طمعِ عصیاں سے جو تھے بھرے دائرے

ہوں گے سُنّت سے آقا ﷺ کی حرفِ غَلَط
جو بناتے رہے دہریے دائرے

حال مِلّت کا آقا ﷺ یہ دُنیا میں ہے
تعزیے دائرے، مرثیے دائرے

ٹکڑیوں میں بٹی اُمتِ مصطفیٰ ﷺ
ہر طرف بن گئے دائرے دائرے

فضلِ سرور ﷺ سے محفوظ و مامون ہے
گِرد محمودؔ کے یوں کھنچے دائرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیں جو اپنے لب پہ مَسا و پگاہ تھیں
میرے خلوصِ قلب کی عملاً گواہ تھیں

سب کائناتیں آپ ﷺ کے زیرِ نگاہ ہیں
سب کائناتیں آپ ﷺ کے زیرِ نگاہ تھیں

جب عرشِ کبریا پہ رَسا مصطفیٰ ﷺ ہُوئے
آنکھیں بہت سی اُن کے لیے فرشِ راہ تھیں

جنگاہ میں جو نامِ نبی ﷺ رہنما کیا — جو خندقیں تھیں کفر کی، ساری تباہ تھیں
وہ تو نگاہ شافعِ محشر ﷺ کی پڑ گئی — وَرنہ ہماری فردیں عمل کی، سیاہ تھیں
جب ناعتِ حضور ﷺ رضاؒ خواب میں مِلے — کلیاں خلوص کی جو تھیں، زیبِ کلاہ تھیں
منزل پہ مَیں پہنچ گیا حُبِّ حضور ﷺ میں — ویسے صعوبتیں تو بہت سِدّ راہ تھیں
محمودؔ وہ تھیں فکرِ بشر سے بُلند تر
جو ہستیاں قریبِ حبیبِ الٰہ ﷺ تھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں فزا ہے قریۂ سرکار ﷺ کی آب و ہوا — اور دُنیا بھر کی ہے بیکار کی آب و ہوا
جو پسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رہی — ثُور کی تھی یا حِرا کے غار کی آب و ہوا
جو بتائیں دینِ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمیں — ہے حیات افروز اُن اَقدار کی آب و ہوا
مُعتمر ہوں یا کہ ہو حجاج پاتے ہیں سبھی — شہرِ محبوبِ خُدا ﷺ میں پیار کی آب و ہوا
جو محافِظ تھے رسولِ پاک ﷺ کی ناموس کے — اُن کو خوش آتی رہی ہے دَار کی آب و ہوا
عاجزی تعلیم کی آقا ﷺ نے انساں کے لیے — ہے تعفُّن خیز اِستکبار کی آب و ہوا
حُبِّ محبوبِ خُدا ﷺ نے جن کا دِل پکڑا نہیں — اُن کو جکڑے گی جہنم زار کی آب و ہوا
رُوح کی صحت کی خاطر چاہیے محمودؔ کو
مصطفیٰ ﷺ کے گُنبد و مینار کی آب و ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''کلامِ نعت'' کا اختتام اِس شعر پر ہوا۔
اپنے رب کا اِس لیے شاکر رہا کرتا ہوں مَیں
اِک غلامِ مصطفیٰ ﷺ کے گھر مجھے پیدا کیا
(راجا رشید محمود بن راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۲ واں مجموعۂ نعت

دفترِ نعت

۶۳ نعتیں اور ۱۶ فردیاتِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۱۰ء

صفحات: ۸۲

انتساب

محکمۂ احتسابِ حشر کے نگرانِ اعلیٰ

بالمومنین رؤف رحیم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

گر جھانک سکے کوئی گریبانِ نظر میں | ہے دیدِ مدینہ مِرے اَرمان نظر میں
پائے ہیں مفاہیمِ احادیثِ پیمبر ﷺ | ہے رنگِ سحر میرے شبستانِ نظر میں
کندہ ہے مِری چشمِ تصوّر پہ مدینہ | چلتا ہے لہو اِس طرح شریانِ نظر میں
کعبے میں بھی جلوے نظر آئے ہیں نبی ﷺ کے | وہ معرفتیں پائی ہیں عِرفانِ نظر میں
قُرآن میں توصیفِ نبی ﷺ دیکھو تو لوگو! | گُلزار کِھلے پاؤ گے بُستانِ نظر میں
ہے مِدحتِ مقصورۂ سرکار ﷺ ضروری | پہلا یہ سَبَق پایا دَبستانِ نظر میں
انوارِ خُدا اُس کی نگاہوں میں بسے ہیں | ہے نُورِ نبی ﷺ جس کے چَراغانِ نظر میں

جب نعت سَرا پاؤ گے محمودؔ کے دِل کو
حکمت کا اثر دیکھو گے دیوانِ نظر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹیڑھا جو نہ بندے کا ہو اندر کا ترازو | سیدھا ہے تو ہے حُبِّ پیمبر ﷺ کا ترازو
اِن پر جو قدم سید و سرکار ﷺ کے آئے | ہے روشنی پیما مَہ و اختر کا ترازو
سرکار ﷺ کی تو اپنے پرائے پہ ہے رحمت | اُن کا تو نظر آیا برابر کا ترازو
بھاری تو درود آقا و مولا ﷺ کا پڑے گا | اعمال کو تولے گا جو محشر کا ترازو
قدمین کی جانب سے وہ لاتا ہے سویرا | سیدھا نظر آیا شہِ خاور کا ترازو
سرکار ﷺ! نہیں دُنیا میں اَقدار کی قیمت | لوگوں نے پکڑ رکھّا ہے اب زَر کا ترازو
وہ تولتا ہے نعتِ پیمبر ﷺ کو اِسی پر | ہے فنِّ عُروض اپنا سخُنور کا ترازو

محمودؔ نے دیکھا ہے پۓ عتبۂ آقا ﷺ
منظر کا ترازو، پسِ منظر کا ترازو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں نعت کہنے میں جو نیک نامیاں اپنی | خُدا کرے کہ کریں دُور خامیاں اپنی
فقط نبی ﷺ کی نگاہِ کرم کے صدقے میں | ہیں حمد و نعت میں خوش اِلتزامیاں اپنی

عمل تو کرتے نہیں حکم پر پیمبر ﷺ کے
جو ہیں تو صِرف ہیں لفظی غلامیاں اپنی

مقام جو مِلا قُربِ خُدا میں حضرت ﷺ کو
ہیں اُس کے ذکر میں حیرت مقامیاں اپنی

زمیں پہ تھیں تو ہُوئیں عرش و لامکاں پر بھی
حضور ﷺ دیکھتے تھے خوش خرامیاں اپنی

کبھی حضور ﷺ کی طاعت کی رَاہ پر بھی چلیں
ہیں ذکرِ آقا ﷺ میں تو خوش کلامیاں اپنی

نظام آقا ﷺ کا لانے ہمیں نہیں دیتیں
یہ مُلک میں جو ہیں بدانتظامیاں اپنی

بہت رشیدؔ تری خوبیوں کا چرچا ہو
نہ اصل بھولنا لیکن ذرا، میاں! اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کا ایما ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
طیبہ کو تو جانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

اُلفت سے درود آقا و سرکار ﷺ پہ پڑھ کر
اِک رنگ جمانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

ہم حامِد و ناعِت ہی رہیں حشر کے دِن تک
یہ ایک اِشارہ ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

سُنتے ہی رہیں مِدحتِ سرور ﷺ کے ترانے
یہ اچھّا تو لگتا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

جاں حُرمتِ آقا ﷺ کی حفاظت میں جو دے دیں
سودا تو یہ سستا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

جب تک نہیں ہم شہرِ پیمبر ﷺ میں پہنچتے
اِک غم ہے جو کھانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

دُنیا کو بھی کچھ وقت تو دینا ہی پڑے گا
لگتا تو یہ بے جا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

محمودؔ جو کی ہم نے ثنا غیرِ نبی ﷺ کی
اِس میں تو خسارہ ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف و اِکرام پیمبر ﷺ کی فراوانی کے ساتھ
شاعری ہے نعت کی، برکاتِ قُرآنی کے ساتھ

اک سُکُونِ قلب، اِک فرحت بھی میرے ساتھ ہے
میں مدینے کو چلا ہوں نُورِ ایقانی کے ساتھ

سرورِ کونین ﷺ کرتے ہیں رہائی کا سلوک
محبسِ جُرم و خطا کے ایک زندانی کے ساتھ

چہرہ میرا بے سبب تو روشن و تاباں نہیں
خاک لے آیا ہوں طیبہ کی مَیں پیشانی کے ساتھ

دیکھ کر مجھ پر کرم آقا ﷺ کا، دُنیا نے کہا
باقی و دائم کی شفقت ہستیِٔ فانی کے ساتھ؟
مجھ کو حیرت ہے کہ اچھے خاصے شاعر کِس لیے
مدحِ غیرِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں نادانی کے ساتھ
اشتہاءِ لُطف میں چلتا ہوں طیبہ کی طرف
یہ سفر ہوتا ہے میرا شرم کے پانی کے ساتھ
آسرا محمودؔ حاصِل ہے مجھے سرکار ﷺ کا
مشکلیں سب حل ہُوئی جاتی ہیں آسانی کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا کی رات ایسی ملاقات رات تھی
خالق کی ذات تھی یا پیمبر ﷺ کی ذات تھی
مکّے میں جب ظہور حبیبِ خُدا ﷺ ہُوا
تو ختم حکمرانیٔ لات و منات تھی
حُبِ نبی ﷺ جو پائی تو میں نعت گو ہُوا
میں صاحبِ نِصاب تھا اور یہ زکوٰۃ تھی
جس کو مِلی تحفظِ ناموسِ پاک میں
وجہِ حیاتِ دائمی اُس کی ممات تھی
جب جا رہے تھے قصرِ دنا کی طرف حضور ﷺ
زیرِ قدُومِ پاکِ نبی ﷺ کائنات تھی
دُنیا میں ہم تھے ساتھ درودِ حضور ﷺ کے
عادت یہی تو تھی کہ جو وجہِ نجات تھی
مُنکَر نکیر آئے اور واپس چلے گئے
لب پر جو میرے سرورِ عالم ﷺ کی بات تھی
محمودؔ مَیں، درود، پیمبر ﷺ مُواجھہ
جس کا ہدف تھا دِل، یہ وہی واردات تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنگلیوں پر میری رقصاں میری حسِ لامسہ
کب ہے اُس چوکھٹ کے شایاں میری حسِ لامسہ
اپنی پیشانی جو محرابِ تہجّد سے لگی
پا گئی کعبے کا عِرفاں میری حسِ لامسہ
مسجدِ آقا ﷺ کی دیواروں کو چھو کر ہو گئی
آپ ﷺ کی ممنونِ احساں میری حسِ لامسہ
''اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا'' دیکھا تو آنکھوں نے، مگر
رکھتی ہے چھُونے کا اَرماں میری حسِ لامسہ
بئرِ روحا، بئر ناقہ پر گیا تو ساتھ تھی
غُسل کر لینے کی خواہاں میری حسِ لامسہ
مَس ہُوئی ہے بارہا قدمین کے قالین سے
حشر تک ہے عِطر افشاں میری حسِ لامسہ

اُجڑا دیکھا باغ جو سلمان رضی اللہ عنہ کا تو ہو گئی
ششدر و حیراں، پریشاں میری حسِ لامسہ

چہرۂ آقا ﷺ و مولائے جہاں ﷺ کے سامنے
ہے مؤدّب زیرِ فرماں میری حسِ لامسہ

چوبداروں کی پُکاروں نے ہراساں کر دیا
میں ہراساں اور ہراساں میری حسِ لامسہ

مَیں گیا جبلِ اُحد تو وصْل ساماں ہو گئی
پہلے جو تھی ہجر ساماں میری حسِ لامسہ

نقش قصویٰ کے قدم کا ایک پتھر پر مِلا
ہو گئی جس سے فروزاں میری حسِ لامسہ

ہو ہی جائے گی کبھی فضلِ خُدائے پاک سے
عَتبۂ آقا ﷺ پہ قُرباں میری حسِ لامسہ

آج تک ہوتی نہیں پائی کِسی انسان نے
جالیوں کو گرمِ جولاں میری حسِ لامسہ

مطمئن غارِ حرا کے لمس سے جو ہو گئی
ہے وہی محمودؔ ہاں ہاں! میری حسِ لامسہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلمِ ماحول سے تاراج ہیں دِل اور دماغ
لُطفِ سرکار ﷺ کے محتاج ہیں دِل اور دماغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ آقا ﷺ جو میری سوچ کا محور رہا
خامہ مصروفِ مدیحِ سَیّد و سرور ﷺ رہا

اُن سے بہتر، اُن سے بڑھ کر کوئی دُنیا میں کہاں
سامنے اصحاب کے آخرِ رُخِ اَنور رہا

جب تلک آقا ﷺ نہ فرمائیں نظر اَلطاف کی
ہو گا زندانِ علائق سے کوئی کیونکر رہا

تھا "زَنِیم" ابن مُغِیرہ بُولَھَب بدبخت تھا
عاص بن وَائل بہ حرفِ کبریا "اَبتَرْ" رہا

وِردِ "صَلِّ اللہ" سے غافل نہ ہم اِک پل رہے
یہ سَبَق ایسا تھا جو صبح و مَسا اَزبر رہا

کہ کے عُمرہ کا چلا یوں تو مَیں پاکستان سے
راہ میں آنکھوں کے آگے مصطفیٰ ﷺ کا دَر رہا

ہو نہ کوئی لفظ شانِ پاکِ آقا ﷺ سے فرو
یُوں، ہمہ اوقات دِل میں کبریا کا ڈر رہا

آ گیا دِل میں جُونہی اُن ﷺ کی شفاعت کا خیال
ایک لمحے کو نہ دِل میں خدشۂ محشر رہا

بے نیازی مال سے، سرکار ﷺ کے تھی سامنے
اِس لیے میں فضلِ رب سے بے نیاز زر رہا

زندگیٔ جاوِداں نے لے لیے اُس کے قدم — حِفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ میں جو مر رہا

ہر قدم آگے رہی رحمت مِرے سرکار ﷺ کی — پیچھے پیچھے گو مِرے، اَندوہ کا لشکر رہا

پا لیا اُس نے سکُوں شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں — جن دِنوں لاہور میں تھا مَیں، یہ دِل مضطر رہا

جا رہے تھے وہ لگن کے ساتھ سُوئے لامکاں — زیرِ پائے مصطفیٰ ﷺ نُورِ مہ و اختر رہا

جا رہا ہوں سن نواسی(۸۹) سے نبی ﷺ کے شہر کو — اِس حوالے سے مِرے پاؤں میں بھی چکّر رہا

حشر میں بولے مَلک، محمودؔ شاعر ہے یہی
عمر بھر جو مِدحتِ سرکار ﷺ کا خُوگر رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جائے شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں، دِل کو اُجلائے وَہاں — فضلِ پیغمبر ﷺ یہ، خوش بختی یہ اِترائے وَہاں

دَست بستہ اور لب بستہ مدینے میں رہے — جب کوئی بندہ بہ لُطفِ کبریا جائے وَہاں

اُس نے نُورِ کبریا شہرِ نبی ﷺ میں پا لیا — دیدے جس بندے کے وفرِ نم سے دُھندلائے وَہاں

ہیں عنایات خُدا وَافِر نبی ﷺ کے شہر میں — معصیت پر اپنی بندہ جا کے شرمائے وَہاں

طیبہ جائے تو مسلماں کی نظر نیچی رَہے — اپنی آنکھوں کو لباسِ شرم پہنائے وَہاں

ہم نے دیکھا ہے دیارِ و مسکنِ سرکار ﷺ میں — بندے کو لُطف و عطائے آقا ﷺ اپنائے وَہاں

جس جگہ اِنساں کو دُنیا میں کوئی مشکل پڑے — نغمۂ اُنسِ حبیبِ کبریا ﷺ گائے وَہاں

جائے تو محمودؔ بندہ مصطفیٰ ﷺ کے شہر کو
اپنے دامن کو اگر پھیلائے، پھیلائے وَہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی کتاب ہے منشُورِ آگہی — فرمودۂ حضور ﷺ ہے دَستورِ آگہی

اَحکام پر نبی ﷺ کے، نہ کیونکر چلے گا وہ — جس خوش نصیب کو مِلا ہو نُورِ آگہی

آقا ﷺ نے آ کے خواب سے عالم جگا دِیا — پُھونکا گیا جہاں کے لیے صُورِ آگہی

جو کو نُعوتِ آقا و مولا ﷺ سے عشق ہے — سمجھو کہ ہو گیا ہے وہ محصُورِ آگہی

دُنیائے آب و گِل میں جو آئے حضورِ پاک ﷺ — عالَم تمام ہو گیا مسحورِ آگہی
حکمت سے دُور ہے جو مدینے سے دُور ہے — ہجرِ مدینہ نے کیا مہجورِ آگہی
اہلِ ظواہر اُس کو سُوئے دَار لے چلیں — احقر ہے گویا زادۂ منصورِ آگہی
محمودؔ جا وہاں پہ اور خالق سے بات کر
شہرِ حضور ﷺ ہو گیا ہے طورِ آگہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ نبی ﷺ کا ذکر ہے ازبر، نہ جانے کیوں — عقلوں پہ اپنی پڑ گئے پتھّر، نہ جانے کیوں
اَحکامِ پر عمل ہُوا دُوبھر، نہ جانے کیوں — گُم ہو گیا ہے حُسنِ مُقدّر، نہ جانے کیوں
اُسوہ نبی ﷺ کا ہم نے فراموش کر دیا — ہیں دُور پیروی سے سراسر، نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! دیکھ لیجے اُمّت کا حالِ زار — ہر پستہ قد ہے آج قد آور، نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! میرے مُلک کی حالت یہی تو ہے — رَہزن ہیں اور نام ہے ''رہبر'' نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! بھائی، بھائی کا قاتل ہے آج کل — مِلّت کا حال ہو گیا اَبتر نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! جن کو آپؐ کی سُنّت پہ ناز تھا — غارت گری کے آج ہیں خُوگر، نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! جینا ہو گیا دُوبھر غریب کا — روزانہ دیکھتے ہیں یہ منظر، نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! اہلِ ثروت و مال و منال کو — سرمایہ جانے کا ہے فقط ڈَر، نہ جانے کیوں
سرکار ﷺ! جو ہیں ظلم و تشدّد میں نامور — جُھکتے ہیں اِن کے آگے سبھی سر، نہ جانے کیوں
کوشش میں اوڑھنے کی ہیں سرکار ﷺ! اُمّتی — کردار کی پھٹی ہُوئی چادر، نہ جانے کیوں
اَعمال یہ ہیں اپنے، حضور ﷺ! اور پھر کہیں — ناراض ہم سے ہو گیا دَاور، نہ جانے کیوں
محمودؔ اب مُواجہہ کو دیکھتے ہُوئے
ہوتی رہی ہے چشمِ مِری تر، نہ جانے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بجائے نعتِ پیمبر ﷺ غزل نہیں ممکن — دماغ و دِل میں ہمارے خلل نہیں ممکن

عمل حضور ﷺ کے اَحکام پر تہِ دِل سے
کرو تو آج کرو، یہ تو کل نہیں ممکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ رَسولِ مکرّم ﷺ پڑھا کر — وظیفہ یہی تو صباح و مَسا کر
جو ہو نعت کہنے پہ دِل تیرا مائل — درودِ پیمبر ﷺ سے تو اِبتدا کر
یہ اِک واقعہ خاص محشر میں ہو گا — نبی ﷺ لائیں گے عاصیوں کو چُھڑا کر
مدینے میں پہنچا تو گنبد کی جانب — کبھی میں نے دیکھا نہیں سر اُٹھا کر
نبی ﷺ سے محبّت یا اُن کی عداوت — جہنّم یا جنّت میں تو فیصلہ کر
جو چاہے کہ اُلفت کرے تجھ سے مالک — تو جامِ مئے حُبِّ سرور ﷺ پیا کر
یہیں سے مِلا ہے جسے کچھ مِلا ہے — صدا دَر پہ سرکار ﷺ کے، تو سَدا کر
سُنی نعت مجھ سے تو مجھ کو ملائک — سَنَد مغفرت کی چلے ہیں تھما کر
جو بخششِ یقینی تجھے چاہیے ہے — تو تدفینِ شہرِ نبی ﷺ کی دُعا کر
یہ تلقین کی ہے حبیبِ خُدا ﷺ نے — بھلا ہو گا تیرا، تُو سب کا بھلا کر
جو خالق کی ”گُڈ بُکس“ میں آنا چاہے — حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ کا کہا کر
یہ نکتہ بتاتا ہُوں تجھ کو مُجرّب — مؤدّب رہا کر مدینے میں آ کر
ترے گھر بھی آئیں گے سرکارِ وَالا ﷺ — دَرِ صِدق و اِخلاص و اُلفت کو وَا کر

تمنّا جو ہے تجھ کو اَلطافِ حق کی
تو محمودؔ تُو مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پلاتے ہیں کو نبی ﷺ سے دُوری کا لوگوں کو زہر — ایسے بدبختوں پہ نازل کیوں نہ ہو خالق کا قہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھولے جس وقت بھی دہَن انساں — نعت ہی میں کہے سُخَن انساں

حکمِ آقا ﷺ پہ چلنے وَالا ہے   ذات میں اپنی انجمن انساں
قابلِ خُلد ہونے کی خاطر   پہنے سُنّت کا پیرہن انساں
اُس پہ خوش ہُوں مظاہرِ فطرت   وہ جو ناعِت ہو فطرتاً انساں
دیکھتا ہے حضور ﷺ کی جانب   رَنج آلُودہ، پُرمحن انساں
راہئ رَاہ آقا ﷺ تھا رَہبر   ہٹ کے رَہ سے ہے راہزن انساں
آپ سرکار ﷺ دیکھتے ہیں کہ ہے   پُرفتن عہد، پُرفتن انساں
دین بیزاری ہے، جسے آقا ﷺ!
دے رہا ہے قرارِ فن انساں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں سے مدحِ آقا ﷺ میں جو خود بینی تماشا ہو   قیامت میں نہ کیوں ایسوں کا پھر اصلی تماشا ہو
نبی ﷺ کی بات ہو لیکن ہو سرنامہ ریاکاری   یہ کیا مَتّن ہو اچھّا مگر سُرخی تماشا ہو
ذخیرہ ہو، نہ مہنگائی، منافع ہو نہ ناجائز   تجارت ہو نبی ﷺ جیسی، نہ بازاری تماشا ہو
حرم ایسا ہے یہ جس میں اَدب کی ہے پذیرائی   نہ طیبہ میں پہنچ کر اپنی بے تابی تماشا ہو
نہ ہم گر خود پسندی، مَنفعت جُوئی کے ہوں عامل   جو ہم دِل سے کہیں نعتیں تو کیوں کوئی تماشا ہو
اگر دِل بھیگ جائے ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر   تو کیوں نعتِ نبی ﷺ کے نام پر سطحی تماشا ہو
نبی ﷺ کے اُمّتی اِک دوسرے کو قتل کرتے ہیں   خُدا کے بندو! ایسا کِس لیے خونی تماشا ہو
نبی ﷺ محمودؔ چُھڑوا لیں مجھے اپنی شفاعت سے
سرِ میزاں خُدا ناکردہ تفصیلی تماشا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ نبی ﷺ کی مدح سے میں مُنحرِف رہا   لکھتا رہا جو نعت، خُدا مُلتفِت رہا
بچپن میں جو پڑھایا مجھے والدین نے   اُس قاعدے میں مِیم رہا اور اَلِف رہا
تنہائی میں جو بیٹھ کر پڑھتا رہا درود   ہر ایک مِلنے وَالے سے وہ مختلف رہا

بے شک رہا وہ خالقِ کُل کی نگاہ میں — جو نعت کی صِفت سے کبھی مُتَّصِف رہا
میزاں پہ تیری نیکیوں کا ہو گا اِعتراف — آقا ﷺ میری طرف مُعترِف رہا
اُن کی رہیں حدیثیں جو زیرِ مطالعہ — لُطفِ حضور ﷺ میری طرف مُنعَطِف رہا
گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی مگر — مسجد میں اُن کی، قلب مِرا مُعتَکِف رہا

محمود کے قلم پہ رہی مدحِ مصطفیٰ ﷺ
اِس پر جو کوئی رازِ نہاں مُنکشِف رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صَلِّ عَلَی الرَّسول" کے صیغوں کی چاندنی — دَر پر حضور ﷺ کے ہے یہ سجدوں کی چاندنی
ضَو ریز و دِل نواز تھی پردوں کی چاندنی — اُن میں تھی "اُدْنُ مِنّیْ" اشاروں کی چاندنی
جس سے نگاہ طلعتوں سے آشنا ہُوئی — ہے خاکِ شہرِ پاک کے ذرّوں کی چاندنی
پُرنُور کر رہی ہے مِری جان و روح کو — حُبِّ رسولِ پاک ﷺ کے جذبوں کی چاندنی
طیبہ کو چل پڑو تو رہیں گی تمھارے ساتھ — منزل کی ضَو فروزیاں، رَستوں کی چاندنی
عتبہ کے آگے دیکھا قمر باادب کھڑا — صدیوں پہ تھی محیط یہ لمحوں کی چاندنی
مجذُوب دیکھ لیں گے جو چوکھٹ حضور ﷺ کی — دَر پر بکھیر دیں گے وہ بوسوں کی چاندنی
پائیں گے ہم شفاعتِ آقا ﷺ سرِ نُشُور — سایہ فگن سروں پر ہے وَعدوں کی چاندنی

محمودؔ شہرِ سرورِ کونین ﷺ کے طفیل
نظروں کی چاندنی ہے نظاروں کی چاندنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں میں یہ جو روشنی سی اِک نمی کی ہے — یہ سب عطائے خاص ہے تو سیّدی ﷺ کی ہے
ہیں ہیچ جس کے سامنے ساری بُلندیاں — دِل کو لگن حبیبِ خُدا ﷺ کی گلی کی ہے
جس پر نگاہ رحمتؐ لّلعالمیں ﷺ پڑی — وَقعت نگاہِ رب میں اُسی آدمی کی ہے
جس سے فَاَوْحیٰ کے ہوں مقامات نُور زا — حاجت ہماری روح کو اس روشنی کی ہے

اب تو مجھے حضور ﷺ کے قدموں میں لے چلو
معلوم ہو رہا ہے گھڑی جاں کنی کی ہے

جو ہے پسندِ خاطر، محبوبِ ذوالجلال ﷺ
طیبہ میں تو ضرورت اِسی عاجزی کی ہے

باتیں بہت لبوں پہ ہیں حُبِّ حضور ﷺ کی
لیکن جو اصل بات ہے، وہ پیروی کی ہے

محمودؔ ہم ہوں رحمتِ سرکار ﷺ کا ہدف
لیکن صرف اِس کے لیے رَاستی کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری آنکھوں میں یادِ سرورِ کُل ﷺ کا گھر ہوتا
یہی فن تیرا کہلاتا، یہی تیرا ہُنر ہوتا

جَہنّم کا کِسی انسان کے دِل میں جو ڈَر ہوتا
تو پھر چوکھٹ پہ محبوبِ خُدا ﷺ کی، اُس کا سر ہوتا

اُسے مِل جاتی منزل خالقِ کُل کی عنایت کی
رہِ حُبِ رسول پاک ﷺ سے جس کا گزر ہوتا

درِ رحمت پہ تجھ کو لازماً سرکار ﷺ بُلواتے
جو تیرا ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں دیدہ تر ہوتا

خُدا بندے سے فرماتا محبّت خُود، خُدا ہو کر
جو بندے پر نبی ﷺ کی پیروی کا کچھ اثر ہوتا

محل اِخلاص کا بنتا پیمبر ﷺ کی محبّت سے
تہی رہتا جو اِس سے دل، بلاشبہ کھنڈر ہوتا

اُدھر کے سارے بندے سُوئے جنّت جا رہے ہوتے
اِشارہ چشمِ رحمت کا پیمبر ﷺ کی، جدھر ہوتا

لب و دِل شاغِل "صَلِّ عَلٰی" محمودؔ ہو جاتے
تو گویا ہر قدم اپنا صراطِ رَاست پر ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایاتِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کے جُویاؤ!
عقیدت نذر کی صُورت میں پیشِ مصطفیٰ ﷺ لاؤ

کریں آنسو کہیں سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ چھڑکاؤ
وہیں پر مُندمِل ہو جائیں گے عصیاں کے سب گھاؤ

درِ آقا ﷺ پہ پہنچاتا ہے مجھ کو جب مِرا چاؤ
مِرے جذبات کی موجوں میں آ جاتا ہے ٹھہراؤ

پہنچ جاؤ اگر قدمینِ آقا ﷺ میں تمنّاؤ!
تو پھر حُبِّ نبی ﷺ کی دُھن پہ میرا قلب دھڑکاؤ

علائق دُنیوی کرتے تو ہیں انساں کا گھیراؤ
مگر کہتے ہُوئے نعتِ پیمبر ﷺ تم نہ ہکلاؤ

ذخیرہ ساتھ جو "صَلِّ عَلٰی" کا حشر میں لاؤ
تمھارے ساتھ فرمائیں مَلَک عزّت کا برتاؤ

قبولِ خالقِ عالَم نہ کیونکر سارے سجدے ہوں
پہنچ تو جاؤ قدمینِ پیمبر ﷺ میں جبیں ساؤ!

یہی رستہ دِکھایا ہے مسلمانوں کو خالق نے
جہاں میں حُسنِ اخلاقِ رسولِ پاک ﷺ پھیلاؤ

ہو جس کے بادباں پر اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ لکھا
کبھی دیکھا نہیں، ڈوبے کِسی پانی میں وہ ناؤ

نمونہ ہے ہمارے واسطے سرکار ﷺ کا اُسوہ
جہاں تک ہو سکے، سرکار ﷺ کی عادات اپناؤ

بھروسا ہو جسے محمودؔ آقا ﷺ کی عنایت پر
نہ چل سکتا ہے اُس انساں پر ابلیس کا دَاؤ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھ یقین آقا ﷺ کی شفاعت پر
قُرب سے اپنے، مت قیاس گزار

یادِ آقا ﷺ میں تو سدا خوش رہ
زندگی اپنی مت اُداس گزار

بندۂ مصطفیٰ ﷺ ہُوں، پُل پر سے
یا خُدا! مجھ کو بے ہراس گزار!

پائے جنّت بقیعِ طیبہ کی
ہے یہ محمودؔ اِلتماس گزار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میں پائی جو کُلفت کوئی
کام آئی آپ ﷺ کی سُنّت کوئی

جس میں سرور ﷺ کا نہ ذکرِ پاک ہو
ایسی ہم نے دیکھی کب آیت کوئی

ٹل گئی ذکرِ پیمبر ﷺ کے طفیل
جب بھی سر پر آ گئی آفت کوئی

ہو نہ جو ممنونِ احسانِ نبی ﷺ
ہے کہاں وہ منظرِ فطرت کوئی

مان لیتے ہیں گزارش مصطفیٰ ﷺ
ہو تو ہو زاری، کوئی مِنّت کوئی

جو نہ مانے وہ کہاں کا اُمّتی
حکم فرما دیں جسے حضرت ﷺ کوئی

حاضری طیبہ کی فضلِ رب سے ہے
رَاہ میں آیا نہیں پربت کوئی

پا لیا سرمایۂ حُبِّ نبی ﷺ
اِس سے بڑھ کر تو نہیں دولت کوئی

"یٰعِبَادِیْ" کے نہیں مِصداق جو
کیسے پائیں رب کی وہ رحمت کوئی

ہو نظامِ مصطفیٰ ﷺ رائج یہاں   چاہیے اِس کے لیے حکمت کوئی
عرضداشت اپنی تھی پیشِ مصطفیٰ ﷺ   باقی رہ پاتی کہاں حسرت کوئی
نام جب مشکل میں آقا ﷺ کا لیا   پھر کہاں پائی گئی دِقّت کوئی
بھیج طیبہ میں مجھے یا کبریا!   ہو پہنچنے کی وَہاں صُورت کوئی
مادِح و ناعِت نہ ہو محمودؔ تو
اِس کی کیا حیثیت و وَقعت کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں بستا ہے حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ کا شہر   ہو رہی ہے رحمتِ سرور ﷺ سے گھر میں لہر بہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّۂ سرکار ﷺ کا جب سے نظّارہ کر لیا   ہر غم و اَندوہ کا ہم نے مُداوا کر لیا
نُورِ محبوبِ خُدائے لَم یَزَل ﷺ کے ذِکر سے   دِل کے اَندھیاروں میں اَحقر نے اُجالا کر لیا
لگتا ہے، اِذنِ حضوری دے دِیا سرکار ﷺ نے   طیبہ جانے کا جُونہی ہم نے اِرادہ کر لیا
خُلق دُنیا میں کہیں ایسا نظر آیا نہیں   جو تھے بیگانے، اُنھیں آقا ﷺ نے اپنا کر لیا
ہم سا بھی سیانا کِسی نے اور دیکھا ہے کہیں   دیکھ کر شہرِ نبی ﷺ دِیدوں کو بینا کر لیا
کرکے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی، اصحاب رضی اللہ عنہم کی مدّاحیاں   اِک تعلُّق ہم نے بھی آقا ﷺ سے پیدا کر لیا
نعت کے دِیوان تو باون(۵۲) لکھّے، پر سچ بتا   کیا ہدَف نعتِ رسولِ حق ﷺ کا پُورا کر لیا؟
وِردِ "صَلَّی اللّٰہ" کو اپنا لیا محمودؔ نے
اِس طرح دُنیا کو بھی ہم رازِ عُقبیٰ کر لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان مجھ پر میرے پیمبر ﷺ کا ہے بڑا   جو کچھ کہا ہے نعت میں، مَیں نے بجا کہا
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" مِری زندگی ہُوا   کرتا ہُوں اِس طرح سے ہی مَیں جُہد لِلبقا
حُبِّ حضور ﷺ ذکرِ نبی ﷺ، نعتِ مصطفیٰ ﷺ   یہ ہے کرم حضور ﷺ کا، کیا فہم، کیا ذکا

مال و منال سے نہیں نعتوں کا واسطہ
پاؤں گا مَیں بقیع میں تدفین کا صلہ

خدشہ سرِ نشور ترازو کا مجھ کو کیا
ہونا ہے جب حضور ﷺ کے تیور پہ فیصلہ

مدحِ نبی ﷺ جو ہے تو ہو توصیفِ کبریا
حمدِ خُدا ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا اِقتضا

اَوْحیٰ فَاَوْحیٰ نے ہے چُھپایا مکالمہ
کیا کچھ کہا حضور ﷺ نے اور رب سے کیا سُنا

خواہش پہ آنحضور ﷺ کی، قبلہ بدل دِیا
ایسی خوش آئی آپ ﷺ کی رحمان کو رِضا

محمودؔ پاؤں مسکنِ سرکار ﷺ میں قضا
یہ میری اِلتجا ہے، یہی میرا مُدعا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے حُبِّ حبیبِ خُدا ﷺ کی مَے پی لی
اُسی نے گویا جہاں کی ہر ایک خوبی لی

حیات اِس میں ہماری کِسی طرح سے نہ تھی
نبی ﷺ کی یاد سے ہٹ کر جو سانس کوئی لی

پھر اُس کے بعد وہ تنہا غفُور تک پہنچے
رہا تو سِدرہ تک آقا ﷺ کا ساتھ جبریلی

جو تم نے قُبۂ سرسبز کی زیارت کی
تمھارے چہرے کی رَنگت پڑے گی کیوں پیلی

مجھے ہے دفنِ بقیعِ مدینہ کی خواہش
اِس ایک نکتے میں مُضمَر ہے عرض تفصیلی

دِکھاؤ اُس کو تم تصویر شہرِ سرور ﷺ کی
مریضِ ہجرِ دیارِ نبی ﷺ نے ہچکی لی

نظام لائے جو محمودؔ کبریا سے نبی ﷺ
نہیں ہے اِس میں تو ممکن ذرا بھی تبدیلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا پوچھتے ہو، طیبہ سے ہُوں کب سے مُنسلِک
یہ صَوت و لفظ شعر سے ہیں جب سے مُنسلِک

مدحِ حضور ﷺ قلب میں بھی ہے، زباں پہ بھی
ہے نقش دِل پہ جو، وہی ہے لب سے مُنسلِک

ہے لمحہ لمحہ مسکنِ آقا ﷺ کا نُور نُور
ہے رات دِن سے اِس جگہ، دِن شب سے مُنسلِک

تہذیب ہم نے ہی تو سکھائی جہان کو
ہم ہیں نبی ﷺ کے دینِ مُہذّب سے مُنسلِک

رب کے، نبی ﷺ کے دَر پہ رَہو بادب مُدام
ساری عقیدتیں ہیں مؤدّب سے مُنسلِک

رب نے "رَفَعنا" ذکرِ نبی ﷺ کے لیے کہا　　یوں رِفعتیں ہیں اُس کے مُقرَّب سے مُنسلِک
یہ اِنسلاک کی عجب وَاحِد مثال ہے　　اُس کے حبیب سے ہے جو، وہ رب سے مُنسلِک
محمودؔ تجھ پہ رحمتِ رب پُرفشاں ہُوئی
آقا ﷺ کے دَر سے ہو گیا تُو جب سے مُنسلِک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محو اُن ﷺ کی نہ ہو یاد اگر قلب سے، پل کو　　پاؤ گے سرِ حشر اُن اذکار کے پھل کو
چاہت جو مجھے خُلدِ بریں کی ہے عزیزو!　　خود شہرِ پیمبر ﷺ میں بُلاتا ہُوں اَجل کو
آ جاؤ گے تم خالقِ عالم کی نظر میں　　تقلیدِ پیمبر ﷺ میں رکھّو اپنے عمل کو
اِس واقعے کا ذکر احادیث میں پایا　　سرکار ﷺ نے روکا تھا تزَلزُل سے جَبَل کو
مت سیرتِ سرکار ﷺ سے اِغماض برتنا　　پڑ جائے نہ اس کو تو بُھگتنا تمھیں کل کو
کرتے ہی نہیں دُنیوی محبوب کی باتیں　　برداشت نہیں کرتا دَماغ اپنا خلل کو
ہم بیشتر اَصنافِ سُخَن سے رہے واقِف　　برتا ہے مگر زیادہ پئے نعت غزل کو
آقا ﷺ کی ہدایات یہی تیرے لیے ہیں
محمودؔ بُھلانا نہ کبھی عہدِ اَزل کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نصیبِ نعت سَرا ہیں نِعَم تعجّب کیا　　جو اِس کے رنج ہُوئے کالعدم، تعجّب کیا
نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول رہنے وَالے کو　　سمجھتے ہیں جو مَلَک محترم، تعجّب کیا
ہُوا جو شافعِ محشر ﷺ کے لُطف کے باعِث　　نصیب معصیت کاراں ارم، تعجّب کیا
نگاہ پڑتے ہی خوش قسمتی سے گُنبد پر　　جو آ گیا مِری آنکھوں میں نم، تعجّب کیا
گدائے کُوچۂ سرکارِ والا ﷺ پر قُرباں　　جو ہے جہان کا جاہ و حشم، تعجّب کیا
جو نام لیوا ہے ان ﷺ کا، اگرچہ خاطی ہے　　رکھیں جو مصطفٰی ﷺ اُس کا بھرم، تعجّب کیا
نکلتا ہی نہیں جو اپنے گھر سے، گر اُس کے　　اُٹھے ہیں سُوئے مدینہ قدم، تعجّب کیا

مِلی رشید کو جنّت بقیعِ طیبہ کی
نبی ﷺ کے سایے میں پایا عدم، تعجُّب کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میرے ہاتھ میں اُلفت کی ایک ریکھا تھی — اُمّیدِ لُطفِ نبی ﷺ دِل میں اُس سے پیدا تھی
جو دِل میں خواہشِ مدح و ثنائے آقا ﷺ تھی — حقیقتاً یہ تمنّا بھی ایک تمغہ تھی
ہمارے خامہ و لب ہائے تر کا ذکر ہی کیا — ہماری روح تک ذکرِ نبی ﷺ کی شیدا تھی
خُدا کے گھر سے بھی گزرے ہیں سجدے کرتے ہُوئے — ہماری منزلِ آخر نبی ﷺ کا طیبہ تھی
یہاں نہ کیسے خود رِضوان جا کے لے آتا — بہشت لازماً حُبِّ نبی ﷺ کا ثمرہ تھی
نہیں ہے دوسری رائے کی اِس میں گنجائش — مِلی جو خوبی، وہ میرے نبی ﷺ کا صدقہ تھی
تھی جو گزری پیمبر ﷺ کے ذکرِ دِل کش سے — وہ زندگی تو بجائے خود ایک نوحہ تھی

جہاں سے گُونجتا تھا نغمۂ درودِ نبی ﷺ
وہ ایک نعت گو محمودؔ ہی کی کُٹیا تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر میں کر لے جو اِلتزامِ وفا — سرِ نُشُور وہ پائے گا احترامِ وفا
نتیجہ نکلے گا میزان پر یہی کہ رہا — کلامِ مِدحتِ خیرُ الوریٰ ﷺ کلامِ وفا
وہ جس کا اشہبِ تخییل سُوئے طیبہ چلا — اُسی کے ہاتھ میں پائی گئی زِمامِ وفا
بہ بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ اے لوگو! — درودِ عشق و محبّت ہو یا سلامِ وفا
مطالعاتِ سِیَر نے یہ کر دیا ثابت — ہر ایک فردِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھا امامِ وفا
کرم یقینی ہے تم پر خُدائے ارحم کا — کرو تو طاعتِ سرور ﷺ میں اِہتمامِ وفا
نبی ﷺ تو کم نہیں کرتے کِسی پہ بھی رحمت — تمھاری سمت سے جائے سہی پیامِ وفا
پتا چلا ہے مجھے بار بار جانے سے — ہے شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں دوامِ وفا

اُویسِ پاک رضی اللہ عنہ کو محمودؔ کے ہزار سلام
کہ جن کے نام سے زندہ رہا ہے نامِ وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربّ و پیغمبر ﷺ میں شب کا رابطہ ہے دیدنی
قُرب کی قوسوں سے بنتا دائرہ ہے دیدنی

جو درودِ پاکِ سرور ﷺ کا سدا عامِل رہا
اُس کی جانِب مصطفیٰ ﷺ کا اِعتنا ہے دیدنی

دیکھنا خود اختیاری فقر کی کیفیّتیں
مالکِ کون و مکاں ﷺ کا بوریا ہے دیدنی

پیچھے ہیں آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک سبھی سرکار ﷺ کے
مسجدِ اقصیٰ میں ان ﷺ کی اِقتدا ہے دیدنی

ہو سکے تو حاضری کا تم بھی پانا وَقر و فخر
شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی فضا ہے دیدنی

اہلِ اِخلاص و وَفا، اربابِ ذوق و شوق کا
عتبۂ سرکار ﷺ پر اِک جمگھٹا ہے دیدنی

طالحوں کو اپنا فرمایا ہے جب سرکار ﷺ نے
حشر کے دِن عاصیوں کا طنطنہ ہے دیدنی

جو دُعا ملفُوف ہوتی ہے درودِ پاک میں
اُس کا ایسا لاحِقہ اور سابقہ ہے دیدنی

ذاکر و ناعِت رہے جو عمر بھر سرکار ﷺ کے
خالقِ کونین کی اُن پر عطا ہے دیدنی

پیشوائی کو چلا آتا ہے خود رِضواں وہاں
حشر میں مدحِ پیمبر ﷺ کا صلہ ہے دیدنی

ظلمتِ دُنیا میں رہنے وَالے اِتنا جان لیں
روشنی طیبہ کی ہر صبح و مَسا ہے دیدنی

ساتھ ہو اُلفت کے، طاعت بھی رسول اللہ ﷺ کی
مصطفیٰ ﷺ کے پیار کا ہر ضابطہ ہے دیدنی

نام لیوا آقا و مولا ﷺ کا ہے محمودؔ بھی
حشر کے دن اُس کا ہوتا فیصلہ ہے دیدنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر اِرقامِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ میں اِک تسلسُل ہے
تو اقلیمِ جہالت جو ہے، وہ زیرِ تزلزُل ہے
نظر انداز مت "صَلِّ عَلٰی" ہو۔ مارے جاؤ گے
اگر اِس میں تغافُل ہے، تساہُل ہے، تامُّل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُربِ قَوسین رہا جشنِ طرب کی رونق
عرش پر آج بھی قائم ہے رجب کی رونق

جس نے دیکھی ہے کبھی قریۂ رب کی رونق
اِس میں بھی پائی ہے آقا ﷺ کے اَدب کی رونق

سر کے بَل گِر پڑے عُزّیٰ و وُد و نسر و ہُبل
میرے سرکار ﷺ کے جس شخص کے لب کی رونق

خیر مُقدم کو چلا آئے گا رِضواں اُس کے
ہے درود آقا ﷺ کا جس شخص کے لب کی رونق

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کو جو دیکھا ہم نے
بڑھ کے دِن سے ہے وہاں آخرِ شب کی رونق

جا بہ جا آئی نظر ہم کو تلاوت کرتے
حرفِ قُرآن میں سرور ﷺ کے لقب کی رونق

ہم سے بیمار جو آتے ہیں، شفا پاتے ہیں
یوں لگی رہتی ہے طیبہ کے مَطَب کی رونق

آمدِ آقا ﷺ سے محمودؔ ہُوئی ہے قائم
ہے عجم کی کہ زمانے میں عرب کی رونق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ میں گُزرا حال
دُکھ سارے تھے خواب خیال

ہم ہیں مغرب کے نقّال
آقا ﷺ! ٹوٹے یہ جنجال

ہر توصیف کے لائق ہیں
میرے نبی ﷺ اور اُن کی آل

حُبِّ نبی ﷺ جب منشا ہو
کیا شے ہے یہ مال منال

خُلق نبیٔ رحمت ﷺ کا!
اُس کی ممکن کہاں مثال

کیا آقا ﷺ سے عرض کروں
ظاہر اُن ﷺ پر میرا حال

اُس پر رب کی رحمت ہے
جو ہے نعتوں میں فعّال

اسمِ حبیبِ خالق ﷺ سے
ہر دُکھ کو دیتا ہوں ٹال

سب تشریحِ قُرآں ہیں
میرے آقا ﷺ کے اَقوال

اُمّتِ سرور ﷺ کی خاطِر
صِہیونیّت کا ہے جال

آقا ﷺ کی مدّاحی میں
اپنا مُرشد ہے اِقبال رحمۃ اللہ علیہ

طیبہ میں ہو موت مِری
عرض کا ہے اتنا اِجمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ تھا اپنے جو نیّت کا خلوص
یوں مِلا آقا ﷺ کی مِدحت کا خلوص

چاہیے پہلے تو اُلفت کا خلوص
ساتھ ہو آقا ﷺ کی طاعت کا خلوص

ہم نے دیکھا آیت آیت کا خلوص
اُلفتِ سرور ﷺ کا، چاہت کا خلوص

آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کو
مِل گیا آقا ﷺ کی صُحبت کا خلوص

خوش نصیبوں نے کہ جو تھے مُتّقی
پا لیا تقلیدِ حضرت ﷺ کا خلوص

جان دے دے حُرمتِ سرکار ﷺ پر
ہے یہی ہر فردِ مِلّت کا خلوص

حاضری شہرِ نبی ﷺ میں ہو گئی
اِس کو کہیے آپ اُلفت کا خلوص

وِردِ "صَلّی اللہ" گنبد دیکھ کر
دیکھ کر چوکھٹ کو رِقّت کا خلوص

کیوں نہ اِس کو آپ خوش بختی کہیں
شہرِ آقا ﷺ میں ہے لکنت کا خلوص

وَار دی جاں آپ ﷺ کی ناموس پر
تھا یہ علم الدیں رحمۃ اللہ علیہ کی غیرت کا خلوص

کام آئیں آپ ہر انسان کے
ہے یہی تقلیدِ سُنّت کا خلوص

مغفرت محمودؔ حاصِل ہو سکے
ہو جو حاصِل اُن ﷺ کی نسبت کا خلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم جس وقت ہم پر صاحبِ لولاک ﷺ کرتے ہیں
تو ہم بھی اپنا چہرہ آنسوؤں سے پاک کرتے ہیں
نظر آتی نہیں اچھائی کوئی اپنے عملوں میں
تتبّع اُسوۂ سرکار ﷺ کا ہم خاک کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا ﷺ کی اطاعت ہے نام کو
یوں آپ ﷺ سے ہے جتنی محبّت، ہے نام کو

بنیاد جس کی دینِ رسولِ خُدا ﷺ نہ ہو — دَانش وہ نام کو ہے، وہ حکمت ہے نام کو
اِس میں عمل حضور ﷺ کے اَحکامِ پر کریں — دو روزہ زندگی کی یہ مہلت ہے نام کو
ہم نے بُھلا رکھّی ہیں ہدایاتِ مصطفیٰ ﷺ — اَقدار دینِ پاک سے رَغبت ہے نام کو
مقصد خوشی کا طاعتِ سرکار ﷺ جب نہیں — دُنیا میں جتنی بھی ہے مسرّت، ہے نام کو
خاکے نبی ﷺ کے چھاپے گئے ہیں اِسی لیے — وہ جانتے ہیں ہم میں بھی غیرت ہے نام کو
اپنے مفاد کے لیے نعتوں سے کام ہے — خوشنودیٔ حضور ﷺ کو مِدحت ہے نام کو

محمودؔ ہم جو حکمِ نبی ﷺ پر نہیں چلے
اپنی یہ اُمّتی کی بھی نِسبَت ہے نام کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ساتھ دے رہا ہے مُقدّر تو غم نہیں — رحمت جو نبی ﷺ کی میسّر تو غم نہیں
ہیں دِل فریب دُنیا کی رنگینیاں مگر — ہو اُسوۂ حضور ﷺ جو رہبر تو غم نہیں
ہم تو غریقِ جُرم و خطا و گناہ ہیں — بدلے نہیں حضور ﷺ کے تیور تو غم نہیں
باہر ہزار گندگی آتی رہے نظر — شفّاف ہو درود سے اندر تو غم نہیں
میزاں پہ عدل کا ہے خطر بے طرح، مگر — "صَلِّ عَلٰی" جو لب پہ ہے اکثر تو غم نہیں
بادِ نسیمِ طیبہ تو آئے گی آخرش — گھیرے میں لے لے کُٹیا کو صَرصَر تو غم نہیں
ہو تو غزل کے شاعروں کے وَاسطے خطر — ہیں نعت کے جو آپ سخنور تو غم نہیں

محمودؔ ساتھ لُطف و عطائے حضور ﷺ ہو
آئے ہزار کفر کا لشکر تو غم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں رہے، فالِ نیک ہے — تیرے لیے خُدا یہ کرے، فالِ نیک ہے
حکمِ رسولِ رب ﷺ پہ چلے، فالِ نیک ہے — اِمداد بے کسوں کی کرے، فالِ نیک ہے
طیبہ میں تُو جیے یا مَرے، فالِ نیک ہے — اِن خواہشات ہی میں جیے، فالِ نیک ہے

سرکار ﷺ نے حضوری میں مجھ کو بُلا لیا — یہ خوش خبر ہے، میرے لیے فالِ نیک ہے
گُنبد نبی ﷺ کا دیکھتا رَہ، تاکہ پھر تری — تقدیر کے ہوں سنگ ہرے، فالِ نیک ہے
کہتا رہ نعتیں رب کے حبیبِ کریم ﷺ کی — اُن سے نہ دُور بھاگ، ارے! فالِ نیک ہے
اِحقاق حق کے نشے کی خاطِر عزیزِ من — صِدق و صِفا کی مَے جو پیے، فالِ نیک ہے

محمودؔ ذکرِ ربِّ دو عالم کے بعد تُو
نعتِ حبیبِ حق ﷺ جو کہے، فالِ نیک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں وَارنے کی اُن ﷺ پہ جو خواہش شدید ہے — قفلِ بہشت کی یہی وَاحِد کلید ہے
عاصی تو اُن ﷺ کے اپنے ہیں، دوزخ میں جائیں کیوں — یہ بات لُطفِ سرورِ کُل ﷺ سے بعید ہے
جو سُن کے اُن ﷺ کا نام نہ "صَلِّ عَلٰی" کہیں — سخت اِک سے اِک سب ایسوں کی خاطِر وَعید ہے
اُس دِن کِسی طرح کا بھی خدشہ نہیں ہمیں — روزِ نُشُور دیدِ نبی ﷺ کی نوید ہے
گنجائش اِس سے زیادہ خوشی کی نہیں کہیں — مولودِ مصطفیٰ ﷺ کا جو روزِ سعید ہے
پروانہ رُستگاری کا پائیں گے حشر میں — ہم کو نبی ﷺ کے لُطف و کرم سے اُمیّد ہے
جانِ نبی ﷺ کی جس میں قسم کھائے کبریا — وہ بھی تو ایک حرفِ کلامِ مجید ہے
جا شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو مگر عاجزی کے ساتھ — تیرے لیے یہ مشورہ میرا مفید ہے

نعتیں پذیرا ہوں جو سرِ حشر تو مَلک
محمودؔ کو کہیں کہ یہ رجلِ رشیدؔ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی تھی مرضی گجر دَم عبادت — خُدا نے ہمیں دی گجر دَم عبادت
جو آقا و مولا ﷺ نے فرما دیا ہے — ہے اِس کی گواہی گجر دَم عبادت
گرزنا ہے دِن اِتّباعِ نبی ﷺ میں — کہ ہے پہلی پہلی گجر دَم عبادت
پسندِ خُدائے جہاں تھی زیادہ — پیمبر ﷺ کی جو تھی گجر دَم عبادت

بفضلِ پیمبر ﷺ شبوں کے علاوہ — کریں سارے صوفی گجر دَم عبادت
حبیبِ خُدائے دو عالم ﷺ نے کر دی — شبوں کے مُساوی گجر دَم عبادت
میں کہتا ہوں اَشعار نعتِ نبی ﷺ کے — یہی تو ہے میری گجر دَم عبادت
ہے محمودؔ حکمِ حبیبِ خُدا ﷺ سے
ہماری شعوری گجر دَم عبادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجودِ رب کی خبر اور کوئی کیا دیتا — سِوائے خیرِ بشر ﷺ اور کوئی کیا دیتا
مِرے حضور ﷺ کے دَستور کے علاوہ تو — سکونِ قلب و نظر اور کوئی کیا دیتا
نہ دیتے عسکری منہج اگر مِرے آقا ﷺ — پیامِ فتح و ظفر اور کوئی کیا دیتا
نہ یادِ طیبۂ سرکار ﷺ کا اثر ہوتا — تو آنکھوں کو یہ گہر اور کوئی کیا دیتا
نبی ﷺ نہ ہوتے تو پھر یہ سکون کا رَستہ — میانِ شر و ضرر اور کوئی کیا دیتا
رہِ بہشت، رہِ خُلد، راہِ بخشائش — نہ دیتے آپ ﷺ اگر، اور کوئی کیا دیتا
توجُّہ مجھ پہ فرماتے گر مِرے سرور ﷺ — برائے نعت ہُنر اور کوئی کیا دیتا
سِوا حضور ﷺ کے محمودؔ نکتۂ وَحدت
برائے نوعِ بشر اور کوئی کیا دیتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں پچتایا ہوں طیبہ سے دُور آ کر — دُکھوں نے کیا مجھ کو محصور آ کر
وہ تھا سِحرِ خلقِ رَسولِ مکرّم ﷺ — مُعانِد بھی ہوتے تھے مسحور آ کر
چلا تھا تو مہجور و رَنجور تھا مَیں — ہُوا ہُوں مَیں طیبہ میں مسرُور آ کر
رہا جب میں شہرِ نبی ﷺ میں مؤدّب — وہاں سے ہُوا میں بھی مشہور آ کر
مِرے گھر بھی تشریف لائیں گے آقا ﷺ — ہر عرضی کریں گے وہ منظور آ کر
ہمارے دِلوں میں کہیں فضلِ رب سے — کرے گھر پیمبر ﷺ کا دَستور آ کر

ہُوا شاعرِ نعتِ سرکارِ وَالا ﷺ
مدینے میں محمودؔ مہجور آ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئے جو دُنیا میں رُسوا تو کچھ نہیں پروا
حضور ﷺ اپنے ہیں آقا تو کچھ نہیں پروا
اگر ہُوا یہ تماشا تو کچھ نہیں پروا
رہا مدینے میں ہَکلا تو کچھ نہیں پروا
مدینہ دیکھتے ہی، بند ہونے کی خاطر
یہ دِل جو زور سے دھڑکا تو کچھ نہیں پروا
ہماری کشتی کو دیں گے نہ ڈوبنے آقا ﷺ
بہت ہے دُور کِنارا تو کچھ نہیں پروا
حضور ﷺ شافعِ عصیاں شعار ہیں لوگو!
میں معصیت ہُوں سراپا تو کچھ نہیں پروا
نظر کے آگے ہے سُنّت رسولِ اعظم ﷺ کی
پڑی ہے پیچھے جو دُنیا تو کچھ نہیں پروا
نبی ﷺ نے "طَالِحٌ لِّی" کہ کے اَپنایا
نہ کوئی اور ہے اپنا تو کچھ نہیں پروا
نبی ﷺ کا ہاتھ ہے پشتِ رشیدؔ پر قائم
جو رَہ گیا ہے یہ تنہا تو کچھ نہیں پروا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر نبی ﷺ کا، خُدا کا گھر جانا
ہم نے یہ نعت کا ثمر جانا
وِردِ "صَلِّ عَلٰی" کو بخشش کی
ہم نے اِک رَاہ، مختصر جانا
پہلے سرکار ﷺ کے قدم لے لیں
چاہتے ہیں جو تا قمر جانا
ذکرِ سرور ﷺ جو کرتے ہیں، ہم نے
اُن کی باتوں کو پُر اثر جانا
یادِ آقا ﷺ میں جو بہا آنسو
قُدسیوں نے اُسے گُہر جانا
لُطفِ سرور ﷺ سے نعت کہتے ہیں
ہم نے تو کب اِسے ہُنر جانا
اپنی نیّت کو پُختہ تر کر لو
چاہتے ہو جو اُن ﷺ کے دَر جانا
جس میں یادِ نبی ﷺ نہ وَافر ہو
ہم نے اُس قلب کو کھنڈر جانا
پرِ جبریل علیہ السلام پر قدم رکھ کر
عاصیو! پُل سے تم گزر جانا

طیبہ جانے میں دیر ہونے کو ۔۔۔ داغ اِک ہم نے قلب پر جانا
جس میں سرکار ﷺ بستے ہیں، ہم نے ۔۔۔ خِطّہ وہ جاذبِ نظر جانا
پیرویٔ حضورِ وَالا ﷺ میں ۔۔۔ کوئی تو کام تم بھی کر جانا
میرے سرکار ﷺ! دیکھ لیں، ہم نے ۔۔۔ رَاہزن کو بھی رَاہبر جانا
پوچھتے کیا ہو ہم سے طیبہ کی ۔۔۔ رَات کو صبح سر بہ سر جانا

نعت میں نکلا تو ملائک نے
حرفِ محمودؔ معتبر جانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعِت پا سکتے ہیں ضرر؟ ناممکن ہے ۔۔۔ دوزخ کو ہو اِن کا گزر، ناممکن ہے
کرنی ہو گی طاعت اپنے آقا ﷺ کی ۔۔۔ ہو اِس باب میں اگر مگر، ناممکن ہے
وِردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ کرتے ہیں ۔۔۔ قبر و حشر کا ہم کو ڈر، ناممکن ہے
اِذن نہ جس کو خود سرکارِ وَالا ﷺ دیں ۔۔۔ پا لے وہ آقا ﷺ کا دَر، ناممکن ہے
یہ تو کام ہی خالق کے محبوب ﷺ کا تھا ۔۔۔ اور کِسی سے شقِ قمر ناممکن ہے
نام سے جب آقا ﷺ کے، سفر آغاز کیا ۔۔۔ اپنی کشتی اور بھنور، ناممکن ہے

نُورِ ازل کی کھاتا ہے محمودؔ قسم
طیبہ کی سی کوئی سحر، ناممکن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پئے طیبہ ہی رہے اِس کی حقیقی پرواز ۔۔۔ فکر کو ایسی عطا کر دے الٰہی! پرواز
طائرِ حُبِّ نبی ﷺ چاہے خصوصی پرواز ۔۔۔ حق کی منزل کو رہے اس کی یقینی پرواز
پہنچے آزادی سے اے کاش! نبی ﷺ کے دَر تک ۔۔۔ جب کرے جِسم سے یہ رُوح کا پنچھی پرواز
ہم رکابی میں رہی خیرِ بشر ﷺ کی پہلے ۔۔۔ آگے سِدرہ سے نہ پائی گئی نُوری پرواز
روز یہ پہنچے پیمبر ﷺ کے درِ وَالا تک ۔۔۔ اِس حوالے سے تو احقر نے بھی چاہی پرواز

اپنے آقا ﷺ تو سرِ قصرِ دنا پہنچے ہیں — خاک سے آگے تو ممکن نہیں اپنی پرواز
طیرِ تخییل سرِ نعت جو جا بیٹھا ہے — وہ سمجھتا ہے کہ تھا قصۂ ماضی پرواز
ہو اُڑان اِس کی تو سرکار ﷺ کی مِدحت تک ہو
فکرِ محمودؔ کو اِتنی ہی ہے کافی پرواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُور بخش دِل رہا گنبد ہَرا اپنے لیے — ہے مناسب تر یہی آب و ہوا اپنے لیے
دِل یہی محمودؔ کہتا ہے مِرا اپنے لیے — لکھی ہے شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا اپنے لیے
خالقِ کونین نے فِی الفور جاری کر دیا — ہو گیا سرکار ﷺ سے جو فیصلہ اپنے لیے
یہ مِرے آقا و مولا ﷺ کی حیاتِ پاک ہے — ہے سخا دُنیا کی خاطر، بوریا اپنے لیے
جن کا دینِ مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ راسخ نہیں — کرتے ہیں جو کچھ، وہ کرتے ہیں سدا اپنے لیے
ہم نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے کرم سے آخرش — گے بے تکلّف سادگی پائی رَوا اپنے لیے
اپنے بھائی کی مدد کرنے کو سرور ﷺ نے کہا — زندگی کیا ہے کہ جب کوئی جِیا اپنے لیے
بہتری محمودؔ اپنی تو اِنھی دونوں سے ہے
کافی ہیں سرکارِ ﷺ کافی ہے خُدا اپنے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ رب ہے سرورِ عالم ﷺ کی معرفت — یہ مان لینے ہی میں ہے اپنی تو عافیت
پائی جو قُبّہ کی طرف احقر نے محویت — پیشِ نظر نہیں رہی دُنیا کی مَنفَعت
آقا ﷺ کے اِلتفات سے پائی ہے مغفرت — بندہ حضور ﷺ کا ہُوا فِردوس منزلت
خوشنودیٔ حضور ﷺ رہی اپنی خاصیت — کب نعت گوئی میں ہے کوئی اور مصلحت
اُمّت کی اِتباعِ رسولِ خُدا ﷺ میں تھی — وہ شان، وہ شکوہ، وہ عزت، وہ تمکنت
توفیق ہی خُدا نے مجھے اِس کی دی نہیں — غیرِ نبی ﷺ کی مدح سے سو بار معذرت!
سکّہ بھی چلنا چاہیے اُس نام کا یہاں — جس نام سے مِلی یہ خُداداد مملکت

کہتا ہوں میں بفضلہٖ حمدِ خُدا کے بعد نعتِ نبی ﷺ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی منقبت

محمودؔ نعت گو ہے کرم سے کریم کے
کیا فن ہے اِس کا، علُم ہے کیا، کیا ہے حیثیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں مدح گوئے سرورِ ہر دو جہاں رہا — جذبہ یہی تو ہے جو ہمیشہ جواں رہا
مالُوف تو وطن ہے مگر جب وَہاں رہا — ہجرِ دیارِ آقا ﷺ میں محوِ فغاں رہا
جب تک بہارِ قُبّہٗ خَضرا نہ دیکھ لی — گلشن مِری اُمّیدُوں کا نذرِ خزاں رہا
کرتا نہ مجھ پہ کیوں مِرا مالک عنایتیں — خامہ جو مدح سرور کُل ﷺ میں رَواں رہا
مجھ کو نہ دھوپ حشر کے دِن کی ستائے گی — لُطفِ نبی ﷺ کا سر پہ اگر سائباں رہا
تسلیم حکمرانیٔ سرکار ﷺ جس نے کی — وہ شخص تھا جو دِل پہ مِرے حکمراں رہا
تم رَاہِ اِلتفاتِ پیمبر ﷺ پہ جب چلے — وہ جو تھا وَفرِ درد، وہ آخر کہاں رہا

لاہور ہو یا مکّہ و طیبہ کے ہوں حرم
محمودؔ نعت گو ہی رہا ہے، جہاں رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نہ جس میں حُبِ آقا ﷺ وہ گھڑی کِس کام کی — دیدِ طیبہ ہی نہ ہو تو پھر خوشی کِس کام کی
پیار آقا ﷺ سے نہ ہو تو دین کیا، ایمان کیا — حق نہ جب آیا نظر تو روشنی کِس کام کی
بیکس و ناکَس بھی ہیں ہم، مُفلِس و نادار بھی — ہوں نہ مُتوَجّہ نبی ﷺ تو بے کسی کِس کام کی
یہ تو پاتالِ دِل و جاں سے نکلنی چاہیے — صرف ہونٹوں تک مدیحِ سَیدی کِس کام کی
آئیں تو آنسو بیادِ سرورِ کون و مکاں ﷺ — یہ اگر باعِث نہیں ہے تو نمی کِس کام کی
جذبۂ حُبِّ رسول اللہ ﷺ رکھو قلب میں — ہو نہ خُوشبو بند اِس میں، تو کلی کِس کام کی
بے خودی بھی ہے تو کیوں لاہور میں بیٹھے ہو تم — جو نہ پہنچا مدینے، بے خودی کِس کام کی

مجملاً محمودؔ حاصِل یہ سخُن گوئی کا ہے
حمد و نعت اِس میں نہیں تو شاعری کِس کام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے سرورِ کونین ﷺ سے رکھّی اُمیّد
عطائے رب سے ہے اُس کی بندھی ہُوئی اُمیّد

گدا کی کرتے ہیں پُوری مِرے سخی اُمیّد
اِسی لیے تو رہی اُس کی اُن سے ہی اُمیّد

جو ہم نے نفل پڑھے ہیں ریاضِ جنّۃ میں
تو ہم کو جنتُ الفردوس کی بڑھی اُمیّد

تعلّق اِس کا ہے گہرا یقینِ کامِل سے
نبی ﷺ سے ہم نے جو رکھّی بہشت کی اُمیّد

دَوام اُن ﷺ کو ہے، رحمت ہے دائمی ان کی
حضور ﷺ ہی سے ہے اب بھی، اُنھی سے تھی اُمیّد

رؤف بھی ہیں رحیم و کریم بھی ہیں نبی ﷺ
ہمیں ہمیشہ اُنھی سے ہے خیر کی اُمیّد

یقیں ہے پاؤں گا جنّت بقیعِ طیبہ کی
کہ ہو گی بارور آخر کو یہ مِری اُمیّد

نبی ﷺ کے فضل نے ہر اِک سے بے نیاز کِیا
رکھّی رشیدؔ نے دُنیا سے کب کوئی اُمیّد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے خُدا کے، کچھ تو ذکاوت سے کام لے
اسمِ حبیبِ خالقِ کُل ﷺ صبح و شام لے

وِردِ درودِ پاک جو صبح و مَسا کرے
وہ قُدسیانِ عرشِ خُدا سے سلام لے

جو چاہتا ہے سُنّتِ سرکار ﷺ پر چلے
مت اپنے دشمنوں سے بھی وہ اِنتقام لے

اَندوہ و رنج و درد کو حرفِ غلَط کہے
اَندوہ و رنج و دَرد میں جو اُن ﷺ کا نام لے

خواہش جسے ہو خُلدِ بریں کی سرِ نُشُور
بڑھ کر نبی ﷺ کا دَامنِ اَلطاف تھام لے

بندہ جو اُمّتی ہے رسولِ کریم ﷺ کا
آقا ﷺ کا نامِ نامی بصد احترام لے

فرمایئے حضور ﷺ امامِ نماز کو
جائز نہیں کِسی کو، عبادت کے دَام لے

کوثر کی ہے تمنّا پسِ مرگ تو رشیدؔ
ہاتھوں میں حُبِّ سرورِ عالَم ﷺ کا جام لے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردنیں پیشِ خُدا سب کی جُھکانے والے   غمِ دُنیا سے پیمبر ﷺ ہیں چھڑانے والے
ربِّ وَاحد کی طرف سے کو بُلانے والے   مئے توحید پیمبر ﷺ ہیں پلانے والے
طیبۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانے والے   ہیں جہاں بھر کو رہِ راست دِکھانے والے
دیکھا دُنیا نے کہ ہیں صرف حبیبِ خالق ﷺ   حُسنِ اَخلاق کے سب نقش جمانے والے
ہیں وہ شَاھِدُ بھی، مُبَشِّر بھی ہیں، مُزّمِّلُ بھی   رب کے اِیما سے ہمیں رَاز بتانے والے
ان کو "تثریب" سے آقا ﷺ نے رِہائی بخشی   جتنے تھے سرورِ عالم ﷺ کو ستانے والے
تیور آقا ﷺ کے جو دیکھیں گے تو کچھ سوچیں گے   قبر میں میری، سوالات کو آنے والے
ہم نے دیکھا کہ سرِ حشر بھی محمودؔ ایسے
نغمۂ نعتِ پیمبر ﷺ تھے سُنانے والے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَرِ نبی ﷺ کا ہے آستانِ کرم   دیکھو طیبہ میں عُنفوانِ کرم
ہیں نبی ﷺ چترِ جاوِدانِ کرم   اور حسنین رضی اللہ عنہما خواجگانِ کرم
ہے حبیبِ خُدا ﷺ سے شانِ کرم   میرے لب پر ہے دَاستانِ کرم
خیلِ لُطف و عطا ہُوئے اصحاب رضی اللہ عنہم   اہلِ خانہ ہیں خاندانِ کرم
پڑھ کے قُرآن کہ رہا ہُوں مَیں   ہے لَعَمرُکَ قسم بہ جانِ کرم
ہے اُدھر کبریا، اِدھر سرور ﷺ   اہلِ ایماں ہیں یوں میانِ کرم
جب سے نظریں جمی ہیں گُنبد پر   تن گیا تب سے سائبانِ کرم
ہیں قدم مصطفیٰ ﷺ کے مسکن میں   سر پہ چھایا ہے آسمانِ کرم
تجربہ یہ رشیدؔ کا ہے کہ ہیں
باسی طیبہ کے ترجمانِ کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجا محبوب ﷺ کو دَاور نے بنا کر رحمت   کام یوں آتی ہے سرکار ﷺ کی اکثر رحمت

رحمت آقا ﷺ کا سِرھانا بھی ہے، قدمین بھی ہے
گُنبدِ سرورِ کونین ﷺ کا منظر رحمت
سب جہانوں کے لیے جس کو خُدا نے بھیجا
میرے آقا ہیں مِرے سیّد و سرور ﷺ رحمت
جن کے لب صبح و مَسا ذکرِ نبی ﷺ کرتے ہیں
ایسے بندوں کا ہے لاریب مقدّر رحمت
جو تھے جھگڑالو، اُجڈ لوگ تھے، اِن جیسوں کو
میرے آقا ﷺ نے کیا تابع، دِکھا کر رحمت
جو مِلی خواب میں بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ خوش قسمت کو
پوچھیے اُن سے کہ کیسی تھی وہ چادرِ رحمت
ذکر جو آقا و سرکار ﷺ کا کم کرتے ہیں
ایسے بدبختوں کے نزدیک ہو کیونکر رحمت
مجھ کو محمودؔ کمی ہو نہیں سکتی کوئی
گھر کیے بیٹھی ہے اُن ﷺ کی مِرے اندر رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلدِ بریں کو شان سے اہلِ وَفا گئے
کرتے ہُوئے حضور ﷺ کی مدح و ثنا گئے
مانگی مدد جو اُن ﷺ سے تو رَنج و بلا گئے
آقا حضور ﷺ ہم کو اَلم سے چُھڑا گئے
میزاں پہ جو بھی نعتِ پیمبر ﷺ سُنا گئے
پروانۂ بہشت اُنھیں قُدسی تھما گئے
ہم طیبۂ رَسولِ مکرّم ﷺ میں کیا گئے
دُنیا و دیں کی ایک اِک نعمت کو پا گئے
لوگوں نے حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں دوستو!
جاں دی تو گویا سیدھے وہ سُوئے بقا گئے
جب غور سے کلامِ خُدائے جہاں پڑھا
جذبات دِل میں حُبِّ نبی ﷺ کے سما گئے
مداحئ نبی ﷺ میں دِکھاوا نہ کیجیے
سُوئے بہشت سیدھے فقط بے ریا گئے
محمودؔ طیبہ میں وہ پناہِ نبی ﷺ میں تھے
مہجوریوں کے دَرد میں جو مبتلا گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں اِک شمعِ عقیدت کو فروزاں کر کے
نعت لکھتا ہُوں میں تحمید کو عنواں کر کے
رب نے احسان کیا تھا ہمیں اِنساں کر کے
بھیجا محبوب ﷺ کو پھر اور اِک احساں کر کے
ایسا لگتا ہے سبھی جشن کے ساماں کر کے
رب نے بُلوایا تھا محبوب ﷺ کو مہماں کر کے

حُرمتِ لفظ کو سرکار ﷺ کے شایاں کر کے / مجھ پہ اِکرام کِیا رب نے سخنداں کر کے
غازی عامر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آقا ﷺ کی معیت پائی / جان کو حُرمتِ سرکار ﷺ پہ قُرباں کر کے
دِل میں اِک جشنِ طرب کا سا سماں رکھتا ہُوں / یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے چراغاں کر کے
تم کو محروم شفاعت سے رکھیں گے سرور ﷺ / لوگو! کیا پاؤ گے بندوں کو پریشاں کر کے

قلبِ محمودؔ بھی بخت کو کر کے پیدا
نعت گو کر دیا اللہ نے رقصاں کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ آقا ﷺ کو اَپناؤ تو اچھّا ہے یہی / حُسنِ دُنیا ہے یہی اور حُسنِ عُقبیٰ ہے یہی
حُبِّ دیں کو جانچنے کا ایک سانچا ہے یہی / حکمِ سرور ﷺ پر چلیں تو دعویٰ سچا ہے یہی
موت طیبہ میں مِلے گی، معنیٰ سیدھا ہے یہی / میرے سیدھے ہاتھ میں گہری سی ریکھا ہے یہی
غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے روضے سے آتی ہے صدا / مرنا حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ میں! جینا ہے یہی
آپ بُلوایا خُدا نے کیا سُنا، کیا کچھ کہا / ہے یہی افشاءِ اِسرا، اِس پہ اِخفا ہے یہی
ہاتھ دَامن نبی ﷺ کا ہو، زباں پر ہو درود / حشر کے ہنگام میں بھی اپنا منشا ہے یہی
ہر طرف اپنائیت ہے، ہر طرف کیف و سرور / طیبہ کی گلیوں میں بھی چل پھر کے دیکھا ہے یہی
دِل میں یادِ مصطفیٰ ﷺ ہو، لب پر ذکرِ مصطفیٰ / معصیت کے زخم کا وِاحد مداوا ہے یہی
حُبِّ آقا ﷺ کے ترانے ہیں زبانوں پر بہت / اُن ﷺ کی سیرت پر نہیں چلتے، بکھیڑا ہے یہی
نعتِ سرکار ﷺ میں تر رہا کرتے ہیں لب / مانگنے جاتا ہوں طیبہ میں تو کاسہ ہے یہی
مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کو کر دیتے ہیں قتل / نام کے ایمان وَالے ہیں، تماشا ہے یہی

سب یہ کہتے ہیں کہ ہے محمودؔ مداحِ نبی ﷺ
اپنی بخشش کے لیے وَاحد حوالہ ہے یہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبذول کراتا ہے اِدھر اُن ﷺ کی توجہ / بیکار تو اپنا کوئی آنسو بھی نہیں ہے

بندے تو چلا کرتے ہیں اَحکامِ نبی ﷺ پر
پر ہم میں تو بندوں کی سی خُو بُو بھی نہیں ہے
یہ کیا ہے کہ ہم نام بھی لیتے ہیں نبی ﷺ کا
اور اَشہبِ تقدیر پہ قابو بھی نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کاروانِ مدحِ نبی ﷺ سے بچھڑ گیا
قسمت کا اُس کی گویا گُلستاں اُجڑ گیا
جب سے ہُوا ہے عتبۂ سرور ﷺ کا سامنا
پودا مِری عقیدتوں کا جڑ پکڑ گیا
تو لُطفِ مصطفیٰ ﷺ کی نظر میں نہ آئے گا
تشکیک کا جو آنکھ میں اِک تنکا پڑ گیا
حُبِّ نبی ﷺ کے پانی سے محروم جو رہا
پت جھڑ میں زرد پتے کی مانند جھڑ گیا
منزل تھی حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کے سامنے
عامر رحمۃ اللہ علیہ بھی جان دینے کی خواہش پہ اَڑ گیا
تو نے نظر چُرائی جو نُورِ حضور ﷺ سے
اُس دِن سے پردہ تیری نظر کا سُکڑ گیا
طیبہ میں لے کے آیا ہوں کیا منہ، یہ سوچ کر
میں تو زمیں میں فرطِ ندامت سے گڑ گیا
محمودؔ خوش تھا اُمّتی سچا حضور ﷺ کا
سُنتے ہی نعت، بندۂ دُنیا بگڑ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عرش و لامکاں کی طرف کو تھا کُوئے دید
موسیٰ علیہ السلام تو دو قدم بھی نہ چل پائے سُوئے دید
ناکامیاب سَینا پہ تھی گُفتگوئے دید
پھیلی تھی لامکاں پہ مگر مُشکبوئے دید
نُورانیت فزا نہ تھا پہلے تو رُوئے دید
وَالنَّجم سُورہ ہی سے مِلی ہاؤ ہُوئے دید
آثارِ مصطفیٰ ﷺ سے محبت مجھے بھی ہے
پہنچائے گی مدینے میں یہ جستجُوئے دید
تھیں صورتیں تو ویسے بھی دِیدار کی بہت
اِسرا میں پر دَنا نے رکھی آبرُوئے دید
قوسین کا تھا قُرب، ہُوئے پھر قریب تر
چشمانِ آئنہ جو رہیں روبرُوئے دید
آخر کو پوری ہو کے رہے گی سرِ نشور
زندہ جو ہے ہمیشہ مِری آرزوئے دید

محمودؔ جوش پر تھا یمِ اُنس عرش پر
خواہش تھی طور پر تو پئے آبجوئے دید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے اُنس کے سانچے میں جو انسان ڈھلتے ہیں
وہی ہیں اِحتسابِ حشر سے جو بچ نکلتے ہیں

بھروسے پر حبیبِ رب ﷺ کے، جو اِنسان چلتے ہیں
وہی تو ہیں جو گرنے سے کہیں پہلے سنبھلتے ہیں

جنھیں اُلفت رسُول اللہ ﷺ سے وَافر نہیں ہوتی
وہی بندے ہیں، جو آخر کفِ اَفسوس ملتے ہیں

ہمارے بطن میں نُورانیت کم کیسے ہو جاتی
دِلوں میں حُبِّ آقا ﷺ کے دیے ہر وقت جلتے ہیں

وہ ہیں بدبخت، اُس دَر سے جنھیں ٹکڑا نہیں مِلتا
وہ خوش قسمت ہیں جو سرکار ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

یہی دیکھا ہے اَربابِ وَفا، اہلِ محبّت میں
مدینے کی زیارت کے لیے بندے مچلتے ہیں

گوارا کرتے ہیں اُن کو نہ کہنا اور نہ سُننا ہی
ہمیں غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں اَشعار کُھلتے ہیں

بہار آئی ہی رہتی ہے بفضلہٖ مِرے گھر میں
شجر حُبِّ رسول اللہ ﷺ کے ہر روز پھلتے ہیں

مدد مانگے اگر محمودؔ کوئی اپنے آقا ﷺ سے
غم و اَندوہ ٹلتے ہیں، مصائب رُخ بدلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب جو معطی ہے، سب کا دَاتا ہے
دَرِ نبی ﷺ کا ہمیں دِکھاتا ہے

اُس کا طیبہ سے پختہ ناتا ہے
بلبلِ نعت چہچہاتا ہے

رب پیمبر ﷺ کے نام لیوا کو
دیکھتا ہے تو مُسکراتا ہے

طیبہ سے کون اُس طرف دیکھے
حُسنِ دُنیا تو چھب دِکھاتا ہے

جو ہو سرور ﷺ کا اُمّتی سچا
جان و مال آپ پر لُٹاتا ہے

جو چلا راہِ اُنسِ آقا ﷺ میں
کب قدم اُس کا لڑکھڑاتا ہے

جب میں خُلقِ نبی ﷺ کی بات کروں
ہاتھ اِک پشت تھپتھپاتا ہے

لب پہ محمودؔ نعت کے صدقے
حُسنِ تقدیر جگمگاتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُشکل پڑے تو کیوں نہ میں نامِ حضور ﷺ لُوں — عاصی جو ہوں، تو مادِحِ سرکار ﷺ بھی تو ہُوں
آپس میں جب یہ کرتے چلے جائیں کُشت و خُوں — تو اُمّتی حضور ﷺ کے کہلا رہے ہیں کیوں
یہ چاہتا ہوں مسکنِ سرکار ﷺ میں مَروں — فرزانگی کہو یا کہو، مِرا جنوں
جو شخص اُمّتی ہے رسولِ کریم ﷺ کا — پائے حدیث تو نہ کرے گا چَرا و چُوں
یادِ نبی ﷺ ہے وجہِ طمانینت قُلوب — ذکرِ نبی ﷺ کرو تو مِلے گا تمھیں سکُوں
لب اور دماغ ہی نہیں بُنیاد نعت کی — یہ محوِ گفتگو ہے مِرا جذبِ اَندروں
جوں جوں پڑھا کلام خُدائے جلیل کا — حُبِّ رسولِ پاک و مکرّم ﷺ ہُوئی فزوں
محمودؔ میرا سر نہ کبھی پھر جُھکا کہیں
پیشِ مُواجَههْ جو رہا تھا مَیں سرنگوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا جسے سرکار ﷺ نے رحمت کی نظر سے — خدشہ نہیں اُس شخص کو عقبیٰ کے ضرر سے
ماں باپ کو پایا ہے محّب اپنے نبی ﷺ کا — آقا ﷺ سے محبّت کا سبق سیکھا ہے گھر سے
ظلمت کا گُزر شہرِ پیمبر ﷺ میں ہے ممنوع — ضو بار زیادہ ہے شبِ طیبہ سحر سے
خُدّام ہیں جس دَر کے سبھی جنّ و ملائک — گہرا ہے مِرے سر کو تعلّق اُسی دَر سے
پھر بھی مجھے سرکار ﷺ بُلاتے رہے طیبہ — کرتا بھی رہا قطعِ نظر رَختِ سفر سے
سرمایہ مِلا حُبِّ پیمبر ﷺ کا اَزل میں — آنکھوں کا، نہ دِل کا ہے علاقہ کوئی زَر سے
آقا ﷺ کا کرم ہے کہ مَیں ہُوں نعت کا خادِم — اپنا ہے تعلّق نہ سُخن سے، نہ ہُنر سے
اُنگلی کا مِری سمت بھی ہو جائے اِشارہ
معروضہ یہ محمودؔ نے سیکھا ہے قمر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دامن میں ذکرِ پیمبر ﷺ کا خزانہ چاہیے — مِدحتِ سرکار ﷺ کا لب پر ترانہ چاہیے
شہرِ آقا ﷺ میں ہمیں ہر سال جانا چاہیے — اور بقیعِ پاک میں آخر ٹھکانا چاہیے
سرورِ کونین ﷺ سے کچھ مانگنے کے واسطے — عرضداشت اپنی ہمیشہ عاجزانہ چاہیے
چاہیے ہونٹوں پہ تذکارِ حبیبِ کبریا ﷺ — یادِ طیبہ کو دماغوں میں بسانا چاہیے
شاعروں کو خالقِ کونین کی توفیق سے — دولتِ حُبِّ رسولِ حق ﷺ لُٹانا چاہیے
یہ شبانہ روز آتی ہیں صدائیں غیب سے — بلبلِ طیبہ کو ہر دم چہچہانا چاہیے
ذوق اپنا تو شناسائے جدیدیت نہیں — نعت میں اُسلوب ہم کو تو پُرانا چاہیے

مغفرت محمودؔ احقر کی بھی کچھ مشکل نہیں
رحمتِ سرکار ﷺ کو تو بس بہانہ چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ! گُناہوں سے ہُوں مَیں زیبائے دَرد وغم — سر پر ہے دھوپ، پاؤں میں صحرائے دَرد وغم
ہجرِ دیارِ آقا ﷺ سے یہ حال ہو گیا — میں غوطہ زَن ہوں اور ہے دَریائے دَرد و غم
اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل جب نہیں کِیا — اپنے سروں پہ پَر نہ کیوں پھیلائے دَرد وغم
جب پیرویٔ آقا و مولا ﷺ نہ کی تو پھر — قِرطاس پر رقم ہُوئی اِنشائے دَرد و غم
چہرے کی زردیاں ہیں مدینے سے دُوریاں — میں چاہتا تو ہُوں کہ ہو اِخفائے دَرد و غم
ہے دُوریٔ مدینہ تو دیکھا کیے ہیں لوگ — مجبوریوں کے خواب میں دَریائے دَرد و غم
جامِ طہور کرتے ہیں سرور ﷺ اُنھیں عطا — پیتے رہے تھے لوگ جو صہبائے دَرد و غم

اقلیمِ نعت کے ہُوئے جب سے رہائشی
محمودؔ ہم سے دُور ہے دُنیائے دَرد و غم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ

(الانفال۔۸:۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ جب تک آپ ان
میں ہیں، وہ انھیں عذاب کرے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

۵۳واں مجموعۂ نعت

مدحِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

۵۳ نعتیں اور ۳۴ فردیات

سنِ اشاعت: ۲۰۱۱ء صفحات: ۸۰

انتساب

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

کے ظہورِ پُرنور سے قریباً ایک ہزار سال پہلے نعتیہ اشعار کہنے والے شاہِ یمن

حضرت سعد بن کلیکرب تبع اوّل حُمیَری

کی عقیدت کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

کِسی کا قلب جو ہے اُلفتِ خیرُ البشر ﷺ والا — اُسے پہچان پائے گا کہ جو ہو گا نظر والا
جو ممکن ہو تو لینا رَاستہ طیبہ نگر والا — کبھی لینا نہ رَستہ تم ضرر والا، خطر والا
خُدا کی حمد میں اور مِدحتِ سرکار والا ﷺ میں — جو نکلا لفظ ہونٹوں سے، ہُوا ہے وہ اثر والا
بہت آئے نبیؐ یوں تو مِرے سرکار ﷺ سے پہلے — کوئی تھا رجعتِ خورشید یا شقُّ القمر والا؟
ہے رستہ جنّتُ الفردوس تک پہنچانے والا تو — رسولِ محترم ﷺ سے اُنس و اُلفت کی ڈگر والا
جسے چاہیں، بُلا لیتے ہیں اپنے شہر میں سرور ﷺ — وہ ہو بے بال و پر کوئی یا کوئی بال و پر والا
عنایت کا ہدَف بے زر کو جب آقا ﷺ نے ٹھہرایا — اثر یہ ہے کہ بے وَقعت ہُوا ہے مال و زر والا
جو یادِ سرورِ عالَم ﷺ نے میری دستگیری کی — صدَف کی طرح سے دیدہ ہُوا میرا گہر والا

درختوں میں بھی تو محمودؔ پایا بانجھ پن اکثر
مگر مدحِ نبی ﷺ کا نخل ہوتا ہے ثمر والا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُبتدی اہلِ قلم یا مُنتہٰی اہلِ قلم — نعت کہتے ہی نظر آئیں سبھی اہلِ قلم
نوکِ خامہ پہ رکھیں جو رَاستی اہلِ قلم — ثبت کاغذ پر کریں مدحِ نبی ﷺ اہلِ قلم
نعت لکھیں رکھ کے آنکھوں میں نمی اہلِ قلم — آقا ﷺ سے ثابت کریں وَابستگی اہلِ قلم
سیرتِ محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کے ذکر سے — حرف و صُورت و لفظ کی لیں تازگی اہلِ قلم
دُنیا کو پیغام دیں حُبِّ رسولُ اللہ ﷺ کا — نثر لکھیں یا ہوں وقفِ شاعری اہلِ قلم
طاعتِ سرکار ہر عالَم ﷺ کی اہمیّت بتائیں — یوں بکھیریں دَہر بھر میں آگہی اہلِ قلم
سادہ لفظوں میں زبانِ قلب سے نعتیں لکھیں — مت تغزُّل سے کریں شیشہ گری اہلِ قلم
حاضری اُن کی نبی ﷺ کے شہر میں ہے لازمی — ہیں جو اہلِ درد، وہ ہیں واقعی اہلِ قلم

ہے دُعا محمودؔ کی، کرتے رہیں محشر تلک
مِدحتِ آقا ﷺ بہ حُسنِ عاجزی اہلِ قلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روضہ دیکھ کر اُن ﷺ کا، سر ہُوا ہے خم جیسے — ہو نکلنے والا ہی کوئی دَم میں دَم جیسے
ظاہر اُس سے ہوتا ہے مرتبہ پیمبر ﷺ کا — رب نے جانِ سرور ﷺ کی کھائی ہے قسم جیسے
اِس سے ہوگئی واضح مصطفیٰ ﷺ کی خُوشنُودی — رَخشِ فکر دوڑا تھا، اُٹھا تھا قلم جیسے
ہم درودِ آقا ﷺ کی بات کرتے رہے ہیں — لے لیا ہو ہاتھوں میں ہم نے یہ علَم جیسے
اِس سے تو یہ ظاہر ہے، بخشوائیں گے ہم کو — سب خطا شعاروں پر اُن ﷺ کے ہیں کرم جیسے
وہ مقام پایا کب دُنیا میں کِسی نے بھی — تھے مِرے پیمبر ﷺ کے ساتھی محترم جیسے
جس طرف بھی دیکھو گے، ہے بہشت کا منظر — ذرّہ ہائے طیبہ ہیں سارے ہی اِرم جیسے

یہ تو مدحِ احمد ﷺ نے ہم کو عزّتیں دے دیں
کِس شمار میں ہوتے ورنہ بندے ہم جیسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ آقا و مولا ﷺ کی نارسائیاں نہ رہیں — خُدا کا شُکر کہ طیبہ سے نہ دُوریاں رہیں
جو دیکھا اپنی نگاہوں سے خالقِ کُل کو — حقیقتیں کوئی سرکار ﷺ سے نہاں نہ رہیں
جو دِل میں جذبۂ عشقِ نبی جوان ہُوا — وہ جو تھیں خواہشیں دُنیا کی، وہ جواں نہ رہیں
جُونہی مدینے میں اِحرام شوق کا باندھا — خطاؤں کی مِری، جتنی تھیں دھجیاں، نہ رہیں
تھے دو کماں سے زیادہ قریب ربّ و نبی ﷺ — کِسی طرح کی بھی اُن میں جُدائیاں نہ رہیں
نبی کا ذکر تھا خوشنودیٔ نبی ﷺ کے لیے — تو اِس کے زیرِ اثر کچھ بُرائیاں نہ رہیں
صباء رحمتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ جو چلی — تو کفر و ظُلم و تشتُّت کی آندھیاں نہ رہیں
جُھکایا سر کو جو تو نے ریاضِ جنّہ میں — جگہ جگہ پہ تری جُبّہہ سائیاں نہ رہیں

نظر سے چُوما جو محمودؔ عتبۂ سرور ﷺ
مِلیں بُلندیاں ایسی کہ پستیاں نہ رہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تھی قلب میں خواہشِ نعت گوئی — ہُوئی بارور کاوِشِ نعت گوئی

نبی ﷺ کی توجّہ کو پانے کی خاطر — مددگار ہے دانشِ نعت گوئی
نُعوتِ صحابہ کے دَم سے یقیناً — جواں تر ہُوئی تابشِ نعت گوئی
صباح و مَسا پاتا ہے نعت گُستر — بہرحال گُنجائشِ نعت گوئی
مِلے گی مجھے حشر میں کامیابی — ہُوئی جب وہاں پُرسشِ نعت گوئی
وہ آمادہ پائے گا احقر کو ہر دم — کرے کوئی فرمائشِ نعت گوئی
نہیں اُن ﷺ سے ''تُو اور تُم'' سے تخاطب — اُسی سے ہے زیبائشِ نعت گوئی
تسلی مِری ہو نہ پائی ہے اب تک — میں کرتا تو ہوں کوششِ نعت گوئی

درودِ پیمبر ﷺ سے محمودؔ مجھ کو
میسّر ہے آسائشِ نعت گوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر دیے پُورے ترے اَرماں تمام — یاد کر سرکار ﷺ کے احسان تمام
نام آقا ﷺ کا جو محشر میں لیا — ہو گئے حرفِ غلَط عِصیاں تمام
شان دی خالق نے جو محبوب ﷺ کو — لفظ ہوں اِس شان کے شایاں تمام
حرفِ تسکیں ''طَالِحٌ لِّی'' جب پڑھا — معصیت پیشہ ہُوئے خنداں تمام
سرورِ کون و مکاں ﷺ کے دوستو! — واجِبُ الاذعان ہیں فرماں تمام
وَاردِ طیبہ جو زَائر ہو گئے — ہیں میرے سرکار ﷺ کے مہماں تمام
فیض سے تربیّتِ سرکار ﷺ کے — سر کیے اصحابؓ نے میداں تمام

تُجھ پہ ہے محمودؔ یہ رب کا کرم
مِدحتِ آقا ﷺ میں ہیں دِیواں تمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کے کہنے سے جو کی رب کی حقیقت تسلیم — ہم کو سرکار ﷺ کا ہے وفرِ بصارت تسلیم
جو کرے سرورِ عالم ﷺ کی صیانت تسلیم — دَہر کو اِس کا ہُوا حُسنِ سیادت تسلیم

روز میثاق نبیّوں نے خُدا کے آگے — کی تھی سرکارِ دو عالم ﷺ کی فضیلت تسلیم
پڑھ کے قُرآنِ مُقدّس میں "رَفَعنَا" ہم کو — کیوں نہ سرکار ﷺ کے ہو ذکر کی رِفعت تسلیم
حضرت آدم سے مسیحائے زماں تک، سب نے — کی تھی اَقصیٰ میں محمد ﷺ کی قیادت تسلیم
دیں کی دعوت میں عزیمت جو نبی ﷺ کی دیکھی — کفر و ظلمت کو تو کرنی تھی ہزیمت تسلیم
جاں جو نامُوسِ پیمبر ﷺ پہ لُٹائی اِس نے — کی گئی حضرتِ عامر رحمۃ اللہ علیہ کی حمیّت تسلیم
رمزِ معراج کو پانے کی جو دِل میں آئی — رب کی خلوت میں ہُوئی آپ ﷺ کی جلوت تسلیم
ربّ و محبوب ﷺ میں اُلفت کو سمجھنے کے لیے — کرنا قَوسین میں "اَوْ اَدنٰی" کی قُربت تسلیم
استغاثہ بھی، محبّت بھی ہے، سیرت بھی ہے — نعتِ سرکار ﷺ کی کرتا ہوں میں وُسعت تسلیم
رب کے ہونے میں کِسی شُبہے کی گنجائش کیا — اِس حوالے سے ہے سرور ﷺ کی شہادت تسلیم
رُتبہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا اُمّت میں بڑا ہے سب سے — میرے سرکار ﷺ کی ہے عظمتِ صُحبت تسلیم
اُن ﷺ کے رُتبے سے کوئی لفظ جو کمتر دیکھے — کر نہیں سکتی مُسلمان کی غیرت تسلیم

رب سے تفویض جو محمودؔ پیمبر ﷺ کو ہُوئی
اہلِ ایماں کو ہے وہ رَحمت و رَافت تسلیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کرم ہے حضورِ وَالا ﷺ کا — حقّ و باطل میں پہلے کب تھی تمیز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ قُبہ کو مِری روز نظر ہے بے تاب — اُن ﷺ کی چوکھٹ سے چپکنے کو یہ سر ہے بے تاب
جن دُعاؤں کا ہراول ہے درودِ سرور ﷺ — اُن دُعاؤں کے لیے آپ اثر ہے بے تاب
بند ہیں اِس کے لیے اور تو موضوع تمام — نعت و مِدحت کے لیے میرا ہُنر ہے بے تاب
ایک بار اور، ضرورت میں دلآویزی کی — لمسِ نعلینِ پیمبر ﷺ کو قمر ہے بے تاب
رب نے اِنساں کے لیے اِس میں کشش رکھی ہے — طیبہ جانے کو تو ہر ایک بشر ہے بے تاب
میں جُھکاتا ہی نہیں اور کہیں پر سر کو — سُوئے قدمین یہ جُھکنے کو مگر ہے بے تاب

ابرِ اَلطافِ کریمانہ اُمڈنے کو ہے ذِکرِ آقا ﷺ کے لیے دِیدۂ تر ہے بے تاب
ذکرِ سرکار ﷺ میں محمودؔ تری آنکھوں سے
باہر آنے کو عقیدت کا گُہر ہے بے تاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے نعتوں کا ثمر کو حاصِل ہُوئی تکریم بشر کو حاصِل
اسمِ آقا ﷺ لو دعا سے پہلے کرنا چاہو جو اثر کو حاصِل
طیبہ جانے کو نگاہیں دھو لو کر لو سامانِ سفر کو حاصِل
سجدہ خالق کو درِ سرور ﷺ پر کر کے عزّت ہُوئی سر کو حاصِل
لمس تلووں کا حبیبِ رب ﷺ کے تھا مقدّر سے قمر کو حاصِل
یادِ طیبہ سے جو اَشکوں کو ہے حیثیت کب ہے گُہر کو حاصِل
ایسی تابانی جہاں میں کب ہے جو ہے طیبہ کی سحر کو حاصِل
پیار جتنا مجھے طیبہ سے ہے
اتنی چاہت نہیں گھر کو حاصِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیتے ہُوئے اَنوار کا ساغر سرِ طیبہ میں "صَلِّ عَلٰی" پڑھتا ہوں اکثر سرِ طیبہ
دیکھا ہے مؤدّب شہِ خاور سرِ طیبہ کچھ زرد سا پایا مہِ انور سرِ طیبہ
اے زائرِ خوش بخت! ذرا اِتنا سمجھ لے ہیں جلوہ نُما سیّد و سرور ﷺ سرِ طیبہ
ایسا تو کہیں اور شفا خانہ کہاں ہے کیوں اپنی صحت رہتی نہ بہتر سرِ طیبہ
جن جذبوں میں ہے حُبِّ خُدا حُبِّ پیمبر ﷺ پہنچو اُنھی جذبات کو لے کر سرِ طیبہ
کیوں کسبِ ضیا اُن ﷺ سے نہ کرتی رہے دُنیا ہیں مظہرِ تابانیٔ داور سرِ طیبہ
پاتے ہیں وہ خیراتِ کرم صدقۂ حسنینؓ دریوزہ گری کے جو ہیں خُوگر سرِ طیبہ

ہر بار رشیدؔ اپنے گُناہوں پہ تھا نادِم
تھے اَشک سرِ دامنِ اَحقر سرِ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے بھی جامِ اُلفت سرکار ﷺ پی لیا — کِردار کا جو چاک تھا، وہ اُس نے سی لیا
ابرِ عطائے ربّ نے اِسے آ لیا وہیں — بندے نے نامِ پاکِ نبی ﷺ جس گھڑی لیا
دَرکار ہے نبی ﷺ کی توجُّہ سرِ نُشُور — دُنیائے دُوں میں جیسے بنا، ہم نے جی لیا
کرنا ہو جو "سِیرُوا" کے اَحکام پر عمل — بندے نے رَستہ طیبۂ اَقدس کا ہی لیا
ذکرِ نبی ﷺ میں باچھیں جو میری کِھلی رہیں — یُوں میں نے خریطۂ زندہ دِلی لیا
مُنکر نِکیر سے یہ مِرا تھا مکالمہ — اَحقر نے ہر سوال پر نامِ نبی ﷺ لیا
عِرفانِ ذاتِ خالقِ عالَم ہُوا وہیں — شہرِ نبی ﷺ گئے کہ رَہِ آگہی لیا

نعتیں لکھیں کہ آؤں نگاہِ حضور ﷺ میں
محمودؔ مَیں نے پیرہن بھی کاغذی لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو ہر معاملے میں نبی ﷺ پر یقین کر — رکھیں گے اُونچا کل کو ترا سر، یقین کر
اعلامیہ ہے سورۂ کوثر، یقین کر — اُن ﷺ کے معانِدین ہیں "اَبتَر" یقین کر
محمودؔ خود کو ناعتِ سرور ﷺ یقین کر — پہنچائیں گے تجھے سرِ کوثر، یقین کر
ثابت تُو اپنے آپ کو کر اُن ﷺ کا اُمتی — رَافت عطا کریں گے پیمبر ﷺ یقین کر
آقا حضور ﷺ شافعِ محشر ہیں بے گماں — دوزخ کا عاصیوں کو نہیں ڈر، یقین کر
جاذب نظر مُواجہہ اُس سے بھی بڑھ کے ہے — جیسا حسیں ہے قُبّہ کا منظر، یقین کر
جن کی نظر میں رُوئے حبیبِ خُدا ﷺ رہا — سب برتروں سے ہے وہی برتر، یقین کر
اِسرا میں اِن پہ آئے تھے سرکار ﷺ کے قدم — تاباں اِسی سے ہیں مہ و اختر، یقین کر
قُرآن میں ثنائے نبی ﷺ دیکھ کر، مجھے — اَسباقِ اُنس ہو گئے اَزبر، یقین کر

میں نے رسولِ پاک ﷺ کے روضے کے سامنے دیکھا ہے باادب شہِ خاور، یقین کر
جب سے مِلا ہے خالقِ کُل سے شعورِ شعر اُس دِن سے ہُوں میں نعت کا خُوگر، یقین کر
بیتِ خُدا سے کم نہیں بیتِ رسولِ رب ﷺ حُرمت میں ہے یہ اُس کے برابر، یقین کر
تیری عقیدتوں کا مِلے گا صلہ تجھے سرکار ﷺ ہیں کریم، سخنور! یقین کر
محمودؔ کیا عوارِض و اَمراض سے خطر
تُجھ کو بھی دیں گے مصطفیٰ ﷺ چادر، یقین کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پا لیا مَیں نے کہ ہر ذی رُوح خوش طیبہ میں ہے ناز میں اٹھکیلیاں کرتے کبوتر دیکھ کر

....

راہِ سرکار ﷺ لو باندھ کر قاعدہ تم مدینے چلو باندھ کر قاعدہ
حکمِ سرکارِ والا ﷺ کی تعمیل میں صِرف رب سے ڈرو باندھ کر قاعدہ
لازمی طاعتِ مصطفیٰ ﷺ رب نے کی اُس کی خاطِر اُٹھو باندھ کر قاعدہ
اپنے دامن کو تُو یادِ سرکار ﷺ میں آنسوؤں سے بھگو باندھ کر قاعدہ
جو ہیں اَقوال سرکار ﷺ کے، اُن کو تُو ذہن و دِل میں سمو باندھ کر قاعدہ
پہلے سونے سے کر وِردِ "صَلِّ عَلٰی" جب بھی سونا ہو، سو باندھ کر قاعدہ
گھر کرے گی نبی ﷺ کی محبّت یہاں اپنے اَندر کو دھو باندھ کر قاعدہ
تم کو تلقین محمودؔ خالق کی ہے
نعت کہتے رہو باندھ کر قاعدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُرائی چُھڑائے کتابِ الٰہی جو سرکار لائے کتابِ الٰہی
بہ ارشادِ آقا ﷺ کتابِ ہدایت نہیں ہے سِوائے کتابِ الٰہی
نبی ﷺ چاہتے ہیں کہ اِس پر عمل ہو ہے جنّت جزائے کتابِ الٰہی

ہے یہ حکمِ سرکارِ والا ﷺ کہ بندہ — پڑھے اور پڑھائے کتابِ الٰہی
مقامِ نبی ﷺ کی ہے تعیین اِس میں — ہے یہ بھی عطائے کتابِ الٰہی
نبی ﷺ نے جہاں بھر کو پہنچا دیا ہے — پیامِ وفائے کتابِ الٰہی
خُدا اِس کا حافظ، پیمبر ﷺ ہیں شارح — یہی ہے بقائے کتابِ الٰہی
ہو ہر کام اپنا رِضائے نبی ﷺ میں — یہی ہے رِضائے کتابِ الٰہی

ہے محمودؔ فرمانِ حق قولِ آقا ﷺ
یہی ہے ندائے کتابِ الٰہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی ہے سیرت کا بیاں اِس طرح آساں — کردارِ پیمبر ﷺ تھا کہ اِک بولتا قُرآں
سرکار ﷺ نے فرمائے ہیں اُمّت پہ جو احساں — کرتے ہیں اُنھیں یاد تو ہم ہوتے ہیں نازاں
پہنچے جو سرِ عرش خُدا سرورِ ذی شاں ﷺ — تھا میزباں اللہ تو آقا ﷺ ہُوئے مہماں
طیبہ میں نظر آتا ہے جو چشمۂ فیضاں — اُس کے کہیں پاسنگ بھی ہے چشمۂ حیواں؟
محمودؔ کِسی اور سفر سے تو ہے نالاں — ہر سال پہنچتا ہے مدینے یہ تن آساں
شاہد بھی ہیں، رحمت بھی جہانوں کے لیے ہیں — سرکار ﷺ ہیں یوں جُملہ عوالَم کے نگہباں
آقا کی وِلا دِل میں، درود اپنے لبوں پر — ہے میرے سب اَسفارِ مدینہ کا یہ ساماں
دُنیا ہمیں بے ننگ و نشاں اِس لیے سمجھی — ملبوسِ عقیدت جو پھٹا، ہو گئے عُریاں
کیوں میری مددگار نہ ہوں گی مِری نعتیں — جب دفترِ اعمال کُھلے گا سرِ میزاں
جو دِل میں نہیں رکھتا پیمبر ﷺ کی محبّت — اُس شخص کا دِل سمجھو کہ ہے خانۂ وِیراں
محسوس ہُوا اِس کو کہ ہے چترِ کرم میں — پہنچا جونہی طیبہ میں یہ آلودۂ عِصیاں
جو دیدِ نبی ﷺ کے لیے دِل میں ہیں پَنپتے — نکلیں گے سرِ روزِ جزا سارے وہ اَرماں
محرابِ تہجّد ہو کہ ہو دَکّۃُ الْاَغْوات — کر سجدے وَہاں، کرنے کو پیشانی دَرخشاں
دُنیا کے اَندھیروں کی رَسائی کہاں دِل تک — ہوتا ہو جہاں یادِ پیمبر ﷺ سے چراغاں

آخِر کو وہی حامِدِ رب ہو کے رہے گا — جو ناعِتِ سرکارِ دو عالَم ﷺ ہے سخنداں
آقا ﷺ کی عنایت نے رہِ رَاست پہ رکھّا — کرتا تو نظر آیا ہمیں اپنی سی شیطاں

محمودؔ یہ ہے کام مجھے باعثِ عزّت
مدّاحئ سرکار ﷺ ہے اَشعار کا عنواں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک شہر ضیا بار ہے اور دِیدۂ حیراں — وہ قُبّہ، وہ مینار ہے اور دِیدۂ حیراں
دَروازۂ سرکار ﷺ ہے اور دِیدۂ حیراں — ''اِک عالَمِ اَنوار ہے اور دِیدۂ حیراں''
مقصُورہ کی دِیوار ہے اور دِیدۂ حیراں — آئینۂ اَسرار ہے اور دِیدۂ حیراں
جو خُود ہے، وہی اُس نے پیمبر ﷺ کو کہا ہے — اللہ کا یہ پیار ہے اور دِیدۂ حیراں
وہ خُلُق، بیاں جس کا ہُوا سُورہ ''قَلَمْ'' میں — سرکار ﷺ کا کِردار ہے اور دِیدۂ حیراں
رحمت ہیں، رؤف اور رحیم اپنے نبی ﷺ ہیں — اَلطاف کی بوچھار ہے اور دِیدۂ حیراں
''مَا یَنطِقُ'' کہتا ہے، یہ فرمانِ خُدا ہے — سرکار ﷺ کی گُفتار ہے اور دِیدۂ حیراں
جبریل علیہ السلام نے جاتے ہُوئے دیکھا ہے نبی ﷺ کو — اِک تیزئ رَفتار ہے اور دِیدۂ حیراں
مبنی فَقَط آقا ﷺ کے چاروں خلفا رضی اللہ عنہم پر — کابینۂ سرکار ﷺ ہے اور دِیدۂ حیراں
یہ لُطف پیمبر ﷺ ہے کہ اِک سال میں دو بارِ — حرمین کا دِیدار ہے اور دِیدۂ حیراں
آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبل اُحُد کو — ایک جنّتی کُہسار ہے اور دِیدۂ حیراں
جو دیکھنے پہنچی ہے سُوئے عتبۂ سرور ﷺ — وہ چشمِ گُہر بار ہے اور دِیدۂ حیراں
جب کوئی کڑا وقت پڑا، دیکھا کہ اُن ﷺ کا — اِکرام مددگار ہے اور دِیدۂ حیراں
جس گھر میں درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا جائے — روشن وہی گھر بار ہے اور دِیدۂ حیراں
اعدا سبھی ''تَثرِیب'' سے فاتح نہ بچائے — یہ عفُو کا معیار ہے اور دِیدۂ حیراں
میں جالیوں کی سمت نظر کیسے اُٹھاؤں — اِک مرحلہ دُشوار ہے اور دِیدۂ حیراں
نعتوں کے مضامین تو قُرآں میں رقم ہیں — پیمانۂ اَشعار ہے اور دِیدۂ حیراں

سرکار ﷺ کے اِرشاد سے جو بھائی ہیں، اُن کی   آپس ہی میں پیکار ہے اور دِیدۂ حیراں
پیغمبرِ رحمت ﷺ کا بیاں، قتلِ مسلماں   یہ جُبّہ یہ دَستار ہے اور دِیدۂ حیراں
محمودؔ کہے مِدحتِ سرکار ﷺ میں کیا کچھ
اَفکار کی یلغار ہے اور دِیدۂ حیراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب یہی طاعتِ خلاّق جہاں ٹھہری ہے   کرنی لازِم ہے پیمبر ﷺ کی اَطاعت ہم کو
معرفت عظمتِ آقا ﷺ کی جو حاصل ہو گی   کیوں نہ ہو جائے گا عرفانِ حقیقت ہم کو
جب کوئی بات بھی غفّار سے مَنوانی ہو   کام آتی ہے پیمبر ﷺ کی وَساطت ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو عظمتِ سرکار ﷺ کے بارے میں جو سوچے   بن جائے ترا شیشۂ دِل شیشۂ حیراں
جب گنبدِ خضرا پہ نظر پہلی پڑی تھی   تھا میرے لیے ایک عجب لمحۂ حیراں
جو میرے دَواوین کے ہر شعر سے جھلکا   تھا نعت سرائی کا وہ اِک لمحۂ حیراں
پایا کہ تھے مہمان نبی ﷺ قصرِ دَنا میں   ہے جذبۂ اُلفت بھی مِرا جذبۂ حیراں
آقا ﷺ کی ثنا کوئی جو قُرآن میں پڑھ لے   بندہ نظر آئے گا وہ بندۂ حیراں
جو دِل میں عقیدت کی چمک لے کے نہ آیا   وَاپس ہُوا طیبہ سے لیے چہرۂ حیراں
جبریل نے دیکھا کہ چلے سِدرہ سے آقا ﷺ   ”اِک عالمِ اَنوار تھا اور دیدۂ حیراں“
محمودؔ کی ہے نعت نگاری کا یہ عالم
محبوبِ خُدا ﷺ، اُن کی ثناء، خامۂ حیراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم ﷺ کا ہے یہ رُتبۂ ذیشاں   اِک مالِک و مُختارِ جہاں بندۂ رحماں
توہینِ پیمبر ﷺ کا جو ہے فتنۂ دَوراں   دِل اِس سے مسلمانوں کے ہیں شُعلۂ رَقصاں
آقا ﷺ نے غُلامی کو کِیا خَتم جہاں سے   ممنون پیمبر ﷺ کا ہُوا طبقۂ نِسواں

کرتا ہے جہاں جس سے ہمہ وقت تمتّع — جاری کِیا سرکار ﷺ نے وہ چشمۂ فیضاں
کیا پوچھتے ہو اُن ﷺ کی اَحادِیث کا عالَم — ہر لفظ سے آقا ﷺ کے اُٹھا پردۂ عرفاں
تابانیٔ تقدیر کے ہمراہ، عزیزو! — ہر زائرِ طیبہ ہے لیے چہرۂ رَخشاں
سرکار ﷺ! عطا ہم کو ہوں عزّت کے ملابس — اوڑھے ہوئے عِصیاں کا ہیں ہم جامۂ عُریاں
جس گھر سے نہیں اُٹھّی صدا "صَلِّ عَلٰی" کی — گھر ایسا جو ہو، سمجھو کہ ہے خانۂ ویراں
سُن لے گا ہر اِک ناعتِ سرکارِ دو عالَم ﷺ — میزاں پہ رَسا ہوتے ہی آوازۂ رضواں
سرکار ﷺ بشر ہم سے ہیں، ہم اُن سے بشر ہیں — یہ سوچ تو ہے باعث صد خطرۂ ایماں
سرکار ﷺ کے دَربار سے تا عرشِ الٰہی — "اِک عالَمِ اَنوار ہے اور دِیدۂ حیراں"

محمودؔ کرم کم تو نہیں مجھ پہ نبی ﷺ کا
ہے نعت سے معمور ہر اِک صفحۂ دِیواں

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا دِکھاتی رہی سرور ﷺ کو مناظر معراج — خلوتِ خاصِ خُداوند کی مُخبِر معراج
اَوج یہ اُس کے پیمبر ﷺ کے مُقدّر میں تھا — رب سے تقریبِ ملاقات تھی آخر معراج

حکمِ آقا ﷺ پہ یہ جُھکتا رہے رب کے آگے
بے گماں پائے گا محمودؔ سا شاعِر معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ ہیں مختارِ حُسنِ مقدّر — کُھلے ہم پہ اَسرارِ حُسنِ مقدّر
ہُوئی نعت معیارِ حُسنِ مقدّر — قلم تھا کہ منقارِ حُسنِ مقدّر
جو شہرِ نبی ﷺ بُقعہ پایا — پڑھیں ہم نے اَخبارِ حُسنِ مقدّر
کِھلائے جو غُنچے مدیحِ نبی ﷺ کے — کِھلا پایا گلزارِ حُسنِ مقدّر
جو آقا ﷺ کی سیرت سے ہے مومنوں کو — وہ ہے پیار معیارِ حُسنِ مقدّر

صباح و مَسا وِرد "صَلِّ عَلٰی" سے — ہُوئے بندے سرشارِ حُسنِ مقدّر
جو آقا ﷺ کے مسکن کو دیکھو تو پاؤ — سب اَنوارِ ضَوبارِ حُسنِ مقدّر
زیارت سے شہرِ حبیبِ خُدا ﷺ کی — کرے گا تو اِقرارِ حُسنِ مقدّر
دِکھائی دیے ہر قدم زائروں کو — مدینے میں آثارِ حُسنِ مقدّر
جو قدمین سرور ﷺ میں سر کو جُھکایا — سبھی سر پہ دَستارِ حُسنِ مقدّر
ذرا دیکھو مقصورۂ مصطفیٰ ﷺ کو — یہی تو ہے دِیدارِ حُسنِ مقدّر
پیا بئرِ عثمان رضی اللہ عنہ و روحاء کا پانی — جو ہے بحرِ زخّارِ حُسنِ مقدّر

جو یہ اِک ثنا گسترِ مصطفیٰ ﷺ ہے
ہے محمودؔ حق دارِ حُسنِ مقدّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈالتا ہے اُس پہ اپنی چشمِ اَلطاف و کرم — اِتنا ہے خالق کو طیبہ کا تمنّائی پسند
عقل نے سمجھائی یوں عظمت رسولُ اللہ ﷺ کی — آخرش ہونا پڑا ہم کو بھی دانائی پسند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاباں ہے قلم اور قلمداں کا مقدّر — جاگ اُٹھا ہے آقا ﷺ کے سخنداں کا مقدّر
وہ نُورِ نُبوّت میں تکے نُور الٰہی — روشن ہو اگر طالبِ عرفاں کا مقدّر
کِردار ہو اَحکامِ پیمبر ﷺ کے مطابق — وَابستہ عمل سے ہے مسلماں کا مقدّر
میں صُور کی آواز پہ طیبہ سے اُٹھوں گا — جاگے گا بایں طور مِری جاں کا مقدّر
دِل کی ہے مسرّت کا سبب وَصلِ مدینہ — تھا رنج و اَلم تو شبِ ہجراں کا مقدّر
محرابِ تہجُّد پہ جسے خم ہونا آیا — ہے اَوج پہ اُس جَبہۂ رَخشاں کا مقدّر
وہ پُشت کیے رکھتا ہے سرکار ﷺ کی جانب — لگتا نہیں اچھّا مجھے دَرباں کا مقدّر
پُوری ہُوئی طیبہ میں رَسائی کی تمنّا — کیا خوب رَہا ہے مِرے اَرماں مقدّر
آنکھوں نے وضو، دیکھ کے گُنبد کو کیا ہے — یوں چمکا مِرے دِیدۂ گریاں کا مقدّر

سرکار ﷺ کے حکموں پہ عمل کر کے تو دیکھو — تاباں ہے بہت تابعِ فرماں کا مقدّر
جو اسمِ نبی ﷺ لے کے ہی کِھلتے ہیں چمن میں — رَخشاں ہے گُل و لالہ و ریحاں کا مقدّر
قدموں میں رکھّی ماں کے بہشت اپنے نبی نے — اُونچا کیا یوں طبقۂ نِسواں کا مقدّر
قصویٰ پہ سواری جو نبی ﷺ کرتے رہے تھے — چمکا دِیا اِس طرح سے حیواں کا مقدّر
محمودؔ جو میزاں پہ حساب آئے گا آگے
تم دیکھنا آقا ﷺ کے مُطیعاں کا مقدّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدہ زیب اور دِل آویز ہے جیسا طیبہ — ایسا خطّہ تو نہ ہے اور نہ کوئی ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بندہ طیبہ میں حاضِر ہُوا — اُس کی توقیر کا حُکم صَادِر ہُوا
عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا جو مُنکِر ہُوا — ایسا بدبخت بے شبہہ کافِر ہُوا
یہ ہیں معراجِ سرکار ﷺ کی حکمتیں — حق جو رُوپوش تھا پہلے، ظاہر ہُوا
موت سے پہلے جنّت اُسے مِل گئی — وہ جو شہرِ پیمبر ﷺ کا زائر ہُوا
تھے حبیبِ ﷺ اُس کے بھی وَاصفِ کبریا — رب بھی اپنے پیمبر ﷺ کا ذَاکر ہُوا
اِنس و جن، رب، فرشتے، سبھی مِل گئے — ذکرِ محبوب رَحمان ﷺ وَافِر ہُوا
رُوح تصویرِ شہرِ پیمبر ﷺ ہُوئی — میرا قلب منوّر مُصوّر ہُوا
موسیٰؑ ، عیسیٰؑ، ابراہیمؑ و آدمؑ تلک — ہر پیمبر علیہ السلام نبی ﷺ کا مُبشّر ہُوا
یہ تخصّص دِیا اِس کو سرکار ﷺ نے
نعت و مِدحت کا محمودؔ شاعِر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے کوئی زندگی جاوِدانی — پیے شہرِ سرکارِ وَالا ﷺ کا پانی
کرم رب کا، آقا ﷺ کی ہو مہربانی — تو لیتی ہے بڑھ کر قدم کامرانی

جو آقا ﷺ کی عظمت کے بارے میں سوچو — تخیّل کو راس آئے گی لامکانی
کہ محبوب ﷺ کو اپنے، دُنیا میں بھیجا — یہی بے نشاں کی ہے واضح نشانی
کہیں طُورِ سینا، کہیں عرشِ اعظم — یہاں "اُدنُ مِنّیِ" وہاں "لَن تَرانیِ"
سہارا دیا اِلتفاتِ نبی ﷺ نے — مِرے کام آئی مِری ناتوانی
ہُوا قلب روشن، ہُوئی آنکھ بینا — ہے نعتِ پیمبر ﷺ کی یہ ضوفشانی
جو ابرِ عنایاتِ سرکار ﷺ پایا — اِسی سے ہے دریائے حُسنِ معانی

ہوئی ختم محمودؔ شہرِ نبی ﷺ میں
غم و رنج و اندوہ کی ہر کہانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش پہنچے سیاحت کی خاطر — گئے آپ ﷺ اقصیٰ قیادت کی خاطر
تُو کہ نعت دِل کی طہارت کی خاطر — تو "صَلِّ عَلٰی" کہ عبادت کی خاطر
نہ ہو صرف آقا ﷺ سے اُلفت کا دعویٰ — ضروری ہے کِردار طاعت کی خاطر
مدیحِ حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ ہو — بصارت کی خاطر، بصیرت کی خاطر
وَسیلے سے ربِّ جہاں نے نبی ﷺ کے — بنایا بشر کو نیابت کی خاطر
جو پوچھو ظہورِ پیمبر ﷺ کی غایت — وہ آئے بشر کی ہدایت کی خاطر
یہاں پیار ہے، اَمن ہے، عافیت ہے — میں آتا ہوں طیبہ سکینت کی خاطر
نہیں مطمحِ قلبِ دُنیا کی دَولت — میں ہُوں نعت گُستر عقیدت کی خاطر

پئے اہلِ ایماں رسولِ مکرّم ﷺ
رشیدؔ آئے رَحمت کی، رَافت کی خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی جہان بھر میں نہیں کوئی بھی مثال — اُن ﷺ کی عطا مثال ہے، دَریا دِلی مثال
موضوع لاکھوں شعر میں یوں تو بیاں ہُوئے — لائے گی نعت کی، نہ کوئی شاعری مثال

بند اِس پہ سلسلہ ہی نبُوّت کا ہو گیا
سرکار ﷺ کی پیمبری ہے آخری مثال

میرے حضور سیّد و سرکار ﷺ ہی کی ہے
ہے مومنوں کے واسطے جو زندگی مثال

حق ہے جسے کلامِ خُدا نے بیاں کیا
اَخلاقِ مصطفیٰ ﷺ کی نہیں ہے کوئی مثال

تا حشر ساتھ سرورِ کون و مکاں ﷺ کے ہیں
صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اِک واقعی مثال

عامر رحمۃ اللہ علیہ نے حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں جان دی
لائے گا ایسی کیسے کوئی مُتّقی مثال

محمودؔ جس کو بُردۂ صحت عطا ہُوا
ہے خوش نصیب شاعری بصیری رحمۃ اللہ علیہ کی مثال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر ہو گا نبی ﷺ کے شہر میں اپنی پُکاروں کا
یہی ہے حرفِ خونِ دِل ہم ایسے اَشکباروں کا

نبی ﷺ خوش ہوں گے تجھ سے تجھ پہ لُطفِ کبریا ہو گا
اگر تیری زباں پر ذکر ہو آقا ﷺ کے پیاروں کا

ہدایت کا ستارہ ہے صحابی ایک اِک لیکن
بڑا رُتبہ ہے سب اصحابِ رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ میں چاروں کا

وہاں کی خاک کے ذرّوں میں نرمی ہے گلوں کی سی
مدینے کے حوالے سے کروں کیا ذکر خاروں کا

قریبِ گُنبدِ اَخضر جو اِک مینارِ روشن ہے
”رئیسہ“ یہی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا

قدُومِ سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ کا دھوون ہے
جو مہر و ماہ کا ہے نُور، جو ہے نُور تاروں کا

سِوائے شافعِ روزِ جزا محبوبِ رحماں ﷺ کے
نہ کوئی اور ہو گا حشر میں عِصیاں شعاروں کا

ہے یہ بھی رحمت و رَافت کا اُن ﷺ کی ایک نظّارہ
سرِ عرشِ بریں بھی خیال رکھّا خاکساروں کا

ہمہ اوقات رہتے ہیں ثنا گُستر پیمبر ﷺ کے
طریقہ ہے یہی گلزارِ طیبہ کے ہزاروں کا

یہ ہے سرکار ﷺ کی رحمت کا اِک روشن تریں پہلو
لکھّا جائے گا آبِ زَر سے پَل طاعت گزاروں کا

یہ ہے محمودؔ مدحِ حضرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ
یہاں تشبیہوں کا کیا کام، کیا کام اِستعاروں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ سے جس کی رہی گاڑھی دوستی
اُس شخص سے ہے اپنی بڑی گاڑھی دوستی

یہ سب اثر ہے یادِ رسولِ کریم ﷺ کا   رکھتی ہے آنکھ سے جو نمی گاڑھی دوستی
''صَلِّ عَلٰی النَّبِیْ ﷺ'' نہ جسے پڑھتے پایا ہے   کی ہی نہیں ہے اِس سے کبھی گاڑھی دوستی
قُربِ نبی ﷺ میں مجھ کو رہائش ملی تھی یُوں
دَاروغۂ بہشت سے تھی گاڑھی دوستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری ہے نعتوں کی خاطر توازُن   توقُّع ہے یہ رکھّے شاعِر توازُن
یہ ہے رحمتِ عالمیں ﷺ کا کرشمہ   جو رکھتے ہیں خمسہ عناصِر توازُن
جو قصرِ دَنَا کو تصوّر میں لائیں   تو باطِن توازُن ہو، ظاہِر توازُن
سکینت سے ذکرِ پیمبر ﷺ کے صَدقے   پروں ہی سے رکھتے ہیں طائِر توازُن
جو تعلیمِ سرکار ﷺ سے روشنی لیں   تو رکھیں اجیر اور آجِر توازُن
وہ گھر کبریا کا، یہ گھر مصطفیٰ ﷺ کا   یہ حرمین میں رکھے زائر توازُن
جو ہو بات حمد اور نعتِ نبی ﷺ کی   ہے اپنے لیے حکمِ قادِر توازُن
نظامِ پیمبر ﷺ کا ہے یہ تخصُّص   ہو اِنصاف وَافِر، ہو وَافِر توازُن
حقیقت میں محمودؔ رکھتے ہیں سارے
مدینے کے خوش رُو مناظِر توازُن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیطۂ اُنس ہے بے گماں بیکراں   ہے نُعُوتِ نبی ﷺ کا جہاں بیکراں
حکمراں اِس کے ہیں رحمتِ ہر جہاں ﷺ   مَیں نے پائی ہے جاگیرِ جاں بیکراں
گُنبدِ سبز کو دیکھے عرصہ ہُوا   مزرعِ دِل پہ چھائی خزاں بیکراں
جان دو حِفظِ ناموسِ سرور ﷺ میں تُم   پاؤ گے زندگی جاوداں، بے کراں
خُوشبوئیں چار جانب ہیں پھیلی ہُوئی   مدحِ آقا ﷺ کا ہے گُل ستاں بیکراں
کی ہے سرتابی آقا ﷺ کے اَحکام سے   سامنے اپنے ہیں پستیاں بیکراں

لفظاً ہم اُمّتی ہیں، پہ عملاً نہیں — سُود محدود ہے اور زیاں بے کراں
جو کِیا پیش محمودؔ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے
اُس قصیدے کی ہے داستاں بیکراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ حضورِ پاک ﷺ کی رِفعت ہے بیکراں — ہے اُن گِنت درود تحیّت ہے بیکراں
جیسے حبیبِ حق ﷺ کی سخاوت ہے بیکراں — عصیاں شعاروں کی بھی ضرورت ہے بیکراں
سرور ﷺ عیاں ہیں، اُن کا ہے خالق مگر نہاں — جلوت بھی بیکراں ہے جو خلوت ہے بیکراں
ظاہر میں لمحے، صدیاں کئی ہیں حقیقتاً — اللہ سے حضور ﷺ کی قُربت ہے بیکراں
رُخ اِس کا ہے مدیحِ رَسولِ کریم ﷺ کو — یُوں گلشنِ خلُوص کی نکہت ہے بیکراں
بے حیثیت ہیں سامنے جس کے سبھی گُناہ — آقا ﷺ کا ایک حرفِ شفاعت ہے بیکراں
بندے وہ جن کو حُبِّ حبیبِ خُدا ﷺ نہیں — اُن کے لیے تو قعرِ مذلّت ہے بیکراں
بیتِ نبی ﷺ سے منبرِ پاکِ حضور ﷺ تک — یوں تو ہے ایک گوشۂ جنّت، ہے بیکراں
وُسعت ہے جس کی دُنیا کے سب مومنین تک — محبوبِ رب ﷺ کی رَافت و رَحمت ہے بیکراں
یوں تو رُسُل علیہم السلام میں فرق نہیں ہے کوئی، مگر — "تِلکَ الرُّسُلُ" میں ثبت فضیلت ہے بیکراں
جس نے جہان بھر کو لپیٹے میں لے لیا — صُفّہ سے اُبھری دَانش و حکمت ہے بیکراں
محمودؔ اِس میں طاعتِ ربّ جلیل ہے
ذکرِ نبی ﷺ کا کیفِ لَطافت ہے بیکراں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدایا! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقے — نصیبِ کُفر و تظلّم ہو مات پہلی سی
نہیں جب اپنا عمل اِتّباعِ سرور ﷺ میں — بنے گی کِس طرح اپنی وہ بات پہلی سی
قُدومِ آقا ﷺ نظر خواب میں جب آئے تھے
مِلے خُدایا، وہی ایک رات پہلی سی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکار ﷺ کا پایا ہے انوکھا منظر
شکرِ رحمان کہ جس نے یہ دکھایا منظر

قُبّۂ پاک کا جب سے نظر آیا منظر
اور ہر ایک نظر آیا ہے دُھندلا منظر

ایسے مقصُورہ کا آنکھوں میں بسایا منظر
کِھنچ گیا آنکھ کی پُتلی پہ یہ پُورا منظر

شہرِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کا پیارا منظر
ہے نِگاہوں کی علالت کا مُداوا منظر

سامنے چشمِ مُحقّر کے ہے گُنبد اُن ﷺ کا
یہ نظّارہ ہے دلآویز، دُلآرا منظر

روشنی تارے کی پاؤ گے نثارِ قُبّہ
جب دِکھائے گا مقدّر کا ستارہ منظر

بیٹھنے والے تو قدمین میں دیکھے اکثر
دیکھنے والوں نے فِردوس کا دیکھا منظر

خُلد پا لی ہے جو آقا ﷺ کے سرھانے وَالی
ہم تو دیکھیں گے جہنم کا نہ حاشا، منظر

سرِ اِسرا کے مِلن سے نہیں نِسبت اِس کی
طُورِ سَینا پہ جو دیکھا کیے موسیٰ علیہ السلام منظر

سِدرہ سے آگے چلے جاتے تھے آقا ﷺ اُس کے
پہلے جبریل علیہ السلام نے دیکھا نہ تھا ایسا منظر

آنکھ کی رَاہ سے آقا ﷺ کے دَرِ اَقدس کا
اُفقِ قسمتِ محمودؔ پہ چمکا منظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو سامنے آنکھوں کے اگر آپ ﷺ کا روضہ
رکھتا ہے عجب کیف و اثر آپ ﷺ کا روضہ

جن کو نہیں رہتی ہے خبر اپنی بھی، اُن کو
دیتا ہے جہاں بھر کی خبر آپ ﷺ کا روضہ

رَعنائی میں، تابانی میں ہر شہر سے بڑھ کر
دُنیا کو بھی آتا ہے نظر آپ ﷺ کا روضہ

محمودِؔ بھی بخت کو دَاتا رحمۃ اللہ علیہ کے نگر سے
کرواتا ہے ہر سال سفر آپ ﷺ کا روضہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّہ کو دیکھ کر جو تھی شاداب تر نظر
عَتبہ پہ جا کے ہو گئی رِقّت اثر نظر

شہرِ نبی ﷺ کی آئی جُونہی رَہگزر نظر
میری ہُوئی ہے دافعِ شر و ضرر نظر

شہرِ حضور ﷺ پہنچو تو اِتنا رہے دھیان
دِل بھی وہیں رہے، ہو تمھاری جدھر نظر

دَر اُس کے واسطے سبھی جنّت کے کُھل گئے — جس پر پڑی حضور ﷺ کی اِک مختصر نظر
حُسنِ سکینت آنکھ نے دِل کو عطا کِیا — دیدِ دیارِ آقا ﷺ سے ہے بہرہ وَر نظر
بیداریاں نصیب ہوں تقدیر کو تری — آئیں تُجھے جو خواب میں خیرُ البشر ﷺ نظر
ہر اِعتبار پیدا ہے اِس دَرسگاہ سے — صفّہ کو دیکھ کر ہُوئی ہے معتبر نظر
تُجھ کو نہیں ہے یاد کِیا آقا ﷺ کی سرزنش
مَت مالِ غیر کی طرف محمودؔ کر نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت نبی ﷺ کی قصرِ سرِ لامکاں سے پُوچھ — دعوت تھی اُن کی کِس جگہ، یہ میزباں سے پُوچھ
آقا ﷺ کو ہے پتا، ہے حقیقت خُدا کی کیا — سرکار ﷺ کا مقام خُدائے جہاں سے پُوچھ
اِس میں بسانی اُمّتِ سرور ﷺ ہی کیا نہ تھی؟ — تخلیق کیسے اِس کی ہُوئی ہے، جناں سے پُوچھ
کیسے کِیا تھا آقا ﷺ نے اُس سے معانقہ — یہ غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قلبِ نہاں سے پُوچھ
کیا دیکھتا ہے بر سرِ میزانِ حشر تُو — سرکار ﷺ کے کرم کو دِلِ عاصیاں سے پُوچھ
ہر بار ذکرِ خالقِ عالَم کے ساتھ ہی — کتنا مزا ہے ذکرِ نبی ﷺ میں، اَذاں سے پُوچھ
سینے پہ اِس کے جب کہ قدم مصطفیٰ ﷺ کے تھے — کیا کیفیت تھی، فخر تھا کیا، کہکشاں سے پُوچھ
محمودؔ اِلتفاتِ نبی ﷺ کی نہایتیں
تُو پوچھ میرے دِل سے، مِری روح و جاں سے پُوچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِکھائی دے بھلے بہتر، نظر تو بہترین پر ہو — نظر بندے کی طیبہ پر ہو، کیوں خُلدِ بریں پر ہو
یقیں جو اِلتفات و لُطفِ شاہِ مُرسلیں ﷺ پر ہو — پذیرا ہے دَرِ سرکار ﷺ پر، بندہ کہیں پر ہو
نبی ﷺ سے اِستغاثہ کر ہر اِک رَنج و مصیبت میں — مگر اِس کام کی بنیاد تو حقُ الیقیں پر ہو
صداقت اور اَمانت زندگی میں تیری دَر آئیں — تو پھر ایمان پُختہ ایک صادِق پر، اَمیں پر ہو
رَسولِ اللہ ﷺ کی مسجد میں بہرِ سجدہ تُو پہنچے — مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری مکیں پر ہو

درودِ پاک روزانہ پڑھا جائے تو اچھّا ہے　　مگر بنیاد اِس کی چاند کی ہر بارھویں پر ہو
تو روزِ حشر جب جائے نبی ﷺ کے سامنے بندے!　　نہ کوئی داغ دامن پر، نہ کوئی آستیں پر ہو
نہیں حُبِّ نبی ﷺ دِل میں تو بے مقصد عِبادت ہے　　بڑا سا ایک گُٹا بھی، بھلے تیری جبیں پر ہو
اگر محمودؔ تو رِفعت نبی ﷺ کی دیکھنا چاہے
نظر ہو لامکاں پر تیری، تو گو خود زمیں پر ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقصُورہ دیکھنے کو جو ذوقِ نظر دِیا　　حبِ نبی ﷺ سے سینے کو خالق نے بھر دِیا
نخلِ مدیحِ سرورِ کُل ﷺ نے ثمر دِیا　　رب نے سجود کو درِ خیرُ البشر ﷺ دِیا
حُبِّ حضور ﷺ نے اُسے ایسا جگر دِیا　　عامر رحمۃ اللہ علیہ نے حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں سر دِیا
یادِ سحاب لُطفِ پیمبر ﷺ کا فیض ہے　　اللہ نے نگاہوں کو میری، گُہر دِیا
کہتا ہوں یُوں میں حمد کہ اللہ نے مجھے　　مدحِ حضور ﷺ کرنے کی خاطر ہُنر دِیا
شکرِ خُدا کہ پایا ہے نعتِ نبی ﷺ کا ذوق　　یہ مغفرت کو رب نے رہِ مختصر دِیا
خدمت حضور ﷺ نے جو ہمارے سپُرد کی　　فضلِ خُدا سے ہم نے بھی وہ کام کر دِیا
محمودؔ ہم ہیں فضلِ خُدا سے دُرُود خواں
ہم کو وظیفہ اُس نے یہ اِک پُر اثر دِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ سے یوں ہُوئی روشن مِری حیات　　لُطفِ خُدا سے، مدحِ نبی ﷺ میں ہے بات بات
گُلزارِ کائنات کی ہیں دِلکشی لیے　　نخلِ مدحِ سرور عالَم ﷺ کے ڈال پات
جس میں تو ’’دو کماں‘‘ کی بھی دُوری رہی نہ تھی　　تھی لامکاں میں خلوتِ خالق کی ایک رات
آقا حضور ﷺ (اشرفِ مخلوق) کے لیے　　پیدا کیے ہیں خالقِ عالَم نے شش جہات
محبوبیت کا ان ﷺ کی، اِک پہلو تو یہ بھی ہے　　ذاتِ خُدا نے بخش دیں اپنی اُنھیں صفات
مدحِ نبی ﷺ کو چاہیے اُسلُوبِ کبریا　　اِس باب میں تو ساتھ نہ دے پائیں گے لُغات

با وصفِ معصیت، ہے کرم سے حضور ﷺ کے
مجھ کو یقیں کہ ہو گی بالآخر مِری نَجات

ہوتے ہیں ختم نعتِ رسول کریم ﷺ پر
میرے بیانِ شعر و سُخن کے سبھی نِکات

ڈر پُرسشِ نُشُور کا ہم کو رہے گا کیا
حاصِل رَہا وہاں بھی جو آقا ﷺ کا اِلتفات

اچھّی گزارنے کے لیے اپنی زندگی
ہیں رَہنما حضور ﷺ کی سیرت کے وَاقعات

سنجیدگیٔ طبعِ قلم کار چاہیے
ممکن نہیں کہ نعت میں بھی ہوں مطائبات

احسانِ مصطفیٰ ﷺ کے رہیں یاد اِس طرح
دِل میں ہو یاد، لب پہ ہمیشہ رہے صلوٰۃ

اُمّت کو آقا ﷺ! اِس کے ستم سے بچایئے
صیہونیت لگائے تو بیٹھی ہُوئی ہے گھات

بارِ الٰہا! نعت و درودِ حضور ﷺ میں
محمودؔ کے قُدوم کو حاصِل رہے ثبات!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مجھ پہ کرم خالقِ عالَم کا عزیزو!
اِمداد کو پہنچے ہیں نبی ﷺ جب بھی صدا دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"فاعلن فعلن" کی نُصرت ہو کہ اِمدادِ لُغات
سیرتِ آقا ﷺ کے نوکِ خامہ پر ہوں وَاقعات

اِتّقا اِس میں فضیلت کا ہے معیارِ حسن
کب نظامِ مصطفیٰ ﷺ میں پائی کوئی ذات پات

ہے نگاہوں کی طراوَت کا سبب قُرآن یوں
مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے مملُو ہے اِس کی بات بات

طاعت و تقلیدِ سیرت اور عمل اَحکام پر
نخلِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں یہ سارے ڈال پات

جس میں پایا ہے کہ ہے معبوب بھی مصروفِ کار
اصل ہے ہر اِک عبادت کی، پیمبر ﷺ پر صلوٰۃ

ہے لبوں پر میرے تذکارِ دیارِ مصطفیٰ ﷺ
رشکِ صد ہا روزِ روشن ہے وہاں کی ایک رات

سیرتِ سرور ﷺ کی ہے تقلید بخشش کی نوید
کبریا اِس میں عطا کر دے کہیں ہم کو ثبات!

کثرتِ وِردِ درودِ پاک ہم کرتے رہے
اِک اِسی تدبیر سے پایا نبی ﷺ کا اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریہ خُلوص و اُنس کا شہرِ خُلوص ہے — بس ایک شہرِ مصطفیٰ ﷺ شہرِ خُلوص ہے
شہرِ خُدا کا آشنا شہرِ خُلوص ہے — اِک شہرِ لُطف، دُوسرا شہرِ خُلوص ہے
میرے سفر کا مُدعا شہرِ خُلوص ہے — پھر اِس سفر کی اِنتہا شہرِ خُلوص ہے
لُطف و سکُون کی بِنا شہرِ خُلوص ہے — قلبِ حَزیں کا فیصلہ شہرِ خُلوص ہے
تسلیم کر چکا ہے یہ ابنِ کلیکرب — شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ شہرِ خُلوص ہے
جس کے ہیں سقف و بام عنایات ولُطف کے — جس کا ہے باب اِتّقا شہرِ خُلوص ہے
جاتی نہیں ہے رَاہ کوئی اور خُلد کو — باغِ جناں کی ابتدا شہرِ خُلوص ہے

طیبہ کی حاضری جو ہے محمودؔ کی طلب
مہجور کی تو اِلتجا شہرِ خُلوص ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَوراد میں ہے سب سے سِوا اسمِ پیمبر ﷺ — اِمداد رَساں سب کا رہا اسمِ پیمبر ﷺ
تُو لے تو لبِ دِل سے بھلا اسمِ پیمبر ﷺ — دیتا ہے عقیدت کا صلہ اسمِ پیمبر ﷺ
مُنہ چُوم لیا اُس کا ملائک نے فلک کے — جب بھی کِسی بندے نے لِیا اسمِ پیمبر ﷺ
پہلے تو نہ تھا نام کِسی کا بھی ”محمد ﷺ“ — اسماء جہاں سے تھا جُدا اسمِ پیمبر ﷺ
کرتا ہے کلام آپ ﷺ سے اَلقاب کے بل پر — دیکھو، نہیں لیتا ہے خُدا اسمِ پیمبر ﷺ
ہم ”صَلِّ عَلٰی“ پڑھتے رہے ہیں — جب تو نے لِیا، میں نے سُنا اسمِ پیمبر ﷺ
یاد آئی قَسم، رب نے جو کھائی ہے قلَم کی — خامے سے جُونہی مَیں نے لکھّا اسمِ پیمبر ﷺ

غافل نہ رہو اِس سے کہ محمودؔ رہا ہے
اَمراض و عوارِض کی دَوا اسمِ پیمبر ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں کرتے ہیں کیا کیا کچھ برائے زندگی — دُور جو ذِکرِ پیمبر ﷺ سے ہے، وَائے زندگی
اِبتلا میں ہے، نہیں کرتا جو طاعت آپ ﷺ کی — یوں تو ہر انسان دیکھا مُبتلائے زندگی

یہ مِلی ہے آقا و مولا ﷺ کی رحمت کے طفیل — رَاس یوں آئی ہمیں آب و ہَوائے زندگی
زندگی کرنا ہمیں بھی آ گئی ہے آخرش — ہے درودِ پاک سرور ﷺ رَہنمائے زندگی
حُبِّ آقا ﷺ میں گُزارے تُو اگر اپنی حیات — سر ترا پیشِ خُدائے کُل جُھکائے زندگی
محفلِ ذکرِ نبی ﷺ میں آ تو جاؤ دوستو! — اِس طرح ہو جاؤ گے تم آشنائے زندگی
میں ہُوا جس دِن سے مومن، وہ ہے میری اِبتدا — کلمۂ طیب ہُوا میری بِنائے زندگی
جذبہ و احساس ہیں ممنونِ احسانِ نبی ﷺ — ہے بقا احساس و جذبہ کی، بقائے زندگی

ذکرِ طیبہ، ذکرِ الطافِ نبی ﷺ کرتا رہے
جانبِ محمودؔ ہو جو اِعتنائے زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُختہ ہُوا جس شخص کا ایقانِ تمنّا — خود آقا و مولا ﷺ ہُوئے پُرسانِ تمنّا
سرکار ﷺ سمجھتے ہیں سب اَرمانِ تمنّا — اِکرام وہ فرماتے ہیں شایانِ تمنّا
سُن لے یہ زمانہ مِرا اعلانِ تمنّا — تدفینِ مدینہ ہے مِری جانِ تمنّا
ہے روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کی کرامت — گُلزار بنا میرا خیابانِ تمنّا
تا مرگ رہے لب پہ مِرے نعتِ پیمبر ﷺ — ہے مَتنِ عقیدت کا یہ عُنوانِ تمنّا
میں سرورِ کونین ﷺ کے کوچے کا گدا ہوں — ہر نعت کا دِیوان ہے دیوانِ تمنّا
طیبہ کے کِسی کونے میں ہم نے نہیں دیکھا — ہوتا ہو کوئی بندہ پشیمانِ تمنّا
سرکار ﷺ کی عاداتِ سخا سے ہیں اُمیّدیں — خوں جن سے لیا کرتی ہے شریانِ تمنّا
آقا ﷺ سے پذیرائی کی پائی ہیں نویدیں — کچھ لے کے چلا ایسا مَیں سامانِ تمنّا
پا لو گے توجُّہ کی نظر تم جو نبی ﷺ کی — کِھلتا ہُوا پاؤ گے گُلستانِ تمنّا
بے نیلِ مَرام آتا نہیں پایا کوئی وَاپس — ہے حاضری دَربار کی، پایانِ تمنّا

محمودؔ پڑھے ہم نے دَرِ شاہ ﷺ پہ جا کر
اَسباقِ دِلآرائے دَبستانِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچتے ہیں، توجّہ نبی ﷺ کی جو ہو — اب کے رمضان میں پھر مدینے چلیں
لگ چکی ہو گی طیبہ کی اِس کو ہَوا — آبِ زمزم مدینے میں پینے چلیں
پائے گا مغفرت جو وَہاں مر گیا
مرنے والے مدینے میں جینے چلیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گونجتی دَہر میں ہے اَذاں جا بجا — ہو رہا ہے نبی ﷺ کا بیاں جا بجا
اُمّت آقا ﷺ کی ہے نیم جاں جا بجا — ہیں لہُو رنگ سب سُرخیاں جا بجا
ذاکرانِ رسولِ خُدائے جہاں ﷺ — حشر میں پائیں گے سائباں جا بجا
آقا ﷺ اُمّت کو دیں تو مِلے گی اَماں — ظلم و ظلمت کی ہیں آندھیاں جا بجا
صِرف حرمین رفعت شناسا ہُوئے — باقی دُنیا میں ہیں پستیاں جا بجا
خوش مقدّر وہی ہیں جو طیبہ گئے — یوں تو دُنیا میں ہیں خوش گماں جا بجا
چل پڑے کچھ مدینے کو، کچھ رَہ گئے — غم زدہ جا بجا، شادماں جا بجا
دیکھے راہِ محبّت میں محمودؔ نے
سُوئے طیبہ رَواں کارواں جا بجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے رہیں گے مِدحتِ سرکارِ کائنات ﷺ — ہم نے یہ سیکھا دَرس کلامِ مجید سے
پڑھ کر دُعا کے ساتھ نبی ﷺ پر درودِ پاک — تم قُفلِ اِستجاب کو کھولو کلید سے
پایا ہے "مَنْ رَّاٰنِیْ" سے منزل کا راستہ — دیدارِ حق کریں گے پیمبر ﷺ کی دِید سے
ہے علم الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار سامنے — غیرت کا دَرس لینا ہے ہم کو شہید سے
سرکار ﷺ دیں گے دفنِ مدینہ کا اِذن بھی — ایسی بندھی ہے زندگی اپنی اُمیّد سے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے نبی ﷺ نے کرایا نہ جو ادب — اِک پیر کیسے چاہتا ہے وہ مُرید سے
احباب اِن پہ ذکرِ نبی ﷺ میں عمل کریں — کچھ مشورے جو دیتا ہے احقر مفید سے

اکرامِ کبریا کے سِوا اور کچھ نہیں
ہوتی ہے یہ جو نعتِ پیمبر ﷺ رشیدؔ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مداحِیٔ سرور ﷺ کے جو ہوں لفظ بیاں میں — ہو کیوں نہ گھلاوٹ کا اثر تیرے دہاں میں
کیوں اِس کو نہ ہم لوگ کہیں مغزِ عبادت — تذکارِ پیمبر ﷺ ہے نمازوں میں، اذاں میں
آتے ہیں نظر حُبِّ پیمبر ﷺ کے مظاہر — جو طفلکِ کمسن میں، وہی پیر و جواں میں
ٹکسال میں جو شہرِ پیمبر ﷺ کی ہے ڈھلتا — چلتا ہے وہی سکّہ زماں اور مکاں میں
مرضی مِرے محبوبِ خداوندِ جہاں ﷺ کی — ضوریز ہے خوشنودیٔ خلّاقِ جہاں میں
مَیں نے جو دیارِ شہِ کونین ﷺ کی ٹھانی — معدُوم ہُوئی کِبرسِنی جوشِ جواں میں
رحمت جو عوالم کے لیے سرورِ دیں ﷺ ہیں — ذکر آپ ﷺ کا کیوں ہوتا نہ ہر ایک جہاں میں
دِل میرا سُوئے طیبہ ہُمکتا ہے کچھ ایسے — ہنگامۂ پُرشور ہو جُوں جُوئے رَواں میں
کیا نفع فقط طاعتِ سرور ﷺ میں نہیں ہے — اُلجھے ہُوئے کچھ لوگ ہیں کیوں سُود و زیاں میں
قدمینِ پیمبر ﷺ میں جُھکاتا ہے جو گردن — اُونچا نظر آتا ہے سب میں سرو قداں میں
یہ سب ہے اثر مِدحتِ سرکارِ جہاں ﷺ کا — ''خوشبو ہے دہن میں مِرے، تاثیر زباں'' میں
جھڑتے ہیں جو پھول آقا ﷺ کی مِدحت میں، زباں سے — گُلشن سے کِھلے پڑتے ہیں ہنگامِ خزاں میں
ہے روح فزا طیبۂ سرور ﷺ میں بُلاوا — سُنتے ہی خبر، جاں مِری آ جاتی ہے جاں میں
آقا ﷺ کی جونہی ہو گی توجّہ مِری جانب — میزاں پہ ''نہیں'' جو ہے، بدل جائے گی ''ہاں'' میں
جب تک نہ مَیں پہنچا تھا درِ سرورِ دیں ﷺ تک — اِک آگ سُلگتی ہی رہی قلبِ تپاں میں
سرکار ﷺ! یہ افیونِ بدعملی کا اثر ہے — کھوئی ہُوئی مِلّت ہے جو اِک خوابِ گراں میں

جنّت مِلی محمودؔ کو نعتوں کے تصدُّق
اچھائی تو کوئی بھی نہ تھی ہیچ مداں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکارِ پیمبر ﷺ کی ہے تنویر زباں میں
پایا گیا یہ نسخۂ اِکسیر زباں میں

جب تذکرہ اُس شہرِ مقدّس کا کروں گا
کھنچ جائیں گی طیبہ کی تصاویر زباں میں

جب "صَلِّ عَلٰی" عتبہ سرور ﷺ پہ پڑھوں گا
کُھل جائے گی اِک خواب کی تعبیر زباں میں

قُرآن میں پاتا ہوں ثنا جب میں نبی ﷺ کی
رَس گھولتی ہے اُنس کی تفسیر زباں میں

ہر ناعِت و مادِح کے لیے مَیں نے رکھّی ہے
اِخلاص کی اور پیار کی زنجیر زباں میں

توحید کا جب دَرس دِیا آپ نبی ﷺ نے
مت گُھٹ کے رہے نعرۂ تکبیر زباں میں

خوش ہُوں کہ مسلمان ہُوں اور نعت سرا ہُوں
تقدیر ہے سینے میں تو تدبیر زباں میں

"اپنا سا بشر" کہتے ہیں جو سرورِ دیں ﷺ کو
گویا ہیں چُھپائے ہُوئے وہ تیر زباں میں

یہ سورۂ کوثر کی تلاوت کا صلہ ہے
"خوشبو ہے بدن میں مِرے، تاثیر زباں میں"

پڑھتا ہُوں جو محمودؔ درود اپنے نبی ﷺ پر
آتا ہے نظر جذبۂ تعمیر زباں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے پہلے ہر اِک چیز سے کِیا تخلیق
مِرے حضور ﷺ کی صُورت میں شاہکار عظیم

درودِ پاک پیمبر ﷺ پہ پڑھتا رہتا ہے
مِرے کریم نبی ﷺ کا ہے حق گزار عظیم

یہ ہم سے پوچھو کہ ہم دیکھتے ہی رہتے ہیں
رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کا ہے دیار عظیم

کوئی نہ اور اِس عظمت کو پا سکے گا کبھی
ہیں جتنے اُمّتِ آقا ﷺ میں چار یار رضی اللہ عنہم عظیم

نشانِ پا مِرے آقا حضور ﷺ کے ہیں وہاں
حرا کا، ثور کا دیکھا ہے ہم نے غارِ عظیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے جو بندہ درِ شاہِ بحر و بر ﷺ کا طواف
نہیں ہے جائز اُس بندے کو مال و زَر کا طواف

نبی ﷺ کے عشق کا اِحرام اِس نے پہنا ہے
پئے نعوتِ پیمبر ﷺ رہا ہُنر کا طواف

درود پڑھتا مَیں پھرتا ہوں گردِ مقصورہ
اِسے کہیں تو کہیں لوگ اِک بشر کا طواف

جو دیکھا غور سے تو کرتا پایا ہے خورشید
دیارِ نُورِ پیمبر ﷺ کی ہر سحر کا طواف

جہاں سے آتی ہیں "صلِّ علٰی" کی آوازیں
خُدا کی رحمتیں کرتی ہیں ایسے گھر کا طواف

نبی ﷺ کے دَر سے بُلاوا جو لے کے آتی ہے
مِری مسرّتیں کرتی ہیں اُس خبر کا طواف

رکھےّ جو گُنبدِ اَخضر کا عکس پُتلی میں
نہ کیوں کریں گے سب اَنوار اُس نظر کا طواف

شبانہ روز جو دیکھو تو کرتے پاؤ گے
مہ و ستارہ و خُور کو نبی ﷺ کے دَر کا طواف

جدھر رشیدؔ ہے آرام گاہ آقا ﷺ کی
یہ چشمِ تر مِری کرتی رہی اُدھر کا طواف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا صِرف حمد میں رہے رطبُ اللساں مَلک
مداحئ نبی ﷺ میں بھی ہیں تر زباں مَلک

جب جا رہے تھے قصرِ دنَا کی طرف حضور ﷺ
اِستادہ راستوں میں رہے گُل فشاں مَلک

جبریل علیہ السلام تک کی ہوتی تھی خدمت میں حاضری
خدّامِ مصطفٰی ﷺ میں کہو تو ہیں "ہاں" مَلک

حقُ الیقینِ ذات تک آقا ﷺ رَسا ہُوئے
سِدرہ سے آگے جا نہ سکا بے گماں مَلک

شہرِ نبی ﷺ ہے قریۂ اُلفت دیارِ نُور
وہ شہرِ خاص، سر بخم آئیں جہاں مَلک

آیا، نہ آئے گا کوئی بعدِ نبی ﷺ نبی
اِس باب میں تو سارے رہے یک زباں مَلک

تنہا نہیں ہُوں وِردِ درودِ حضور ﷺ میں
ہے رہنما خُدا تو مِرے ہم زباں مَلک

محمودؔ یہ مجھے مِرے وِجدان نے کہا
ہوتے ہیں قُبّہ دیکھ کر سب شادماں مَلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو نفَس سے رہ بر سرِ پیکار ہر نفَس
رہ رحمتِ حضور ﷺ سے سرشار ہر نفَس

اَنوارِ لُطفِ احمدِ مُختار ﷺ ہر نفَس
مداح پر رہیں گے کرم بار ہر نفَس

کہتے ہیں یہ مِرے لبِ اِظہار ہر نفَس
اِمداد ہے حضور ﷺ کی دَرکار ہر نفَس

آقا حضور ﷺ سے جو کرے پیار ہر نفَس
پاتا ہے ابرِ لُطف کی بوچھار ہر نفَس

اُن پر، جو ذکرِ نُورِ نبی ﷺ میں مگن رہیں — پرتَو فگن رہیں نہ کیوں اَنوار ہر نَفَس
قُرآن سے اَخذ وہ نتیجہ ہُوا کہ اب — سرور ﷺ کی عظمتوں کا ہے اِقرار ہر نَفَس
احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلیں ہم، تو لازماً — گُفتار کی طرح رہے کِردار ہر نَفَس
ہم دُور اِتّباعِ نبی ﷺ سے اگر رہے — ایسے میں ہو گا دَر پئے آزار ہر نَفَس
آقا ﷺ نے بھائی بھائی بنایا ہمیں کہ ہو — آپس میں پیار ہر نفس، ایثار ہر نَفَس
زیرِ نگاہِ لُطفِ رسولِ کریم ﷺ ہیں — جو دُشمنانِ دیں سے ہیں بیزار ہر نَفَس
محروم ہو گئے ہیں توجُّہ سے آپ ﷺ کی — کرتے ہیں نفرتوں کا جو پرچار ہر نَفَس

محمودؔ کی خُدا سے رہی ہے یہی دُعا
کہتا رہے یہ نعت کے اشعار ہر نَفَس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان اُن کے ہم سے یہ کہتے ہیں روز و شب — چلنا ہے تو نبی ﷺ کی ہدایت پہ چلنا ہے
تلقین پر مُزکّی رَسولِ کریم ﷺ کی — نفسانی خواہشات کو اپنی کچلنا ہے

تہذیبِ ہندوانہ سے جو ہم میں آ گئیں
عادات کو بحکمِ پیمبر ﷺ بدلنا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے دَر سے اپنے کو شناسا کر لیا جس نے — اُسے جنّت مِلی، اُن ﷺ کو وَسیلہ کر لیا جس نے
ہر اِک زخمِ معائب کا مُداوا کر لیا اُس نے — اِرادہ طاعتِ سرور ﷺ کا پُختہ کر لیا جس نے
لگے گی اُس کے پیچھے ساری مخلوقات خالق کی — نبی ﷺ کے عشق میں اپنے کو تنہا کر لیا جس نے
لکھی خالق نے لوحِ بخت پر اُس شخص کی بخشش — کبھی قرطاس پر نعتوں کو اِملا کر لیا جس نے
اُسے محروم فرمایا نبی ﷺ نے اپنی رَافت سے — حصولِ مال کا اپنے کو رَسیا کر لیا جس نے
سیاہی پھر گئی اُس کے رُخِ قسمت پہ بے شبہ — کہیں توہینِ آقا ﷺ کو گوارا کر لیا جس نے
تعلّق صرف آقا ﷺ سے رکھّا، اُن سے محبّت کی — علائق سے جہاں بھر کے کنارہ کر لیا جس نے

وہ عفریتِ سِیَہ بختی کے چنگل میں پھنسا یارو! | حبیبِ رب ﷺ کی اُلفت کو دِکھاوا کر لیا جس نے
قدم اُس فرد کا محمودؔ اُٹھا خُلد کی جانب
عطائے کبریا سے عزمِ طیبہ کر لیا جس نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں جتنے ہیں، سب نے اُن ﷺ کی رحمت لاتُعد پائی | نہایت اِس کی دیکھی ہے، نہ اِس کی کوئی حد پائی
سمجھ کر سوچ کر ہم نے نبی ﷺ کا ذکر اپنایا | سمجھنے سوچنے کے واسطے ہم نے خِرد پائی
"اَغِثنَا یَا رَسُولَ اللّٰہ" جب نِکلا تہِ دِل سے | تو ہم سب ماننے والوں نے آقا ﷺ کی مدد پائی
رسولُ اللہ ﷺ کی موجودگی اِس میں ضروری ہے | کلامُ اللہ میں ہم نے جو سوگندِ بَلَدْ پائی
رسولِ خیر ﷺ کی رحمت کِسی جا پر نہ کم دیکھی | کِسی مخلوق نے جب بھی "طلب" سوچی "رسد" پائی
چلے معناً جو تقلیدِ حبیبِ خالق کُل ﷺ میں | تو یہ جادہ تھا جس میں کوئی بھی ہم نے نہ سد پائی
ریا سے، جلبِ جاہ و مَنفعت سے جو رہا ہٹ کر | اُسی نے ناعتِ سرکار ﷺ ہونے کی سَنَد پائی
جُونہی محمودؔ نے دِل کی نگاہیں کھول کر دیکھا
حسابِ خُلد میں "صَلِّ عَلٰی" کی ایک مد پائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیٔ پاک ﷺ نے ناعتِ کا جس کو مرتبہ بخشا | جِناں ہے جس کی منزل، اُس کو ایسا راستہ بخشا
رسولِ محترم ﷺ کے صدقے خلاقِ دو عالَم نے | مجھے دِل بے نیازِ جاہ و تحریص و ہَوا بخشا
اُسے دی سر بُلندی گویا رب نے دین و دُنیا میں | جسے قدمینِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا اِدّعا بخشا
بہت تھا سامنا مُشکل کا روزِ حشر، پر رب نے | ہماری رُستگاری کو نبی ﷺ کا آسرا بخشا
قلم میرا ہُوا جو سر بسجدہ حمدِ خالق میں | تو رب نے نعت لکھنے کا بھی مجھ کو حوصلہ بخشا
درِ محبوب ﷺ پر اپنے، رَسائی دے کے اَحقر کو | خُدائے پاک نے نعتِ پیمبر ﷺ کا صلہ بخشا
محبّت ربِّ عالَم نے عطا کی ہے جو آقا ﷺ کی | تو پھر اِس میں مجھے اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایسا رہنما بخشا

میں ہُوں محمودؔ شاکر خالقِ کونین ﷺ کا، جس نے
درودِ پاک کی صُورت میں وِردِ جانفزا بخشا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کے ذکر سے محبوبِ حق ﷺ کا تذکرہ نِکلا
ہر اِک حامِد خُدا کا آپ ﷺ کا مِدحت سرا نِکلا

جُونہی ہونٹوں سے حرفِ مِدحتِ خیرُ الوریٰ ﷺ نِکلا
اُسی دَم رُستگاری کا ہماری رَاستہ نِکلا

ترستا ہے اُسی چہرے کو رُوئے جنتُ الماویٰ
وہی چہرہ جو گردِ شہرِ آقا ﷺ سے اَٹا نِکلا

سَوا چودہ سو برسوں سے جہاں محبوبِ خالق ﷺ ہیں
عقیدت کا اُسی شہرِ حسیں سے سلسلہ نِکلا

پچھاڑیں کھائی ہیں احساسِ محرومی سے احقر نے
جونہی لاہور سے شہرِ نبی ﷺ کو قافلہ نِکلا

زباں حمدِ خُدا سے پاک ہو پائی تو پھر اُس سے
درودِ پاکِ سرکارِ جہاں ﷺ صُبح و مَسا نِکلا

عقیدت ہے نبی الانبیاء ﷺ کی کتنی بار آور
کبوتر تک نبی ﷺ کے شہر کا رشکِ ہما نِکلا

عزیزو! لوٹ آئے ہم دیارِ سرورِ دیں ﷺ سے
تو کندہ آنکھ کی پُتلی پہ بھی گُنبد ہَرا نِکلا

کوئی محمودؔ کیا سمجھے گا قُربت دو کریموں کی
وہاں تو وہ کمانوں سے بھی کمتر فاصلہ نِکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نکھاریں دینِ سرور ﷺ نے جہاں کی صُورتیں ساری
اُڑنچھو ہو گئی نُورِ نبی ﷺ سے ظلمتیں ساری

اُسے دُنیا و عقبیٰ کی مِلی ہیں دولتیں ساری
درودِ پاک سے مملُو ہیں جس کی ساعتیں ساری

مقامِ سرورِ کونین ﷺ ہر بالا سے بالا ہے
رسولِ محترم ﷺ کے زیرِ پا ہیں رِفعتیں ساری

منار و قُبّۂ سرکارِ وَالا ﷺ ہم نے کیا دیکھا
نظر نے مجتمع کر دی ہیں گویا بہجتیں ساری

نگاہِ قلب سے پڑھ لو احادیثِ پیمبر ﷺ کو
نظر آتی ہیں ہر قولِ نبی ﷺ میں حکمتیں ساری

مِرے کام و دَہن کو کیا سروکار اب کِسی شے سے
ثمُورِ طیبہ سے پائی ہیں مَیں نے لذّتیں ساری

وہ جس کی زندگی حُبِّ پیمبر ﷺ میں نہیں گزری
ہیں اُس کے وَاسطے حُور و مَلک کی نفرتیں ساری

وہی اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے افضل ہے
ہیں جس کی اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ میں عادتیں ساری

ریاضِ جنّتِ طیبہ میں جب مَیں نے قدم رکھّا — ہُوا محسوس یہ، زیرِ قدم ہیں جنّتیں ساری
مفاہیم کلامِ کبریا کی تہ میں تو اُترو — ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں آئیں، دیکھو آیتیں ساری
جب آقا ﷺ خواب میں تشریف فرمائے دِل و جاں ہوں — اُس اِک لمحے پہ مَیں قُربان کر دوں راحتیں ساری
اگر اَحکامِ سرکارِ جہاں ﷺ پر ہم نہیں چلتے — یہ دیکھو پائے بیٹھے ہیں جہاں کی ذِلّتیں ساری
کرے اِک آدھ سنّت پر نہ کوئی مُرتکِز دعوت — ہیں پُر از حکمت و دانش نبی ﷺ کی سنّتیں ساری
اِسی اِک راہ پر چلنا رہِ ایماں پہ چلنا ہے — کرو سرکار ﷺ کی چاہت پہ قُرباں چاہتیں ساری

کوئی ناعِتِ اُنھیں محمودؔ کیسے جان سکتا ہے
ہیں رب کے سامنے نعتِ نبی ﷺ کی وُسعتیں ساری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں اپنے صاحبِ ایمان ایسے نام ضرور — مگر خلاف ہیں سنّت کے، اپنے کام ضرور
سمجھ کے سوچ کے، کر مِدحتِ حبیبِ خُدا ﷺ — زِمامِ اَشہبِ اَفکار کی تو تھام ضرور
صباح و شام، ہمہ وقت، جاگتے سوتے — درودِ پاک نبی ﷺ کا ہو اِلتزام ضرور
نبی ﷺ کا فتح کے موقع پہ عُفوِ عام رہا — جو ہوتا اور، تو لیتا وہ اِنتقام ضرور
وہ جو نظامِ خُدا سے حضور ﷺ لائے ہیں — ہو اپنے مُلک میں نافِذ وُہی نظام ضرور
پگاہ و شام عقیدت کے پیشکاروں کا — نبی ﷺ کے دَر پہ نظر آیا اِزدِحام ضرور
کلامِ ربِّ جہاں نے ہمیں سکھایا ہے — درود ہو تو ہو سرکار ﷺ پر سلام ضرور
نعوت خوانی ترنُّم سے کاروبار ہے کیوں — یہ کیا کہ لیتے ہیں حُبِّ نبی ﷺ کے دَام ضرور

جو تھامو ہاتھ میں محمودؔ خامۂ مِدحت
حضور ﷺ کا رہے پیشِ نظر مقام ضرور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہتا ہے ہمہ وقت جواں میرا تصوُّر — طیبہ ہے، پہنچتا ہے جہاں میرا تصوُّر
پاتا ہے یقیں آقا ﷺ کے اَلطاف و کرم کا — بے رشتۂ ہر وہم و گُماں میرا تصوُّر

تخییل کی پرواز کہاں عرشِ خُدا تک ——— رُتبہ کہاں سرور ﷺ کا، کہاں میرا تصوُّر

آقا ﷺ کی توجُّہ کے سبب، فضلِ خُدا سے ——— گو مَیں ہُوں مُسِن، پر ہے جواں میرا تصوُّر!

سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے دَربارِ عُلا تک ——— جاتا ہے پئے اِمن و اماں میرا تصوُّر

ہوتا ہے رَسا سیرتِ سرکارِ جہاں ﷺ تک ——— پاتا ہے عقیدت کے نشاں میرا تصوُّر

ٹِک جاتا ہے محرابِ تہجُّد میں پہنچ کر ——— چلتا ہی نہیں سُوئے جناں میرا تصوُّر

محمودؔ ہے اَنوارِ پیمبر ﷺ سے فروزاں
ناواقفِ ظلمات و زیاں میرا تصوُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۴واں مجموعۂ نعت

کاوشِ نعت

۵۳ نعتیں اور ۳۶ فردیات

سنِ اشاعت: ۲۰۱۱ء صفحات: ۸۰

انتساب

راجا غلام محمدؒ

(صدرِ ادارۂ اِبطالِ باطل/مصنف ''امتیازِ حق'')

کی رہنمائیوں کے نام

جن کے باعث مجھے نعت و سیرت پر کام کرنے کی سعادت ملی

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

یہ حرفِ حقیقت ہے جو قُرآں میں لکھا ہے — فرمانِ خُدا ہے جو پیمبر ﷺ کا کہا ہے
رُتبہ میں کوئی شخص کہاں اُس سے بڑا ہے — سر جس کا پئے قُبّۂ سرکار ﷺ جُھکا ہے
جو قصرِ ”دنَا“ میں ہے چُھپا، کون ہے، کیا ہے — اِس بات کا تو صرف پیمبر ﷺ کو پتا ہے
تخلیقِ عوالم ہُوئی سرکار ﷺ کی خاطر — اِرشاد جو رحمان کا ”لَوْلاکَ لَمَا“ ہے
تسکینِ دِل و روح و نظر پائی ہے مَیں نے — حق ہے یہ یہی نعتِ پیمبر ﷺ کا صلہ ہے
چہرہ جو کِسی شخص کا تاباں ہے تو بے شک — وہ گردِ مدینہ کے سبب نِکھرا ہُوا ہے
ساتھی جو پیمبر ﷺ کے ہیں، رب اُن پہ ہے راضی — دِل اہلِ محبّت کا صحابہ رضی اللہ عنہم پہ فِدا ہے
نظروں میں محبّانِ نبی ﷺ اہلِ وِلا کے — طیبہ کا کبوتر جو ہے، صد رَشکِ ہُما ہے

محمودؔ کوئی پُوچھے تو پُوچھے مِرے دِل سے
شفقت جو سراپا ہے، وہ طیبہ کی فضا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ماضی بھی نبی ﷺ کا، اور اُنھی کا حال و فردا ہے — وہ رحمت ہیں عوالَم کی، یہ سارا اُن ﷺ کا حلقہ ہے
جسے ہر سال حاصِل اِفتخارِ دیدِ طیبہ ہے — اُسے جنّت کی پروا ہے، نہ کچھ دوزخ کا کھٹکا ہے
فرشتہ وحیٔ لے کر جب درِ سرور ﷺ پہ آتا ہے — تو اِس میں اُس کا بھی اندازِ تسلیم و رِضا ہے
نبی ﷺ کے نام لیواؤں سے اُلفت جس کا شیوہ ہے — وہی تو ہے کہ جس کے سر پہ بے سایہ کا سایہ ہے
نبی ﷺ کا اُمّتی ہو کر جو مُسلم خوار و رُسوا ہے — یہ تعلیمات سے آنکھیں چُرانے کا نتیجہ ہے
دُعا کا سابقہ اور لاحقہ ”صَلِّ عَلٰی“ ہو تو — یقیناً اِستجابِ ربِّ اکبر تک پذیرا ہے
خلوصِ قلب سے پہنچو اگر شہرِ پیمبر ﷺ میں — وہاں اپنائیت، مہماں نوازی ہے، مُدارا ہے
جو ”اپنا بشر“ کہتا ہے سرکارِ دو عالَم ﷺ کو — دلِ مومن پہ وہ بدبخت تو آرے چلاتا ہے
نظر گنبد پر پڑتی ہے تو بچھ جاتی ہے عتبہ پر — لگے گا اِس پہ کیا فتویٰ کہ یہ آنکھوں کا سجدہ ہے
ہیں اِسرا کے وقائع کچھ عیاں تو کچھ نہاں، لوگو! — یہاں اِفشا سا اِفشا ہے، تو کچھ اِخفا سا اِخفا ہے
خُدا خود میزباں ہے، سرورِ کونین ﷺ مہماں ہیں — سفر معراجِ سرکارِ مدینہ ﷺ کا انوکھا ہے

فرشتے دیکھتے تھے، خالقِ کُل نے سرِ اِسرا / نبی ﷺ کی واپسی تک روک رکھّی ساری دُنیا ہے
مدینے کی فضاؤں پر جو کرتی ہے پَر افشانی / وہی رحمت، عوالم میں بہ ہر جا جلوہ فرما ہے
مری ہر صبح ہوتی ہے نبی ﷺ کے شہرِ اَقدس میں / یہ سپنا ہے تو پھر سپنا یہی تو ایک اپنا ہے
چلے تو اِس پہ، اپنی سی کرے تو اُمّتی اُن ﷺ کا / پیمبر ﷺ کی اطاعت کا جو جادہ ہے، کُشادہ ہے
نہیں ہے کھیل لفظوں کا فقط مِدحت پیمبر ﷺ کی / ضروری اِس میں اُلفت ہے، ہُنر ہے اور سلیقہ ہے
بجا ہے عزمِ دیدارِ دیارِ سرورِ عالم ﷺ / کہیں پر اور جانے کی جسے خواہش ہے، بے جا ہے

ہمہ اوقات ہے محمودؔ خالق کا کرم مجھ پر
ہمہ اوقات ہونٹوں پر جو آقا ﷺ کا قصیدہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مَیں نے آج نعتِ سرورِ عالم ﷺ میں لکھّا ہے / ''یہ فرمانِ خُداوندی ہے، یہ قُرآن کہتا ہے''
حیاتِ سرورِ کونین ﷺ اِک کامِل نمونہ ہے / کہ یہ اعزاز بھی اللہ نے سرور ﷺ کو بخشا ہے
جو ہاتھ اصحابِ شجرہ کے ہیں، اُن پر ہاتھ کِس کا ہے؟ / خُدا کا ''فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ'' کا اِک فقرہ اشارہ ہے
سُنے اعلان وہ رحمان کا، جو گوش شُنوا ہے / کہ جھگڑے ختم کرنے کو ''یُحَکِّمُوْکَ'' آیا ہے
اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی، رب کی طاعت کا خلاصہ ہے / اُسے معلوم ہے جس شخص نے قُرآن دیکھا ہے
خُدا نے اَلْقَلَمْ سُورہ میں جس کا ذکر لکھّا ہے / وہی خُلقِ عظیم سرورِ کُلِ ﷺ عالم آرا ہے
کُھلی آنکھوں سے ذاتِ رب کو یوں سرور نے دیکھا ہے / نگاہیں ایسی ہیں جن میں لگا ''مَا زَاغ'' سُرمہ ہے
عذابِ خاص سے ہم کو پیمبر ﷺ نے بچایا ہے / کرم خالق کا ہے جو ''اَنْتَ فِیْھِمْ'' کا نتیجہ ہے
''رَفَعْنَا'' کہ کے اپنے سے جو کی رحمان نے نِسبت / تو سب اَذکار سے ذکرِ رسول اللہ ﷺ اُونچا ہے
عطائے رب کو ہے مطلوب خُوشنودی پیمبر ﷺ کی / صدائے اُلفتِ رحمان یہ حرف ''فَتَرْضٰی'' ہے
کلامِ پاک میں اتنا تو ''تَرْضٰھَا'' سے ہے ثابت / رِضا سرکار ﷺ کی، تحویلِ قبلہ کا حوالہ ہے
فرشتے اِس کے ہیں عامِل، خُدا خود اِس میں ہے شامِل / ہمیں جو حکم یہ فرضیتِ ''صَلِّ عَلٰی'' کا ہے
یہ ہے مقصود، آقا ﷺ کے درِ اَقدس پہ جا پہنچو / قبولِ توبۂ عاصی کو جو ''جَآؤُکَ'' آیا ہے

قسم اپنی جو کھاتا ہے خُدا اُن ﷺ کے حوالے سے
تو اُن ﷺ کی جان کی سوگند بھی اللہ کھاتا ہے

قُدُومِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کو رہنما کرنا
جو حُبِّ کبریا منزل تری ہو تو یہ رَستہ ہے

صفت رحمت نہیں محبوبِ ربّ ہر دو عالم ﷺ کی
ہے حق یہ "رَحمَتٌ للعَالَمیں" اُن ﷺ کا سراپا ہے

وہ دو قوسوں کی قُربت سے بھی کچھ آگے کی صُورت تھی
یہ "اَوْ اَدْنٰی" کے حرفِ ربِّ اکبر نے بتایا ہے

نبی علیہم السلام معبود تھے کہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے
یہ میثاقِ نبیینِ مہیمن علیہم السلام کا حوالہ ہے

جو مارے جانے کے تھے مستحق، اُن کو نہ پوچھا تک
یہ "لَاتَثْرِیْب" کا اعلانِ عفوِ عامِ آقا ﷺ ہے

مکمل دینِ اسلام آقا ﷺ پر فرمایا خالق نے
یہ تمغا ہے تو "اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ" کا ہے

نبی کوئی بھی آقا ﷺ سا نہیں بھیجا ہے مالک نے
فضیلت کے لیے "تِلْکَ الرُّسُلُ" کی پہلی آیہ ہے

ہے سُورہ نٓ میں ابنِ مُغیرہ کے حوالے سے
کہ توہینِ نبی ﷺ کرتا ہے جو، بداصل بندہ ہے

جو "شَاهِد" فتح و مُزّمل میں اور اَحزاب میں آیا
گواہی کا بھی اور محبوبیت کا یہ اشارہ ہے

"نَذِیْر" آقا و مولا ﷺ کو جو فرمایا ہے خالق نے
ہمیں قعرِ جہنم سے ڈرایا ہے، بچایا ہے

اگر ہو ذکر لب پر صاحبِ ایمان لوگوں کا
تو رَافت اور رحیمی پر پیمبر ﷺ کا اَجارہ ہے

وہ اہلِ دیں سے سب آلائشوں کو دُور کرتے ہیں
"مُزَکّیْ" ہیں نبی، سرکار ﷺ کا کردار ایسا ہے

وہ نااُمیّد ہو سکتے نہیں خالق کی رحمت سے
جو بندے ہیں نبی ﷺ کے، اُن کو یہ محمودؔ تمغا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اِک اِک شعر میں محمودؔ نے جو آج لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قُرآن کہتا ہے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(یہاں حوالہ جات آئیں گے)

وہ جس نے نعت لکھی ہے ہمیشہؔ، میرا خامہ ہے
یہی تو میرے پُونجی ہے، یہی میرا حوالہ ہے

خُداوندِ تعالیٰ جس پہ پڑھتا ہے درود اکثر
وہی ذاتِ گرامی ہے کہ جس کا ذکر اُونچا ہے

جو ٹپکا ہے دَرِ محبوبِ رب ﷺ پر میری آنکھوں سے
ندامت کا یہ موتی ہے کہ جذبوں کا خلاصہ ہے

خلائق کا ہے مرجع یوں بھی دَر آقا و مولا ﷺ کا
جو طیبہ کا بھکاری ہے، وہ جو مانگے، وہ پاتا ہے

ہے دَستارِ زمیں گُنبد حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کا
جو طُرّہ اِس کا ساتھی ہے، رئیسیۂ منارہ ہے

برستی ہی جہاں رہتی ہے رحمت ربِّ عالَم کی
جہاں میں ایک بستی ہے کہ جس کا نام طیبہ ہے

نبی ﷺ کے سایۂ رحمت میں ہیں زائر مدینے کے
ہر اِک بندے کی جھولی ہے جو اُن کا لُطف بھرتا ہے

اگر یادِ نبی ﷺ میں تیری گُزری ہے تو یہ سُن لے
دَرخشاں جس کا ماضی ہے، اُسی بندے کا فردا ہے

میں خُود تو سال میں دو بار طیبہ تک پہنچتا ہوں
خیالوں کا جو پنچھی ہے، وہاں جاتا ہی رہتا ہے

اکیلے میں کرو اُن ﷺ پر درودِ پاک کی کثرت
یہی عُزلت نشینی ہے جو ہر مومن کو زیبا ہے

عزیزانِ گرامی! تم جو پڑھ سکتے ہو تو پڑھ لو
یہ میرے دِل کی تختی ہے کہ جس پر طیبہ لکھّا ہے

جو سمجھو تو بہشت اللہ نے رکھّی ہے دُنیا میں
وہی جنّت کا باسی ہے، مدینے میں جو رہتا ہے

درودِ پاک تقلیدِ خُدائے پاک میں پڑھنا
جو بندہ اِس کا عادی ہے، وہی تو سب سے اچھّا ہے

وہ مُزَمِّل ہیں، مُدَثِّر ہیں، شاہد ہیں، مُبَشِّر ہیں
"یہ فرمانِ خُداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

اطاعت رب کی ہے محمودؔ طاعت اپنے آقا ﷺ کی
یہی نکتہ اَساسی ہے جو حق کا اِستعارہ ہے

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے حُکم کو اپنا خُدا فرمان کہتا ہے
اُسے سب کے لیے یوں واجبُ الاذعان کہتا ہے

فَقط ربِّ عوالِم جَلَّ شَانُہ کا لہجہ ہے
جو نعت آقا ﷺ کی، اُن کی شان کے شایان کہتا ہے

پذیرائی کی پاتی ہے سَنَد فی الفور آقا ﷺ سے
یہ لحنِ عجز کوئی بات جب انسان کہتا ہے

ہمیں یوں تو عطا کیں نعمتیں اللہ نے وَافِر
مگر وہ بعثتِ سرکار ﷺ کو احسان کہتا ہے

ہدایت پر نبی ﷺ کی، اس سے تم صَرفِ نظر کرنا
وہ جو کچھ کان میں انسان کے شیطان کہتا ہے

بشارت وہ نبیٔ آخری ﷺ کی دینے لگتے ہیں
نبیوں سے جب اُن کا اپنا ہی پیمان لگتا ہے

میں تدفینِ بقیعِ پاک کا پاؤں گا اِذن آخر — شبانہ روز یہ مجھ سے مِرا اِیقان کہتا ہے
مِری طیبہ پہنچنے کی تمنّا ہوتی ہے پُوری — جو کچھ ارمان کہتا ہے، وہی اِمکان کہتا ہے
ریاضِ جنّتِ طیبہ میں جو خُوش بخت جا پہنچے — اُسے خوش آمدید آوازۂ رضوان کہتا ہے
اگر میں طاعتِ سرور ﷺ کے رَستے پر نہیں چلتا — دِلِ احسانات آقا ﷺ کا اِسے کُفران کہتا ہے
فَقَط خوش نُودیٔ آقا ﷺ رکھے پیشِ نظر اپنے — نعُوتِ سرورِ کونین ﷺ جو انسان کہتا ہے
تجھے رحمت جہانوں کی، عطا فرمائے گی رَافت — "یہ فرمانِ خُداوندی ہے، یہ قُرآن کہتا ہے"

یہ سیدھی رَاہ ہے محمودؔ! اِس پر گامزن رہنا
مِرے دِل میں اُترتا نغمۂ حسّان رضی اللہ عنہ کہتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے درودِ پیمبر ﷺ نے شاد فرمایا — ملائکہ نے اُسے "زندہ باد" فرمایا
تمام نبیوں علیہم السلام سے عظمت نبی ﷺ کی مَنوائی — خُدا نے بزم کا جب اِنعقاد فرمایا
جنھیں دِکھائی رہِ رَاست سرورِ دیں ﷺ نے — اُنھوں نے دنیا کو تو کم سواد فرمایا
جہاں سے ظلم و ستم کا اثر مٹانے کو — بشیرِ رحم و کرم ﷺ نے جہاد فرمایا
مُرید سارے صحابہؓ حضور ﷺ کے تھے، مگر — عمرؓ کو سرورِ کُل ﷺ نے "مُراد" فرمایا
بقیعِ پاک میں تدفین کی تمنّا پر — نبی ﷺ نے بندے کو پُر اعتماد فرمایا
جو نعت دوسری اے شاعرو! کہی تم نے — تو سمجھو پہلی پہ آقا ﷺ نے صاد فرمایا

اِسے رشیدؔ خُدا کا کرم سمجھتا ہے
یہ بار بار جو آقا ﷺ نے یاد فرمایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے عرشِ مالِک سے یہ حکمِ کبریا جاری — درودِ پاک رہنا چاہیے صبح و مَسا جاری
بنایا رب نے اُن ﷺ کو سب عوالَم کے لیے رحمت — رہے گا سب جہانوں پر کرم سرکار ﷺ کا جاری
مریضانِ جہاں صحت کی خاطِر آئیں طیبہ کو — سَوا چودہ سو برسوں سے ہے یہ دارُالشفا جاری

جو اپنے آپ کو رکھتا ہے مدّاحِ نبی ﷺ اُس کو خریطہ اپنی خُوشنودی کا کرتا ہے خُدا جاری
درِ آقا ﷺ سے روزانہ کروڑوں بندے پلتے ہیں یہ ہے خوانِ کرم ایسا کہ رہنا ہے ساری جاری
قیامت تک بھی اُس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے عقیدت کا ہُوا صدیق رضی اللہ عنہ سے جو سلسلہ جاری
مِری جانب پیمبر ﷺ مُسکرا کر پہلے دیکھیں گے پھر اِس کے بعد ہو گا کبریا کا فیصلہ جاری
وہ جس نے دیکھتے ہی سرورِ عالَم ﷺ کو پہچانا قبالہ اُس کی بخشش کا لحد ہی میں ہُوا جاری

خُدا محمودؔ ہے رحمان و ارحم، اُس سے ممکن ہے
کہ طیبہ کے لیے کر دے مِرا حکمِ قضا جاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں جو حُبِّ حضرتِ خُیرُ البشر ﷺ رہی ہر بات میری دافعِ شرّ و ضرر رہی
چشمِ کرم حبیبِ خُدا ﷺ کی جدھر رہی ہر شخصیت جو اُس طرف تھی، دیدہ ور رہی
خُوشنودئ حضور ﷺ نہ منزِل اگر رہی ہر شاہراہ دُنیا کی دُشوار تر رہی
پانی بشکلِ اَشک بیادِ نبی ﷺ دیا کھیتی مِری عقیدتوں کی باثمر رہی
بھیگا جو ذکرِ آقا ﷺ میں دِل، معتبر رہا جو آنکھ سُوئے قُبّہ اُٹھی، معتبر رہی
جب تک نہ ساتھ اُس کے، درودِ نبی ﷺ پڑھا جو عرض کی غُفُور سے، وہ بے اثر رہی
مہجوری دیارِ رسولِ کریم ﷺ میں شبنم مِری نگاہوں میں شکلِ گُہر رہی

محمودؔ یُوں مَیں ذکرِ پیمبر ﷺ سُنا کِیا
بھیگا رہا تھا قلب مِرا، چشم تر رہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزاں پہ یہ کرم تھا نبی ﷺ کی نگاہ کا ہر حرف مِٹ گیا مِری فردِ سیاہ کا
اپنے حبیبِ پاک رسالت پناہ ﷺ کو مالک بنایا رب نے سپید و سیاہ کا
آئے قدم حضور ﷺ کے اِسرا میں اِن پہ بھی اعزاز ایک بن گیا یہ مہر و ماہ کا
"صَلِّ عَلٰی" سے بخشِشِ عصیاں کی ہے اُمیّد یہ وِردِ فضلِ رب سے ہے شام و پگاہ کا

لائے حضور ﷺ دین وہ کامِل جہان میں — اِمکان ہی نہیں ہے جہاں اشتباہ کا
ہم سے فقیروں نے بھی یہ دیکھا ہے بارہا — سر خم رہا مدینے میں ہر کج کُلاہ کا
جاتے ہو جو تم خانۂ کعبہ کو دوستو! — ہو ذکرِ خیر لب پہ حبیبِ اللہ ﷺ کا
مَنوائی رب نے سب سے محمد ﷺ کی حیثیت — رُتبہ ہے اُن ﷺ کا انبیاء کے سربراہ کا
ہر وقت اِس میں گنُبدِ سرور ﷺ ہے ضَوفشاں — سیدھا جو زاویہ ہُوا میری نگاہ کا
با وصفِ معصیت مجھے طیبہ بُلا لیا — لُطف و کرم ہے سرورِ رحمت پناہ ﷺ کا
ہر بار ایک حکمِ نبی ﷺ پر عمل کرو — ہو گا برآمد اچھّا نتیجہ ہر آہ کا
خُوشنودیٔ نبی ﷺ کی نہیں دُور منزلیں — کِردار ہے ہمارا، جو روڑا ہے راہ کا
پیچھے ہر اچھے کام کے بھی اب، حضورِ پاک ﷺ! — ہَوکا ہے جلبِ مَنفَعت کا، جلبِ جاہ کا

دفنِ مدینہ کی مِلے محمودؔ کو نوید
حرفِ دُعا ہے یہ مِرے ہر خیر خواہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کے لیے تو پڑھنا پڑے گا کلامِ حق — سرکار ﷺ کے مقام کی لوگو! کِسے خبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُوح کے ہونٹوں پہ ہے یہ اِلتجا آٹھوں پہر — سامنے آنکھوں کی ہو گنُبد ہَرا آٹھوں پہر
یہ دِیا ہے درس مجھ کو سیرتِ سرکار ﷺ نے — آگے مالک کے تو اپنا سر جُھکا آٹھوں پہر
یوں ہُوا ہے نقش آنکھوں پہ قَناعت کا سَبَق — رقص کرتا ہے نبی ﷺ کا بوریا آٹھوں پہر
زندگی کو تیری مِل جائے نہ کیوں نقشِ دَوام — ہو جو ارشاداتِ آقا ﷺ سے وَفا آٹھوں پہر
تھی رِضا محبوب ﷺ کی ہر وقت مرغوبِ خُدا — ہم بھی رکھیں سامنے اُن ﷺ کی رِضا آٹھوں پہر
پاؤں دفنِ طیبۂ سرکارِ عالَم ﷺ کا شَرَف — ہے لبِ قلبِ مُحقر مُحقّر پر دُعا آٹھوں پہر
تو نگاہِ اِلتفاتِ سرورِ عالَم ﷺ میں ہے — یہ مِرے وِجدان نے مجھ سے کہا آٹھوں پہر
اِکتسابِ نُور کی خاطِر مدینے کو چلو — ہے منارِ نُورِ آقا ﷺ پر ضیا آٹھوں پہر

طاقِ مہجوری جو ہے لاہور میں لوگو! وہاں — جلتا ہے طیبہ کی یادوں کا دِیا آٹھوں پہر
زندگیٔ مصطفیٰ ﷺ کے راستے پر گر چلو — ربّ و پیغمبر ﷺ کی ہونٹوں پر ثنا آٹھوں پہر
اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ کے راستے پر گر چلو — پاؤ سر پر سایۂ فضلِ خُدا آٹھوں پہر
میرے آقا ﷺ! دہر بھر کے سب نصاریٰ و یہود — آپ کی اُمّت سے کرتے ہیں دغا آٹھوں پہر

مِدحتِ سرکار ﷺ میں محمودؔ رہتا ہوں مگن
مشکبو پاتا ہوں اندر کی فضا آٹھوں پہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک دوسرے کے، لامکاں میں جو قریب تھے — یا خالقِ جہاں تھا یا اُس کے حبیب ﷺ تھے
جس کو قریب اپنے نبی ﷺ نے بُلا لیا — یہ شخص وہ تھا جس کے کہ اچھّے نصیب تھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرَا میں کُھلی دید کی، رُویت کی حقیقت — "مَا زَاغ" رہی چشمِ بصیرت کی حقیقت
جو پائیں گے اَلطافِ شَفاعت کی حقیقت — جانیں گے وہ میزانِ عدالت کی حقیقت
حرمینِ مُقدّس کی لَطافت کی حقیقت — پائی تو کُھلی چترِ رِسالت کی حقیقت
جن لوگوں نے میثاقِ نبیین پڑھا ہے — وَا اُن پہ ہُوئی ختمِ نُبوّت کی حقیقت
جو قریۂ سرکارِ دو عالم ﷺ میں رَہا تھا — تھی اُس پہ عیاں وُفرِ سکینت کی حقیقت
جب غورِ لِمِ دینِ پیمبر ﷺ پہ کِیا ہے — تب ہم پہ کُھلی اَمن کی، راحت کی حقیقت
تھا غزوہ خندق، تھے بندھے پیٹ پہ پتھر — معلوم ہُوئی صبر و قناعت کی حقیقت
دیکھی تھی جہاں بھر نے حُنین اور اُحد میں — آقا ﷺ کے تہوّر کی، شہامت کی حقیقت

محمودؔ جو پڑھتے ہو درود اپنے نبی ﷺ پر
سمجھو تو یہ ہے عینِ عبادت کی حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل پڑتے ہیں طیبہ کو، جونہی آپ ﷺ بُلائیں — جو پاتے ہیں اُس دَر سے، وہ کیا تم کو بتائیں

حرمینِ مطہّر کو لپکتے ہُوئے جائیں ۔۔۔ ماحول مُنوّر ہے، مُعطر ہیں فضائیں
اِترائیں نہ کیوں اپنے مُقدّر پہ عزیزو! ۔۔۔ ہیں اپنی خطاؤں پہ پیمبر ﷺ کی عطائیں
پہنچے جو سرِ عرشِ بریں سرورِ عالَم ﷺ ۔۔۔ ''آ جائیں قریب آپ'' یہ آتی تھیں صدائیں
مجبوری کی آتش کو بھڑکنے نہیں دیتیں ۔۔۔ جو قریۂ سرکار ﷺ سے آتی ہیں ہَوائیں
کھاتے میں نبی ﷺ کے ہیں گُنہگار ہم ایسے ۔۔۔ ممکن ہی کہاں ہے کہ ملیں ہم کو سزائیں
آیات کوئی شاہِد، عادِل ہیں اِسی کی ۔۔۔ خالق کو پسند آئیں پیمبر ﷺ کی ادائیں
اُمّت کو مِلے عزّت و توقیر نبی جی ﷺ ۔۔۔ ہر روز نکلتی ہیں یہی دِل سے دعائیں

محمودؔ اِنھیں شہر پیمبر ﷺ سے مِلے کیا
نخوت کی، انا کی جو عمارت کو نہ ڈھائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جان ہمیں کوئی شادماں نہ مِلی ۔۔۔ جو سُوئے شہرِ پیمبر ﷺ رَواں دَواں نہ مِلی
معاشرت میں، معیشت میں اور سیاست میں ۔۔۔ نبی ﷺ کی رَاہ نمائی کہاں کہاں نہ مِلی
جسے زمانے نے بے رغبتی سے ٹھکرایا ۔۔۔ سِوا مدینے کے اُس کو کہیں اَماں نہ مِلی
بہارِ قُبّہ سرکار ﷺ دیکھنے جو چلا ۔۔۔ تو اِس کو دیکھنے کو رَاہ میں خزاں نہ مِلی
بہت نُعوت کہیں نعت گستروں نے مگر ۔۔۔ کِسی کو حضرتِ اقبالؒ سی زباں نہ مِلی
سِوائے مادحِ سرکارِ ہر زمانہ ﷺ کے ۔۔۔ زبان کوئی حقیقت کی ترجماں نہ مِلی
نہ کیسے جانتا جبریل علیہ السلام اُن ﷺ کے رُتبے کو ۔۔۔ نبی ﷺ کے زیر پا کیا اُس کو کہکشاں نہ مِلی

اشیر باد مِلی مجھ کو سچ پہ آقا ﷺ سے
نگاہِ دہر تو محمودؔ مہرباں نہ مِلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کی جس شخص نے پیروی کی ۔۔۔ وہ ہے، جس کی ہے حیثیت مُتّقی کی
ہدایت جو فرمائی ہے رَاستی کی ۔۔۔ نبی ﷺ نے ہمارے لیے بہتری کی

جو چاہی ہمیشہ توجُّہ نبی ﷺ کی
نہ ہم نے درودِ نبی ﷺ میں کمی کی

زبانِ پیمبر ﷺ پہ "لَا" کیسے آتا
کہ عادت تھی آقا ﷺ کی دَریا دِلی کی

ہُوا جب میں حاضر درِ مصطفیٰ ﷺ پر
تھی شبنم نگاہوں پہ شرمندگی کی

میں مدحِ رسولِ خُدا ﷺ کا ہُوں شائق
ہمیشہ اِسی واسطے شاعِری کی

جو آقا ﷺ کے مینارِ رحمت سے پُھوٹا
دِلوں میں اُسی نُور نے روشنی کی

میں طیبہ نہ آتا، کہیں اور جاتا
کبھی ہوتی عادت جو آوارگی کی

میں دفنِ مدینہ کی پاؤں سعادت
عنایت ہو محمودؔ اگر سیّدی ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھرتا یہ قلانچیں مدحِ نبی ﷺ کے بَن میں
جوش ایسا بھر گیا ہے تخییل کے ہَرَن میں

شیرینی گھول دے گا ذکرِ نبی ﷺ دَہن میں
ہوتی ہے جاذبیت ساری اِسی سُخَن میں

دَرکار ہے نبی ﷺ جی! ہم کو سکُوں وطن میں
یہ مملکت پھنسی ہے دہشت میں اور فتن میں

جنگِ اُحد تھی یا تھا غزوہ حُنَین والا
سرکار ﷺ کی شہامت دیکھی تھی سب نے رَن میں

تسکین پا رہا ہوں، ہُوں خُرّمی شناسا
تنعیتِ مصطفیٰ ﷺ میں تحمیدِ ذُوالمنن میں

شہرِ رسولِ رب ﷺ سے جو ہو کے آ رہی ہے
محسوس ہو رہی ہیں خوشبوئیں اُس پَوَن میں

تازہ ہَوائے طیبہ دیتی ہے ساتھ میرا
قسمت ہی میں نہیں ہے رہنا مِرا گُھٹن میں

وَالنّجم اور اِسرَا میں بھی وہ کُھل نہ پائیں
جو رازداریاں تھیں اِک رات کے مِلن میں

سب کے لیے حصولِ تعلیم تو ہے لازم
تفریق کچھ نہیں کی آقا ﷺ نے مرد و زَن میں

سرکار ﷺ نے کہا ہے، مومن نہ جکڑے جائیں
ثروت میں، مال و زر میں، دولت میں اور دَھن میں

آقا ﷺ کے دُشمنوں سے اُمیّدِ خیر کیسی
رکھتا ہے زہرِ قاتِل ہر سانْپ اپنے پھن میں

لب پر نبی ﷺ کی نعتیں، دِلِ جلبِ مَنفعت پر
ماہِ دو ہفتہ جیسے آیا ہُوا گہن میں

خامے پہ اور لب پر ذکرِ حُضُور ﷺ ہو گا
''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں''

پایا گیا ہے ہوتا محمودؔ ذکرِ سرور ﷺ
بستی میں، بحر و دریا میں، دشت میں، چمن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ سے کر ادا قیمت — اور جی بھر کی پی مئے اُلفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اُلفتِ پیمبر ﷺ کا اِک جہان تن میں — غم کا گُزر ہو کیسے اِس شادمان تن میں
کیفیت ایسی آئی ہے ناگہان تن میں — اُترا درودِ سرور ﷺ کا عُنفُوان تن میں
جاتا رہوں گا شہرِ سرکار ہر جہاں ﷺ کو — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
حرمین کی زیارت کرنے کی بات سُن کر — تاب و تواں در آئے گی ناتوان تن میں
آقا ﷺ کا سبز گُنبد آنکھوں میں یوں بسا ہے — آیا ہے عرشِ رب کا گویا نشان تن میں
شہرِ نبی ﷺ کی باتیں زائر سے جب سُنی ہیں — سرشاری نے کِیا ہے گھر ناگہان تن میں
ہر حرف جس کا مدحِ سرور ﷺ کا ضابطہ ہے — اشکوں میں بھی وہی ہے، جو ہے زبان تن میں
ہر گوشہ اِس کا حُبِ آقا ﷺ سے ہے منوّر — احساس نے جو ٹھونسی ہے داستان تن میں

شہرِ نبی ﷺ کو اُٹھیں محمودؔ جس کے پاؤں
محسوس کیوں کرے وہ بندہ تکان تن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت حبیبِ رب کی رکھنا تم اپنے من میں — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
بحرِ ثنائے آقا میں کھیتے رہنا ناؤ — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
''صَلِّ عَلَی النَّبِی ﷺ'' سے غافِل کبھی نہ ہونا — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
درسِ فلاح لیتے رہنا نبی ﷺ کے در سے — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
دینِ رسولِ رب ﷺ پر چلنا خلوصِ دِل سے — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
اِمداد بے کسوں کی کرنا بحکمِ سرور ﷺ — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ کی تعمیل کرتے رہنا — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
سرکار ﷺ کی حدیثوں کو حرزِ جاں بنانا — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
رہنا مطیعِ سرور ﷺ فرمانِ حق کے تابع — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
سرکار ﷺ کے کہے پر بھائی سمجھنا سب کو — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
معراج کے وَقائع پہ غور کرتے رہنا — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
ختمِ نُبوّت اپنے ایماں کی جاں سمجھنا — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
رہنا ہمیشہ آقا ﷺ کے دُشمنوں کا دُشمن — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
آمادہ رہنا جاں کو آقا ﷺ پہ وارنے پر — ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''
محمودؔ کی گزارش ہے نعت پڑھتے رہنا
''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کا جہاں، دِل کا بُستاں فروزاں — نُعوتِ پیمبر ﷺ سے ہے جاں فروزاں
جو دیکھو گے اِن میں پیمبر ﷺ کے جلوے — تو پاؤ گے آیاتِ قُرآں فروزاں
قُدومِ پیمبر ﷺ تھے سیارگاں پر — تھی اِسرا کی شب راہِ مہماں فروزاں
ہُوا سنگِ دربارِ آقا ﷺ سے مَس تو — ہُوا میرا ماتھا دَرخشاں فروزاں
جو حُبِّ نبی ﷺ قلب میں جاگزیں ہو — عمل نامہ ہو روزِ میزاں فروزاں
نہیں ظلمتوں کا وَہاں شائبہ بھی — ہیں حرمین دِن رات یکساں فروزاں
کوئی بندہ زُوّار سے پوچھ دیکھے — ہیں طیبہ کی گلیاں فروزاں فروزاں
درودِ پیمبر ﷺ سے نِسبت کے باعِث
ہُوا قلب محمودؔ شاداں فروزاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو سرکار ﷺ کی توصیف کے قابل محفِل — ایسی محفِل ہی کو کہتا ہوں مَیں کامِل محفِل

پہلے ہر بزم کا آغاز تلاوت سے ہو — پھر رہے نعت سے کوئی بھی نہ غافِل محفِل
جس میں اَوصافِ پیمبر ﷺ کی ہوں باتیں، وہ ہے — حُسنِ اِخلاص کی اور پیار کی حاصِل محفِل
لب پہ ہو نعت، جلالت ہو خُدا کی دِل میں — مُدعا اپنا ہے عِرفان کی منزِل محفِل
جس میں تذکار خُدا، ذکرِ پیمبر ﷺ ہی نہ ہو — ایسی محفل تو نہیں ہے کِسی قابِل محفِل
سیرت آقا ﷺ کی بیاں جس میں ہو، اور نعتیں ہوں — چاہیے ہم کو اِن اوصاف کی حامِل محفِل
پا لیا لوگوں نے جب ماہِ ظہورِ سرور ﷺ — ذکرِ مولُود پیمبر ﷺ ہُوا محفِل محفِل
کیفیت جس میں حضوری کی ہو ہر بندے کی — ایسی محفِل کے ہو کیا مقابِل محفِل

اُمّتی اُن ﷺ کے ہوں محمودؔ اَکٹھے جب بھی
ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے ہو جھلمِل محفِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں دینا اُن ﷺ کے نام پر، ہے مُحبّتِ حیات — وِردِ درودِ پاکِ نبی ﷺ زینتِ حیات
لُطفِ نبی ﷺ سے ہم کو عطا زندگی ہُوئی — دَم سے اُنھی کے پا لِیا ہے خِلعتِ حیات
توحید کی ہوں نقش دِلوں پر جلالتیں — ذکرِ حضورِ پاک ﷺ رہے رَاحتِ حیات
پا لی ہے زندگی ہی جب سرکار ﷺ کے طفیل — اِس واسطے لبوں پہ رہی مِدحتِ حیات
نعتِ حضور ﷺ جس کے لبوں پر ہے، وہ تو ہے — بدلی نہ جا سکے گی کبھی فِطرتِ حیات
رکھّا نہ جس نے طاعتِ سرکار ﷺ کا خیال — اُس شخص کی نہیں ہے کوئی وَقعتِ خیال
گھر سے نِکلتا ہُوں تو سمجھتا ہُوں یہ کہ ہے — دیدِ دِیارِ غیر نبی ﷺ ذِلّتِ حیات

وِردِ درودِ پاک ہے سرمایۂ رشیدؔ
مال و زرِ زمانہ نہیں ثروتِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلام رب میں بہت ہے حضور ﷺ! آپ کا ذکر — دِلوں کو دیتا ہے نُور و سرور آپ ﷺ کا ذکر
یہاں وہاں ہے سب نزدیک و دُور آپ ﷺ کا ذکر — تو میں بھی کیوں نہ کروں گا حضور ﷺ! آپ کا ذکر

کروں گا سُنتے ہی میں بانگِ صُور آپ ﷺ کا ذکر
رہے گا لب پہ بھی یومِ نُشور آپ ﷺ کا ذکر

رہینِ منّتِ آقا ﷺ ہے جب تو کیوں نہ کرے
مِرا شعور، مِرا لاشعور آپ ﷺ کا ذکر

نُزُولِ رحمتِ خلاّقِ کائنات سے ہے
عقیدتوں کا ہماری وفُور آپ ﷺ کا ذکر

خُدا کے حکم پہ کرتے ہیں سارے جنّ و مَلک
وحوش و آدمی، غُلمان و حور آپ ﷺ کا ذکر

یہاں جو رہتے ہیں مشغولِ ذکر آقا ﷺ میں
بروز حشر کریں گے ضرور آپ ﷺ کا ذکر

یہ مجھ پہ فضلِ خُدائے قدیر ہے محمودؔ
مِرے قلم کی ہیں ساری سُطور آپ ﷺ کا ذکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ ہوں جب کریم، خُدا بھی کریم ہو
پھر کیوں ہماری حالتِ اُمیّد و بیم ہو

کیسے مُشامِ جاں میں نہ اُتریں گی خوشبوئیں
آئی ہُوئی جو شہرِ نبی ﷺ سے شمیم ہو

قُدرت دِکھانا چاہیں حبیبِ خُدا ﷺ جونہی
تو چاند اِک اشارے سے اُن ﷺ کے، دو نیم ہو

میرے لیے بھی خواب میں اِک روز یا خُدا!
جو کعب رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے مِلی، وہ گلیم ہو

عصیاں شعار اُمّتی کیوں مطمئن نہ ہوں
جب عرش پر نبی ﷺ ہوں، خُدائے عظیم ہو

آقا ﷺ تجھ کو بُلائیں گے لازماً
تیرا جو اِس حوالے سے عزمِ صمیم ہو

میرا خیال یہ ہے کہ اِرقامِ نعت میں
زاید جدیدیت نہ ہو، رنگِ قدیم ہو

محمودؔ میرے لب پہ بوقتِ حسابِ حشر
پہلے اَلِف ہو اور پھر ہونٹوں پہ مِیم ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں مال کی ہو، زَر کی ہو، یا دَھن کی اِلتجا
میری تو ہے بقیع میں مدفن کی اِلتجا

خُوش ہم پہ ہوں حبیبِ خُدا ﷺ، ہے یہی فقط
طِفل و مُسِن کی، مرد کی اور زن کی اِلتجا

نعتِ نبی ہو آخری سانسوں کے ساتھ بھی
یہ ہے دُعا سُخن کی، یہی فن کی اِلتجا

جب ہم نے اِس میں بیٹھ کے، کی محفلِ درود
برسے سحابِ لُطف، ہے آنگن کی اِلتجا

خواہش ہے اور ہر جگہ پہ سر بُلند ہو ۔۔۔ خم ہو نبی ﷺ کے دَر پہ، ہے گردن کی اِلتجا
رب نے قبول کی تو مِری آنکھ تر ہُوئی ۔۔۔ مہجوریٔ مدینہ میں ساون کی اِلتجا
مَیں پہلی بار شہرِ پیمبر ﷺ میں جب گیا ۔۔۔ پوری نواسی(۷۹) میں ہُوئی بچپن کی اِلتجا
پُھولا پَھلا ہے مدحِ رسولِ خُدا ﷺ کا باغ ۔۔۔ بادِ مدینہ نے سُنی گلشن کی اِلتجا
خواہش ہے دل کی، یادِ پیمبر ﷺ بسی رہے ۔۔۔ خُوشبوئے طیبہ رُوح کے روزن کی اِلتجا
اپنی اور اپنے گھر کی ثنا میں گُزار دیں ۔۔۔ گر مان لیں نبی ﷺ مِرے جیون کی اِلتجا
حرفِ یقیں سے طیبہ میں حرفِ غلط ہُوئی ۔۔۔ تخمین کی تھی، وہم کی یا ظن کی اِلتجا

محمودؔ یہ قبول ہُوئی، شکرِ کبریا
اسمِ نبی ﷺ جپے، یہ تھی دھڑکن کی اِلتجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ کون و مکاں ﷺ کرو ۔۔۔ یہ اِک وظیفہ چاہیے ہر پل کے وَاسطے
برتے ہیں رب نے اپنی کتابِ مجید میں ۔۔۔ کیا کیا خطاب احمدِ مُرسَل ﷺ کے وَاسطے
سرکار ﷺ کو تو ہو گا شفاعت کا اُختیار ۔۔۔ ہم کو بھی کرنا چاہیے کچھ کل کے وَاسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں جو مصطفیٰ ﷺ کا، وہ ہُوا ہے خائب و خاسِر ۔۔۔ اُسے ربِّ دو عالَم نے کِیا ہے خائب و خاسِر
مُعانِد جو نبی ﷺ کا ہے، بجا ہے خائب و خاسِر ۔۔۔ یہاں بھی، اور وَہاں بھی، وہ سدا ہے خائب و خاسِر
"ھُوَ الْاَبْتَرُ' کے اِرشادِ خُداوندی سے ظاہِر ہے ۔۔۔ کہ ہر دُشمن نبی ﷺ کا شرطیہ ہے خائب و خاسِر
نہیں ایمان جس بندے کا سرکارِ دو عالَم ﷺ پر ۔۔۔ منافق، کافر اور ہر دہریہ ہے خائب و خاسِر
سَبَق وَحدانیت کا جس نے آقا ﷺ سے نہیں سیکھا ۔۔۔ وہ دیوی، دیوتاؤں کا گدا ہے خائب و خاسِر
حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کا حکم سُن کر بھی ۔۔۔ وہ، ہے جو معصیت میں مُبتلا، ہے خائب و خاسِر
نہیں ایمان جس اِنسان کا ختمِ نُبُوّت پر ۔۔۔ جیا ہے خائب و خاسِر، مَرا ہے خائب و خاسِر
معانی آشنا جو "مَا رَمَیتَ" کا نہ ہو پایا ۔۔۔ لِمِ اسلوبِ حق تک نارَسا ہے خائب و خاسِر

نہیں محمودؔ جو کہنے میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے
بُروں سے بھی وہ کچھ بڑھ کر بُرا ہے خائب و خاسر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر کا ذکر قُرآں میں جو آیا تھا، بہت کم تھا
مِلن کی ذیل میں اِخفا تھا اور اِفشا بہت کم تھا

نہیں معلوم "اَوْ اَدْنیٰ" سے آگے کیسی صُورت تھی
اگر پردہ کوئی تھا بھی تو وہ پردہ بہت کم تھا

شفاعت سے رسولُ اللہ ﷺ کی، میری ہُوئی بخشش
اگرچہ فرد میں حسنات کا حصّہ بہت کم تھا

نبی ﷺ کے ذکر کو تو رِفعتیں مالک نے بخشی ہیں
کِسی کا ذکر جتنا بھی رہا، اُونچا بہت کم تھا

نبی ﷺ کے حکم پر بندے مدد کرتے تھے لوگوں کی
یہی سودا تھا، جس میں دوستو! گھاٹا بہت کم تھا

زباں پر نعت تھی، لوگوں کی جیبوں پر نگاہیں تھیں
یہ رَستہ خوبصورت تھا مگر سیدھا بہت کم تھا

نہیں دیکھی ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ میں یافت کی صورت
مِرا کِردار تو اِس باب میں میلا بہت کم تھا

زبان و خامہ پر محمودؔ فضلِ مالکِ کُل سے
بیاں غیرِ رَسولِ اللہ ﷺ کا حاشا! بہت کم تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف و کرم کِسی پہ جو خیرُ البشر ﷺ کریں
قُرآں کی آیتیں سبھی اُس پر اثر کریں

جو پیروئ سرورِ کُل ﷺ میں بسر کریں
وہ لازماً مدینے کی جانب سفر کریں

پائیں گے اِلتفات، خُداوندِ ذوالجلال
اسمِ نبی ﷺ کا وِرْد جو آٹھوں پہر کریں

سُنتا جو چاہیں حشر میں حرفِ "اَنَا لَھَا"
وِردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ بشر کریں

غیرِ نبی کی مدح سے ہم لوگ کِس لیے
فن کے محل کو، قصرِ ہُنر کو کھنڈر کریں

شب بھر ہوں لب پہ سیرتِ سرور ﷺ کے واقعات
توفیق دے خُدا تو اِسی میں سحر کریں

موضوع جب ہو عظمتِ آقا حضور ﷺ کا
اِس باب میں جو بات کریں، بے خطر کریں

لمسِ قُدُومِ آقا ﷺ سے رَوشن ہُوا ہے وہ
تحسین کا رُخ کیوں نہ ہم سُوئے قمر کریں

دَریا یہیں عطائے الٰہی کے اُس طرف
اپنی توجّہ سرورِ عالم ﷺ جدھر کریں

بوئے جو دِل میں نخلِ مدیحِ حضور ﷺ کا ۔۔۔ از راہِ لُطف آپ ﷺ اُسے بارور کریں
"مَا یَنطِقُ" کے تجھ پہ معارِف اگر کُھلیں ۔۔۔ باتیں جو ہیں نبی ﷺ کی، ترے دِل میں گھر کریں
مُشکل بھی چاہے طاعتِ محبوبِ حق ﷺ لگے ۔۔۔ سر معرکہ یہ اہلِ عقیدت مگر کریں
اُس سمت اِزدِحام ہو اہلِ بہشت کا ۔۔۔ روزِ نُشور جس طرف آقا ﷺ نظر کریں

محمودؔ پہنچے شہرِ پیمبر ﷺ میں تو، جُونہی
تیرے حروفِ اُنس و عقیدت اثر کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور ﷺ سے کیا قصرِ سُخَن کو اُستوار ۔۔۔ آ گئی جس سے مِرے جذبوں کی دُنیا میں بہار
مِدحت آقا و مولا ﷺ کو جو کر لے گا شعار ۔۔۔ اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ سے اُس کو ہو جائے گا پیار
درگزر کا، عفو کا، احسان کا ہو خواستگار ۔۔۔ جب کڑا وقت آ پڑے کوئی تو آقا ﷺ کو پُکار
لامکاں کے قصرِ پُر انوار میں اِک رات کو ۔۔۔ کر رہا تھا خُود خدائے پاک کِس کا انتظار
قُرب محبوب و مُحِبّ پاک میں کِتنا رہا ۔۔۔ سورۂ وَالنَّجم سے ہے بھید اُس کا آشکار
زندگی میں خوش نصیبی سے ملا ہر پل مجھے ۔۔۔ لُطف و اِکرام پیمبر ﷺ، اِلتفات کِردگار
میں نے محرابِ تہجّد میں جو پیشانی دَھری ۔۔۔ چہرۂ احساس پر بھی آ گیا طُرفہ نکھار
مُفتخر وِردِ درودِ پاکِ سرور ﷺ پر ہُوں مَیں ۔۔۔ اِس عبادت میں گُزرتے ہیں میرے لیل و نہار
غازی علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو میری عقیدت کا سلام! ۔۔۔ ہو گیا جو حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ پر نثار
پاؤں مَیں اِعزاز تدفینِ بقیعِ پاک کا ۔۔۔ عرضیاں جتنی ہیں میری، اُن کا ہے یہ اختصار

مِدحتِ سرکار ﷺ ہے محمودؔ جی، لا ریب و شک
موجبِ صد افتخار و باعِثِ عزّ و وَقار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا پہ یُوں کرم کِیا آقا حضور ﷺ نے ۔۔۔ ہر ظلم کالعدم کِیا آقا حضور ﷺ نے
آب و ہَوائے طیبہ کو تکریم بخش دی ۔۔۔ یثرب کو جب حرم کِیا آقا حضور ﷺ نے

جن کی معاشرت میں کوئی حیثیت نہ تھی
اُن کو بھی محترم کِیا آقا حضور ﷺ نے
رہنے دیا وہ لازمان و لامکاں پر
سایے کو یوں عدم کِیا آقا حضور ﷺ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہے رشتہ اپنے نبی ﷺ سے جو اُستوار
کیونکر نہ اُس پہ رازِ حقیقت ہو آشکار
گر چاہتے ہو دوستو! محشر میں تم وَقار
جاں حُرمتِ رسولِ جہاں ﷺ پر کرو نثار
میرے لیے یہ بات ہے توجیہِ افتخار
دیتے ہیں اِذنِ حاضری سرکار ﷺ بار بار
جس جس کا اِتّباعِ پیمبر ﷺ رَہا شعار
اُن میں ہو کاش احقرِ خلقُ الصّمد شمار
آقا حضور ﷺ جیسا جہاں میں نہیں کہیں
قُدرت کے ہاتھ نے کِیا تخلیق شاہکار
مِلتا ہے حمدِ رب میں مِرے رُوح کو سکُوں
مدّاحی حضور ﷺ میں پاتا ہے دِل قرار
محشر میں دَار و گیر کا خدشہ نہیں مجھے
ہو گا وہاں درود کا چاروں طرف حصار
محمودؔ عُذر خواہ ہمیشہ رَہا ہے یوں
مقبولِ بارگاہِ نُبوّت ہے اِعتذار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعمال نامہ پُر زِ خطا ہے تو کیا ہُوا
شافعِ نبی ﷺ ہیں، جُرم سِوا ہے تو کیا ہُوا
سُکھ کے لیے ہے عزمِ مدینہ کِیا ہُوا
دُکھ اِک سے اِک جہاں نے دِیا ہے تو کیا ہُوا
ناراض اپنے آقا و مولا ﷺ اگر نہیں
سارا زمانہ مجھ سے خفا ہے تو کیا ہُوا
باندھیں گے مصطفیٰ ﷺ جو بالآخر تری ہَوا
بگڑی ہوئی جو آج ہَوا ہے کیا ہُوا
ابرِ عطائے سرورِ کونین ﷺ آئے گا
رُوٹھی ہوئی جو ہم سے گھٹا ہے تو کیا ہُوا
تریاق اِس کا ذکرِ پیمبر ﷺ ہے بے گماں
زہرِ غمِ حیات پیا ہے تو کیا ہُوا
ٹوٹے گا یہ کرم سے پیمبر ﷺ کے عنقریب
چاروں طرف حصارِ بلا ہے تو کیا ہُوا
سرکار ﷺ کا کرم تو یقینی ہے دوستو!
اہلِ جہاں کا جور و جفا ہے تو کیا ہُوا

میزاں پہ آنے والے ہیں محمودؔ مصطفیٰ ﷺ
مُستوجبِ سزا تُو ہُوا ہے تو کیا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگانا چاہو جو میری گھڑی کا سُراغ
لگے گا عجز کے بل پر درود ہی کا سُراغ

اثر یہ صرف تھا شہرِ نبی ﷺ سے دُوری کا
لگا نگاہوں میں میری، اگر نمی کا سُراغ

حضور ﷺ آج نظر آ رہا ہے دُنیا کو
بنامِ امن، جہاں بھر میں اَبتری کا سُراغ

نبی ﷺ کی نعت کہے اور کرے تکبر بھی
لگا ہے اُنس کے پردے میں خودسری کا سُراغ

کہیں حضور ﷺ سے اُلفت، کہیں پہ دُوری ہے
کوئی لگائے تو کیسے کِسی کے جی کا سُراغ

حضور ﷺ! اِس کے سبب یہ جہاں میں رُسوا ہے
عمل میں مِلتا ہے مُسلم کے، کافری کا سُراغ

ہے نام دینِ پیمبر ﷺ کا قتلِ مُسلم میں
مِلا ہے نیکیوں کی تہ میں بھی بدی کا سُراغ

سبب جو ڈھونڈا جہاں بھر میں بے سکونی کا
مِلا ہے دینِ پیمبر ﷺ سے سرکشی کا سُراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا طیبہ نے جہاں بھر کے دیاروں کا نیاز
جانِب گُنبد خَضرا ہے بہاروں کا نیاز

اِس سعادت کے مقابل نہیں کوئی ٹھہرا
وقرِ ناعِت کو مِلا سارے وَقاروں کا نیاز

جانشینوں رضی اللہ عنہم کی عقیدت تو الگ تھی سب سے
چشمِ اَفلاک میں ہے آج بھی چاروں کا نیاز

حاضری شہرِ پیمبر ﷺ میں مری ایسی ہے
چار جانِب ہے محبّت کے حصاروں کا نیاز

چار جانِب یہی دیکھا گیا مقصورہ کے
ایک سیکنڈ میں مِلتا ہے ہزاروں کا نیاز

جاں نثاری میں نظر آیا زمانے بھر کو
نام لیواؤں کا، سرکار ﷺ کے یاروں کا نیاز

بِچھے جاتے تھے خوشی سے وہ قدُومِ شہ ﷺ میں
شب اِسرا میں یہ تھا چاند کا، تاروں کا نیاز

کاش محمودؔ ہو مقبول نبی ﷺ کے دَر پر
سینکڑوں ''نعت'' کے مخصوص شماروں کا نیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملا اِعزاز شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں باریابی کا
تو پا لو گے خریطہ حشر میں تم فتح یابی کا

عروج اُس کا شبِ معراج اِتنا تھا کہ سِدرہ تک
شرف جبریل علیہ السلام نے پایا نبی ﷺ کی ہم رکابی کا

بیاں سیرت کریں اور طاعتِ سرکار ﷺ اپنائیں
یہی ہے نقطۂ واحد ہماری کامیابی کا

اِنھیں زُہّاد کیوں آخر جہنّم سے ڈراتے ہیں
بھروسا ہے جنھیں سرکار ﷺ کی شفقت مآبی کا

نبی ﷺ ہم پہ کرم فرمائیں گے، منزل دِکھائیں گے
اگر اپنا لیں ہم بھی راستہ خود اِحتسابی کا

وہ جو چلنے لگے ہیں اِتّباعِ سرورِ کُل ﷺ میں
یقیں ہے اُن کو بخشش کی سَنَد کی دستیابی کا

یہی ہے شرط، مت کرنا درودِ پاک میں غفلت
یقیں رکھنا درِ سرکار ﷺ پر تم باریابی کا

تمام اَقطابؒ، سے، اغواثؒ سے، سارے زمانے سے
مقام و مرتبہ اعلیٰ ہے آقا ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ کا

وَعیدیں اِس پہ جو آئی ہیں، وہ ہیں محو یادوں سے
زمانہ آ گیا سرکار ﷺ! ایسا بے حجابی کا

ہم اَحکامِ رسولِ محترم ﷺ کو بُھولے بیٹھے ہیں
نتیجہ یہ نکلتا ہے مُقدّر کی خرابی کا

بُلاوا آئے تو محمودؔ کو دربارِ سرور ﷺ سے
سِوا اِس کے نہیں ہے کام کوئی بھی شتابی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر ہو نقشِ قُدُومِ حضور ﷺ پر، وَرنہ
ہزار اَڑچنیں ہیں آگہی کے رَستے میں

کرم بچائے نبی ﷺ کا تو لوگ بچتے ہیں
پہاڑ جھوٹ کے ہیں راستی کے رَستے میں

حضور ﷺ نفرتوں کی دُھوپ سے بچاتے ہیں
کہ ہے ہی چھاؤں گھنی آشتی کے رَستے میں

جو اِتّباع کرو تم حضور ﷺ کی، لوگو!
ہو بے توجُّہی کیوں بندگی کے رَستے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِیٔ رب کا ہے نشاں نعتِ پیمبر ﷺ
بہتر ہے، رکھو وِردِ زباں نعتِ پیمبر ﷺ

مملُو رہے دِل یادِ خُداوندِ جہاں میں
ہو لب پہ ہمہ وقت رَواں نعتِ پیمبر ﷺ

کہتا ہُوا، سُنتا یا سُناتا ہُوا پایا
ہر طفلک و ہر پیر و جواں نعتِ پیمبر ﷺ

ہے لازم و ملزُوم مِرے ذوق وَفا میں — ہوتی ہے جہاں حمد، وہاں نعتِ پیمبر ﷺ
کہتا ہُوں مَیں اللہ کو یُوں ناعِتِ اوّل — قُرآں میں کہے ربّ جہاں نعتِ پیمبر ﷺ
فِردوس بھی اُس شخص کا منہ دیکھ رہی ہے — جس شخص کے ہے نوکِ زباں نعتِ پیمبر ﷺ
خوش بخت ہے جس کو کہ مِلی ہے یہ سعادت — بدبخت پہ ہے بارِ گراں نعتِ پیمبر ﷺ
دَربارِ کرم بارِ رسولِ دو جہاں ﷺ ہے — پڑھتے ہیں فرشتے بھی جہاں نعتِ پیمبر ﷺ

پہنچوں سرِ میزاں مَیں سرِ حشر جو محمودؔ
فرمائیں مَلک مجھ کو کہ، ’’ہاں نعتِ پیمبر ﷺ‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ نے ویسے تو ہر اِک بات بتا دی — تفصیل ولیکن ’’فَتَدَلّٰی‘‘ کی چُھپا دی
خالق نے ہمیں نعتِ پیمبر ﷺ پہ لگایا — تحمید کی رَہ سرورِ عالَم ﷺ نے دِکھا دی
یہ تجربے نے اپنے، نکالا ہے نتیجہ — اِمداد کو پہنچے ہیں نبی ﷺ، جب بھی صَدا دی
آنکھوں نے کِسی کی جو کِیا غسلِ عقیدت — دَاد اُس کو پیمبر ﷺ نے بڑی چشم کُشا دی
خوش قسمتی اُس کی ہے کہ تدفین کی خاطر — قدموں کی طرف جس کو بھی آقا ﷺ نے جگہ دی
حیرت سے یہ زُہّاد نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے — جاں حشر کے دِن نعت سراؤں کی چُھڑا دی
اِک نعت ملائک نے سرِ حشر جو سُن لی — احقر کو سَنَد بخشِشِ عصیاں کی تھما دی
میں نے جو کِیا یاد اُنھیں ﷺ بیچ بھنور میں — کشتی مِری، آقا ﷺ نے کِنارے سے لگا دی

محمودؔ پیمبر ﷺ نے پئے ابرِ حضوری
مہجوریٔ طیبہ سے لگی آگ بجھا دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ خیر ﷺ کی احسن صفات کا رَستہ — ہے عِزّ و فخر و وَقارِ حیات کا رَستہ
بھٹکتے پھرتے تھے ہم ظلمتوں کے جنگل میں — دِکھایا آپ ﷺ نے ہم کو نَجات کا رَستہ
نبی ﷺ نے منزلِ توحیدِ رب جو دِکھلائی — تو چھوڑا بندوں نے لات و منات کا رَستہ

کمر جو باندھی پئے شہرِ سرورِ عالم ﷺ　　ہمیں مِلا ہی نہیں مُشکلات کا رَستہ
مقامِ اعلیٰ و افضل وہ پائیں جنّت میں　　کہیں جو عورتیں لیں اُمہات رضی اللہ عنہما کا رَستہ
صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ بھیجتے رہنا　　اِسی کو سمجھو قیامِ صلوٰۃ کا رَستہ
نہ چلنا ہٹ کے تم دینِ نبی ﷺ کے رَستے سے　　کہ وہ تو ہار کی منزل ہے، مات کا رَستہ
تمھیں رشیدؔ ہے ''محمودؔ'' نام یوں جائز
جو ڈھانے کے لیے لو سومنات کا رَستہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے روز مجھ سے مِرا جذبِ اندروں　　مصروف مَیں مدیحِ نبی ﷺ میں رَہا کروں
حاصِل نہ کیوں مجھے ہو طمانینت و سکُوں　　فضلِ خُدا سے اُمّتِ سرکار ﷺ میں جو ہُوں
فرزانگی کہو کہ اِسے تم کہو جنُوں　　ہر وقت سوچتا ہوں، مدینے کو چل پڑوں
ہو سربُلند دُنیا میں، پیشِ حضورِ پاک ﷺ　　رکھّو سرِ عزیز کو اپنے اگر نِگوں
سوچو تو دوستو، ذرا تم غور تو کرو　　جانِ نبی ﷺ کی کھائی قسم کبریا نے کیوں
ہم سے یہ کر رہا ہے تقاضا ہمارا دیں　　ہر روز دِل میں اُلفتِ سرکار ﷺ ہو فزُوں
مال و زَر، زمانہ کا، حُسنِ صبیح کا　　آقا ﷺ کے نام لیوا پہ کیا چل سکے فسوں
دُوری ضروری جن سے کہی ہے حضور ﷺ نے　　سوچا ہے، اِن رذائلِ اَخلاق سے بچوں
یہ اِقتضائے دینِ خُدا ہے رشیدؔ جی!
دیں حُرمتِ نبی ﷺ کے تحفظ میں لوگ خوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا حشر میں بھی نعت کہنے کی کوشش　　یہی تمنّا ہے میری، یہی مِری خواہش
جہانِ دُنیا پر یہ بھی کرم ہے آقا ﷺ کا　　چلی ہے دینِ پیمبر ﷺ سے حکمت و دانش
دکھائی دے گا لپکتا ہُوا اسے رضواں　　جو دیکھ پائے گا ابروئے شاہ ﷺ کی جُنبِش
قبولِ آقا و سرکار ﷺ کاش ہو یا رب!　　مدیحِ سرورِ کونین ﷺ میں مِری کاوِش

عمل جو حکمِ حبیبِ کُل ﷺ پہ کرے
رکھّے نہ بھائی کے بارے میں دِل میں تُو رنجش

اگر تو جھیلے گا دُکھ کوئی راہِ آقا ﷺ میں
تو پا سکے گا بہشتِ بریں میں آسائش

جو میرے دوست ہیں، کرتے ہیں پُوری وہ فوراً
میں جب بھی کرتا ہوں نعتِ نبی ﷺ کی فرمائش

لحد میں جو بھی نکیرین نے سوال کیے
درودِ پاک رہے گا جوابِ ہر پُرسش

بیادِ طیبہ گُہر آنکھ سے برآمد ہُوا
سحابِ رحمتِ سرکار ﷺ نے جو کی بارش

نبی ﷺ کی نعت اور غیرِ نبی کی مدّاحی
کِسی بھی سطح پہ ممکن نہیں یہ آمیزش

خلافِ اُمّتِ محبوب کبریا ﷺ ہر سمت
یہودیوں کی اور نصرانیوں کی ہے سازش

نگاہ حشر میں محمودؔ اُن ﷺ کی مجھ پہ پڑے
اِسی طریق سے ممکن ہے، ہو مِری بخشش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو سچ پہ مبنی اُمتی ہونے کا اِدّعا
تو طاعتِ حضور ﷺ کے سانچے میں ڈھلنا ہے

مَولُودِ آقا ﷺ پر جنھیں رَاس آئی خُرّمی
اَندوہ و رنج و غم سے اُنھیں بچ نکلنا ہے

تم دیکھ لینا حشر کے میداں میں، دوستو!
نخلِ نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کو پھلنا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناموں میں اعلیٰ، افضل و برتر نبی ﷺ کا نام
ہے مومنوں پہ لُطف کا خُوگر نبی ﷺ کا نام

فریاد رَس نبی ﷺ ہیں تو رَہبر نبی ﷺ کا نام
رکھنا ہے یوں بھی تو مجھے اَزبر نبی ﷺ کا نام

لے کر چلے گا جب کوئی لشکر نبی ﷺ کا نام
اِمداد گر رہے گا نہ کیونکر نبی ﷺ کا نام

اُمّت میں پیدا رب نے کِیا ہے حضور ﷺ کی
شکرِ خُدا ہے دِل میں، تو لب پر نبی ﷺ کا نام

کیوں کامیابی لے نہ قدم میرے، شوق سے
آغازِ کار کرتا ہوں لے کر نبی ﷺ کا نام

اُس پہ مُدام فضلِ خُدائے کریم ہو
رہتا ہے جس کے لب پہ بھی اکثر نبی ﷺ کا نام

اُن کو طرح طرح کے لقب دے کے بات کی
لیتا نہیں خطاب میں دَاور نبی ﷺ کا نام

دیکھوں گا جب مَیں قبر میں مُنکر نکیر کو — لوں گا خود اُن کی سمت کو بڑھ کر نبی ﷺ کا نام
دِل میں جگہ حجر نے دی پاؤں کو آپ ﷺ کے — مُٹّھی میں بند، لیتے تھے کنکر نبی ﷺ کا نام
’’کوثر‘‘ عطائے خالقِ عالم نبی ﷺ پہ ہے — منقوش یوں ہُوا سرِ کوثر نبی ﷺ کا نام
اُس کو پکڑ دھکڑ کا تو خدشہ رہے گا کیا — میزان کو چلے گا جو لے کر نبی ﷺ کا نام

محمودؔ لب پہ نعتِ پیمبر نبی ﷺ کا نام رہے مُدام
لکھّا ہُوا ہو سینے کے اندر نبی ﷺ کا نام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حِفظِ حُرمتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ کو چلے — چلے ہیں لوگ وہی زندگی کے رَستے پر
بڑھو بتائے ہُوئے رَاستے پہ آقا ﷺ کے — جو چلنا چاہتے ہو بہتری کے رَستے پر

فرشتہ موت کا محمودؔ کو مِلے، مالک!
حضورِ پاک ﷺ کے گھر کی گلی کے رَستے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مستقِل آسرا کا کیا کہنا — رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا کیا کہنا
شہرِ آقا ﷺ کو ’’زندہ آباد‘‘ کہنا — اُس کی آب و ہَوا کا کیا کہنا
فیض پائے ہر ایک شے جس سے — اُس غِنا، اُس سخا کا کیا کہنا
آمنا سامنا ہُوا رب سے — اِس حسیں وَاقعہ کا کیا کہنا
جو بنا ’’دو کماں‘‘ کے مِلنے سے — اُس حسیں دَائرہ کا کیا کہنا
جو مِلے نعت کے قصیدے پر — مصطفیٰ ﷺ کی رِدا کا کیا کہنا
مستفِید اِس سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہُوئے — آپ ﷺ کی اِقتدا کا کیا کہن
جس میں دیدِ رسول رحمت ﷺ ہو — ایسے روزِ جزا کا کیا کہنا

پیار بخشا رشیدؔ احمد کو
مصطفیٰ ﷺ کی عطا کا کیا کہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر آقا ﷺ رسا میرا نالہ ہُوا ... مَیں خطا وَالا، غُفران وَالا ہُوا
رُتبہ آقا ﷺ کا بالا سے بالا ہُوا ... مِلنا رب سے، اِسی کا حوالہ ہُوا
پھیلیں ہر سُو اُسی سے دَرخشانیاں ... وہ جو نُورِ نبی ﷺ سے اُجالا ہُوا
نعتِ آقا ﷺ کی صُورت میں ہدیہ مرا ... سانچے میں ہے عقیدت کے ڈھالا ہُوا
شہرِ سرور ﷺ کا سا قریہ جہاں میں نہیں ... سارا عالَم ہے اپنا کھنگالا ہُوا
میرے آقا کی چشمِ عطا پڑ گئی ... ریزہ ریزہ خطا کا ہمالہ ہُوا
مجھ کو سرکار ﷺ بُلواتے ہیں، اِس لیے ... ہے دیارِ نبی ﷺ دیکھا بھالا ہُوا

اُن ﷺ کا کھاتا ہُوں تو اُن کا گاتا بھی ہوں
میں ہُوں دربارِ آقا ﷺ کا پالا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد چل کر بقیعِ اَقدس کو ... تو پہنچ میری جاں، خُدا حافظ
میری حسرت بھی ساتھ لیتا جا ... طیبہ کے کارواں! خُدا حافظ
شہرِ سرکار ﷺ کے سِوا کوئی ... مَت سُنا دَاستاں، خُدا حافظ
خواب دیکھو بہشت کے تم لوگ ... ہم چلے طیبہ، ہاں، خُدا حافظ
ذکرِ غیرِ حضور ﷺ کو سُن کر ... بول اُٹھی زباں، خُدا حافظ
ہے یقیں ہم کو اُن ﷺ کی نُصرت پر ... جاؤ وہم و گماں! خُدا حافظ
ذکرِ سرور ﷺ سے دُور رہتے ہو ... الحفیظ، الاماں! خُدا حافظ
مجھ کو آقا نے پھر بُلایا ہے ... دَہر بھر کے زیاں! خُدا حافظ

وہ رہا روضہ تیرے آقا ﷺ کا
میری عمرِ رواں! خُدا حافظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ سرورِ کونین ﷺ ہے ایسا اچھّا ... رات اچھی ہے مدینے کی، سویرا اچھّا

گردِ مقصورہ کے ماحول کو پایا اچھّا — لپٹیں خوشبوؤں کی اور نُور کا ہالہ اچھّا

تھا پیمبر ﷺ سے محبّت کا حوالہ اچھّا — پَٹ گیا اپنا بھی رِضواں سے سودا اچھّا

مُتبع جتنا ہے سرکارِ جہاں ﷺ کا اچھّا — کوئی دُنیا میں نظر آتا ہے اِتنا اچھّا

کُوئے آقا ﷺ میں پہنچ کر رَہا منگتا اچھّا؟ — لوگ کہتے ہیں اِسے دیکھ کے، اچھّا اچھّا

رب نے قرآن میں تفصیل نہیں دی اِس کی — رازِ معراجِ پیمبر ﷺ کا تھا اِخفا اچھّا

ہیچ سب رشتے جہاں کے ہیں، وہ جیسے بھی ہیں — میرا ہر مادِحِ سرکار ﷺ سے ناتا اچھّا

مدحِ سرکار ﷺ جو ہے آج وَظیفہ اپنا — حال اچھّا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا اچھّا

جانا دُنیا نے کہ محمودؔ لگا ہے رب کو
میرا دربارِ پیمبر ﷺ کو ہُمکنا اچھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بخت دَرِ سرورِ عالم ﷺ پہ کھڑے ہیں — لگتا ہے قدم لاٹھ کی صُورت میں گڑے ہیں

عملوں کے پُلندے میں جرائم تو بڑے ہیں — زنبیل میں پر نعت کے کچھ شعر پڑے ہیں

پہنے ہے دُلہن فکر کی جو نعت کا زیور — یہ ایسا جڑاؤ ہے کہ سو لعل جڑے ہیں

آقا ﷺ سے گزارش ہے کہ دیں اِذنِ حضوری — مہجوریٔ طیبہ کے تو لمحات کڑے ہیں

سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں اُس سے نِکالا — ہم لوگ کبھی جب کِسی مُشکل میں پڑے ہیں

پاسنگ نہیں لُطفِ پیمبر ﷺ کے ولیکن — گو اپنی خطائیں ہیں بڑی، جُرم بڑے ہیں

بدبختوں نے آقا ﷺ کو بشر اپنا سا سمجھا — مَوقفِ تو غَلط تر ہے مگر اِس پہ اَڑے ہیں

سرور ﷺ نے تو سب لوگوں کو یک جان کیا تھا — اب آپ ﷺ کی اُمّت ہے کہ سو اِس میں دھڑے ہیں

ممکن ہی کہاں تھا کہ کوئی آپ ﷺ سا آتا — ''سرکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''

دِل جن کے نہیں اُلفتِ سرکار ﷺ کے حامِل
محمودؔ تو ایسوں سے بہرحال لڑے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا کہ تقدیر دَرخشاں ہو بنی آدم کی — لائے سرکارِ بہیں جاہ ﷺ نظامِ خالق
ایک مفہوم نکلتا ہے یہ "مَا یَنطِقُ" سے — ہر حدیث آپ ﷺ کی ہے شرحِ کلامِ خالق
وہ مُحِب اُن کا رہا، یہ رہے بندے اُس کے — مقام آقا ﷺ کا ہے، وہ ہے مقامِ خالق
یادِ سرکار ﷺ سے جن لوگوں کے دِل تھے مملُو — اُن کی قسمت میں رہا لُطفِ مُدام خالق

عرش پہ سرورِ کونین ﷺ کی مہمانی کا
پہنچا جبریل علیہ السلام سے آقا ﷺ کو سلامِ خالق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَر پر جو نبی ﷺ کے ہیں کھڑے، سب سے بڑے ہیں — جن کے ہیں یہاں پاؤں گڑے، سب سے بڑے ہیں
جذباتِ محبّت پئے مدّاحیٔ سرور ﷺ — جو تارِ سُخن میں ہیں جڑے، سب سے بڑے ہیں
حضّار تو یوں سارے ہی پا لیتے ہیں وَقعت — پر عتبۂ سرور ﷺ پہ پڑے سب سے بڑے ہیں
بُوبکر بھی، فاروق بھی، عثمان بھی، علی رضی اللہ عنہم بھی — اَصحابِ پیمبر ﷺ میں بڑے، سب سے بڑے ہیں
اصحاب رضی اللہ عنہم جو بدر اور حنین اور اُحد میں — آقا ﷺ کی معیّت میں لڑے، سب سے بڑے ہیں
ہے آخری جن میں سے کہ بارے میں نبی ﷺ کے — وہ تین سوالات کڑے، سب سے بڑے ہیں
اِس میں نہیں گنجائشِ شک، بعد خُدا کے — "سرکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں"

محمودؔ پیمبر ﷺ کی ہدایات پہ چل کر
حق بات پہ جو لوگ اَڑے، سب سے بڑے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرَا میں جو سرکارِ دو عالم ﷺ پہ کُھلے تھے — اَسرار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
یوں تو ہیں سب اَصحابِ نبی ﷺ صاحب رُتبہ — پر، چار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
"اللہ کی تلوار" کہا جن کو نبی ﷺ نے — سالار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
آقائے دو عالَم ﷺ کا رہا جن سے تعلّق — آثار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
کِھلتے ہیں جو اُردو میں پئے نعتِ پیمبر ﷺ — گُلزار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں

سرگرمی جو آقا ﷺ کی اَطاعت میں نہیں ہے — آزار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
صَہیُونی جو ہیں اُمّتِ آقا ﷺ کے مخالِف — عیّار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں
محمودؔ نہیں اِس سے کوئی دُوسری رائے
''سرکار بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھولوں سے لدے، خُلد کی جانب وہ چلے ہیں — چہرے وہ کہ جو گردِ مدینہ سے اَٹے ہوئے
ہیں نعت نگاروں کی زبانوں پہ ترانے — یہ نخلِ عقیدت کے ہیں اور خوب پھلے ہیں
محسوس کِیا ہے کہ جلَو میں ہیں ملائک — ہم جب بھی سُوئے طیبۂ سرکار ﷺ چلے ہیں
برکت ہے یہ سب گُنبدِ اَخضر کی، عزیزو! — جنّت کی سڑک پر جو اِشارے ہیں، ہرے ہیں
زحمت کی تمازت سے بچاؤ ہے یقینی — رحمت کے، سروں پر ہیں جو سایے، وہ گھنے ہیں
تھا بند سراپردۂ جلوت جو اَزل سے — معراج کی شب اُس کے سبھی پردے ہٹے ہیں
یہ صُفّہ، یہ قدمین ہیں، یہ گُنبدِ خَضرا — اَبد قلب کے صفحے پہ یہ سب نقشے جمے ہیں
آقا ﷺ کی اطاعت جو نہ کی، ہم ہُوئے رُسوا — تعزیر کے کوڑے تو یہیں پڑنے لگے ہیں
مت دیکھ لُبھاتی ہے یہ دُنیا تجھے کیسے — یہ سوچ کہ سرکار ﷺ تجھے دیکھ رہے ہیں
محمودؔ نہیں اُن سا کوئی صاحبِ ثروت
وہ لوگ جو سرکار ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ آقا ﷺ سے لب شناسا مِرے — مدح کیونکر کروں مَیں کِسی اور کی
اُن میں محفوظ ہیں نقشِ پائے نبی ﷺ — بات غارِ حرا کی ہو یا ثور کی
آہیں پاتالِ دِل سے نکلتی ہیں کیوں — ہجرِ طیبہ میں ہے بات یہ غور کی
پڑھ کے تاریخِ اَدوار کو دیکھ لو — ہے کوئی مِثل سرکار ﷺ کے دَور کی

یا نبی ﷺ! دیکھ مِرے مُلک میں
حکمرانی ستم کی ہے اور جَور کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برائے اہلِ دیں طیبہ کی ہے بادِ صبا مُژدہ
کوئی اِس سے زیادہ ہو بھی سکتا ہے بھلا مُژدہ؟

صِحت اور خُلد کی لائی پیمبر ﷺ کی رِدا مُژدہ
جو تھا مدّاحِؔ سرکارِ وَالا ﷺ کا صلہ مُژدہ

مِلا خُلدِ بریں کا مصطفیٰ ﷺ سے جانفزا مُژدہ
جو پاتے آپ ﷺ سے ہیں سارے اَربابِ وَفا مُژدہ

محبّت کی نظر سے دیکھنے وَالے مُحِبّوں کو
سُناتا ہے زبانِ حال سے گُنبد ہَرا مُژدہ

جو "مَن اللہ" کہ کر، کر دِیا ممنون ہم سب کو
مسلمانوں کی خاطِر ہے ظہورِ مصطفیٰ ﷺ مُژدہ

مُبَشِّرؔ اور نَذِیرؔ اللہ نے محبوب ﷺ کو کہ کر
ڈرایا ہم کو دوزخ سے، سُنایا خُلد کا مُژدہ

مرا محسِن ہے ہاتِف، جو یہ خوشخبری سُنائے گا
ہے میرے واسطے شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا مُژدہ

کوئی کِردارِ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ و عامر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھے
جنھیں تھا حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا حوصلہ مُژدہ

مجھے محمودؔ قعرِ معصیت کا خوف کیسے ہو
کہ میرے وَاسطے سرکار ﷺ کا ہے آسرا مُژدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نظر کو دُنیا جہاں دُوربیں کہے
وہ بندہ مصطفیٰ ﷺ کو شہِ مُرسلیں کہے

زائر جو پہنچے شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
ہر ذرّے کو وَہاں کے، بہشتِ بریں کہے

اُس کی ہوں قبر و حشر کی آسان منزلیں
انسان "یا نبی ﷺ" جو دمِ وَاپسیں کہے

سیکھا جنھوں نے دین نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے
اِسلام کی زبان اُنھیں تابعیں کہے

کافر بھی ہو تو سیرتِ احسن کو دیکھ کر
صادِق نبی ﷺ کو سمجھے، نبی ﷺ کو اَمیں کہے

تیری زبان کو قُدسیانِ عرش دَاد دیں
دَستارِ قُبّہ کو جو تو حُسنِ زمیں کہے

کفّار سے کِیا جو نبی ﷺ نے مُعاہَدہ
وہ عہد ہے کہ رب جسے فتحِ مُبیں کہے

اُونچا جو مجھ سے ہونا ہے، چُومو دَرِ نبی ﷺ
اہلِ وِلا کے کان میں چرخِ بریں کہے

دُنیا میں کوئی بھی نہیں سرکار ﷺ کے سِوا ''ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے''

قربِ نبی ﷺ و رب کرے محمودؔ کیا بیاں
قُرآن دو کماں سے بھی جن کو قریں کہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے دُنیا پہ ربِّ عوالَم کا احساں یہاں مصطفیٰ ﷺ کا وُرودِ مُقدّس
وہ قوسوں کا آپس میں نزدیک ہونا ہے رازِ دروُں کا کشُورِ مُقدّس
ہر اِک دیکھ لے، عیر سے ثور تک ہیں نبی ﷺ کے حرم کی حدودِ مُقدّس
خُدا کی عنایات کا رُخ اُدھر ہے جدھر ہے نبی ﷺ کا وجودِ مُقدّس

جُونہی نام لیں یا سُنیں مصطفیٰ ﷺ کا
زباں پر ہو جاری درودِ مُقدّس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے، حُسنِ معنوی جس کو حسیں کہے یہ شہر ہے کہ سب کا جی جس کو حسیں کہے
دِل کی زبان میں تم جونہی ''صَلِّ عَلٰی'' پڑھو لمحہ وہی ہے، زندگی جس کو حسیں کہے
پوچھو صحابہ رضی اللہ عنہم سے، وہ کیا حسنِ نبی ﷺ نہیں آنکھوں کا کیا ہے، قلب بھی جس کو حسیں کہے
ظاہر سیاہ فام تھا، باطِن تھا نُور زا وہ تھا بلال رضی اللہ عنہ دِلکشی جس کو حسیں کہے
ذکرِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ کی رِفعتیں یہ ہے خیال، آگہی جس کو حسیں کہے
ہے حُسنِ وہ کہ جس کی ثنا خود خُدا کرے وہ حُسن کیا ہے، آدمی جس کو حسیں کہے
قُرآں نے جن کی جاں کی قسم کھائی، ہیں وہی ''ایسے حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے''

محمودؔ پڑھ درود پیمبر ﷺ پہ، اور پھر
وہ بات کر کہ رَاستی جس کو حسیں کہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمیّدِ لُطف سرورِ کونین ﷺ میں رہے جو شخص راہِ دین خُدا میں سِتم سہے

دریائے اُنس و حُبِ پیمبر ﷺ میں جو بہے — وہ شخص بحرِ مغفرت میں سیدھا جا رہے
وہ سرنوشتِ نامۂ اعمال ہو گئے — آنکھوں سے اَشک ہجرِ مدینہ میں جو بہے
جس کو نویدِ مدینہ سُنائی دے — حُلقوم سے اُسی کے، برآمد ہوں قہقہے
ذکر حبیبِ خالقِ کونین ﷺ دوستو! — گاہے لبوں پہ ہو تو ہو قرطاس پر گہے
سُنتے ہیں سارے اہلِ تولّا شبانہ روز — نعتوں میں عندلیبِ مدینہ کے چہچہے
دُنیا میں مصطفیٰ ﷺ کے سِوا کب ہُوا — ''ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے''

محمودؔ راہِ راست یہی ہے کہ بعدِ حمد
بندہ کہے تو نعتِ رسولِ خُدا ﷺ کہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَندوہ و اِبتلا و غم و رنج سب ٹلے — ایسے جلے عقیدتِ سرکار ﷺ کے دیے
توفیق دے خُدائے جہاں جب کبھی اُسے — بندہ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کو چلے
بتلا رہی ہیں آیتیں ''وَالنَّجم'' کی ہمیں — ہیں رِفعتیں، قُدُومِ شہِ انبیاء ﷺ تلے
قُبّہ نبی ﷺ کا آنکھ کی پُتلی پہ نقش ہے — میں دیکھتا ہوں خوابِ خوش ہر شب ہرے ہرے
جب پاک ذات لے کے گئی خود حضور ﷺ کو — پہنچے حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ عرش سے پرے
ذکرِ نبی ﷺ کا مرتبہ رب نے بڑھا دیا — ممکن نہیں کہ شانِ پیمبر ﷺ کبھی گھٹے
طاعت حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی تھی لازمی — اِس سے ہٹے تو قعرِ مذلّت میں گر پڑے
عِرفانِ بندگی کی نہایت یہی تو ہے — بندہ ہے وہ جو حکمِ نبی ﷺ پر عمل کرے

محمودؔ اپنی اپنی پڑی ہے ہر ایک کو
یوں ہو گئے ہیں اُمّتِ سرکار ﷺ میں دھڑے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر سے جن کی رَہا طیبہ کا پتا رُوپوش — رہے گا اُن سے تو ہر ہالہ نُور کا رُوپوش
تھی رُونمائی تو اِک رات مصطفیٰ ﷺ کے لیے — رہی ہے لوگوں سے تو ذاتِ کبریا رُوپوش

رکھّی ہے لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے غنا پہ نظر — نگاہوں سے رہا آقا ﷺ کا بوریا رُوپوش
تلاشِ سایۂ قدِ حضور ﷺ ہے بے سُود — اِسے تو رب نے جہاں بھر سے کر دیا رُوپوش
نہ اتّباع ہے اُن ﷺ کی، نہ حکم کی تعمیل — عمل سے ہو گیا ہے شیوۂ وفا رُوپوش
تلاشِ رِفعت ذکرِ رسولِ اعظم ﷺ میں — جو عنقا ہو گیا ہے فہم تو ذکا رُوپوش
جو دو کمانوں کی قُربت سے لامکاں میں بنا — رکھّا گیا ہے سبھی سے وہ دائرہ رُوپوش
نظر اُٹھانا جو سُوئے مُواجہہ چاہی — تو مجھ سے ہو گیا فی الفور حوصلہ رُوپوش
زبانِ اشک ہی محمودؔ ہو گی عرض کناں
رہے گا لب سے تو طیبہ میں مُدعا رُوپوش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نبی ﷺ کے شہر کا شہری ہُوا — لازماً جنّت کا وہ باسی ہُوا
ہو نہ توقیر پیمبر ﷺ میں کمی — عرشِ رب سے حکم یہ جاری ہُوا
آنا تھا دُنیا میں اُن ﷺ کو، اِس لیے — اشرفُ المخلوق ہر خاکی ہُوا
وہ نگاہِ کبریا میں آ گیا — جو درودِ پاک کا عادی ہُوا
آئی جس کے لب پہ مدحِ مصطفیٰ ﷺ — وہ جو تھا گمنام، یوں نامی ہُوا
اُمّتِ سرکار ہر دو کون ﷺ کا — مُحسن علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سا غازی ہُوا
مجھ کو آقا ﷺ کا سہارا مِل گیا — کثرتِ عصیاں سے جب ڈھیری ہُوا
نُصرتِ آقا ﷺ کی دولت مِل گئی — کیسۂ اعمال جب خالی ہُوا
روح اِس کی قُربِ سرور ﷺ پا گئی — جو بقیعِ پاک میں مٹّی ہُوا
دُور کرنے کے لیے آلام کو — اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ کافی ہُوا
کی مدد جس کی رسولِ پاک ﷺ نے — اُس کا رب بھی ناصر و حامی ہُوا
اِس میں جب نکلی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ — روشن و تاباں مرا ماضی ہُوا
جانشیں وہ تھا کہ جو سرکار ﷺ کا — غار و قبر و حشر کا ساتھی ہُوا

اِس کی منزل اور رَستہ ہے جُدا　　نعت گو دُنیا سے مُستغنی ہُوا

سامنے محمودؔ جنّت آ گئی

راہِ مِدحت کا جو مَیں راہی ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۵۵واں مجموعۂ نعت

لِقائے نعت

۵۳ نعتیں اور ۶۴ فردیات

سنِ اشاعت: ۲۰۱۱ء

صفحات: ۸۸

انتساب

حرمِ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بابِ بلال رضی اللہ عنہ کے نام

جن کی خنک تابیاں شاعر کی روح وجاں میں بسی رہتی ہیں

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

تقلیدِ رب میں صبح و مَسا لے درود کو — اور روح و جان و دِل میں بسا لے درود کو
قلب اِس کا ہو گا نُورِ نبُوّت سے سرفراز — ہونٹوں کے وَاسطے جو منا لے درود کو
آئے گا حضرِ رحمتِ رحمان میں وہی — وہ جو وظیفہ اپنا بنا لے درود کو
پائے گا جاں میں وُفُرِ طمانینت و سکُوں — جو خوش نصیب دِل سے لگا لے درود کو
پہلے تُو اسمِ ربِّ دو عالَم لے اور پھر — لب ہائے تر پہ اپنے سجا لے درود کو
طیبہ میں حاضری کو جو ہو عازِمِ سفر — ہمراہ تُو برائے عطا لے درود کو
کیا سامنا لحَد میں سوالات کا اِسے — پہلے نکیروں کو جو سُنا لے درود کو

محمودؔ چاہے تُو جو توجّہ حضور ﷺ کی
گِنتی میں روز تھوڑا بڑھا لے درود کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہُوئے نعتوں کو تماشا نہ کِیا کر — سرکار ﷺ کی اُلفت کو تو رُسوا نہ کِیا کر
اے دوست! کبھی خواہشِ دُنیا نہ کِیا کر — تو بندۂ آقا ﷺ ہے تو ایسا نہ کِیا کر
خوشنودئ سرکارِ مدینہ ﷺ ہو مُقدّم — تو اور کِسی شے کی تمنّا نہ کِیا کر
تحمیدِ خُدا نعتِ پیمبر ﷺ کے علاوہ — قِرطاس پہ کچھ اور تُو اِملا نہ کِیا کر
کافی ہے کہ ہے "صَلِّ علٰی" تیرے لبوں پر — حال ایسا رکھّا کر، غمِ فردا نہ کِیا کر
ہو یاد اگر تجھ کو پیمبر ﷺ کی ہدایت — خالق کی عبادت میں تو سودا نہ کِیا کر
رکھ طیبۂ سرکار ﷺ میں گردن کو جھکائے — پہنچے جو وہاں، سر کو تو اُونچا نہ کِیا کر

محمودؔ مِلا تجھ کو جو سرکار ﷺ کے دَر سے
رکھ دِل میں اُسے، رَاز کو اَفشا نہ کِیا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو ہے ذکرِ پیمبر ﷺ میں شاد شام و سحر — وہ خوش نصیب رہا بامُراد شام و سحر
خُدا کا مدحِ نبی ﷺ پر ہے صاد شام و سحر — مِلی فرشتوں سے احقر کو دَاد شام و سحر

کرم نبی ﷺ کا ہے مجھ پر زیاد شام و سحر
ہے میرے ساتھ یہی اِعتقاد شام و سحر

قریب رب ہُوا، جس شخص کو نصیب رہی
حبیبِ خالق عالم ﷺ کی یاد شام و سحر

خوشی بھی یادِ رسولِ خُدا ﷺ میں تھی وَافر
خُدا کا لُطف ہُوا مستزاد شام و سحر

وہ کیا ہیں بندے جو نعتِ نبی ﷺ میں رَکھتے ہیں
نظر کے سامنے اپنا مفاد شام و سحر

اطاعت اُن کی نہیں، صِرف نام لیتے ہیں
طبیعتوں میں ہے کیسا تضاد شام و سحر

حضور ﷺ! دیکھ لیں، کرتے ہیں نام کے مُسلم
گلی محلّوں میں کیسا ''جہاد'' شام و سحر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ اطاعتِ سرکار ﷺ کا جو ہے راہی
وہ جیت لے گا حسابِ نُشُور کی بازی

زمینِ طیبہ ہمیشہ نگاہ سے چُومی
یہی ہے حال بھی میرا، یہی رَہا ماضی

ہُوئے جو اشک پیمبر ﷺ کے ذکر پر جاری
ہیں نکلے بحرِ عقیدت سے اُنس کے موتی

نبی ﷺ کے دَر پہ جو پہنچے تو کیسی محرومی
وہاں پہ خواہشیں ساری نہ کیسے ہوں پُوری

زبانِ دِل کا جو تھا اسمِ مصطفیٰ ﷺ ساتھی
کِسی بھی کام میں مجھ کو ہُوئی نہ مایوسی

ہے اِس کی ڈور تو سانسوں کے ساتھ بندھی
نہیں ہے اُلفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ وقتی

جو کِیسہ لے کے چلا تھا میں طیبہ کو خالی
پلٹ کے آیا تو اِس میں جہاں کی دولت تھی

دُعا یہی ہے، تمنّا یہی ہے، عرض یہی
کہ آئے شہرِ پیمبر ﷺ میں آخری ہچکی

جو میرے متنِ خلُوص و وَفا کی ہے سُرخی
اِسی میں حُبّ حبیبِ کریم ﷺ ہے سچّی

پکڑ کے رکھیں جو مُسلم غفُور کی رَسّی
نبی ﷺ کے حکم سے پائیں جہان کی شاہی

نبی ﷺ کے شہر کو میرے خیال کا پنچھی
اُڑا ہے جب بھی تو اِس کی اُڑان ہے اصلی

بھنور کے بیچ جو تھی ڈوبنے ہی کو کشتی
درودِ پاک نبی ﷺ سے رشیدؔ پار لگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ میں گزرے تو مناسب تر ہے — زندگی کٹنے کو تو دوستو! کٹ جائے گی
نعت پڑھ کر تُو اگر راہِ مدینہ لے گا — جو بھی اڑچن یا صعوبت ہے، وہ ہٹ جائے گی
حملہ ناموسِ نبی ﷺ پر جو کرے گا کوئی
سامنے اُس کے، یہ غیرت ہے جو ڈٹ جائے گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں لِمِ مذہبِ ایقان کو پانے والے — قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانے والے
ذکرِ آقا ﷺ کا تو کرتے ہیں زبانِ دِل سے — راز اُلفت کا زمانے سے چُھپانے والے
اُمّتی ہونے کا حق صِرف ادا کرتے ہیں — اُن ﷺ کے اَحکام کو روحوں میں بسانے والے
اُن کو بھی عَفو کے اَحکام نے سائے میں لیا — جتنے کافِر تھے پیمبر ﷺ کو ستانے والے
میرے سرکار ﷺ اُخوّت کی خُنک تابی سے — آگ نفرت کی جہاں سے ہیں بُجھانے والے
اہلِ اُلفت کو ہیں اصحاب رضی اللہ عنہم رسولِ اکرم ﷺ — اُنسِ سرکار ﷺ کے اَسباق پڑھانے والے
قُربِ سرکار ﷺ کے اعزاز کو پا لیتے ہیں — جاں کو ناموسِ پیمبر ﷺ پہ لُٹانے والے
ہوں گے اِمداد کُناں حشر میں ہم جیسوں کے — غم و آلام میں روتوں کے ہنسانے والے
نعتیں کہنے سے تو محمودؔ نہ باز آئیں گے
جو بھی کہتے ہیں، کہے جائیں زمانے والے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گوشِ دِل سے جو پیمبر ﷺ کا کہا سُنتا ہے — عرض اُس شخص کی رحمان سَدا سُنتا ہے
معصیت کار کو مِلتی ہے نویدِ بخشش — دِل کے کانوں سے وہ جب "صَلِّ عَلٰی" سُنتا ہے
جِس سماعت کی اگر ہو بھی تو بے سُود سمجھ — نعت سُنتا نہیں جو بندہ، وہ کیا سُنتا ہے
اُس کے سینے میں اُترتی ہے سکینت وَافِر — جو پیمبر ﷺ کا کوئی حرفِ ثنا سُنتا ہے
اُس کو لے لیتی ہے گھیرے میں عطائے خالق — وہ جو کہتا ہے کوئی نعتِ نبی ﷺ یا سُنتا ہے
اس کو رِضوان کی آتی ہے صدائے پیہم — کان جو ذکرِ نبی ﷺ صبح و مسا سُنتا ہے

آ پہنچتے ہیں نبی ﷺ اُس کی مدد کو آخر — خاطی گو حشر میں پہلے تو سزا سُنتا ہے
میرے آقا ﷺ کے سِوا، ربِّ پیمبر ﷺ کے سوا — اور بے کس کی کوئی آہ و بُکا سُنتا ہے؟
بارہا مَیں نے یہ محسوس کِیا ہے محمودؔ
میں جو طیبہ میں کہوں، میرا خُدا سُنتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی سرورِ کون و مکاں ﷺ کا رَستہ لے — اُسی کو ربِ کریم و رحیم اپنا لے
جو چاہے جنّتِ ماویٰ، رہِ مدینہ لے — نبی ﷺ کے قُبّہ کے سائے میں آ کے سَستا لے
جو چاہے تو کہ جہاں کی مسرّتیں پا لے — تو جھولی عَتبَۂ آقا ﷺ پہ جا کے پھیلا لے
عطا و لُطفِ الٰہی کا جو سہارا لے — چلے وہ گھر سے تو شہرِ نبی ﷺ کا جادہ لے
درودِ پاک ہی محبوبِ ربِّ اکرم ﷺ کا — غم و اَلم کو مُداوا کے واسطے لے
اُسی کا نام سر حشر و نُشر گونجے گا — جو نغمے دُنیا میں نعتِ حضور ﷺ کے گا لے
جو وِردِ اِسمِ رسولِ کریم ﷺ اپنائے — اُسی کا نام پسِ مَرگ بھی زمانہ لے
اُسے نصیب محبت خُدائے پاک کی ہو — قدم جو سرورِ کون و مکاں ﷺ کے بندہ لے
نظر میں رکھّے گا داروغۂ بہشت اُسے — ریاض جنّتِ آقا ﷺ کا جو نظّارہ لے
شمار میری بھی بختوں کا کیا ہو رشیدؔ
نبی ﷺ ہیں میرے مُقدّر کے آپ رَکھوالے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھے تھے قدم بیتِ الٰہی کی طرف جب — دِل دھڑکا تھا سرکارِ ﷺ کے مسکن کے لیے بھی
اَفکار جو تھے اسمِ پیمبر ﷺ سے دَرخشاں — تھا باعثِ تسکیں یہ مِرے من کے لیے بھی
آئینِ پیمبر ﷺ میں عیاں رَاہ نُمائی — جو بزم کی خاطِر ہے، وہی رن کے لیے بھی
''دُنیا میں بھی اچھائی کی اُمیّد ہے اُن ﷺ سے — ہُوں عرض کُناں طیبہ میں مدفن کے لیے بھی

تھے بخششِ اُمّت کے تمنّائی تو محمودؔ
سرکار ﷺ کرم کوش تھے دشمن کے لیے بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤثر اِک نظر محبوبِ حق ﷺ کی اِس قدر ٹھہری
جو دُنیائے خطا میری تھی، وہ زیر و زبر ٹھہری

چکا چَوند اپنے دِل کو تو نہیں بھائی دو عالَم کی
مِری آنکھوں میں شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی رہگزر ٹھہری

جواہر لُطف و اِکرامِ رسولُ اللہ ﷺ کے پائے
مِری مہجورِ طیبہ آنکھ جو تھی، پُر گُہر ٹھہری

میں آنا چاہتا تھا شہرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ میں
گزارشِ مختصر تر تھی، ولیکن معتبر ٹھہری

حقیقت کُھل گئی سارے جہاں والوں پہ آخر میں
کہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں بات ہر اِک پُر اثر ٹھہری

مِرے دِل میں سکونِ جاوِداں نے اپنی جا پائی
نظر میری جونہی اُس گُنبدِ پُر نُور پر ٹھہری

خُدا خلوت میں اپنی، مصطفیٰ ﷺ کا منتظرِ ٹھہرا
شبِ اِسرا نبی ﷺ کی ذات تھی، جو منتظر ٹھہری

جونہی خالی نظر آئی ہے ذکرِ سرورِ دیں ﷺ سے
جو کُٹیا دِل کی تھی، وہ چند لمحوں میں کھنڈر ٹھہری

جو چاہو تو حقیقت پوچھ لو زُوّارِ طیبہ سے
نہیں ہے رات کیا اس جا کی صد رشکِ سحر ٹھہری

میں پیراکِ سجُودِ خرمّی مانا گیا آخر
مسرّت زا مِرے دِل کو بُلاوے کی خبر ٹھہری

کہا محمودؔ سے ہاتف نے حالِ حشر میں اِتنا
کہ اِس جا شاعری نعتِ نبی ﷺ کی با ہُنر ٹھہری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے حروفِ مدحِ پیمبر ﷺ لکھے ہُوئے
اصلاً ہیں میرے قلب کے اندر لکھے ہُوئے

اللہ جانتا ہے کہ ہیں میرے ہاتھ سے
نعتِ حضور ﷺ میں کئی دَفتر لکھے ہُوئے

تعریفِ مصطفیٰ ﷺ میں جو اللہ نے کہے
فقرے وہ سارے ہیں میرے دِل پر لکھے ہُوئے

اب تو مجھے حضور ﷺ کے گھر جانا آ گیا
قسمت میں میری پہلے تھے چکّر لکھے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت سرورِ کونین ﷺ کی رَگ رَگ میں جاری ہے
یہ میری نعت گوئی اِک طرح بے اختیاری ہے

خزانوں کے ہیں مالک، اِس پہ ذوقِ اِنکساری ہے
کہ جتنا فقر ہے سرکار ﷺ کا، خُود اختیاری ہے

تری مہجوریٔ طیبہ میں جتنی بے قراری ہے
سمجھ اِس سے حقیقت یہ کہ اب تیری ہی باری ہے

وہ جو مقصد سے علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جان اپنی ہاری ہے
جہانِ کفر و ظلمت پر اِسی کا خوف طاری ہے

تحفُّظ حُرمتِ سرکار ﷺ کا دیں کی ضرورت ہے
نہیں مُسلِم، جنھیں اِس باب میں جان پیاری ہے

عطا اعزاز ہو اُمّت کو آقا ﷺ! سرفرازی کا
دُعا ہے، اِلتجا ہے آپ ﷺ سے، مِنّت ہے، زَاری ہے

خُدا نے فرض توقیرِ نبی ﷺ فرمائی ہم سب پر
کمی جو اُن ﷺ کی عزّت میں کرے، وہ شخص ناری ہے

رسولِ پاک ﷺ نے تعلیم دی ہے جن فضائل کی
تحمُّل اور اخوّت ہے تو پیار اور بُردباری ہے

جو تھے اَسرار قُربِ خالق و محبوبِ خالق ﷺ کے
نہ کھولے نجم و اِسرا نے، کچھ ایسی رازداری ہے

نہ کیوں چشمِ کرم سرکار ﷺ کی ہوتی مِری جانب
قیامت میں مِرے ہمراہ میری شرمساری ہے

اِدھر آقا ﷺ کی خواہش پر ہے میرا منتظر رِضواں
اگرچہ اُس طرف میزان پر عصیاں شماری ہے

نبی ﷺ ہر اُمّتی کی مغفرت کے ہیں تمنّائی
ہر اِک بندے کی خاطر مصطفیٰ ﷺ کی غمگساری ہے

مسلمانوں کے قاتل وہ ہیں جو ہیں نام کے مُسلِم
حضور ﷺ! اب تو ہر اِک جا پر یہی تخریب کاری ہے

خُدارا! اِس سے چھٹکارا ہمیں دِلوایئے آقا ﷺ!
گُنہ کا بوجھ کاندھوں پر لیا ہے جو، وہ بھاری ہے

جُونہی پکڑا گیا محمودؔ، اُسے جانا ہے جنّت میں
یہ تنعیتِ رسولِ محترم ﷺ کا اِشتہاری ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو توصیفِ شہنشاہِ عرب ﷺ کرتے ہیں
صبح کرتے ہیں اِسی کام میں شب کرتے ہیں

ہیں رؤف و رحیم آقا و مولا ﷺ اپنے
ہم تو جو چاہتے ہیں، اُن ﷺ سے طلب کرتے ہیں

جو بڑھا لیتے ہیں کچھ "صَلِّ عَلٰی" کی گنتی
اِس طرح سے وہ مُداوائے تعب کرتے ہیں

اِس کا اِظہار نہ کیوں شعر و سخن میں ہوتا
جو اثر دِل پہ پیمبر ﷺ کے لقب کرتے ہیں

مانگ لیتے ہیں پیمبر ﷺ سے وہ نسخے اُن کے
جو جہاں بھر میں طریقت کا مطب کرتے ہیں

جن کی قُربت یا قرابت تھی حبیبِ حق ﷺ سے
اُن کی تکریم تو مسلمان سب کرتے ہیں

حشر میں لائقِ تکریم وہ بندے ہوں گے
نام لیواؤں کا اُن کے، جو ادب کرتے ہیں

شاعِری اپنی تو محمودؔ فقط ہے اِتنی
روح کہتی ہے، ادا نعت کو لب کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نُعُوت مصطفٰی ﷺ گائے وفورِ شوق میں
وہ سُرودِ عافیت پائے وفورِ شوق میں

اِس کو حاصِل ہو کفالت سرورِ کونین ﷺ کی
جو مدینے میں پہنچ جائے وفورِ شوق میں

مستئ حُبِ حبیبِ کبریا ﷺ کو پائے گا
پینا چاہے گا جو مینائے وفورِ شوق میں

یادِ طیبہ، ذکرِ آقا ﷺ میں مگن رہتے ہُوئے
میں بھی آ پہنچا ہوں دُنیائے وفورِ شوق میں

جس بھی بخت آدمی کو مغفرت کی ہو طلب
مِدحتِ سرکار ﷺ اپنائے وفورِ شوق میں

دُنیا و عقبیٰ کی ہر نعت جسے درکار ہو
ہاتھ اُن ﷺ کے دَر پہ پھیلائے وفورِ شوق میں

قادری ممتاز رحمۃ اللہ علیہ زندہ باد! جس نے کر دِیا
کارنامہ ایک اَفشائے وفورِ شوق میں

لُطفِ آقا ﷺ کا اگر محمودؔ خواہش مند ہے
راہِ طاعت لے تمنّائے وفورِ شوق میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سر پر یہ درودِ مصطفٰی ﷺ کا سائباں
ہے عنایات و عطائے کبریا کا سائباں

چھا گیا مدح و ثنائے سرورِ کونین ﷺ سے
جسمِ بے توقیر پہ حُسنِ بقا کا سائباں

ہُوں گا مَیں اُس وقت آسودہ بقیعِ پاک میں
جب لپیٹے گا خُدا صبح و مَسا کا سائباں

ہو گا فضلِ مصطفٰی ﷺ سے حشر میں سایہ کناں
عاصیوں پر رحمتِ رب کی گھٹا کا سائباں

اِس میں ہم برپا کریں گے محفلِ نعتِ نبی ﷺ
جب تنے گا آخرش روزِ جزا کا سائباں

مِل گئی خوشنودئ سرکار ﷺ جس کو، چھا گیا
سر پہ اُس خوش بخت کے، رب کی رِضا کا سائباں

جس میں اقوالِ پیمبر ﷺ کی سکینت پاؤ گے
ہے فرامین و قوانینِ خُدا کا سائباں

جو محافظ حُرمتِ سرور ﷺ کے ہیں، مَرتے نہیں   وَرنہ ہے سب کے لیے قائم فنا کا سائباں
روح میں اُترے گی ٹھنڈک مصطفیٰ ﷺ کے نام کی
سر پہ جب محمودؔ کے ہو گا قضا کا سائباں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ سے سرشار دِل   کرتا ہے طیبہ سے اپنے پیار کا اِظہار دِل
ہے حقیقت میں وہی اِک محرمِ اَسرار دِل   حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جو رہے تیار دِل
طیبہ میں تھا دھڑکنوں کے ساتھ رقصِ خوش دِلی   تھا یہاں آنے سے پہلے دَر پئے آزار دِل
جب ہُوا دیدِ قدُومِ مصطفیٰ ﷺ سے فیض یاب   میں تو خُفتہ تھا مگر میرا رَہا بیدار دِل
ذاکرِ سرکار ﷺ ہونا ہے تجھے تو یاد رکھ   صاحبِ کِردار جاں ہو، صاحبِ کردار دِل
جب چلا طیبہ کو تو اِس پر تھا ظلمت کا اثر   واپسی پر لے آیا ہوں مَیں پُر اَنوار دِل
اور تو محبوب خالق کا نہیں ہے کوئی بھی   کیوں نہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ سے مرا بیزار دِل
رَاز یہ اِفشا ہُوا اہلِ وِلا پر دین کا   حُبِّ سرور ﷺ ہی نہ ہو جس میں، وہ ہے بیکار دِل
اِس کو بھی تسکینِ روح و جاں کی دولت دیجیے
پایا ہے محمودؔ نے جب طالبِ دِیدارِ دِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِتنا اثر مدینے کی آب و ہَوا کا تھا   ہم کو یقیں حبیبِ خُدا ﷺ کی عطا کا تھا
محبوبِ کبریا ﷺ نے جو اپنا بنا لیا   اِعزاز یہ بھی ایک ہماری خطا کا تھا
نُورِ اَزل جو مظہرِ کامِل پہ چھا گیا   قوسوں کا قُرب حُسن تھا تو دائرہ کا تھا
اَخلاقِ مصطفیٰ ﷺ پہ اثر تھا، غفُور کا   جو نُور سارے متن پر تھا، حاشیہ کا تھا
اپنی عطا بڑھائی اور قبلہ بدل دِیا   اللہ کو خیال نبی ﷺ کی رِضا کا تھا
وِردِ درود سے رہی اپنی زبان لال   اپنا یہی وظیفہ صباح و مَسا کا تھا
"اَلطّٰلِحُوْنَ لِیْ" تھا ہمیں یاد حشر میں   عِصیاں کے باوجود نہ ڈر کچھ سزا کا تھا

جس نے مجھے رکھّا ہے نبی ﷺ کا مدیح گو — وہ میرا فیصلہ تو بہت اِبتدا کا تھا
ایمان بھی مدینے میں اُس نے گنوا دِیا — وہ شخص جس کا ساتھ وہاں بھی اَنَا کا تھا
سرکار ﷺ کے حضور رَسا اِلتجائیں تھیں — بندے پہ یہ کرم تھا تو "صَلِّ عَلٰی" کا تھا
محمودؔ نے جو دیدۂ تر سے کہی تھی نعت
اِس پر اثر دیارِ رسولِ خُدا ﷺ کا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلبِ مضطر کو تُو مائل بہ توانائی رکھ — قریۂ سرور و سرکار ﷺ کا شیدائی رکھ
کوئی اَندوہ مِلے یا کہ مسّرت آئے — خود کو ہر حال میں تو مادِحِ آقائی ﷺ رکھ
اپنے آقا ﷺ کی شفاعت کی اگر خواہش ہے — خود کو تدفینِ مدینہ کا تمنّائی رکھ
اِس حوالے سے تعلُّق کی بھی اہمیّت ہے
نامِت سرورِ عالَم ﷺ سے شناسائی رکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو شاعر ہے تُو، آقا ﷺ کا ثنا خواں بھی ہے — تیرا اُسلُوب مگر شان کے شایاں بھی ہے؟
روح بھی نُورِ پیمبر ﷺ سے ہے تاباں اپنی — اِک دِیا اُنس کا پلکوں پہ فروزاں بھی ہے
رَاہ میزاں کے فرشتے ہی نہیں دیکھتے اُس کی — منتظِر مادِحِ سرکار ﷺ کا رِضواں بھی ہے
منزلِ طاعت سرور ﷺ کو چلو تو یارو! — رَاہ مُشکل تو نظر آتی ہے، آساں بھی ہے
اپنی آنکھیں بھی مدینے کی نگاہوں میں ہیں — دیکھتا ہے کہ کوئی ہجر میں گریاں بھی ہے
خواہشِ دِیدِ مدینہ تو ہے خواہش سب کی — دفنِ طیبہ کا کِسی جسم کو اَرماں بھی ہے؟
حشر میں پوچھیں گے ہر ایک سُخن گُستر سے — تیرے ہاتھوں میں کوئی نعت کا دِیواں بھی ہے؟
بِعثت آقائے عوالَم کی، ظہورِ سرور ﷺ — ہم مسلمانوں پہ اللہ کا اِحساں بھی ہے
مختلف رنگ جہاں بھر میں نظر آتے ہیں — رَنگِ اَخضر ہے جو دُنیا میں نمایاں بھی ہے

کہتے تو رہتے ہو آقا ﷺ کی ثنا میں محمودؔ
بات اُلفت کی تو ہے، عجز کا ساماں بھی ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود سرورِ عالم ﷺ کا عامل
جو ہے، اِس پر ہے جنّت آپ مائل

مسلمانانِ پاکستان کے قاتل
بزعمِ خویش ہیں ملّت میں شامل

کِیا جب اِستغاثہ مصطفیٰ ﷺ سے
ہُوئی آسان ہر بندے کی مُشکل

تعلّق جن کا ہے آقا ﷺ کے دَر سے
کیے جائیں گے وہ جنّت میں داخل

رضا رحمۃ اللہ علیہ و جامی رحمۃ اللہ علیہ و اقبال رحمۃ اللہ علیہ سب ہیں
گلستانِ مدینہ کے عنادِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا ہے مکّہ جو، مگر طیبہ گیا نہیں
رب کا وہ کیسے ہے جو نبی ﷺ کا ہُوا نہیں

تابندگی سے اِس کا علاقہ ذرا نہیں
گردِ مدینہ سے اگر چہرہ اَٹا نہیں

اُس کی پہنچ نہ ہو گی خُدائے کریم تک
وہ جو دَرِ حبیبِ خُدا ﷺ تک رَسا نہیں

آقا حضور ﷺ نے یہ بتایا جہان کو
سجدہ کِسی کو رب کے علاوہ رَوا نہیں

محبوب سے تو کچھ بھی چھپانا نہیں مُحِبّ
کیا ہے جو رب نے اپنے نبی ﷺ کو دِیا نہیں

فرقِ زمیں پہ عظمتوں کے تاج کی طرح
دَستارِ ارض کیا یہی گُنبد ہرا نہیں

مرقُوم ہے کلامِ خُدائے کریم میں
خالق کے بعد کوئی نبی ﷺ سے بڑا نہیں

کرتا ہوں پیش اپنے نبی ﷺ کے حضور روز
میری گزارشوں کی کوئی اِنتہا نہیں

سر کی طرح سے اِس کا بھی ہے اِختصاص یہ
حرمین کے علاوہ کہیں دِل جھکا نہیں

فضلِ حضور کے ہُوں مَیں سائے میں اِس طرح
سر میں انا نہیں ہے تو دِل میں رِیا نہیں

ہر لمحۂ حیات مِرا اِس پہ دَال ہے
سرکار ﷺ کے کرم کی کوئی اِنتہا نہیں

آقا ﷺ سے جو مَیں ہوتا ہُوں ملتجی
تدفینِ طیبہ کے سِوا کچھ مُدّعا نہیں

محمودؔ ہے وظیفۂ اہلِ وِلا یہی
"صلِّ علیٰ" نہیں تو کوئی اِتّقا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان جاؤ گے محبّت کی حقیقت دوستو! رہنمائی لو اگر تم مصطفیٰ ﷺ کے دَور سے
خواہشیں لے جانا سطحِ مرتفع پر بے دریغ
اِستفادہ کر سکو تم جو حِرا سے، ثور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتا نہیں ہے شہرِ نبی ﷺ کا خیال کب
سُنتا ہے، دیکھیں، دِل کی مِرے، ذُوالجلال کب

ٹوٹے گا اہلِ کفر کا سرکار ﷺ! جال کب
عِفریتِ ظلم و جَور کو ہو گا زَوال کب

دستِ عطا نبی ﷺ کا ہے ہر وقت کام پر
کب دیکھتا ہے، بندہ کرے گا سوال کب

بے مِثل و بے نظیر جو تخلیقِ رب تھے وہ
اِمکان میں رہی کہاں اُن ﷺ کی مثال کب

شعروں میں ہو مقامِ نبی ﷺ کی نشان دہی
ایسا ہُوا نصیب کِسی کو کمال کب

اِفراط اور تفریط کے رَستوں کو چھوڑ کر
سرکار ﷺ! لوگ لیں گے رہِ اِعتدال کب

یوں تو ہیں اُن ﷺ کے اُمّتی ہونے کے مُدعی
جائے گی دِل سے اُلفتِ مال و منال کب

کب جانے پا سکوں گا میں مٹّی بقیع کی
قسمت میں ہو سکے گا یہ حُسنِ مآل کب

ہم اُمّتِ حضور ﷺ میں ہیں، ہو گا آخرش
ناکردہ کاریوں پہ ہمیں اِنفعال کب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ محبّتِ سرکار ﷺ سے گزرتے ہُوئے
چلا تو مَیں بھی تھا شہرِ نبی ﷺ کو ڈرتے ہُوئے

جو مَیں نے دیکھا تھا گُنبد کو سامنے اپنے
تو مَیں نے پایا تھا اَعصاب کو بکھرتے ہُوئے

مجھے ہے سخت تعجُّب، ذرا نہیں ڈرتے
قدم زمینِ مدینہ پہ لوگ دھرتے ہُوئے

خُدا کا شکر، مِلی حمد کی مجھے توفیق
رقم نُعوتِ نبیِٔ کریم ﷺ کرتے ہُوئے

کُبھی نظر میں چراگاہِ طیبۂ اَقدس ہَرَن سَخُن کا جو دیکھا وہاں پہ چرتے ہُوئے
مِرے قریب کھڑا ہو گا لازماً رِضواں جو میرے لب پہ ہو نعتِ حضور ﷺ مَرتے ہُوئے
لگاؤ نعرہ رسالت کا تم اگر دِل سے تو پاؤ دُشمنِ دین نبی ﷺ کو ہرتے ہُوئے
خُدا کے ہاں ہُوئے مقبول اُنس کے جذبے حروفِ نعتِ پیمبر ﷺ میں میرے برتے ہُوئے

مدینے پہنچیں گے محمودؔ لازماً ہم بھی
چلے ہیں دَم تو حبیبِ خُدا ﷺ کا بھرتے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں سمجھتا ہُوں کہ یہ تھیں آندھیاں سوغات کی مجھ پہ طیبہ میں تھی بارش بھاگواں ذرّات کی
مٹُن ہو گر سیرتِ سرکار ﷺ کی تقلید میں رَنگ لائیں گی ہماری سُرخیاں جذبات کی
عظمتِ اِنساں کو آقا ﷺ نے عطا کی روشنی ہو گئیں حرفِ غلَط سب پستیاں ظلمات کی
زندگی اِنسان کی کر دِی سکینت آشنا حکمِ آقا ﷺ نے اُکھاڑیں سُولیاں آفات کی
شہرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ میں مِلی ہیں ٹھنڈکیں ہم نے جھیلی تھیں بہت سی گرمیاں حالات کی
تب مزا ہے، جب شبانہ روز ہو ذکرِ نبی ﷺ سر کیے جاتے ہیں یوں تو گھاٹیاں دِن رَات کی
لائقِ تکریم ہے آلِ پیمبر ﷺ بے گماں ذات احقر کی رہی ہے قدرداں سادات کی

راہِ طیبہ جب بھی لی محمودؔ مَیں نے ذوق سے
کب چبھیں پاؤں میں میرے کِرچیاں صدمات کی

(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی دَر لیتا نہیں سرکار ﷺ کے دَر کی جگہ سنگِ دَربارِ پیمبر ﷺ ہی پہ ہے سر کی جگہ
شہرِ خلاقِ دو عالَم کے علاوہ دوستو لے نہیں سکتا ہے کوئی شہرِ سرور ﷺ کی جگہ
قُبّہ و مینارِ آقا ﷺ کا نظّارہ حبّذا! آنکھ کی پُتلی پہ رکھنا ایسے منظر کی جگہ
بھیگا دِل روشن ہُوا آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر سنگ لے سکتا نہ تھا قلبِ منوّر کی جگہ

مسجدِ سرکار ﷺ کو دیکھوں تو آتا ہے خیال — ہوتے تھے نوکیلے پتھر سنگِ مرمر کی جگہ
سامنے عتبہ کے دیکھا مَیں نے اِک جمِّ غفیر — جس میں مجھ کو بھی مقدّر نے میسّر کی جگہ
مَیں سُنہری جالیوں میں جھانکنے کی سوچتا — فِٹ جو ہوتی دُوربیں اِس دیدۂ تر کی جگہ
دیکھ کر محمودؔ کو ہاتِف پُکارا زور سے
جنتُ الفِردوس ہے اُن ﷺ کے سخنور کی جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شافعِ عِصیاں شعاراں دُوسرا کوئی نہیں — اپنا آقا ﷺ کے سِوا تو آسرا کوئی نہیں
عظمتِ محبوبِ رب ﷺ کی اِنتہا کوئی نہیں — انبیاء علیہم السلام تک میں محمد ﷺ سے بڑا کوئی نہیں
میرے آقا ﷺ سرور و سرکارِ عالَم ﷺ کے سِوا — بعدِ خالِق لائقِ مدح و ثنا کوئی نہیں
ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ حلِ مسائل کی کلید — جو نہ اِس سے حل ہو، ایسا مسئلہ کوئی نہیں
ابتدا اور اِنتہا مدحِ رسولُ اللہ ﷺ کی — خالقِ کُل کے سِوا باضابطہ کوئی نہیں
معرفت رب کی نبی ﷺ کی معرفت پائیں گے سب — اور اِس منزل کو یارو رَاستہ کوئی نہیں
پاؤں تدفینِ بقیعِ شہرِ آقا ﷺ کا شرف — میرا تو اِس کے علاوہ مدّعا کوئی نہیں
اِس حقیقت تک رَسا محمودؔ آخر ہو گیا
آبِ طیبہ کے سِوا آبِ بقا کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اپنی طرف آقا و مولا ﷺ نے نظر کی — دُنیائے خطا میری وہیں زیر و زبر کی
خدمت میں ہُوں مداحِ سرور ﷺ کے شجر کی — محشر میں توقّع ہے مجھے اِس کے ثمر کی
اللہ رے! سرکار ﷺ کے مسکن کی محبّت — طیبہ میں تو یادیں بھی نہیں آتی ہیں گھر کی
آنکھیں ہیں کہ مقصُورہ سے ہٹتی ہی نہیں ہیں — لپٹا رہے چوکھٹ سے، تمنّا ہے یہ سر کی
معراج کی شب اُن پہ قدم آپ ﷺ کے آئے — خوش بختی یہ تاروں کی تھی، قسمت تھی قمر کی
منظور ہُوئی قریۂ سرکار ﷺ میں رِقّت — اِس جا تو پذیرائی ہے آنکھوں کے گُہر کی

ہیں نُور جو آقا ﷺ تو ہے تابندگی اُن سے   وہ خیرِ بشر ﷺ ہیں تو یہ عظمت ہے بشر کی

محمودؔ نے خلاقِ دو عالَم کے کرم سے
مداحیٔ سرکارِ دو عالَم ﷺ میں بسر کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں اَنفاس کی جتنی مِلی خالق سے مُہلت ہے   نثارِ حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کرنا ہی غیرت ہے
جسے حاصِل مدیحِ آقا و مولا ﷺ کا خِلعت ہے   اُسی کو بارگاہِ سرورِ عالَم ﷺ سے نِسبت ہے
سرِ حشر آئے گی جو کام وہ اُن ﷺ کی شفاعت ہے   زبانِ احقرِ خلقُ الصّمد پر جن کی مِدحت ہے
مجھے کچھ اِس سے بڑھ کر اور جنّت کی نہیں خواہش   سرھانے کی طرف آقائے عالم ﷺ کے جو جنّت ہے
جونہی نامِ نبی ﷺ سُننا تو اپنا سر جھکا دینا   یہی جذبات ہیں محشر میں جن کی قدر و قیمت ہے
مِرا حُسنِ عقیدت خاص ہے دونوں مقاموں سے   اُدھر مکّہ کی حُرمت ہے، اِدھر طیبہ کی حُرمت ہے
یہی تقلیدِ خالق ہے، یہی معراجِ انسانی   ہمارے وَاسطے وِردِ درودِ پاک حُجّت ہے
جو اِس میں غور کرنے کی سعادت پا سکے بندہ   نبی ﷺ کی مدح میں قُرآن کی ہر ایک آیت ہے
محبّت رب سے، مخلوقِ خُدا سے، سرورِ دیں ﷺ سے!   وہ زیرِ لُطفِ آقا ﷺ ہے محبّت جس کی فطرت ہے

میں قدمینِ نبی ﷺ کی سمت پاؤں دَفن کی عزّت
دُعا ہے ربِّ عالَم سے یہی، یہ دِل کی حسرت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کے مسرُور درود آقا ﷺ پہ پڑھتا جاؤں   حرفِ تغلیط مِلے رَنج و محن کو یا رب!
میرے سرکار ﷺ حضوری کی اِجازت دے دیں   ہو پذیرائی عطا میری لگن کو یا رب!
اِس کو اعجازِ قبولیت آقا ﷺ مِل جائے   دینا اِعزاز میرے عجزِ سُخن کو یا رب!
حشُر تک پڑھتا چلا جاؤں نعوتِ سرکار ﷺ   یہ سعادت تو دیے رکھنا ذہن کو یا رب!

وَاسطہ تجھ کو مَیں دیتا ہوں نبی ﷺ کا، کر دے
عزّت و وقُر عطا میرے وطن کو یا رب!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی پلکوں پہ عقیدت کو سجاتے رہنا ہجرِ طیبہ میں یہی دِیپ جلاتے رہنا
رب کے محبوب ﷺ کی درگاہ پہ آتے رہنا اپنی گردن کو اِسی در پہ جھکاتے رہنا
قلب میں جس نے بٹھالی ہے محبّت اُن ﷺ کی اُس کی قسمت میں نہیں رَنج اُٹھاتے رہنا
قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانا ہر بار جھولیاں بھر کے درِ شاہ ﷺ سے لاتے رہنا
نعرہ توقیرِ پیمبر ﷺ کا لگاتے جانا دھاک یوں ان کے معاندِ پہ بٹھاتے رہنا
واقعے سیرتِ سرکار ﷺ کے پڑھتے پڑھتے اپنے جذبات کو اَشعار بناتے رہنا
تذکرہ اُن ﷺ کی شفاعت کا کیا کر واعظ! یہ بھی کیا کام ہے، لوگوں کو ڈَراتے رہنا
سُننے کو سُنتے چلے جانا سوالات ان کے اور فقط نعت نکیروں کو سُناتے رہنا
پکڑے جائیں گے سرِ حشر کیے پر بندے کام سرکار ﷺ کا ہے اُن کو چھڑاتے رہنا
گھر سے باہر بھی درودِ آقا ﷺ پہ پڑھنا دِل سے گھر میں بھی محفلِ میلاد مناتے رہنا

کہنا محمودؔ خطاکار! نبی ﷺ کی نعتیں
اشکِ شرمندگی آنکھوں سے بہاتے رہنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب ﷺ ملنے کے لیے اپنے حبیب کو آگے چلے گئے مہ و اختر کو چھوڑ کر
ہونٹوں پہ مُسکراتی نہیں ہے کوئی خوشی آیا ہوں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ کو چھوڑ کر
روتا تڑپتا ہی نظر آیا ہر ایک کو جب بھی چلا کوئی دَرِ سرور ﷺ کو چھوڑ کر

جس میں ہزاروں نعتیں مِری ہیں لکھی ہُوئی
محشر کو جاؤں کیسے اِس دفتر کو چھوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائیں خواب میں بھی سیدی ﷺ کبھی ہو، تاکہ زندگی مِری غم سے بری کبھی
"صَلِّ عَلٰی" کو دِل میں بسایا ہے آخرش پہلے تو زندگی ہی نہ تھی زندگی کبھی
جذباتِ دِل کو مَیں نے اُنڈیلا ہے شعر میں کی ہی نہیں ہے نعت میں خانہ پُری کبھی

دُنیا میں جتنے بھیجے گئے اور انبیاء علیہم السلام
تھے عہد گر کبھی تو ہُوئے مقتدی کبھی

ملّت کی حیثیت سے ہمارا وقار تھا
حکمِ نبی ﷺ سے ربط جو تھا باہمی کبھی

مَیں نے یہ پایا شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
کام آئی بات کرنی کبھی، خامشی کبھی

جن لوگوں کے لبوں پہ نہ ذکرِ حضور ﷺ تھا
ایسوں سے تو رکھی ہی نہیں دوستی کبھی

اپنی مُواجَھۂ پہ حضوری تھی کل عجب
اشکوں نے کر دی بات، جو تھی اَن کہی کبھی

فضلِ نبی ﷺ سے میرا ہے گھر بھر بھرا ہُوا
اپنے قریب آئی نہیں مفلِسی کبھی

ہم کو ہنساتی بھی رہی طیبہ میں خُرّمی
اَشکوں بھری رہی ہے ہماری خوشی کبھی

میری خطائیں حرفِ غَلَط یوں بھی ہو گئیں
کچھ کم عطا رہی نہیں سرکار ﷺ کی کبھی

حُبِّ رسولِ پاک ﷺ میں پائے ہیں رَہنما
نعمان بوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کبھی، شافعی رحمۃ اللہ علیہ کبھی

ہم نے درِ حضور ﷺ سے محمودؔ عمر بھر
پائی نہیں کِسی بھی طرح کی کمی کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقیقت ہے مگر یہ فقر بھی خود اختیاری تھا
بندھے تھے جنگِ خندق میں نبی ﷺ کے پیٹ پر پتھر
وہ جو سرکارِ ہر عالم ﷺ کی اُلفت کے نہیں ہیں لوگ دَاعی
نبی ﷺ سے پیار کا جذبہ نہ ہو تو ہے بشر پتھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ جس کا وظیفہ صبح و شام
ہو رہا ہے وہ تصوّر میں نبی ﷺ سے ہم کلام

جم گئیں جس کی نگاہیں عتبۂ سرکار ﷺ پر
وہ فرشتوں کی نظر میں پائے گا اعلیٰ مقام

دیکھتی رہ جائے گی آتش جہنّم کی تجھے
دامنِ سرکارِ ہر عالم ﷺ لیا جو تُو نے تھام

زندگی کے ساتھ شُعبوں کے لیے ہے رَہنما
ہر طرح سے ہے مکمل سرورِ دِیں ﷺ کا نظام

عفو کی اَسناد بعدِ فتح ان کو دِی گئیں
چاہتی تھیں جن کی حرکاتِ قبیحہ اِنتقام

جو کِیا کرتا ہے ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
میں کِیا کرتا ہوں ایسی شخصیت کا اِحترام

حلقہ پہلے تو درود و نعت کا قائم کرو — دَست بستہ اختتامِ بزم پر کرنا قیام
تھا پسندِ خاطرِ رحمان و اَرحم بے گماں — لامکاں کے قصر میں سرکارِ دوراں ﷺ کا خرام
یہ خصوصیت ہے محمودؔ سخن گو کی کہ ہے
اشہبِ تخییل کی نعتوں کے ہاتھوں میں زِمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایات و عطایا ہیں گدا پر — توجّہ اُن ﷺ کی ہے ہر اِلتجا پر
تھا عکسِ آئنہ بھی آئنہ پر — یہی پردہ تھا رب کے تخلیہ پر
مواقع ہیں کئی ایسے کہ اِن میں — رہا رَاضی خُدا اُن ﷺ کی رِضا پر
ہمیں روزِ جزا کا خوف کیسا — بھروسا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ پر
فرشتوں نے بھی حاوی ہوتی پائی — عطا سرکار ﷺ کی، میری خطا پر
مقامِ ''غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ'' دیکھو — فنا آخر ہُوئی منتج بقا پر
جو دِل سے عامِل ''صلِّ علٰی'' ہے — مِلی فوقیت اِس کو پارسا پر
جہانوں کے تھے گرچہ آپ ﷺ حاکم — بچھونا آپ ﷺ کا تھا بوریا پر
معانق مجھ سے ہو شہرِ نبی ﷺ میں
یہی تو قرض ہے میرا قضا پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیے محبّتِ سرکار ﷺ کے جلائے ہُوئے — مدینے پہنچے تھے ہم اپنا سر جھکائے ہُوئے
قدم حضور ﷺ نے اِک رات اُن پہ رکھے تھے — اِسی لیے تو ستارے ہیں کِھلکِھلائے ہُوئے
یہاں سے مِلتی ہے اُن کو تو بے طلب ہر شے — جو آئے طیبہ میں سرکار ﷺ کے بُلائے ہُوئے
سروں میں سودا بھی پایا ہے شہرِ سرور ﷺ کا — دِلوں میں بھی ہیں رسولِ امیں ﷺ سمائے ہُوئے
جو پہنچے عتبہٗ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ پر — گزارشات کو آنکھوں پہ تھے سجائے ہُوئے
نبی ﷺ ہیں مومنوں کے وَاسطے رؤف و رحیم — ہم اُن کے لُطف کو آخر ہیں کیوں بھلائے ہُوئے

مَیں سیخ پا ہُوا تخفیفِ شانِ آقا ﷺ پر
اِس ایک بات پر اپنے سبھی پرائے ہُوئے
خُدا کے حکم پہ محمودؔ سال میں دو بار
چلے مدینے کو قصرِ انا کو ڈھائے ہُوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو جانے کے واسطے
خالق کو دو نبی ﷺ کے زمانے کے واسطے
نامُوسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ میں، دوستو
آؤ زرِ خلوص لُٹانے کے واسطے
پینے کو آبِ طیبہ عطا رب نے کر دیا
طیبہ کا غم مِلا جو تھا کھانے کے واسطے
سرکار ﷺ! آپ کے ہیں کچھ ایسے بھی اُمّتی
جن کی ہے زِیست زَر کے خزانے کے واسطے
میرے حضور سرورِ کونین ﷺ نے مجھے
بادِ صبا کو بھیجا بُلانے کے واسطے
خوشنودیٔ نبی ﷺ کی جگہ سعْی کیوں کریں
اپنی جگہ بہشت میں پانے کے واسطے
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمّت کو ہر جگہ
دُنیا تُلی ہُوئی ہے ستانے کے واسطے
محمودؔ میری اپنے خُدائے کریم سے
مِنّت ہے شہرِ آقا ﷺ کو جانے کے واسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ کائنات ﷺ کے احسان کم نہیں
شکلِ نبی ﷺ میں رحمتِ رحمان کم نہیں
بُعدِ مدینہ سے مَیں پریشاں کم نہیں
دِل میں حضوری کے مِرے اَرمان کم نہیں
بندہ گناہوں پر جو پشیمان کم نہیں
محبوبِ کبریا ﷺ کا بھی فیضان کم نہیں
گِنتی بڑھاتے جاؤ درودِ حضور ﷺ کی
شہرِ نبی ﷺ پہنچنے کے اِمکان کم نہیں
تم رشتہ اپنا ذکرِ نبی ﷺ سے نہ توڑنا
کافی اگر ہے دَرد تو دَرمان کم نہیں
کتنے ہیں حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ پر نثار
دُنیا میں نام کے تو مسلمان کم نہیں
لُطفِ نبی ﷺ پہ شعرِ تشکُّر نہیں ہُوا
ویسے تو میرے نعت کے دِیوان کم نہیں
وِردِ درود، نعتِ نبی ﷺ، حمدِ کبریا
عزمِ مدینہ کے لیے سامان کم نہیں

میزاں پہ وزن ہے تو پیمبر ﷺ کی نعت کا — ویسے تو دہر بھر میں سخندان کم نہیں
اَحکامِ پاکِ سرورِ عالم ﷺ نہ مان کر — ہم جو بھگت رہے ہیں، وہ بحران کم نہیں
آقا حضور ﷺ! اِس کی بھی توبہ قبول ہو — عِصیاں شعار بندہ پشیماں کم نہیں
محمودؔ شانِ آقا و مولا ﷺ کی بات کیا
اُن ﷺ کے تو نام لیوا کی بھی شان کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولُ اللہ ﷺ کی اُلفت کے جذبے — یہی کام آئیں گے کل سچّے جذبے
زباں پر لا سکو جب اپنے جذبے — چلو شہرِ نبی ﷺ کو لے کے جذبے
قدومِ مصطفیٰ ﷺ جس میں نظر آئے
اِسی سپنے میں جاگے اپنے جذبے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگایا ہے ہمیں مدحِ نبی ﷺ نے کام پر ایسا — قبولِ رب ہے، ہر اِک شعر لکھّا معتبر ایسا
نبی ﷺ نے عام کی وَاحدنیت خلاّقِ عالم کی — جہانِ کفر و ظلمت کر دیا زیر و زَبر ایسا
جو تھے اصحابِ پیغمبر ﷺ، جو اہلِ بیت تھے اُن کے — نہ کوئی معتبر ایسا، نہ کوئی دِیدہ وَر ایسا
نہیں جس شخص کے لب پر درودِ پاک کی کثرت — دِل اُس بندے کا تو پایا گیا گویا کھنڈر ایسا
ثمر جس پر رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت کے لگ جائیں — لگاؤ روح کے صحرا میں بھی لوگو، شجر ایسا
بچا کر آنکھ میزاں سے، چلے جاؤ گے جنّت کو — درودِ پاک کا پاؤ گے محشر میں اثر ایسا
مِلے گی جنّتُ الفردوس میں اچھی جگہ تم کو — تمھیں رضواں نبی ﷺ کی مدح کا دے گا ثمر ایسا
نہ انگشتِ نبی ﷺ سے جب تلک پائی تھی تابانی — نہیں تھا روشن و تاباں و رخشندہ قمر ایسا
حضوری جس کو حاصِل ہو گی سرکارِ مدینہ ﷺ کی — مِری آنکھوں سے مہجوری میں ٹپکے گا گہر ایسا
کہ اب ہر سال بُلوایا مجھے جاتا ہے طیبہ میں — نواسی(۸۹) میں ہُوا شہرِ پیمبر ﷺ کا سفر ایسا
مَیں ناعِت ہوں پیمبر ﷺ کا، جہنم کِس لیے پاؤں — ہُوں عاصی تو، مگر دِل میں نہیں ہے کوئی ڈَر ایسا

جو کر دے مجتمع سرکار ﷺ کی اُمّت کی بھیڑوں کو — مِلے سرکار ﷺ! ہم سے عاصیوں کو چارہ گر ایسا
پسندِ خاطرِ سرکارِ ہر دو کون ﷺ ہو جائے
عطا محمودؔ کو کر دے خُدایا! تو ہُنر ایسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کے لگے پیچھے تو پھر کیسی تشفّی — طیبہ ہی میں پہنچو گے تو پھر ہو گی تشفّی
مداحی آقا ﷺ سے بھی مِلتا ہے سکوں کچھ
ہے طاعت و تقلیدِ نبی ﷺ پُوری تشفّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا نُبوّت کے تسلسُل کا نبی ﷺ پر اختتام — آتا اُن ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی، ممکن نہ تھا
انبیاء نے عہد میں مانی تھی اُن ﷺ کی اِقتدا — ہوتے سرکارِ دو عالم ﷺ مقتدی، ممکن نہ تھا
جب خزائن مالکِ عالم نے اُن ﷺ کو دے دیے — ہوتا اُن ﷺ سے بڑھ کے کوئی بھی سخی، ممکن نہ تھا
اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کا وِرد جب کرتے رہے — لُطفِ رب مِلتا نہ ہم کو اُس گھڑی، ممکن نہ تھا
گر کرم کرتی نہ آقا ﷺ کی شفاعت کی نظر — روزِ میزاں عاصی ہو جاتے بری، ممکن نہ تھا
سامنے آیا جونہی مقصورۂ عالی کا حُسن — میری آنکھوں میں نہ آ جاتی نمی، ممکن نہ تھا
ہم تھے خاطی اور خاطی سرورِ عالم ﷺ کے تھے — لُطف فرماتے نہ ہم پر سیّدی ﷺ ممکن نہ تھا
ذکرِ آقا ﷺ سے رہی مختص مِری مشقِ سخن — مجھ سے ہوتی غیر کی مِدحت کبھی، ممکن نہ تھا
لُطف فرماتے نہ گر محمودؔ پر اِس کے نبی ﷺ
آگہی کا اِس سے ربطِ معنوی ممکن نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ مائل ہو جب بندگی کی طرف — منہ ہو سرکار ﷺ کی پیروی کی طرف
دیدِ قُبّہ کے اِعجاز کی خیر ہو — چشم مائل رہی ہے نمی کی طرف
جب سے ہو آیا ہوں شہرِ سرکار ﷺ سے — لوٹ کے آیا ہوں زندگی کی طرف

''نفسی نفسی'' کی آوازوں کے شور میں — سب نگاہیں اُٹھیں گی نبی ﷺ کی طرف
شائبہ بھی تمازت کا ہو تو چلو — اُن ﷺ کے گُنبد کی چھاؤں گھنی کی طرف
کِس گُنہگار کو چھوٹ کتنی مِلے — دیکھیں گے سب مَلک سیّدی ﷺ کی طرف
حکم عدولی نبی ﷺ کی ہمیں لے گئی — اپنی بدذوقیوں سے بدی کی طرف
جب نہیں چلتے آقا ﷺ کے اَحکام پر — چل پڑے گویا ہم خودکُشی کی طرف

حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں محمودؔ جی
چلنا تم جاوِداں زندگی کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے میرا ہُنر، حمدِ خُدا ہے میرا فن — اِس سے میں بڑھتا نہیں فضلِ خُدا سے مُطلقاً
بزمِ میلادِ نبی ﷺ یا نعت کی ہو انجمن — اُن ﷺ سے دُوری کو سمجھنا دوستو! دِیوانہ پن
حِفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ ہے زندگی — اِس حوالے سے یقیں ہے ساتھ، کیا تخمین و ظن
ہو رہی ہیں کائناتیں جس سے ساری مستفید — ہے مدینے میں سخاوت کا سمندر موجزن
سر کِیا محسوس مَیں نے آسمانوں سے بُلند — جب بُلاوے کی خبر پائی تھی مَیں نے دفعتاً
کاروبارِ رہزنی مُلکی سیاست ہو گئی — بن گئے ہیں رَہنما سرکار ﷺ! سارے رَاہ زن
شہرِ طیبہ میں جو کِیں نعتیں رقم محمودؔ نے — کاغذی گویا دَرِ آقا ﷺ پہ پہنا پیرہن

دوستی محمودؔ سے رکھنے کی ہے خواہش اگر
دِل سے مدّاحِ حبیبِ خالِقِ کونین ﷺ بن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی ہم دَر پہ پیمبر ﷺ کے صدا دیتے ہیں — ہم کو سرکار ﷺ طلب سے بھی سِوا دیتے ہیں
بندے جو عتبہ پہ سر اپنا جھکا دیتے ہیں — اُن کی توقیر نبی ﷺ آپ بڑھا دیتے ہیں
یوں بھی سرکار ﷺ عقیدت کا صلہ دیتے ہیں — خواب ہیں آ کے بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو رِدا دیتے ہیں
زندگی میں یہی محسوس کِیا ہے مَیں نے — اپنی توصیف کی سرکار ﷺ جزا دیتے ہیں

دِل میں جس شخص کے پاتے ہیں پیمبر ﷺ چاہت　　شہر اُسے اپنا نبی ﷺ آپ دِکھا دیتے ہیں
حرفِ ''اَلطَّالِحُ لِیْ'' یاد جسے ہوتا ہے　　اُس کی بخشش کی نوید اُس کو سُنا دیتے ہیں
آقا ﷺ دَربار میں آنے کی اجازت دے کر　　گویا فِردوس کی خود رَاہ سُجھا دیتے ہیں
اِس میں محمودؔ نہیں دُوسری رائے کوئی
ہم کو سرکار ﷺ خُدا ہی کا دِیا دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَابطہ ہے اولیا علیہم السلام سے مصطفیٰ ﷺ سے رَابطہ　　اِس لیے رکھتا رہا ہوں صُوفیہ سے رَابطہ
تھی شبِ اِسرا رجب کے ماہ کی وہ ایک رات　　جس میں تھا آئینہ گر کا آئنہ سے رَابطہ
وہ بفضلِ کبریا بندہ ہدایت یاب تھا　　جس کا قائم ہو گیا شمسِ ہُدیٰ سے رَابطہ
مِل گئے جب اِس کو پَر وِردِ درودِ پاک کے　　خود اِجابت نے کِیا میری دُعا سے رَابطہ
رَابطہ شہرِ رسولِ حق ﷺ سے رکھنے کے لیے　　میرا رہتا ہے سدا قائم صبا سے رَابطہ
خود رَسا ہو کر مدینے یا وہاں کی یاد سے　　رکھنا شہرِ پاک کی آب و ہوا سے رَابطہ
اُمّتی سچے رسولِ محترم ﷺ کے ہو اگر　　مت رکھّو اپنی اَنَا سے یا رِیا سے رَابطہ
میری سب بیماریاں شہرِ نبی ﷺ نے دُور کیں　　ہو گیا ہے جب سے اِس دارُالشفا سے رَابطہ
جب مدینے کے کبوتر ہیں نظر کے سامنے　　کیا ضرورت ہے کہ ہو اپنا ہُما سے رَابطہ
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ایک مُوذی مار کر　　ہو گیا ممتاز غازی رحمۃ اللہ علیہ کا بقا سے رَابطہ
وِردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ میں کامِل ہُوئے　　یوں ہُوا مستحکم اپنا اِتّقا سے رَابطہ
یہ دُعا محمودؔ کی کر دے خُدایا! مستجاب
ہو فضائے شہرِ آقا ﷺ میں قضا سے رَابطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندگانِ خُدا کے ناصِر ہیں　　مصطفیٰ ﷺ رب کے ہیں حبیبِ لبیب
زائرو! پیرہن ادب کا لو　　شہرِ سرکار ﷺ آ رہا ہے قریب

عتبۂ مصطفیٰ ﷺ پہ نظریں ہیں
اَوج کو جا رہا ہے اپنا نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول تم بھی ہو، ہم بھی — پھٹک سکے گا نہ اپنے قریب تو غم بھی
ہمارے آقا و مولا ﷺ بفضلِ مالک ہیں — رسولِ اوّل و آخر، رسولِ اعظم بھی
سحابِ لُطفِ خُدائے کریم برسے گا — نبی ﷺ کے نام پہ پلکوں پہ آئے تو نم بھی
حضور ﷺ رکھتے ہیں سب میری حاجتوں کی خبر — حضور ﷺ کرتے ہیں ہر شے مجھے فراہم بھی
ہر ایک غم کا مُداوا بھی آپ ﷺ سے ہو گا — ہر ایک زخم کا دیں گے حضور ﷺ مرہم بھی
وہاں پہ کھائیں صفاوی کھجوریں جی بھر کر — پیا ہے ہم نے مدینے میں آبِ زَم زَم بھی

وہ ہیں رشیدؔ جہانوں کے وَاسطے رحمت
اُنھی ﷺ کے زیرِ نگیں ہیں تمام عالَم بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مالک مجھے بھیجے جو مدینہ میں تُو اَب کے — اَلفاظ مجھے سارے عطا کرنا اَدب کے
اَلقاب ہیں بخشے ہُوئے آقا ﷺ کو جو رب کے — مُستعملہ وہ سارے ہی الفاظ ہیں ڈھب کے
بِن مانگے دِیا سرورِ کونین ﷺ نے سب کچھ — سینے میں گُھٹے رہ گئے اَلفاظ طلب کے
نام آیا جونہی سرورِ عالَم ﷺ کا زباں پر — آثار ہُوئے ختم وہیں رَنج و تعب کے
جب گُنبدِ سرسبز نگاہوں میں بسے گا — کِھل اُٹھیں گے آخر کو شگوفے ترے لب کے
جب مجھ کو ہو مداحیِ سرکار ﷺ میسّر — لمحات وہ سارے ہیں مِرے جشنِ طرب کے
سرکار ﷺ! اِنھیں دیدِ مدینہ سے نوازیں — اُمّیدِ حضوری میں ہیں مہجور جو کب کے

محمودؔ اِنھیں صرف کرو "صَلِّ عَلٰی" میں
لمحاتِ عقیدت جو مِلیں آخرِ شب کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّہٗ پاک کو آنکھوں میں بسا کر دیکھو — اِس طرح اپنے پیمبر ﷺ کو منا کر دیکھو
رحمتِ ربِّ جہاں ساتھ تمھارا دے گی — ساتھ تقدیر جو دے طیبہ میں جا کر دیکھو
مت نظر صِرف زَر و مالِ جہاں پر رکھّو — نغمۂ نعتِ نبی ﷺ عجز سے گا کر دیکھو
زندہ رہنے کی تمنّا میں محبّت والو! — آپ ناموسِ پیمبر ﷺ سے وَفا کر دیکھو
اِستجاب اس کا توقُّع سے بھی بڑھ کر ہو گا — کہ کے تم "صلِّ علٰی" رب سے دُعا کر دیکھو
فرقِ افلاک کو قدموں کے تلے پاؤ گے — آگے قدمین کے نظروں کو جھکا کر دیکھو
سایۂ رحمتِ رحمان میں آ جاؤ گے — اپنے سرکار ﷺ کا کوئی بھی کہا کر دیکھو
پاؤ گے سرور و سرکار ﷺ کی خوشنودی کو — اپنے بھائی کا کِسی طور بھلا کر دیکھو
عجز اپناؤ تو سرکار ﷺ کو ناصِر پاؤ — اپنی عادات سے تغلیظِ انَا کر دیکھو
مجلسِ حمد میں جاتے ہو، بہت اچھّا ہے — بزمِ تنعیتِ پیمبر ﷺ میں بھی آ کر دیکھو

یہ جو محمودؔ ہُوا، لُطف دوبالا ہو گا
نعت میں حمدِ الٰہی کو مِلا کر دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھی گئیں مِری قسمت میں جس گھڑی خوشیاں — بقیعِ پاک میں پاؤں گا دَائمی خوشیاں
نبی ﷺ کے پیار میں پاؤ گے معنوی خوشیاں — جہاں میں اور تو ساری ہیں عارضی خوشیاں
نظر کی پُتلی پر منظر جو قُبّہ کا اُترا — تو پھیلیں میری نِگاہوں میں شبنمی خوشیاں

عطا کرے گی بروزِ نُشُور بندوں کو
رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کی پیروی خوشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں مدحِ آقا ﷺ کی خاص اہلیت ہو گی — سر بُلند لوگوں میں اُس کی شخصیت ہو گی
بزمِ نعت گوئی میں جس کی رُکنیت ہو گی — حشر میں اُسی کی تو یارو، مغفرت ہو گی
پیروِ پیمبر ﷺ کو دیکھنا سرِ محشر — وہ وقار پائے گا، اُس کی تمکنت ہو گی

جب بقیعِ غرقد کا مَیں رہائشی ہُوں گا — مستقِل مدینے میں میری شہریت ہو گی
پائے گا وہی عِرفاں خالِقِ عوالَم کا — جس کے قلب کو حاصِل اُن ﷺ کی معرفت ہو گی
جب چلیں گے سب باسی اِس کے، حکمِ آقا ﷺ پر — با شرف ممالک میں اپنی مُملکت ہو گی
اِس کو ڈھونڈتی ہو گی خُلد خود سرِ محشر — بندۂ پیمبر ﷺ کی ایسی حیثیت ہو گی
اُلفتِ صحابہ علیہم السلام ہے میری روح پر حاوی — بعدِ نعت ہونٹوں پر اُن ﷺ کی منقبت ہو گی
کِس طرح تُو پہنچے گا شہرِ سرورِ دیں ﷺ میں — رَاہ میں اگر حائل کوئی مصلحت ہو گی
جھوم جھوم جائیں گے قبر کے فرشتے بھی — نعتِ سرورِ دیں ﷺ میں ایسی شریعت ہو گی
جب غزل کی فرمائش میرے آگے آئے گی — کیوں نہ میری ہونٹوں پر ایک معذرت ہو گی

جاں ملک نکالے گا جب رشیدؔ کی یارو!
سُوئے قُبّۂ انور اِس کی محویت ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنھیں دِی نہیں ہے آقا ﷺ نے اِجازتِ حضوری — تقدیر میں ہے اُن کی درِ مصطفیٰ ﷺ سے دُوری
رہا کم درود ہونٹوں پہ ترے، اِسی لیے تو — درِ مصطفیٰ ﷺ پہ تیری ہیں گزارشیں اُدھوری

مِرے لاشعور پر ہے جو کرم عطائے رب کا
مِری اِس سے مدحِ آقا ﷺ میں ہیں کاوشیں شعوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی حیثیت کے ہو کے قائل — ہُوئے شِیر و شکر سارے قبائل
مُسلماں ہے وہی جو مصطفیٰ ﷺ کی — ہو محبوبیّتِ خالِق کا قائل
قدم رکھتا ہے شاہوں کے سروں پر — درِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ کا سائل
کبھی کر اِستغاثہ مصطفیٰ ﷺ سے — ترے حل کیوں نہ ہوں گے سب مسائل
حدیثوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم مصطفیٰ ﷺ کے — بیاں کرتے ہیں آقا ﷺ کے فضائل
جو دیکھو تو کیے ہیں ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے — بیاں سرکارِ وَالا ﷺ کے شمائل

رسولِ پاک ﷺ کے فرماں کے باعث ہیں تنغیضِ طبیعت کو رذائل
نظر محمودؔ پر آقا ﷺ نے ڈالی
خطاؤں کے تھے سب اثرات زائل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسولِ پاک ﷺ جو گاتا چلا گیا — رنج و غمِ جہاں کو بھلاتا چلا گیا
اس کی لحد میں نورِ نبی ﷺ تھا ضیا فروز — شمعیں خلوص کی جو جلاتا چلا گیا
پکڑے کیے دھرے پہ گئے جو بروزِ حشر — اُن کو کرم نبی ﷺ کا چھڑاتا چلا گیا
محشر میں مصطفیٰ ﷺ کا تشفّی کا ایک لفظ — روتے ہوؤں کو پل میں ہنساتا چلا گیا
پہنچا تو تھا قریبِ ترازو سخُن طراز — پر، سوئے خُلد نعت سُناتا چلا گیا
ہونٹوں پہ آ کے، دِل سے درودِ رسولِ رب ﷺ — ہر حرفِ اِضطراب مٹاتا چلا گیا
ممتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ تھا محبّت کا راہرو — اِس راہ میں قدم وہ بڑھاتا چلا گیا
محمودؔ جا کے گنُبدِ خضرا کے سامنے
اپنا سرِ عزیز جھکاتا چلا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہِ رجب میں رات ملن کی جو آئی ہے — آقا ﷺ کی عرشِ کبریا پہ رُونمائی ہے
تکریم مصطفیٰ ﷺ میں کمی جس کو بھائی ہے — اپنی ہر ایسے دُشمنِ دیں سے لڑائی ہے
نعتِ حبیبِ حق ﷺ جو مرے لب پہ آئی ہے — اَندوہ و رَنج و غم سے یہ میری رِہائی ہے
مِدحت سرائی اُن ﷺ کی ہماری کمائی ہے — سیدھی یہی خُدائے جہاں تک رَسائی ہے
برزخ میانِ خالق و مخلوق ہیں نبی ﷺ — سرکار ﷺ کا خُدا ہے، اُنھی کی خُدائی ہے
خیرُ البشر بھی اُن ﷺ کو کہو تم تو سوچ کر — اس راہِ پُر خطر میں بڑی گہری کھائی ہے
توہین ہضم کر نہ سکا جو حضور ﷺ کی — ممتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ وہ نبی ﷺ کا فدائی ہے
سرکار ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مُلک میں — مہنگائی ہو گئی ہے کچھ اِتنی، دُہائی کی ہے

محمودؔ اِس نے کر دیا مستغنیٔ جہاں
میں نے درِ حضور ﷺ سے جو بھیک پائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پلکوں پہ موتی یادِ نبی ﷺ کے سجایئے — نغمے نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کے گایئے
ہاتھوں کو سمتِ طیبۂ انور بڑھایئے — محبوبِ رب ﷺ کو حالِ دِل اپنا سُنایئے
قسمت جو رُوٹھ جائے تو اِس کو منایئے — گنتی کچھ اور "صَلِّ عَلٰی" کی بڑھایئے
کیا تم کو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا ہے خیال — اپنی عقیدتوں کو ذرا آزمایئے
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کا جنھیں کم خیال ہو — یہ کم سے کم ہے، ایسوں کو آنکھیں دکھایئے
جو ہو سکے تو حُرمتِ دینِ حضور ﷺ میں — تکلیفیں جھیل جایئے اور مُسکرایئے
تشریف رکھتے ہوں گے وہاں خود حضورِ پاک ﷺ — جب قبر میں پہنچے تو نظریں جھکایئے
توفیق دے خُدا تو لکھوں مدحِ مصطفیٰ ﷺ — اب تک تو لکھّے مَیں نے فقط اِبتدایئے

محمودؔ آپ دَاتا نگر میں شبانہ روز
آنسو پئے حضوریٔ طیبہ بہایئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک سے اُلفت ہماری — عبادت ہے یہی عادت ہماری
بنی طیبہ میں گر تُربت ہماری — تو ہو گی حشر میں وَقعت ہماری
نہ سنّت سے رہی قُربت ہماری — اِسی سے آ گئی شامت ہماری
خُدایا! ہوں رَسا طیبہ میں ہم بھی — یہ ہے زَاری، یہ ہے مِنّت ہماری
نبی ﷺ کے نام لیواؤں سے اُلفت — خُدا کا شکر، ہے فطرت ہماری
جو پہنچے ہم درِ محبوبِ رب ﷺ تک — وہاں نِکلی ہے ہر حسرت ہماری
نبی ﷺ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے — ہے اُن ﷺ کے سامنے حالت ہماری
ہے سرمایہ ہمارا نعتِ سرور ﷺ — محبّت اُن ﷺ کی ہے دولت ہماری

مِلے دو گز زمیں طیبہ میں ہم کو — پزیرا ہو اگر چاہت ہماری
اِسی سے ہو گی جنّت تک رَسائی — پیمبر ﷺ سے جو ہے نِسبت ہماری
یہ سمجھایا ہے ہم کو مصطفیٰ ﷺ نے — وہ پائیں گے جو ہے قسمت ہماری
ہے باعثِ سُنتِ سرور ﷺ سے غفلت — جو دُنیا میں بنی دُرگت ہماری
فِدا محمودؔ جاں آقا ﷺ پہ کر دیں
ہمیں کہتی ہے یہ غیرت ہماری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کے کانوں میں پڑے گا حرفِ رِضوانِ بہشت — ذکر سرکارِ دو عالم ﷺ کا سُنے جو غور سے
مَیں سمجھتا ہُوں کہ مقبولیت اُن کی ہو گئی
عرضیاں بھیجی گئیں طیبہ کو جو لاہور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ سے دِل میں جلتا ہے جو دِیا سا — دیتا ہے ظلمتوں میں محمودؔ کو دِلاسا
شہرِ نبی ﷺ میں جو بھی بندہ لگا گدا سا — محسوس ہو رہا تھا اپنا وہ آشنا سا
آقا ﷺ کا سبز گُنبد پُتلی پہ نقش یوں ہے — منظر ہر ایک مجھ کو لگتا ہے اب ہرا سا
جتنی گزارشیں ہیں اپنے نبی ﷺ سے کہ دے — بھر جائے گا بالآخر سب خواہشوں کا کاسہ
جبریل علیہ السلام آگے بڑھ کر اِس کی مدد کو آئے — جو طاعتِ پیمبر ﷺ میں چل پڑے ذَرا سا
پیاس اس کی معرفت کی، سب بُجھ گئی یہاں پر — طیبہ میں کوئی بندہ رہتا نہیں ہے پیاسا
اصحابِ رضی اللہ عنہم مصطفیٰ تھے رب کے نبی ﷺ کے ساتھی — تکمیلِ دیں کا مظہر سرکار ﷺ کا نواسا رضی اللہ عنہ
عتبہ پہ مَیں نے دیکھا جس کو بھی سر جھکائے — ہر ایسا شخص مجھ کو لگتا رہا شناسا
ہے آج مملکت کی بدقسمتی کا رونا — سرکار ﷺ! آج رَہزن لگتا ہے رہنما سا
جو مادِحِ محمد ﷺ ہے نعت گو ہے، اِس کا
محمودؔ ہے تخلص اور نام ہے بھلا سا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئے گا حصرِ رحمتِ رب میں، اگر ترا — مصرع کوئی حضور ﷺ کو منظور ہو گیا
خاکِ مدینہ ہو گئی نُورانیت فزا — قریہ نبی ﷺ کا رشکِ دہِ طور ہو گیا
پایا اُنھوں نے رَافت و رَحمت کا اختیار — لُطف و کرم حضور ﷺ کا دَستور ہو گیا
طیبہ میں جس نے حاضری کا اِذن پا لیا — مہجورِ شہرِ نُور تھا، مسرُور ہو گیا
اِس سے خُدا کے لُطف نے دُوری شعار کی
اِس کے حبیبِ پاک ﷺ سے جو دُور ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخُن گُستر کوئی جو پیروِ حسان رضی اللہ عنہ مِلتا ہے — اُسی بندے کو نعتوں کا نیا دِیوان مِلتا ہے
لِم توحید و محبوبیّت سرکار ﷺ اِتنی ہے — جسے سرکار ﷺ ملتے ہیں، اُسے رحمان مِلتا ہے
وہی جو سیرتِ سرکار ﷺ پر چلتا رہا، اُس کو — کرم شانِ رسولُ اللہ ﷺ کے شایان مِلتا ہے
حضوری جس کو حاصِل ہے درِ سرکار والا ﷺ کی — اُسے ایقان مِلتا ہے، اُسے عِرفان مِلتا ہے
نہیں جس کی زباں پر تذکرہ محبوبِ رحماں ﷺ کا — یہ وہ بندہ ہے جس کا دشتِ دِل ویران مِلتا ہے
وہ جس کے ہونٹ مدحِ غیرِ آقا ﷺ میں رہے شاغِل — سکُوں مِلتا نہیں اس کو، اُسے خَلجان مِلتا ہے
ہے اِس کا مرکزی نکتہ فضیلت میرے آقا ﷺ کی — جو قُرآنِ مبیں میں نبیوں علیہم السلام کا پیمان مِلتا ہے
وہی، ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ میں جس کے دِن گُزرے — اِسے کچھ آگے بڑھ کر حشر میں رِضوان مِلتا ہے
نبی ﷺ کے اِذن سے ہوتا ہے بندہ عازِمِ طیبہ — بظاہِر وہ اگرچہ بے سروسامان مِلتا ہے
درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی جس کا وظیفہ ہو — کرم ربِّ محمد ﷺ کا اُسے ہر آن مِلتا ہے
بڑھا لے جو پیمبر ﷺ کی اطاعت کو قدم اپنے — اسے ہر ہر قدم پر خُلد کا اِمکان مِلتا ہے
نبی ﷺ کا ذکر ہے بینَ السُّطُورِ مُصحفِ خالق — اُنھی کی نعت میں ہر سُورۂ قُرآن مِلتا ہے
رشیدؔ احمد ہے دَریوزہ گرِ آقا ﷺ وہی، جس کو
درِ سرکار ﷺ سے ٹکڑا بہر عنوان مِلتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں خوشبوئے سرکارِ جہاں ﷺ کا اب بھی ڈیرا ہے
جو ہیں غارِ اُحُد میں، وہ ہیں سب سے معتبر پتھّر

وہ جو سرکارِ ہر عالَم ﷺ سے اُلفت کے نہیں داعی
وہی بدبخت ہیں جن کی پڑے ہیں عقل پر پتھّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے غیر سرورِ عالَم ﷺ کو چاہا ہی نہیں
اِس حوالے سے بھی کیا روشن مِرا ماضی نہیں

پیار جس کو کم ہو آقا ﷺ سے، مِرا ساتھی نہیں
ایسے انساں سے تعلّق ہی مِرا کوئی نہیں

ہونٹ تو میرے نہیں ہو سکتے بوسہ زن کبھی
جالی پر، میری نِگاہوں نے کِیا چُومی نہیں

میں درودِ پاک کا عامِل تو کیا، معمول ہوں
ایک اِس اچھائی سے بڑھ کر کوئی پُونجی نہیں

دیکھ لو تحویلِ قبلہ کی بھی جو آیات ہیں
کیا پسند آقا ﷺ کی ربِّ پاک کی مرضی نہیں

سرورِ عالَم ﷺ کی محبوبیّتِ ربِّ جہاں!
کیا متونِ شعرِ احقر کی یہی سُرخی نہیں

حشر کے دِن اُٹھ گئی میری طرف چشمِ نبی ﷺ
کوئی اچھّائی عمل نامے میں ویسے تھی نہیں

دُشمنوں نے بھی کِیا تسلیم سب ادوار میں
دَہر بھر میں زندگی کوئی بھی اُن ﷺ کی سی نہیں

حاضریٔ شہرِ طیبہ کی میں کیا وجہیں کہوں
شہرِ آقا ﷺ کے سِوا لگتا کہیں بھی جی نہیں

جو بھی کچھ مانگوں، مجھے آقا ﷺ عطا کرتے ہیں سبِ
میرا یہ احساس ہنگامی نہیں، وقتی نہیں

ہے رُخِ پرواز جس کا شہرِ سرور ﷺ کی طرف
دوستو! کیا وہ مِری تخییل کا پنچھی نہیں

ہر مَرَض کے وَاسطے خاکِ شفا طیبہ میں ہے
ایسی دُنیا کے کِسی بھی شہر کی مٹّی نہیں

قادری ممتاز رحمۃ اللہ علیہ (آقا ﷺ کا عقیدت کیش) کیا
راہِ حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا راہی نہیں

سال میں دو ماہ خود محمودؔ جا سکتا ہے، پر
دِل کی تو شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے دُوری نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود و نعتِ سرور ﷺ کی محافِل
یہ دو رَستے ہیں اور ہے ایک منزل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کا دِل پہ مِرے کیا اثر نہیں ۔۔۔ لب بند کیا نہیں مِرے، کیا دیدے تر نہیں
مجھ کو خطا شعاریوں سے کچھ خطر نہیں ۔۔۔ فضلِ رسولِ پاک ﷺ سے محشر کا ڈر نہیں
اِسرا کی رات کی تو حقیقت ہے اِس قدر ۔۔۔ رب منتظِر نہیں کہ نبی ﷺ منتظَر نہیں
ہر نعت گو نگاہِ عطائے خُدا میں ہے ۔۔۔ کہتا ہے کون نعتِ نبی ﷺ با ثمر نہیں
رہرو بھی آپ، راہبر بھی آپ ہیں نبی ﷺ ۔۔۔ سِدرہ سے آگے اُن ﷺ کا کوئی ہم سفر نہیں
نُورانیت کا منبع و مصدر مدینہ ہے ۔۔۔ نُورانی ایسی اور کہیں کی سحر نہیں
جو عرض مَیں نے کی ہے پیمبر ﷺ کے سامنے ۔۔۔ لگتی تو مختصر ہے مگر مختصر نہیں
جس کو نہ اعتبار مدیحِ نبی ﷺ پہ ہو ۔۔۔ چشمِ خُدائے پاک میں وہ معتبر نہیں
ہے دِیدہ زیب عتبۂ سرکارِ کائنات ﷺ ۔۔۔ اِس کے علاوہ جا کوئی جاذب نظر نہیں
اپنی مُرادیں لے کے ہی ٹلتا ہے ہر گدا ۔۔۔ لوٹے جہاں سے خالی کوئی، اُن کا دَر نہیں
حکمِ نبی ﷺ نہ ماننے کا شاخسانہ ہے ۔۔۔ آپس میں اُمّتی اگر شِیر و شکر نہیں

محمودؔ کہہ رہا ہے مِرا تجربہ یہی
غیرِ نبی ﷺ کی مدح تو کوئی ہُنر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر جھکانا ہے تو حرمین مطہّر میں جھکاؤ ۔۔۔ اور ہر جا پر ہے گردن کا تمھارا خم غلَط
میں مگن وِردِ درودِ پاک سرور ﷺ میں رہا ۔۔۔ دُوریٔ طیبہ کا یوں کرتا رہا ہوں غم غلَط

واقعاتِ سیرت، سرکار ﷺ پر کر غور و فکر
ہے حصولِ مال و زر میں فکرِ بیش و کم غلَط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح کرنے میں نہیں کچھ بھی کمال اپنا ۔۔۔ ہے فضلِ رب سے نعتِ پاک میں یہ اِشتغال اپنا
بچھائے جتنا بھی دُنیا ہمارے گرد جال اپنا ۔۔۔ بچا لے جائے گا طیبہ ہمیں طیرِ خیال اپنا
سُنا جاتے ہیں سب اَشعار ہم اپنے پیمبر ﷺ کو ۔۔۔ دِکھاتے ہیں حروفِ نعت کے اندر سے حال اپنا

گزرتے ہیں جو شہرِ سرور و سرکار عالَم ﷺ میں — اُنھی دو ماہ سے گزرے سکُوں کے ساتھ سال اپنا
اہم تر حِفظِ ناموسِ رسولِ پاک ﷺ ہے سب سے — اِسی رَستے میں ہو قُربان جان، اولاد، مال اپنا
اِنھیں مسحور کر ڈالا، اِنھیں مبہوت کر ڈالا — دِکھایا جس پیمبر ﷺ نے صحابہ علیہم السلام کو جمال اپنا
کہاں سے چل کے، دیکھو، نِسبتیں جاتی کہاں تک ہیں — نبی ﷺ اللہ کے اپنے تھے، اُن کا تھا بلال ؓ اپنا
ہمیشہ ہم نے پایا ہے سبھی کچھ اُن ﷺ کی چوکھٹ سے — ہُوا ہے مُسترد کب ہے پیمبر ﷺ سے سوال اپنا
مِری فردِ عمل میں اور نیکی تو نہ ہو شاید — یقیں صَلِّ عَلٰی پر ہے کہ ہو اچھّا مآل اپنا
اِسی سے پانی پیتا ہُوں تو میں مسرُور رہتا ہوں — ہے خاکِ پاکِ طیبہ سے بنا جامِ سِفال اپنا
چلے ہم اِنحراف، راہِ سرکار دو عالَم ﷺ پر — اِسی بدبختی کے باعِث ہُوا ظاہر زَوال اپنا

یقیں محمودؔ فضلِ خالق و مالِک پہ ہے مجھ کو
کہ ہو گا شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں اِرتحال اپنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایات حبیبِ حق ﷺ کے قابِل — جری ممتاز ہے اِک مردِ کامِل
جہانِ ظُلمت آثارِ جفا نے
کیا ہے جس کو پابندِ سلاسِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے شرف تمھاری دُعا بھی قبول کا — سرکار ﷺ کو جو واسطہ دو تم بتول ؓ کا
چشمِ عطائے خالقِ کُل میں نہ کیوں رَہوں — ہُوں تذکرہ نویس خُدا کے رسول ﷺ کا
ٹھوکر رسید قاقم و سنجاف کو کروں — بستر مِلے مدینے میں گر خاک دھول کا
پُورے کا پُورا دینِ نبی ﷺ میں دَخول کر — بے فائدہ ہے دَخل یہاں پر عُقول کا
دِل میں تھی، مختصر سی تھی، پھر بھی قبول تھی — عرضی سے رَبط عرض کا تھا اور نہ طُول کا
باغِ مدینہ سے چلی میری طرف صبا — دِل کی کلی نے کِھل کے لِیا نام پھول کا
کا اِتّباعِ سرورِ کونین ﷺ اختیار — اِمکاں ہے مغفرت کی سَنَد کے حصول کا

محمودؔ بُعدِ طیبہ سے دِل کو ملول رکھ
آقا ﷺ دھیان رکھتے ہیں قلبِ ملول کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب دے دیارِ پاک سے ہو آئی ہے نِگاہ — اُس دن سے میری وَاقفِ بینائی ہے نِگاہ
مصروفِ دِیدِ قُبّۂ آقائی ﷺ ہے نِگاہ — تو وفُرِ اَشک سے مِری دُھندلائی ہے نِگاہ
دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنّائی ہے نگاہ — اِس ذوق میں تو وَقفِ توانائی ہے نِگاہ
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی بھی شیدائی ہے نِگاہ — عَتبہ پہ ہو تو صَرفِ جبیں سائی ہے نِگاہ
میزاب دیکھ کر سُوئے طیبہ جمی رہی — لگتا رہا ہے مجھ کو کہ سودائی ہے نِگاہ
ہم کو بھلے بُرے کی یوں تمیز ہو گئی — سرکارِ کائنات ﷺ نے اُجلائی ہے نِگاہ
پڑھتے ہوئے کلامِ خُدائے کریم کو — آقا ﷺ کی عظمتوں کی تماشائی ہے نِگاہ

محمودؔ میرے ہونٹ تو کچھ کہ نہیں سکے
پیشِ مُواجھہ پئے گویائی ہے نِگاہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طاعتِ رَسولِ اَمیں ﷺ مایۂ نَجات — پائے گا ہر مطیعِ نبی ﷺ تحفۂ نجات
قائم نبی ﷺ کے ذکر سے ہے رشتہ نَجات — وَاضح ہے سب نِکات سے یہ نکتۂ نَجات
اَس سے صباح و شام کا اپنا ہے اِختلاط — نعتِ نبی ﷺ ہے اپنے لیے نسخۂ نَجات
تعمیلِ حکمِ رب بھی ہے، تقلیدِ رب بھی ہے — ہر صیغۂ درود ہُوا صیغۂ نجات
جس دن مُوَاجِہَہ نظر آیا حضور ﷺ کا — آیا ہے عاصیوں کو نظر چہرۂ نَجات
مقصُورہ نقش آنکھ کی پُتلی پہ یوں ہُوا — پھیلا دِیا گیا ہے وَہیں نقشۂ نَجات
پہچان جس کو سرورِ کونین ﷺ کی ہُوئی — اُس کے لیے لحد میں کُھلا غُرفۂ نَجات

محمودؔ اِتّباعِ پیمبر ﷺ شعار کر
اِس کے لیے غفُور کا ہے وعدۂ نَجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ
فَتَرْضٰى

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾

(الضحٰی۔۹۳:۵)

(بے شک عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۶ واں مجموعۂ نعت

اذانِ نعت

ایک حمد و نعت+ ۵۳ نعتیں+ ایک استغاثہ+ ۴ حمدیہ فردیات+ ۷۰ نعتیہ فردیات

سنِ اشاعت: ۲۰۱۲ء

صفحات: ۹۶

انتساب

مواجہۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے سلام گزاران کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

کہے پر آپ کے، پُختہ ہے ایماں یا رسول اللہ ﷺ — کہ رب اعمال کا ہے سب کے، نگراں یا رسول اللہ ﷺ
کلامِ حق میں ہے توصیف اُدھر سرکارِ والا ﷺ کی — اِدھر ہیں آپ بھی رب کے ثنا خواں یا رسول اللہ ﷺ
دِیا اللہ نے، پہنچا ہے ہم تک آپ ﷺ کے دَر سے — مِلا جو یہ ہمیں ایمان و عِرفاں یا رسول اللہ ﷺ
بتائی آپ ﷺ نے سب جانداروں کو یہ سچائی — ہے رب کے قبضۂ قُدرت میں ہر جاں یا رسول اللہ ﷺ
ہمیں بخشے ہیں خلّاقِ جہاں نے آپ ﷺ کے صدقے — فلک آسا جبَل، ہموار میداں یا رسول اللہ ﷺ
ہر اِک شے یوں بھی حکمِ مالکِ عالَم کے ہے تابع — ہیں خود جب آپؐ رب کے زیرِ فرماں یا رسول اللہ ﷺ
صفاتِ خالقِ جملہ عوالَم یوں ہُوئیں ظاہر — کہ پایا آپؐ سے دُنیا نے اِیقاں یا رسول اللہ ﷺ
وہاں بھی آپ ﷺ نے اُمّت کی بخشش کا لِیا وعدہ — ہُوئے تھے آپؐ جب خالق کے مہماں یا رسول اللہ ﷺ
بچا لیجیے ہمیں روزِ قیامت عدلِ خالق سے — خطا اپنے ہُوئے جاتے اوساں یا رسول اللہ ﷺ
ہمیں دِلوائیں مالِک سے سکونِ قلب کی دَولت — ہیں ہم دہشت زدہ، ہم ہیں ہراساں یا رسول اللہ ﷺ

مدد اللہ سے دِلوایئے ایسے کہ ہو جائے
مِلک میں آپؐ کی اُمّت نمایاں یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدایا! ہو بیدار اِتنا مُقدّر — درودِ نبی ﷺ لب پہ ہو میرے اکثر
کبھی تو کرم اِتنا مالک! ہو مجھ پر — گُزر جاؤں جاں سے مَیں طیبہ پہنچ کر
رہیں لُطف فرما ہمیشہ پیمبر ﷺ — خُدایا! ہو اِتنا ترا فضل یاور

نہ کچھ اور کرنا ہے بن کی سخنور
رکھّے رب مجھے مدحِ آقا ﷺ کا خُوگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یمِ عصیاں میں جب ہم سب ہیں غلطاں یا رسول اللہ ﷺ — ”کہیں کِس مُنہ سے پھر خود کو مسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
ہیں مِن حیث الجماعت دَہر میں بے حیثیت سارے — ہمارے سر سے ٹالیں آپ بُحراں یا رسول اللہ ﷺ
جہاں سب آپ ﷺ کی خاطر بنائے ربِّ اکرم نے — جہاں سب آپؐ کے ہیں زیرِ فرماں یا رسول اللہ ﷺ

نہ ہوتے آپ ﷺ تو رہنا تھا متنِ زندگی عنقا — کتابِ زیست کے ہیں آپؐ عُنواں یا رسول اللہ ﷺ

سوائے آپؐ کے دُنیا میں کوئی اور کب پایا یا رسول اللہ ﷺ — کسِ بیکس، قرارِ بیقراراں یا رسول اللہ ﷺ

صحابہ، اولیاء، سب آپ ﷺ ہی کے نام لیوا ہیں — اِسی سے ہے فرازِ سرفرازاں یا رسول اللہ ﷺ

جو مجھ سے دین کی کوئی اہم خدمت نہ ہو پائی — ہُوں اِس ناکردہ کاری پر پشیماں یا رسول اللہ ﷺ

سمجھتا ہوں کہ ہے "صَلِّ عَلٰی" رُکنِ رکیں دِیں کا — بہت سے اور بھی گرچہ ہیں اَرکاں یا رسول اللہ ﷺ

سراجِ نُور ہیں، نُورِ ازل کے آپ ﷺ مظہر ہیں — کریں روشن مِرا مہتابِ وِجداں یا رسول اللہ ﷺ

وہ ہو بُوجہل، یا ہو بُولہب یا عاص بن وائل — ہیں دُشمن آپؐ کے معتوبِ یزداں یا رسول اللہ ﷺ

نظر جیسے ہی پڑتی ہے نبی ﷺ کے سبز گُنبد پر — مِری مِژگاں پہ ہوتا ہے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

رِہائی اِس سے پا کر، آپ ﷺ کے طیبہ میں بس جاؤں — جو ہے لاہور میں زندانِ ہجراں یا رسول اللہ ﷺ

عطا فرمایئے گا بعد مُردن اپنے بندے کو — بقیعِ پاک کا شہرِ خموشاں یا رسول اللہ ﷺ

وہ بندہ حشر میں بچ جائے گا ہر حرفِ پُرسش سے — ہُوئے جس شخص کے بھی آپؐ پُرساں یا رسول اللہ ﷺ

چلے جب آپ سُوئے لامکاں تو آپ ﷺ نے دیکھا — پسِ سِدرہ کھڑا جبریل علیہ السلام حیراں یا رسول اللہ ﷺ

تھا عہدِ انبیاء علیہم السلام، جب آپ ﷺ کو سارے نبیوں نے — تھا مانا سربراہِ سربراہاں یا رسول اللہ ﷺ

نکلوائیں خُدارا رُوح کو اِس سے مدینے میں — جو یہ خمسہ عناصر کا ہے زِنداں یا رسول اللہ ﷺ

اجازت دفنِ طیبہ کی مِلے سرکارِ والا ﷺ سے — گُھدی تو دِل پہ ہے تصویرِ اِمکاں یا رسول اللہ ﷺ

دھکیلے جا رہے ہیں مُلک کو حاکم اندھیرے میں — کہیں عنقا ہو یہ افراطِ خَلجاں یا رسول اللہ ﷺ

ہمیں چھٹکارا اِس سے، خالق و مالک سے دِلوائیں — حکومت میں ہے خیلِ بے ضمیراں یا رسول اللہ ﷺ

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ ہوں تو بات بن جائے — جو میرے نعت کے ۵۶ ہیں دِیواں یا رسول اللہ ﷺ

بُلا لیتے ہیں جب محمودؔ کو خود آپ ﷺ طیبہ میں
تو کیا بھائے اِسے بُستانِ رِضواں یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے میری زندگی یوں کیف ساماں یا رسول اللہ ﷺ — کہ محشر میں رَہوں گا زیرِ دَاماں یا رسول اللہ ﷺ

محبّت آپ ﷺ سے خالق کی آتی ہے نظر مجھ کو — میں جب جب بھی پڑھوں آیاتِ قُرآں یا رسولَ اللہ ﷺ
مدینے سے بُلاوے کی نویدِ جاں فزا پا کر — میں ہو جاؤں نہ کیوں مستی میں رَقصاں یا رسولَ اللہ ﷺ
نظرِ جب آپ ﷺ کے مینار و گُنبد پر پڑے میری — نہ پلکوں پر فزوں کیوں ہو چَراغاں یا رسولَ اللہ ﷺ
حقیقت میں ہے خواہش آپ ﷺ کے قدموں میں رہنے کی — مدینے میں جو ہُوں مرنے کا خواہاں یا رسولَ اللہ ﷺ
اگر شاہد، سمجھتا آپ ﷺ کو اعمال پر اپنے — بُرائی سے نہ کیوں رہتا گُریزاں یا رسولَ اللہ ﷺ
تحفُّظ آپ ﷺ کی ناموس کا پیشِ نظر رکھ کر — جو دُوں جاں تو مروں شاداں و فرحاں یا رسولَ اللہ ﷺ
عمل کوئی ہُوا گر آپ ﷺ کی سُنّت سے کچھ ہٹ کر — رَہوں گا سرنگوں، سر در گریباں یا رسولَ اللہ ﷺ

مجھے لگتا ہے حرفِ نعت کوئی کہ نہیں پایا
ہُوں کہنے کو تو یوں میں بھی سخنداں یا رسولَ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں اعمالِ بد پر جب پشیماں یا رسولَ اللہ ﷺ — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
جو جلبِ زر کی خاطر ہُوں ثنا خواں یا رسولَ اللہ ﷺ — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
حسد اور عیب جُوئی میری عاداتِ قبیحہ ہیں — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
مُسلماں بھائی کی غیبت جو میرا روزمرّہ ہے — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
محبّت ظاہری ہر اِک سے ہے، پر بُغض ہے دِل میں — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
جو مَیں دِیں کے شعائر پر زباں تضحیک کی کھولوں — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
ریا بنیاد ہے جب ایک اِک اچھائی اور نیکی — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
کمی کرتا ہُوں جب مَیں آپ ﷺ کی توقیر و عزّت میں — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
عمل میں آپ ﷺ کی سیرت نہیں پیشِ نظر رکھتا — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
نہیں ہوں طاعت و تقلید کے رَستے کا جب راہی — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
اگر ماں باپ کی خدمت میں کوتاہی بھی کرتا ہوں — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''
نہیں حُسنِ سلُوک اپنا اگر افرادِ خانہ سے — ''میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسولَ اللہ ﷺ''

نہیں کرتا مدد جب بیکس و نادار لوگوں کی
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
اگر ہُوں مولوی اور فرقہ بندی کا مُبلّغ ہُوں
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
مُلوّث ہُوں اگر میں ہر طرح کی قتل و غارت میں
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
جو خود کو اور دُوجوں کو بھی مَیں بم سے اڑاتا ہوں
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
مُقلّد کافروں کا ہوں سیاست اور معیشت میں
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
سیاست دَان ہوں اور لوٹتا ہوں قوم کی دولت
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
جو مَیں نے ناک میں دَم کر دِیا اپنی رعایا کا
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“
ہڑپ کرتا ہوں جب مَیں پیسہ پیسہ مُلک و ملّت کا
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“

کبھی بھی حکم پر تو آپ ﷺ کے چلتا نہیں ہُوں میں
”میں کِس منہ سے کہوں خود کو مُسلماں یا رسول اللہ ﷺ“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خِلقتِ ہر جہاں رازِ وَحدت عیاں
سب یہ محبوبِ خالق ﷺ کی خاطر ہُوا
اُس درِ پاک کا ہو سکے کیا بیاں
جس کا دَربان سِدرہ کا طائر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرور ﷺ سے جب سینہ بھرا اللہ نے
گویا دِی بندے کی ہر بگڑی بنا اللہ نے
رکھّا یوں رحمت کا اپنی، دَر کُھلا اللہ نے
رحمتٌ للّعالمیں اُن ﷺ کو کہا اللہ نے
مُقتدی آدمؑ سے عیسیٰ علیہ السلام تک رکھّے سرکار ﷺ کے
دی سرِ اقصیٰ نبی ﷺ کو اِقتدا اللہ نے
گر نہ کرتی ہوتی بندے کو ثنائے مصطفیٰ ﷺ
کِس لیے آخر دِیا فہم و ذکا اللہ نے
ربِّ سرور ﷺ کی قسم کھا کر کلامِ پاک میں
ایک لکھّا پیار کا اِنشائیہ اللہ نے
اہلِ ایماں کے لیے، سونپا رسولُ اللہ ﷺ کو
رحمت و رَافت کا سارا محکمہ اللہ نے
قُربِ قوسوں کو شبِ اِسرا مِلا کچھ اِس طرح
دے دِیا تشکیل آخر دائرہ اللہ نے

وہ تو نُورِ مصطفیٰ ﷺ کے ذکر میں ہیں تر زباں
جن کے اندر کو دِیا ہے جگمگا اللہ نے

اِس لیے پیشِ خُدا رہتا ہوں سجدہ ریز میں
کر دِیا سرکار ﷺ کا مِدحت سرا اللہ نے

بھیجا آخر میں انھیں بِالْخیر تَمّت کی طرح
یوں نُبوّت کا کِیا ہے خاتمہ اللہ نے

دَستِ سرور ﷺ قول، خالق میں خُدا کا ہاتھ تھا
اُن کی خواہش کو کہا اپنی رِضا اللہ نے

ذات کے عِرفان کی منزل رَسی کے وَاسطے
ہم کو دِکھلایا نبی ﷺ کا راستہ اللہ نے

ذکرِ سرور ﷺ پر ترا دِل بھیگتا تھا یا نہیں
حشر میں لینا ہے اِس کا جائزہ اللہ نے

اپنے آقا ﷺ کے تتبّع سے نہ منہ موڑیں کبھی
مومنوں کو یہ دیا درسِ وَفا اللہ نے

ہے دُعا لب پر یہی، دِل سے بھی آتی ہے صدا
مجھ کو دینی ہے مدینے میں قضا اللہ نے

جو فقط مِلتی ہے تقلیدِ حضورِ پاک ﷺ میں
وہ دِکھائی سب کو راہِ اِتّقا اللہ نے

غازی علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بخشا زِ راہِ اِلتفات
حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا وَلولہ اللہ نے

عاملِ "صَلِّ عَلٰی" دُنیا میں تُو تھا یا نہیں
اُن پہ فرمائے عوالِم آئنہ اللہ نے

رفعتِ ذکرِ حبیبِ پاک ﷺ کے اعلان سے
پرچمِ سرکار ﷺ کو اُونچا کِیا اللہ نے

بیج اُن ﷺ کے پیار کا بویا قلوبِ خَلق میں
اور کی پودے کی پھر نشوونُما اللہ نے

لائقِ خُلدِ بریں فرما دِیا محمودؔ کو
ناعِتِ سرکارِ دیں ﷺ کر کے سدا اللہ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو پہنچایا مدینے حاضری کی چاہ نے
مُنہ کی کھائی آخرش ہر ایک سِدّ راہ نے

رب نے مَنوانا ہے کچھ تو بات کر سرکار ﷺ سے
کان میں پُھونکا ہے یہ اِک مردِ حق آگاہ نے

ماند پڑ سکتی نہیں ہے حشر کے ہنگام تک
روشنی پائی شب اِسرا جو مہر و ماہ نے

گردبادِ جہل نے چکرا رکھّے تھے ذہن تک
علم پھیلایا جہاں میں سرورِ ذی جاہ ﷺ نے

وَاسطہ مَیں نے دِیا ہے جب رسولُ اللہ ﷺ کا
جا ہی لینا ہے عطائے رب کو میری آہ نے

میں بفضلِ سرورِ کون و مکاں ﷺ حق گو رہا
اپنی سی تو کی ہی تھی ہر جبر نے، اِکراہ نے

حُسنِ خُلقِ آقا و مولا ﷺ کا یہ اِعجاز ہے
میرا دِل جکڑا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی چاہ نے
مَیں رہِ مدحِ پیمبر ﷺ پر رہا ثابت قدم
مجھ کو بھٹکانے کی کوشش کی تھی ہر بدخواہ نے
''ڈیلی گیشن آف پاور'' ہی کی اِک صُورت تھی یہ
''رحمتُ للعالمیں ﷺ اُن کو کہا اللہ نے''
شہرِ آقا ﷺ کی کِشش محمودؔ پر حاوی رہی
کہرُبا کے سامنے کرنا ہی کیا تھا کاہ نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کے نام کی وَحدت تو اِک حقیقت ہے
نبی ﷺ کا اِس سے نہ ہرگز ہے دُور نام مگر
قریشِ مکّہ نے کم تو ستم نہ ڈھائے تھے
لِیا نہ آقا ﷺ نے اُن سے بھی اِنتقام مگر
بیانِ سیرتِ سرکار ﷺ تم ضرور کرو
بہت ضروری ہے آقا ﷺ کا احترام مگر
مِرے خیال کے اشہب کا دوڑنا برحق
نبی ﷺ کے ذکر کے ہاتھوں میں ہے زِمام مگر
مَیں دیدِ کعبہ سے بھی فیض یاب ہوتا رہا
رہا زیادہ مدینے ہی میں قیام مگر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی عرضی بھی پہنچائی ہُوئی جب خالقِ کُل کو
مجرّب ہم نے سمجھا ہے پیمبر ﷺ کے توسُّل کو
اَہم فرمایا آقا ﷺ نے قناعت کو، توکّل کو
رَواداری کو، اُلفت کو، اُخوّت کو، تحمّل کو،
نہیں حُبِّ نبی ﷺ تو خُلد تک کیسے رَسا ہو گے
عبور آخر تمھیں کرنا پڑے گا راہ کے پُل کو
ہماری زندگی ناموسِ آقا ﷺ کی امانت ہے
مِلی آقا ﷺ کی منظوری ہمارے اِس تحوُّل کو
لڑکپن سے درودِ مصطفیٰ ﷺ سانسوں کی زینت ہے
یہ ناممکن ہے، کوئی روک پائے اِس تسلسل کو
کوئی مُشکل پڑے، دُکھ ہو کوئی تو یاد کر لینا
حبیبِ خالقِ کُل عالمیں کو، سرورِ کُل ﷺ کو
خُدا نے آیۂ ''تِلْکَ الرُّسُل'' کہہ کر رسولوں میں
مُسلّم کر دِیا سرکارِ وَالا ﷺ کے تفضّل کو
نہیں ممکن، نظامِ سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ
قریب اپنے پھٹکنے دے تغیُّر کو، تبدُّل کو
خیال آئے کبھی غیرِ رسولُ اللہ ﷺ کا دِل میں
تو سمتِ طیبۂ سرکار ﷺ دوڑانا تخیُّل کو

سرفرازی مِلی تھی طاعتِ محبوبِ خالق ﷺ میں   خُدا جانے، چُنا ہے کِس کیے ہم نے تنزُّل کو
جو کی سرتابی احکامِ رسولِ پاک ﷺ سے ہم نے   بنایا ہے گلے کا ہار خود بڑھ کر تذلّل کو
جہاں محمودؔ ذکرِ مدحِ سرکار دو عالَم ﷺ ہو
وہاں منہ مت لگانا تم تجاہُل کو، تغافل کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا قیام اپنا، اگر طاعت سرور ﷺ میں نہ ہو   جب سلام اُن ﷺ پہ نہیں ہے تو تشہّد کیسا
شہرِ سرکار ﷺ پہنچنے میں تو کیجیے جلدی
رَاہ جو پایئے اِس میں تو تردُّد کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عتبہ سرکارِ پر حاضر ہو تُو   رب کرے گا پُوری تری آرزو
راہِ رب میں پیاری چیزیں خرچ کر   "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا"
"مَعَ رَسُوْلِهٗ" کا اگر رکھّو خیال   پُورا ہو جائے گا حکمِ "جَاهِدُوْا"
چھوڑ کر لہُو و لَعِب کی گفتگو   نعتیں گاتے جائیں سارے خوش گلو
مصطفٰی ﷺ کے جتنے بندے ہیں، انھیں   مِل گئی خوشخبری "لَا تَقْنَطُوْا"
دینے کو تیار رہنا، دوستو!   حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں لہُو
برسے گا سرکار ﷺ کا ابرِ کرم   تم کراؤ چشمِ نادِم کو وضو
جان لینے اور جاں دینے سے ہی   رکھّی علمُ الدین نے دِیں کی آبرو
ایک تھا رب، دُوسرے اُس کے حبیب ﷺ   تھے شبِ معراج دونوں رُوبرُو
جیسا ہے محمودؔ مکّہ کا حرم
ہے حرم طیبہ کا اس کے ہوبہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت سے جو بندے لائیں گے تحفے درودوں کے   خُدا شاہد نبی ﷺ کو بھائیں گے تحفے درودوں کے

جنھیں اُلفت ہے آقا ﷺ سے، جو حکمِ رب پہ چلتے ہیں
زمانے بھر میں وہ پھیلائیں گے تحفے درودوں کے

فرشتے بھی، صبا بھی، عازمینِ حج و عمرہ بھی
نبی ﷺ کے شہر تک پہنچائیں گے تحفے درودوں کے

سرِ میزاں مدد فرمائیں گے محبوبِ حق ﷺ اُن کی
بشر جو پیش کرتے آئیں گے تحفے درودوں کے

ہماری رُستگاری قبر ہی میں ہو گی متحقّق
نکیروں کو اگر گنوائیں گے تحفے درودوں کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زخمِ عِصیاں کا جو تُجھ کو ہے مُداوا مقصود
حاضری طیبۂ سرور ﷺ کی ہو تیرا مقصود

پُورا فرمائیں گے محمودؔ کا آقا ﷺ مقصود
جس کا ہے دفنِ مدینہ کا توانا مقصود

راہِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے گُن گائے گا
شبِ دیجور میں ہے جس کا سویرا مقصود

میرے ہونٹوں پہ ہمیشہ ہو مدیحِ سرور ﷺ
ہے یہی اپنی تمنّا، یہی اپنا مقصود

کیا نہیں قِبلہ کی تحویل سے اِتنا ظاہر
جو ہے سرکار ﷺ کی مرضی، وہی رب کا مقصود

کر دوں اَوراد سے مَیں "صلِّ علٰی" کو غائب
کیسا شیطانِ لعیں کا ہے یہ بے جا مقصود

وہ رہِ عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے رَاہی، جس کا
حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں ہے مرنا مقصود

نعت محمودؔ سرِ حشر بھی پڑھنا چاہوں
حال جیسا ہے مِرا، ویسا ہے فردا مقصود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُناہوں سے مبرّا ہر مدینے کا مسافر ہے
کہ بوچھار ابرِ لُطفِ مصطفٰی ﷺ کی اِس پہ وَافر ہے

حدیثِ قُدسی "لَوۡلَاک" ہے جو اِس کی مخبِر ہے
کہ دُنیاؤں کی سب تخلیق ہی سرور ﷺ کی خاطر ہے

مِرا یوں شہرِ سرور ﷺ کو ارادہ جانے کا پھر ہے
کہ مہماں خالقِ عالَم کا ہر طیبہ کا زائر ہے

مِرے کشکول صُورت ہاتھ پھیلے یوں ہیں اِس جانب
کہ دَستِ آقا و مولا ﷺ یدِ قیوم و قادر ہے

جو سوچیں تو مظاہر یہ محبّت کے سِوا کیا ہیں
کہ حامدِ کبریا کے ہیں نبی ﷺ، وہ اِن کا ذاکر ہے

منقّش ہیں مناظِر طیبۂ سرکار ﷺ کے دِل پر
کہ میری چشمِ رِفعت آشنا اُن کی مُصوِّر ہے

احادیثِ صحیحہ سے ہے ثابت یہ حقیقت بھی
کہ جس کو پیار آقا ﷺ سے نہیں، وہ شخص کافر ہے

کہے تو کیا اسے فضلِ پیمبر ﷺ کے سوا بندہ
کہ یہ آلودۂ عصیاں درِ آقا ﷺ پہ حاضر ہے

نہیں دو رائیں اِس سچ پر کبھی محمودؔ ہو سکتیں
کہ محبوبیّتِ آقا ﷺ کلامِ حق سے ظاہر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ حبیبِ رب ﷺ کی سَند جس کے پاس ہو
اعمال نامہ دیکھ کر کیوں بدحواس ہو

سینے میں تیرے دِل جو حقیقت شناس ہو
ذکرِ نبی ﷺ میں تُو بھی سراپا سپاس ہو

کیوں اِس کو خوفِ حشر ہو، کیسا ہراس ہو
جس شخص کو نبی ﷺ کی شَفاعت کی آس ہو

دوزخ کی آگ اُس کو جلائے گی کِس طرح
جس کے بدن پہ اُنسِ نبی ﷺ کا لباس ہو

وہ کیوں نگاہ لُطفِ خُدا میں نہ آئے گا
محبوب کبریا ﷺ کے جو دَاسوں کا دَاس ہو

جو کو بھروسا حضرتِ محبوبِ حق ﷺ کا ہے
وہ کیوں خیالِ حشر سے آخر اُداس ہو

اِسمِ نبی کے ساتھ ہو "صَلِّ عَلٰی" کا وِرد
ہونٹوں پہ جذبِ دِل کا اگر اِنعکاس ہو

دفنایا جائے مجھ کو بقیعِ حضور ﷺ میں
مَرتے ہُوئے یہ لب پہ مرے اِلتماس ہو

محمودؔ کیوں پذیرا نہ اُس کو خُدا کرے
جس کام کی اطاعتِ سرور ﷺ اَساس ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کو رُخ رہا میری سماع کا
ہُوں منتظِر میں حاضری کی اِطّلاع کا

باندھو کمر جو لوگو، کِسی کام کے لیے
ہو ولولہ حضور ﷺ ہی کی اِتباع کا

دُنیا ڈرائے جتنا بھی، حالات جو بھی ہوں
رکھ حوصلہ تو دینِ نبی ﷺ کے دفاع کا

مت ہو درودِ پاکِ پیمبر ﷺ میں کچھ کمی
نقصان ہے یہ زندگی بھر کی متاع کا

جاتا تو ہُوں مدینے کی جانب خوشی خوشی
ہوتا ہے سخت مرحلہ اِس سے وِداع کا

اُمّت میں اِختلاف تو رحمت کا تھا سبب
آپس میں کیوں بنا ہے یہ باعث نزاع کا

کرتے ہیں اہلِ ذوق مدیحِ حضورِ پاک ﷺ نکتہ یہی ہے مرکزی ہر اِجتماع کا

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے خُدائے جہاں کا حکم

اِس سے اِرادہ اپنا رکھّو اِنقطاع کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیب حق کی سخا و رحمت کا، لُطف کا بحرِ بیکراں ہے
ہَدَف پیمبر ﷺ کی شفقتوں کے بہاؤ کا ہر اِک جہاں ہے

وہ جن کے فضل وکرم کی ممنون ازل کے دِن سے یہ میری جاں ہے
اُنھی کی مِدحت میں منہمک ہوں، یہی عقیدت کا اَرمغاں ہے

مقام آقا ﷺ کا یا خُدا کا، وہی ہیں دونوں جو جانتے ہیں
حضور ہیں قدرداں خُدا کے، خدا پیمبر ﷺ کا قدرداں ہے

مِرے مُقدّر کو میرے ہاتھوں کی ان لکیروں میں مت تلاشو
کہ میری قسمت کے رُخش کی تو حضورؐ کے ہاتھ میں عناں ہے

جو راہِ تقلیدِ کبریا کو اَہم سمجھتا ہے خوش مُقدّر
وہی تو سرکار کا ہے واصِف، وہی تو آقا ﷺ کا مدح خواں ہے

جنھوں نے وَاری ہے جاں نبی پر، نقوشِ پا پر اُنھی کے چلنا
تحفُّظ حُرمتِ حبیبِ خُدا ﷺ کا جذبہ اگر جواں ہے

اگر روایت دُرُست ہو تو کلامِ حق ہے حدیثِ سرور
کہ بات جو بھی حضورِ وَالا کی ہے، وہ قُرآں کی ترجماں ہے

تھے لاتُعَد معجزے حبیبِ خُدائے برحق کے، ایک ہے یہ
گواہی حقّانیت کی دینے کو، کنکروں کو مِلی زباں ہے

مجھے غفور رحیم رب کے غضب سے ڈرنے کی کیا ضرورت
نبیٔ رحمت کی ذاتِ برتر، خُدا کے اور میرے درمیاں ہے

تھکے تھے بعدِ تلاش کافِر بھی، تم بھی ڈھونڈو، جہان والو!
جہانِ دُنیا میں صادِق اُن سا، اَمین اُن سا کہیں کہاں ہے

نکلنا جس سے ہے مشروط اُن کی اَطاعت و اِتبّاع ہی سے
ہر اِک قدم پر نبی کی اُمّت کو درپیش ایک ایسا امتحاں ہے

نبی ﷺ ہیں دُنیا و آخرت میں مِرا سہارا، اِسی لیے تو
''مِری اُمیّد وں کے سب پرندوں کا سبز گُنبد ہی آشیاں ہے''

دیا ہے ربّ جہاں نے مجھ کو یہ ''جَاءُوک'' کہ کر ہَرا اشارہ
''مِری اُمیدوں کے سب پرندوں کا سبز گُنبد ہی آشیاں ہے''

کہیں بھی جانے کی بات کرلو، رشیدؔ کے لب پہ ''نا'' رہے گی

جو بات طیبہ کو جانے کی ہو تو اِس کے ہونٹوں پہ ہاں ہی ہاں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہی جو زیرِ قدم آپ ﷺ کے، عرب کی زمیں تو عرشِ رب پہ بھی سرکار ﷺ کا خرام رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجز کی اہمیّت کا منظر آقا ﷺ کے دستور کا ہے
دینِ رسولِ آخر ﷺ میں سر نیچا کِبر غرور کا ہے

تشکیل و تکمیلِ عوالم صرف ہے ذاتِ سرور ﷺ سے
''حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نُور ظہور حضور ﷺ کا ہے''

سطحِ نظارہ مُرتفع اِتنی ہو جاتی ہے آنکھوں کی
شہرِ نبی ﷺ کے ہر ذرّے پر دھوکا کوہِ طور کا ہے

میچ لیں آنکھیں اندھیاروں نے، روشنی ہرسُو عام ہُوئی
یومِ ظہورِ نُورِ خُدا سے غیاب شبِ دیجور کا ہے

اُن کی راہ الگ دیکھی عشّاقِ نبی ﷺ کے رَستے سے
خُلد سے جن لوگوں کا تعلّق ہے تو حُور قصُور کا ہے

بول ہے بالا سچائی کا ہر قولِ پیغمبر ﷺ میں
دینِ نبی ﷺ میں استیصال جو ہے وہ کِذب و زُور کا ہے

دُوریٔ طیبہ کی آتش نے جُھلس دیا ماحول مِرا
بُعدِ درِ آقا ﷺ سے جیسے میرا گھر تنُّور کا ہے

لازمی جب ہے دیدِ پیمبر ﷺ محشر کے ہنگامے میں
منتظرِ آقا و مولا ﷺ کا ہر بندہ نفخِ صُور کا ہے

بندے جتنے ہیں مفلوکُ الحال، مِرے سرکار ﷺ کے ہیں
دِل میں اُن کے درد جو ہے وہ غمگین و رَنجور کا ہے

سب سے پہلے ربِّ جہاں نے نورِنبی ﷺ تخلیق کیا
''حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نُور ظہور حضور ﷺ کا ہے''

میرا تو محمودؔ نہیں ہے اُن سے کوئی تعلّق بھی
جن لوگوں کا علاقہ اب تک شہرِ نبی ﷺ سے دُور کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ حضور ہیں اپنے رب کے، اورغفور حضور ﷺ کا ہے
نُورِ خُدا کے ظلِّ عُلا میں ہر جا، نُور حضور ﷺ کا ہے

رشتہ اُن ﷺ سے اُلفت کا جو قائم رکھّو تو پاؤ
شافعِ عصیاں کاراں، لوگو! نام ضرور حضور ﷺ کا ہے

اوّل تا آخِر ہے سب کچھ دم سے میرے آقا ﷺ کے
''حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نُور ظہور حضور ﷺ کا ہے''

طیبہ دِل میں، دِلِ طیبہ میں، میری ہے پہچان یہی
کب درِ اَقدس میرے دِل سے، لوگو! دُور حضور ﷺ کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں خُوش اُٹھوں گا خاکِ بقیعِ حضور ﷺ سے
وَابستہ یہ خوشی ہے مِری بانگِ صُور سے

میرے حضور ﷺ مظہرِ ربّ غفُور ہیں
آئی شعور تک یہ خبر لاشعور سے

لکھتا ہوں نعت یوں کہ نظر آئی ہے مجھے
رب کی قسم قلم سے اور اس کی سُطور سے

ہو ذکر مجملاً تو ہے معراج کا یہی
نُورِ حضور ﷺ جا مِلا خالق کے نُور سے

اُن کی زبان جان سکو تو عزیزِ من!
نعتِ نبی ﷺ سُنو گے وحوش و طیور سے

غائر نظر سے دیکھ لے سیرت حضور ﷺ کی
محفوظ تو رہے گا فُسوق و فُجور سے

رنج و الَم سے ہے نہ مصائب سے واسطہ
ہے ربط جب سے طیبہ کے دارُالسُّرور سے

مجھ کو رکھا ہے مدحِ رسولِ کریم ﷺ نے
فضلِ خُدا سے دُور گھمنڈ سے، غُرور سے

ذوقِ سلیم کی جو نظر ہے تو دیکھ لے
بڑھ کر ہے خاکِ طیبہؑ پُرنُور طُور سے

محمودؔ پہلے دُنیا حسیں اِس قدر نہ تھی
بدلا جہاں کا رنگ نبی ﷺ کے ظہور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخلیقِ کائناتِ عوالَم اُنھی ﷺ سے ہے
ہر چیز کا حضور ﷺ کی رحمت پہ ہے مدار

”خوش آمدید“ تم کو کہے گی زمینِ خُلد
لب پر رہا درود جو تا عرصۂ شمار

خواہش یہی ہے دِل کی مِرے، دیکھتا رہوں
شہرِ حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ کو بار بار

جو چاہا میرے ربِّ جہاں نے تو مرگ تک
کرتا رہوں گا مِدحتِ محبوبِ کردگار ﷺ

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ کے ذوق میں
عامر رحمۃ اللہ علیہ نے، علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کی اپنی جاں نثار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کی زمیں روشن ہے
ہر مکاں اس کا ہے دَرخشندہ، مکیں روشن ہے

نُورِ الطافِ پیمبر ﷺ سے تمتُّع ہو گا
طاقِ احساس میں قندیلِ یقیں روشن ہے

اسمِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی صُورتِ میرے
دِل کی انگشتری میں ایک نگیں روشن ہے

وحی کے زیرِ اثر سب ہیں حدیثیں اُن ﷺ کی
یہ بھی روشن ہیں، جو قُرآنِ مُبیں روشن ہے

سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں ہدایت کے ستارے بے شک
پر جو تارا ہے، وہ از خُود تو نہیں روشن ہے

رب نے محبوب ﷺ کو پاس اپنے بُلایا شاید
کیسا یہ راستۂ عرشِ بریں روشن ہے

ہالۂ شفقتِ سرکار ﷺ کے قُرباں جائیں
گِردا گرد اپنے یہ اِک حسنِ حسیں روشن ہے

اِتنے تابندہ کہاں کہکشاں کے رَستے
جس قدر خاکِ درِ سرورِ دیں ﷺ روشن ہے

اپنی چشمک سے مدینے کو اشارے کرتا
اِک ستارہ سا مِرے دِل کے قریں روشن ہے

لوگ اپنائیں تو عاداتِ کریمہ اُن ﷺ کی
جن سے اِسلام کی یہ شرعِ متیں روشن ہے

ذرّۂ خاکِ مدینہ کو جو دِل سے دیکھو
پاؤ گے تم کہ کوئی دُرِّ ثمیں روشن ہے

روشنی قبّہ پہ کم جتنی بھی دُنیا رکھّے
چشمِ اَفلاک میں یہ فرقِ زمیں روشن ہے

دیکھا جو نُورِ قدم نجم کی صُورت محمودؔ
آج تک سِدرہ نشیں رُوحِ امیں علیہ السلام روشن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ میں، درودِ سرورِ کونین ﷺ میں
روحیں بھی مُسرور ہیں اور خوش برابر ہیں قلوب

طیبۂ اَقدس کی پاکیزہ فضا پر کر رشیدؔ
بُوئے اِخلاص و محبّت سے مُعطّر ہیں قلوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ تا حشر پیمبر ﷺ کا حسیں مسکن ہے
اِسی خاطِر مِری خواہش بھی وہاں مدفن ہے

سیرت آقا ﷺ کی ٹھہرتی نہ نمونہ کیسے
جب کہ ہر عادتِ سرکارِ جہاں ﷺ احسن ہے

روشنی بخشِ مہ و مہر و کواکب ٹھہرا
میرے سرکار ﷺ کے قدمین کا جو دھوون ہے

دیدِ طیبہ سے ہر اِک خُرّمی متعلق ہے
ہجرِ طیبہ میں ہے، جو نالہ ہے، جو شیون ہے

ہر قدم نعت کے رَستے میں ادب سے رکھّے
اشہبِ فکر و تخیّل پہ یہی قدغن ہے

بھائی چارے کا نظام آقا ﷺ نے ہم کو بخشا
یہ حقیقت ہے کہ مضبوط یہی بندھن ہے

یا خُدا! اُمّتِ سرور ﷺ کو بچا لے اِس سے
اژدہا کُفر کا کاڑھے ہُوئے اپنا پھن ہے

دیکھتے کیا ہو، مدینے سے مَیں ہو آیا ہوں
”حرمِ پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے“

کیسے ہو گا نہ ہر اِک لفظ سنہری محمودؔ
مدحِ منعوت کا جو رنگ ہے، وہ کُندن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا متن، حمد کا عنوان — مغفرت کا اِسی سے ہے اِمکان
وِردِ "صَلِّ عَلٰی" رہے ہر آن — اِس سے ممکن ہے دِل کا اطمینان
پُورا ہو گا بقیع کا ارمان — کہہ رہا ہے یہی مِرا وجدان
دستگیری کو اپنی اُمّت کی — لائے محبوبِ کبریا ﷺ قُرآن
پڑھتے جانا درود آقا ﷺ پر — راہِ شہرِ حضور ﷺ ہے آسان
دستِ مالک ہے ہاتھ بھی اُن ﷺ کا — بات آقا ﷺ کی، رب کا ہے فرمان
اپنے محبوب ﷺ کی فضیلت کا — انبیاء سے لِیا گیا پیمان
ہو اطاعتِ رسولِ برحق ﷺ کی — اِس سے ٹل سکتا ہے ہر اِک بُحران
رہنما میرے، نعت میں ہیں رشیدؔ
کعب رضی اللہ عنہ، ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا ہے جس نے شہرِ پیمبر ﷺ قریب سے — دیکھے غم و الَم کو وہ کیونکر قریب سے
نقشِ قدمِ نبی ﷺ کا جو رکھّا ہے جیب میں — اُس نے کِیا ہے دِل کو مُعطّر قریب سے
دیکھا لِوائے حمد کو محشر کے دِن جونہی — مدحِ نبی ﷺ کرے گا سخنور قریب سے
اِسرا میں اُس کا پیار کچھ ایسا بڑھا کہ بس! — دیکھا خُدا نے اپنا جو مظہر قریب ہے
بادِ صبائے طیبہ لگی جب سے جان کو — اُس دِن سے گُزری ہی نہیں صرصر قریب سے
بند آنکھوں ہی سے، ہم نے کُھلے دِل سے، دوستو! — دیکھیں سنہری جالیاں اکثر قریب سے
اُس دِن سے دُور مجھ سے جہنم کا خوف ہے — دیکھا ہے جب سے مصطفیٰ ﷺ کا در قریب سے
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہے بقیعِ پاک — مَیں دیکھتا تھا روز یہ منظر قریب سے

محمودؔ قُبّہ سے تو ابھی دُور تھی نظر
بول اُٹھا میرا حُسنِ مُقدّر قریب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس سے دِل میں مِرے ایک گدگداہٹ تھی — طیورِ شہرِ پیمبر ﷺ کی چہچہاہٹ تھی
کبھی تھے متبع ہم بھی جنابِ سرور ﷺ کے — کبھی ہماری بھی دُنیا میں چودھراہٹ تھی
جو دُور تھے تو پریشان حال تھے بندے — مدینے پہنچے تو ہونٹوں پہ مُسکراہٹ تھی
یہ ذکرِ شہرِ حبیبِ کریم و ارحم ﷺ ہے — تھی آدھی رات مگر پھر بھی جگمگاہٹ تھی
مُواجِہَہ کا مِرا سامنا ہُوا جس دَم — تمام جسم میں ہیبت سے کپکپاہٹ تھی
پڑھے جو واقعے مَیں نے نبی ﷺ کی سیرت کے — مِرے حواس میں اِک پیدا سنسناہٹ تھی
نگاہ میں تھے عمل سیئات آلودہ — درِ نبی ﷺ پہ ٹھہرنے میں ہچکچاہٹ تھی

ہُوئی تھی محفلِ میلاد جب بپا محمودؔ
تو اِس سے دُشمنِ سرور ﷺ کی تِلملاہٹ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیثیت پائی ہے یثرب نے جو طیبہ ہو کر — سارا عالم ہی کھنچا آتا ہے شیدا ہو کر
اُنس و اِخلاص و محبّت کا حوالہ ہو کر — مَیں زمانے میں رہا ناعِتِ آقا ﷺ ہو کر
قصرِ قوسین میں پہنچے جو حبیبِ خالق ﷺ — سامنے رب کے تھے یکتائی کا پردہ ہو کر
مجتمع دَر پہ نہ کیوں ہُوں گے مِلا اعلیٰ — اسمِ سرکار ﷺ جبیں آپ جو تنہا ہو کر
آج دِن رات جو تُو "صَلِّ عَلٰی" کہتا ہے — حشر میں حال ملے گا تجھے فردا ہو کر
جس نے سرکار بہیں جاہ ﷺ سے ٹکڑا پایا — وہ شہنشاہوں سے اچھّا رہا منگتا ہو کر
جو سمو لائے نِگاہوں میں نبی ﷺ کا روضہ — اُس سے ملتا ہُوں میں اِخلاص سراپا ہو کر
حال پچھوائیں ملائک سے پیمبر ﷺ جس کا — اِس کو کیا کرنا ہے اے دوستو! اچھّا ہو کر
اسمِ سرکار ﷺ کو مَیں چُوم لیا کرتا ہوں — سامنے آنکھوں کے آتا ہے جب اِملا ہو کر

حیثیت رکھتے تھے آقا ﷺ سے تعلّق رکھ کر   آج بے وُقر ہیں ہم طالبِ دُنیا ہو کر
یوں تو محمودؔ سے جو چاہو، وہ باتیں سُن لو
پر یہ طیبہ میں رہا کرتا ہے گُونگا ہو کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود کی بھی محافل کا اِہتمام رہے   مگر نہ اِن میں ذرا کم کبھی سلام رہے
جب لب ہوں ذکرِ رسولِ کریم ﷺ میں شاغل   تو ہاتھوں میں مئے حُبِّ نبی ﷺ کا جام رہے
فضیلت آپ ﷺ کی میثاقِ انبیاء علیہم السلام میں بھی تھی   حضور ﷺ نبیوں کے اقصیٰ میں بھی اِمام رہے
اُسے جہان کی صبحیں ذرا نہیں بھاتیں
نبی ﷺ کے شہر کی جس کی نظر میں شام رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ کا جگ میں چرچا ہو گیا   جس سے مُستجب ہر اِک بندہ خُدا کا ہو گیا
آپ ﷺ کی دینے گواہی پیڑ چل کر آ گئے   چِر گیا سینہ زمیں کا اور رَستہ ہو گیا
پہلے دو ٹکڑے ہُوا، پھر جُڑ گیا اِک آن میں   چاند کی جانب جب آقا ﷺ کا اِشارہ ہو گیا
پا گیا سورج جُونہی خواہش رسولِ پاک ﷺ کی   شام کا جو وقت تھا، وہ عصر ہی کا ہو گیا
ہجرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کے سبب سُوکھا تنا   یُوں ہُوا گریاں کہ اُلفت کا حوالہ ہو گیا
معجزہ یہ کافروں تک نے بھی دیکھا آپ ﷺ کا   اُنگلیوں سے آپ کی، چشموں کا اِجرا ہو گیا
پا گئے اُن ﷺ کا لُعابِ پاک طیبہ کے کُنوئیں   کھارا یا کڑوا جو پانی تھا، وہ میٹھا ہو گیا
"مَا رَمَیْتَ" سے شکستِ کُفر کی تکمیل تھی   سنگ ریزوں سے ادھورا کام پُورا ہو گیا
زلزلہ ہی صرف ٹھوکر سے نہیں اُن ﷺ کی، رُکا   کوہسارِ خُلد اُحُد سارے کا سارا ہو گیا
سایہ بھی کی مثل کی صُورت میں آنا تھا نظر   اِس لیے سرکار ﷺ کا معدُوم سایہ ہو گیا
"رحمت لِلّعالمیں" خالق نے جب اُن ﷺ کو کہا
معجزہ محمودؔ آقا ﷺ کا سراپا ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذاتِ حق کو دیکھنے سے یہ حقیقت کُھل گئی — ہے فقط سرکارِ والا ﷺ کی حقیقت بیں نظر
جو نواسی(۸۹) سَن میں پہلی بار قُبّہ پر پڑی — آج تک مجھ کو وہی ہے باعثِ تسکیں نظر
تیز جب دِل کی ہُوئی دھڑکن درِ سرکار ﷺ پر — دیتی پائی مَیں نے اِک آوازۂ تحسیں نظر

پائے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں بہ ہر جانب رشیدؔ
اِک ادب کی بندے کو کرتی ہوئی تلقیں نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئنے کے سامنے گر جب ہو گیا — مظہرِ نُورِ ازل، نُورِ ازل میں کھو گیا
فکر کی مِنقار میں لایا گُلِ مدحِ نبی ﷺ — طائرِ تخیل میرا جب بھی طیبہ کو گیا
ابر اِکرام رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے — داغ ہائے معصیت اشکِ خجالت دھو گیا
جب محبّت کم ہُوئی سرکار ﷺ سے، تو رُوح تک — خواہشاتِ نفسِ امّارہ کا پھیلاؤ گیا
یُوں ترشّح لُطفِ آقا ﷺ کا ہُوا احساس پر — رُوح کے آنگن تلک بھی اِس کا چھڑکاؤ گیا
آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دُور تھے — ہو گئے بیدار تو کیا، جب مُقدّر سو گیا
اُس کی ہر اِک سانس گویا زندگی افروز تھی — جو درودِ پاک پڑھتے پڑھتے بندہ سو گیا
خِلعتِ رحمت مدینے سے بھی لے آتا کہیں — کبریا کے شہرِ دلآویز تک تُو گو گیا
مِل گیا جو طاعتِ سرکار ﷺ کا مرہم مجھے — بھر مِری ناکردہ کاری کا ہر اِک گھاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا ﷺ پر درودِ پاک کا
مزرعِ اَفکار میں تخمِ اِرادت بو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَربابِ اتّقا کے دِلوں میں ہیں نُور زا — شہرِ نبی ﷺ کی خاکِ مُنوّر کی تابشیں
چاہو جو راز ہائے عوالم سے واقفی — رکھّو نظر میں شہرِ پیمبر ﷺ کی تابشیں
دیکھا جو نقشِ نعلِ رسولِ کریم ﷺ کو — تو ماند پڑ گئیں مہ و اختر کی تابشیں
خاکِ بقیع پاک مَیں اوڑھوں گا جس گھڑی — دیکھیں گے لوگ میرے مُقدّر کی تابشیں

توجیہ میں جہان کے ہر نُور کی رشیدؔ
سرکار ﷺ کی ہیں سیرتِ اطہر کی تابشیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عامِل مدحِ پیمبر ﷺ ہم جو ہیں صبح و مَسا
رہنما اِس باب میں اپنا رہا ہے رَبَّنَا

اِستجابِ رب تلک میری دُعا ہے یوں رَسا
اِس میں ہے "صَلِّ عَلٰی" کا سابقہ اور لاحقہ

مصطفیٰ ﷺ کے دَر کا پایا ہم نے ساروں کو گدا
عاصی و مُذنِب ہے کیا، کیا مُتّقی و پارسا

نعت میں جو ہم نے کی خالِق کی تحمید و ثنا
حمدِ رب میں بھی کیا کرتے ہیں مدحِ مصطفیٰ ﷺ

حشر میں اُس کو پیمبر ﷺ کا کُھلا دِیدار تھا
آنکھ کی پُتلی پہ جس کی ، نقش تھا گُنبد ہَرا

سر بُلندی ہے نبی ﷺ کی ذہنِ انساں سے وَرا
جن کی پیزاروں تلے تھے کیا خلا اور کیا مِلا

کرتے ہیں وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ پر اِکتفا
مغفرت کا پا لیا ہے ہم نے سیدھا راستہ

دو کمانوں نے جو "اَوْ اَدْنٰی" سے کھینچا دَائرہ
اُس تقرب کا کوئی لے بھی تو کیسے جائزہ

آئی خلوت خانۂ خالِق سے سرور ﷺ کے لیے
اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ کی مُحِبّانہ صدا

وَاقعات ایسے بہت سے سامنے دُنیا کے ہیں
تھی پسندِ خاطرِ رب جن میں سرور ﷺ کی رِضا

یاد آتی، رُوح و جان و دِل کو گرماتی ہُوئی
پائی ہے شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی آب و ہَوا

آبِ حیواں کو جو حیواں ہیں، وہی ڈھونڈا کریں
ہم نے تو کھا کر کھجوریں، آبِ طیبہ پی لیا

نعت گویانِ نبی ﷺ اُمیدوارِ حشر ہیں
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ کو دے گا جب مالک صلہ

چاہتا ہے تو جو آقا ﷺ کی توجّہ کی نظر
سامنے عتبہ کے، آنکھیں موند لے، سر کو جھکا

احقرِ خلقُ الصمد محمودؔ رکھتا ہے یقیں
شہرِ محبوبِ خُدا ﷺ میں اِس کی آئے گی قضا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو زندگی ثنائے نبی ﷺ میں بسر کرے
وہ بات اپنی ہر طرح سے معتبر کرے

ذکرِ نبی ﷺ میں اپنے دِل و دِیدہ تر کرے
صَلِّ عَلٰی میں بندہ شبوں کو سحر کرے

ہے اِک سفر یہی کہ سقر کا نہیں خطر — جب ہو سکے تو طیبہ کو بندہ سفر کرے
کفّار سامنے ہوں تو نامِ حضور ﷺ لے — نُصرت سے اُن ﷺ کی، معرکے دُنیا کے سر کرے
اِس میں خیالِ غیرِ پیمبر ﷺ نہ آنے دے — کیوں قصرِ دِل کو اِس طرح بندہ کھنڈر کرے
لب پر اگر مدیح و ثنائے حضور ﷺ ہو — دِل میں ترے عنایتِ سرکار ﷺ گھر کرے
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں یا پیشِ مُواجہہ — اِنسان عرض جو بھی کرے، مختصر کرے
محمودؔ ہونا چاہے رَسا جو غفور تک
پہلے نقوشِ پائے نبی ﷺ راہبر کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سر پر رہا جو سدا سائباں — وہ ہے اَلطافِ سرکار ﷺ کا سائباں
سر پہ اِک چترِ رحمت بنا سائباں — نعلِ محبوبِ رحمان ﷺ کا سائباں
حشر میں طاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے سبب — بندگانِ خُدا پر تنا سائباں
گُنبدِ سرورِ سروراں ﷺ، واہ وا — مرحبا سائباں، حبذا سائباں
دھوپ میں نعتِ سرکار ﷺ سے بن گیا — ربُّ الارباب کا اِعتنا سائباں
کر کے ناکردہ کاری سے صرفِ نظر — رحمتِ مصطفیٰ ﷺ نے دِیا سائباں
حشر کے روز ﷺ آقا ﷺ کے قدمین میں — سر جھکانے کا پایا صلہ سائباں
جب جھلسنے کو تھی حدّتِ معصیت — اِلتفاتِ نبی ﷺ بن گیا سائباں
سر پہ محمودؔ عاصی کے، سرکار ﷺ کے
لُطف و اِکرام کا ہے بڑا سائباں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر میرا دِل اگر چیریں — شہرِ آقا ﷺ کی پائیں تصویریں
جن میں حُبِّ رسولِ پاک ﷺ نہ ہو — ایسی بے فائدہ ہیں تقریریں
ہیں پسندیدۂ خُدائے جلیل — نعتِ محبوبِ رب ﷺ کی تحریریں

پا کے حرفِ شفاعتِ سرور ﷺ — حیثیت کیا رکھیں گی تقصیریں
مدحِ آقا ﷺ سے پائیں گے ناعِتِ — دُنیا و آخرت میں توقیریں
میں درِ مصطفیٰ ﷺ پہ پہنچا ہوں — خواب ہے ایک، لاکھ تعبیریں
مَیں نے فضلِ رسولِ برحق ﷺ سے — پائیں اپنے سخن میں تاثیریں
پا گئیں حرفِ صاد آقا ﷺ سے — میری خاموشیوں کی تقریریں

دِلِ محمودؔ جگمگاتی ہیں
خاکِ شہرِ نبی ﷺ کی تنویریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دَرس ہے اَزبر پئے جمعیّتِ خاطِر — ہُوں نعت کا خوگر پئے جمعیّتِ خاطِر
خوش قسمتی سے سوتے میں بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پائی — سرکار ﷺ سے چادر پئے جمعیتِ خاطِر
کرتی ہے صبا شہرِ پیمبر ﷺ کی ہمیشہ — ماحول معطّر پئے جمعیتِ خاطِر
غفار کی تحمید تو تنعیتِ پیمبر ﷺ — کرتا ہے سخنور پئے جمعیتِ خاطِر
تو شکل میں زَمزم کی درِ سرورِ دیں ﷺ پر — پی اُنس کا ساغر پئے جمعیتِ خاطِر
بہتا ہے درِ سرورِ عالَم ﷺ پہ پہنچ کر — آنکھوں سے سمندر پئے جمعیتِ خاطِر
ہر نغز گو شاعر کی زباں پر رہی دَائم — مداحیٔ سرور ﷺ پئے جمعیتِ خاطِر

محمودؔ نے کثرت سے ٹُھمکتے ہُوئے دیکھے
طیبہ کے کبوتر پئے جمعیتِ خاطِر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کو نہ ہو کچھ دِین کی اَقدار کا اِدراک — اُن بندوں کو کیا عظمتِ سرکار ﷺ کا اِدراک
پائیں نہ فتَرضی کے مفاہیم کو جب تک — کیسے ہو مقامِ شہِ اَبرار ﷺ کا اِدراک
جب رب کے بُلانے پہ چلے رات کو سرور ﷺ — کیا ہوتا فرشتوں کو بھی رفتار کا اِدراک
ممکن ہی کہاں ہے کہ کِسی شخص کو ہو جائے — اِسرا کے پسِ پردہ کے اَسرار کا اِدراک

تم جادۂ اُلفت پہ چلو طیبہ کی جانب
ہو جائے گا اِس شہر کے اَنوار کا اِدراک

حسان رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھے کوئی تو پائے
مداحئ سرکار ﷺ کے گُلزار کا اِدراک

ہو سکتا ہے قُرآں کو سمجھنے ہی سے ہم کو
محبوب ﷺ سے جو رب کو ہے، اُس پیار کا اِدراک

جو حُرمت و ناموسِ نبی ﷺ کے تھے محافظ
اپنے لیے اِن لوگوں کو تھا دَار کا اِدراک

وہ لرزہ بر اَندام چلے شہرِ نبی ﷺ کو
جس کو ہو ذرا عظمتِ دَربار کا اِدراک

ناراض بھی، نالاں بھی ہے ہم سب سے زمانہ
اب تو ہو ہمیں اپنے اِس اِدبار کا اِدراک

آقا ﷺ کے غُلام اِتنے تو کودن نہیں ہوتے
کیوں ہم کو نہیں سازشِ کفّار کا اِدراک

جیبوں کو نہ بھرنے کا ذریعہ اِسے سمجھیں
ہو جائے اگر نعت کے معیار کا اِدراک

ہو سکتا ہے عشّاقِ پیمبر ﷺ ہی کو فی الوقت
محمودؔ بھی بخت کے اَفکار کا اِدراک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ کبریا ﷺ جیسا نہیں ہے انبیاء علیہم السلام تک میں
حقیقت میں "رَفَعنا" کا یہی مفہوم و مطلب ہے

اَدب کیسے نہ اُس اِنسان کا کرتے رہیں قُدسی
جو ذکرِ مصطفٰی ﷺ کرنے میں، سُننے میں مؤدب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے ! یہ وِرد جو ہے "صَلِّ عَلٰی" کا تیرا
رَہنما اِس میں ہے اللہ تعالیٰ تیرا

اُن ﷺ سے اُلفت کا اگر سچّا ہو دعویٰ تیرا
لُطفِ سرکار ﷺ سے بھر جائے گا کاسہ تیرا

نعت کہنے میں مددگار ہو جذبہ تیرا
وَرنہ کِس کام کا ایہام و کنایہ تیرا

حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو ہو مرنا تیرا
قُدسی کہتے ہیں اِسے دائمی جینا تیرا

خوش مُقدّر ہے، اگر نعتیں رقم کرنے کو
سرِخم روز رہا کرتا ہے خامہ تیرا

تُو سخن گو ہے، پسند آئے نہ کیوں خالق کو
مدحِ سرور ﷺ میں عقیدت بھرا لہجہ تیرا

آج لب پر ہے ترے اسمِ رسولِ آخر ﷺ
حال ایسا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا تیرا

رُوح پر سایۂ اَنوار نہ کیسے ہوتا
ذکرِ سرکار ﷺ پہ کیا قلب نہ دھڑکا تیرا

روزِ نعلینِ نبی ﷺ سر پہ رکھّی پاتا ہے — کیوں نہ تعبیر کو پا لے گا یہ سپنا تیرا
سر کے بل چلنا عقیدت سے، خُدا کے بندے! — شہرِ سرکار ﷺ سے جب آئے بُلاوا تیرا
دیکھ کر گنبدِ اَخضر کو نگاہیں جُھک جائیں — اور، دروازے پہ جُھک جائے سراپا تیرا
جنّت آقا ﷺ کے سرھانے کی جو دیکھی تُو نے — یہ سمجھ لے کہ ہُوا خُلد ٹھکانا تیرا
تیرے آقا ﷺ کا تو دُنیا نے نہ پایا سایہ — دیکھا دُنیا کی ہر اِک چیز نے سایہ تیرا
راہ جو سیرتِ آقا ﷺ نے دِکھائی تجھ کو — ہے ضروری تو اِسی رَاہ پہ چلنا تیرا
دیکھ کر روضہ، تری جان میں جاں آئے گی — خون اعمالِ شنیعہ نے نچوڑا تیرا
حشرت کے روز عصا "صَلِّ عَلٰی" کا ہو گا — تیری لغزیدہ خرامی میں سہارا تیرا
صِرف آقا ﷺ کی شَفاعت ترے کام آئے گی — پیش جب ہو گا گُناہوں کا پُلندا تیرا

دفنِ طیبہ کی اجازت تجھے آقا ﷺ دیں گے
رنگ لائے گا یہ محمودؔ اِرادہ تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے نبی کے شہر میں مہمان جایئے — پھر شان سے تا روضۂ رِضوان جایئے
خواہش اگر ہو قُربِ پیمبر ﷺ کی حشر میں — سرکار ﷺ کی ناموس پہ قُربان جایئے
جب سامنے ہو اپنے نبی ﷺ کا مُواجہہ — نیہوڑایئے جو سر کو تو سب جان جایئے
مُنہ اور کِسی دِیار کی جانب نہ کیجیے — دعوت ہو شہرِ طیبہ کی تو مان جایئے
جس شکل، جس لباس میں بھی آئے سامنے — ہر دُشمنِ رسول ﷺ کو پہچان جایئے
چلیے جب آپ قریۂ سرکار ﷺ کی طرف — اعمالِ بد پہ اپنے پشیمان جایئے
میزان کی طرف جو بُلائیں ملائکہ — دابے بغل میں نعت کا دِیواں جایئے

محمودؔ دِل میں حُبِّ پیمبر ﷺ لیے ہُوئے
دُنیا سے جایئے تو مُسلمان جایئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سحابِ حاضریٔ طیبہ رُوح و جاں کو دھو جائے
اُمڈ آئے مگر جو ابرِ دُوری، آنکھ چو جائے

تمازت حشر تک کی تُو فرو ہوتی پائے گا
جو بادَل لُطفِ آقا ﷺ کا ترے دِل کو بھگو جائے

سفر سارے سقر ہوتے ہیں، اِستثنٰی فقط یہ ہے
چلے گھر سے تو بندہ مسکنِ سرکار ﷺ کو جائے

اُسے سُدھ بُدھ رہے اپنی، نہ دُنیا کی طلب کوئی
پہنچ کر قریۂ اِخلاص میں انسان کھو جائے

مُقدّر کو جگانے کا ہو خواہش مند جو بندہ
کسی فُٹ پاتھ پر شہرِ رسولِ حق ﷺ کے، سو جائے

تمام اَحکامِ آقا ﷺ پر عمل مَیں کیوں نہیں کرتا
مجھے یہ سوچ ہی قعرِ ندامت میں ڈبو جائے

عطا سرکار ﷺ! اُمّت کو کریں اِک رَہنما ایسا
مسلمانوں کو جو اِک سِلکِ وَحدت میں پرو جائے

چڑھائے ناک بھوں محمودؔ جو ذکرِ پیمبر ﷺ پر
دِلِ اہلِ وِلا میں ایک بھالا سا چبھو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تُو مدحِ پیمبر ﷺ میں ریاضت کوش ہو جائے
تو تیرے وَاسطے جنّت کی وَا آغوش ہو جائے

ہماری سمت محشر میں پیمبر ﷺ دیکھ لیں ہنس کر
تو اِک پردہ نشیں ہم سب کا پردہ پوش ہو جائے

مدینے میں ضروری ہے کہ لیں ہم ہوش کے ناخن
کوئی مدہوش بھی ہو، تو وہاں باہوش ہو جائے

وہیں آ جائے گا رِضوانِ منّت دَستگیری کو
اَجَل مجھ سے اگر طیبہ میں ہم آغوش ہو جائے

دِکھاتا ہی رہا دُنیا کو جو زورِ بیاں اپنا
وہ پہنچے عتبۂ آقا ﷺ پہ تو خاموش ہو جائے

وہ جس کے جسم پر ہوں دَھجیاں ناکردہ کاری کی
وہ اِحرام درودِ پاک سے خوش پوش ہو جائے

سب اَمراض و عوارِض اُس کے ہوں حرفِ غلَط فوراً
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جو شخص بُردہ پوش ہو جائے

سنو آقا ﷺ کے اِرشادات اور اَنوار کو دیکھو
نبی ﷺ کے شہر میں تسکینِ چشم و گوش ہو جائے

جو موقع حِفظِ ناموسِ رسولُ اللہ ﷺ کا پا لے
شہادت کی غرض سے وہ کفن بردوش ہو جائے

احادیثِ نبی ﷺ دِل کی سکینت کا ذریعہ ہیں
اِنھیں پڑھنے سے ہر اِنسان کی سنتوش ہو جائے

وہ آقا ﷺ کے سرہانے کی طرف جنّت میں کیا پہنچے
ہرَن قدمین تک جاتے ہی جس کا ہوش ہو جائے

جب اُن ﷺ کا روضہ آئے سامنے تو چشمِ دِل کھولے
''جب اُن ﷺ کا ذکر ہو، دُنیا سراپا گوش ہو جائے''

لگے محمودؔ جو سرکارِ ہر عالم ﷺ کے تلووں سے
رَسا عرشِ الٰہی تک وہی پاپوش ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو اے عازمِ شہرِ سرکارِ وَالا ﷺ مِری ساری حالت بتانا پہنچ کر
مدینے کے رَستے میں خاموش رہنا مِرا حالِ اُلفت بتانا پہنچ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کے شہر کی آب و ہَوا دِل جس کا دھڑکائے — وہی خوش بخت ہے جو اُسوۂ سرکار ﷺ اپنائے
خُدا اِس کام سے خوش ہو، سخن گو اِس پہ اِترائے — مدیحِ مصطفیٰ ﷺ پر تو فقط ابلیس بِھنّائے
تہِ دِل سے تُو اَحکامِ پیمبر ﷺ پر عمل کرنا — اگر قسمت تجھے پیراہنِ اِخلاص پہنائے
فِدا ہو آپ فردوسِ بریں اُس دِیدہ زیبی پر — غبارِ طیبۂ اَقدس جو تیرا چہرہ چمکائے
وہی ہے زیرِ اَلطاف و عنایاتِ نبی ﷺ جس کو — غمِ مہجوریٔ شہرِ رسولُ اللہ ﷺ تڑپائے
فرازِ عرشِ اعلیٰ کو تُو اپنی آنکھ سے دیکھے — اگر پیشانی تیری اُن ﷺ کی چوکھٹ سے چپک جائے
کہا محبوبِ خلّاقِ دو عالَم ﷺ نے کہ مومن ہے — وہی خوش بخت، جس سے خُوش رہے ہوں اُس کے ہمسائے
نہیں جس کو حبیبِ خالِقِ کونین ﷺ سے اُلفت — یہ وہ بدبخت ہے جس سے کہیں بہتر ہیں چوپائے

جو ہے محمودؔ آقائے جہاں ﷺ کا اُمّتی سچّا
مشامِ جاں کو خُوشبوئے درِ سرور ﷺ سے مہکائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیال و فکر کا اُڑتا ہُوا مِرا پنچھی — مدینے پہنچا تو رنج و اَلَم کی رات ٹلی
خُدا کا شکر، نہیں اِس سے بڑھ کے فخر کوئی — کہ شہرِ مدحِ رسولِ خُدا ﷺ کا ہُوں شہری
دُعا کا مغز ہمیشہ یہ اِک تمنّا رہی — کٹے خُدایا! مدینے میں سانس کی ڈوری
''فضائے خطّۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی'' — تھی اِس کے زیرِ قدم ہر جہاں کی پہنائی
درود پڑھتے ہُوئے آپ ﷺ کو جو سونا مِلا — سرِ نُشور ہُوئی گویا آپ کی چاندی

خیال آیا جو ابرِ عطائے آقا ﷺ کا　　ہُوئی حضور ﷺ کی شفقت سے رُوح تک گیلی
حضور ﷺ نے جو مجھے مُسکرا کے دیکھ لیا　　تو بات اپنی نکیرین نے وہیں بدلی
فرد جو بات مقامِ نبی ﷺ سے کوئی کرے　　مزاج میں مِرے، دَر آئے گی نہ کیوں تلخی
مِرا خیال جو محمودؔ طیبہ جا پہنچا
تو پائی قُبّہٗ خَضرا کی جاں نے چھاؤں گھنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک کا عامِل سدا رہا جو بھی　　اِسی کے حق میں تھا، رب کا تھا فیصلہ جو بھی
کرے گا روز و شب مدحِ حضورِ پاک ﷺ وہ ہی　　رکھّے گا سامنے اُلفت کا ضابطہ جو بھی
اُسے حضور ﷺ کی رحمت حصار میں لے گی　　دِکھائی دے گیا آمادۂ وَفا جو بھی
نگاہ اِس کی سرِ قصرِ لامکاں پہنچی　　مُواجہہ نظر آنے پہ سر جھکا جو بھی
قرار دِی گئی حرفِ غلَط بہ لُطفِ نبی ﷺ　　لکھی ہُوئی تھی عمل نامے میں خطا جو بھی
ہر اِک مقام پہ آقا حضور ﷺ اشجع تھے　　حُنین و بدر تھے یا اور معرکہ جو بھی
قبول ہو گی درودِ حضور ﷺ کے صدقے　　کرے گا اِس طرح بندہ کوئی، دُعا بھی
رہی حضور ﷺ کی خوشنودی رب کے پیشِ نظر　　بگھارتے رہیں کچھ لوگ فلسفہ جو بھی
خُدا نے ”اَوْحٰی فَاَوْحٰی“ کا بُقچہ بند رکھّا　　ہمیں بتایا نہیں ہے، اُنھیں دِیا جو بھی
حجاب ہی میں ہیں راز و نیاز سب اب تک　　دَنَا کے قصر میں رب نے کہا سُنا جو بھی
تمھیں سکھائے گا عزّت سے جینے کا رَستہ　　پڑھو گے سیرتِ سرور ﷺ کا وَاقعہ جو بھی
وہ اشک لُطفِ الٰہی سے بن گیا موتی　　بہ ہجرِ شہرِ رسولِ خُدا ﷺ بہا جو بھی
پہنچتا ہے وہ رِضائے خُدا کی منزل تک　　ہو حِفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا رَاستہ جو بھی
تنے گا حشر میں بھی سائباں ”فَتَرْضٰی“ کا　　وہی تو ہونا ہے، چاہیں گے مصطفیٰ ﷺ جو بھی
وَرائے عرشِ خُدا اُس کا ذکر جا پہنچا　　”فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی“
حِصارِ عافیت و امن میں وہ آیا ہے　　”فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی“

کرم ہے آقا ﷺ کا، محمودؔ خوفِ حشر نہ کر
وہ تیرے حق میں ہی ہو گا، وہاں ہُوا جو بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا کے غنچے سرِ جاں کِھلا گیا جو بھی — وہی تھا، خُلد کو مِدحت سرا گیا جو بھی
نگاہِ لُطف و عطائے خُدا میں جا ٹھہرا — نبی ﷺ کو اپنی اطاعت میں بھا گیا جو بھی
وہی تو پائے گا مُنکرؔ نکیرؔ کی شفقت — لحد کو عاملِ ”صَلِّ عَلٰی“ گیا جو بھی
گلے لگائیں گے آقا ﷺ اُسی کو جنّت میں — نبی ﷺ کے ذکر پہ سر کو جھکا گیا جو بھی
وہی ہے میرا تو مُحسن کہ اپنی باتوں سے — مدینے جانے کی ڈھارس بندھا گیا جو بھی
وہ ”علم الدین“ کہا جائے گا قیامت تک — رہِ نبی ﷺ میں زرِ جاں لُٹا گیا جو بھی
اُسے کہیں گے مُقلّد جنابِ حسّان رضی اللہ عنہ کا — سُخن میں رنگِ محبّت جما گیا جو بھی
وہ لے کے لوٹا ضیا اپنے کاسۂ جاں میں — درِ حضور ﷺ پہ ظلمت زدہ گیا جو بھی
اِسی کو لُطفِ پیمبر ﷺ نے سر بُلندی دی — اَنا کا قصرِ فلک بوس ڈھا گیا جو بھی
اِسی سے دُنیا کو داد و دہش کی بھیک مِلی — درِ رسولِ خُدا ﷺ پر گدا گیا جو بھی
نبی ﷺ کے عشق کا تھا، اِس لیے بھی اَزبر ہے — سبق مجھے مِرا اندر پڑھا گیا جو بھی
عطائے آقا و مولا ﷺ کے سائباں میں ہے — ”فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی“

مِری نظر میں ہے محمودؔ صاحبِ عزّت
مدینہ جانے کا اِعزاز پا گیا جو بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابجد سے ضظغ کے عدد تک نُور ظہور حضور ﷺ کا ہے — ”حُسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نُور ظہور حضور ﷺ کا ہے“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا ہے ربِّ اَنام اور حضور ﷺ خیرِ اَنام — پئے عمل ہیں رسول ﷺ و خُدا کے سب احکام
دُعا کے اوّل و آخر جو لو حضور ﷺ کا نام — بفضلِ ربِّ جہاں ہُوں گے سب تمھارے کام

یہ ہم پہ سرورِ کون و مکاں ﷺ کا ہے اِنعام
بتایا، اچھا بُرا کیا ہے، کیا حلال حرام

اِدھر جو اوڑھا ہے نعت حضور ﷺ کا اِحرام
اُدھر ہُوں شاغلِ ''صَلِّ علی الرّسُول ﷺ'' مُدام

سمجھنا دین کو چاہو تو تم ضرور پڑھو
کلامِ سرورِ عالم ﷺ برائے اِستفہام

اُسی کے ہاتھ کو رِضوان بڑھ کے تھامے گا
جو لے گا دامنِ محبوب کبریا ﷺ کو تھام

ضروری ہے کہ ہو تقلیدِ سرورِ دیں ﷺ میں
ترا رکوع و سُجود اور قعُود و قیام

حیات کے سبھی شعبوں میں رہنمائی کو
رسولِ رب ﷺ کا اور ربِّ رسول کا ہے کلام

جو ہم نے راہِ رسولِ کریم ﷺ چھوڑی ہے
جہادِ زیست میں اِس واسطے ہُوئے ناکام

خُدائے پاک کا تجویز کردہ ہے محمودؔ
''علاجِ وِرد و مِحَن نسخۂ درود و سلام''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے جب اُنھیں رحمت عوالم کی بنایا ہے
تو ہے زیرِنگیں سرکار ﷺ کے، دُنیا کی ہر اِک شے

نہ کچھ مدہوشی و بے ہوشی سے اِس کا تعلّق ہے
چکھی حُبِّ رسولِ محترم ﷺ کی جس کِسی نے مَے

بچائے گی تجھے طاعت حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
ترے جتنا بھی ابلیسِ جہاں دِیدہ رہے درپے

ہے خوشنودی نبی آخری ﷺ ہی کی، رِضا رب کی
یہ آیاتِ کلامِ خالق و مالک سے ثابت ہے

اگر تُو وِردِ اَسماءِ رسولُ اللہ ﷺ رکھّے گا
تو آسانی سے قبر و حشر کی ہو گی منازلِ طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِسی کا دِل جو ہُوا شیشۂ درود و سلام
اُسی کے گرد رہا ہالۂ درود و سلام

یہاں بھی اِس کے سبب خیر سے گزرتی ہے
چلے گا حشر میں بھی سکّۂ درود و سلام

خیال میں ہو پیمبر ﷺ کے نقشِ پا کا جمال
نظر کے سامنے ہو نقشۂ درود و سلام

نتیجہ نکلا یہی اِمتحانِ میزاں کا
بشکلِ خُلد مِلا ثمرۂ درود و سلام

تُو مار لے گا بالآخر سُلوک کی منزل
چلا پہن کے اگر خرقۂ درود و سلام

وقار جس کو ہے تقلیدِ کبریا سے مِلا — نِکاتِ دیں میں ہے وہ نکتۂ درود و سلام
سکونت اِس میں عنایاتِ ذوالجلال کی تھی — رَہا جو دِل پہ مِرے قبضۂ درود و سلام
مشاہدہ ہی نہیں ہے، ہے تجزیہ بھی کہ ہے — ''علاجِ رَنج و محَن نسخۂ درود و سلام''

بنا رشیدؔ کی فردِ عمل کا سرنامہ
کتابِ زِیست کا اِک صفحۂ درود و سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ قیم سے یوں وَفا کیجیے — اپنے سرکار ﷺ کا کہا کیجیے
حمدِ خالق سے مدحِ سرور ﷺ سے — بات کی آپ اِبتدا کیجیے
آپ کو رنج کچھ اگر گھیریں — پیشِ سرکار ﷺ اِلتجا کیجیے
خُلد جانے کی ہو اگر خواہش — اُن ﷺ کے قدموں کو رَہنما کیجیے
کرتے رہیے حضور ﷺ کی مِدحت — غیرِ آقا ﷺ کی بات کیا کیجیے
نعت کہنے کو صاف رکھیے اِنھیں — دُور غیبت سے لب رکھّا کیجیے
خوش جو کرنا ہو اپنے آقا ﷺ کو — جس کا بھی ہو سکے، بھلا کیجیے
خاکِ طیبہ میں دفن ہو جاؤں — میرے حق میں یہی دُعا کیجیے

پیار آقا ﷺ سے ہے کہ باتیں ہیں
دَل کے میزاں پہ فیصلہ کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَشکوں سے ہو جو قُبّۂ اَخضر کا وَاسطہ — آقا ﷺ کے لُطف سے ہے برابر کا وَاسطہ
جب چاہتا ہوں، میری گُزارش قبول ہو — دیتا ہوں رب کو اُس کے پیمبر ﷺ کا وَاسطہ
کر دُشمنانِ سرور و سرکار ﷺ کو ذلیل — اللہ! تجھ کو سورۂ کوثر کا وَاسطہ
ہر اضطراب اِس جگہ حرفِ غلَط ہُوا — قدمین سے ہے یوں دلِ مضطر کا وَاسطہ
باغیچۂ بہشتِ بریں ہی کی شکل ہے — آقا ﷺ کے گھر سے آپ کے منبر کا وَاسطہ

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے نکلتا ہے — ہر صبح اِس سے ہے شہِ خاور کا وَاسطہ
دَست و زباں ہیں ظاہراً مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ — اُن ﷺ کی عطا سے ہے مِرے اَندر کا وَاسطہ
سرکار ﷺ! میرے بھی سبھی اَمراض دُور ہوں — بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مِلی ہُوئی چادر کا وَاسطہ

مِلّت کی بہتری کی ہو محمودؔ جو دُعا
خالق کو دینا گُنبدِ اَخضر کا وَاسطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے دیدِ روضۂ سرور ﷺ علاجِ غم کے لیے — مُواجَہہ پہ کھڑا ہونا حبسِ دَم کے لیے
ہیں جتنے گوشے جہاں کے، وہاں ضروری ہے — سحابِ لُطفِ نبی ﷺ بارشِ نِعَم کے لیے
تمام دُنیا نے آقا ﷺ کے دَر پہ دیکھا ہے — وفورِ جُود و عطا سائلِ کرم کے لیے
بنایا اُن ﷺ کو جہانوں کے وَاسطے رحمت — یہ اِہتمام رہا ہادئ اُمم ﷺ کے لیے
کرو جو غور تو سوگند کا طریقہ بھی — فَلا وَ رَبّک ہے قائلِ قسم کے لیے
دو رویہ رب نے کھڑے کر دیے مَلک رَہ میں — دَنا کا قصر تھا مہمانِ محترم کے لیے
عصائے یادِ نبی ﷺ آیا کام محشر میں — سہارا چاہیے تھا لغزشِ قدم کے لیے
مجھے تو خاکِ دیارِ حضور ﷺ ہی بس ہے — نہیں ہے ذوق مِرا گلشنِ اِرم کے لیے

تُو چل پڑا تو ہے محمودؔ شہرِ سرور ﷺ کو
نگاہ پاک رہے منظرِ حرم کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کافی روضۂ سرکار ﷺ سر کے خم کے لیے — ’’یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے‘‘
جو زادِ راہ مِلا منزلِ حرم کے لیے — ’’یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے‘‘
مُنقّش آنکھ کی پُتلی پہ ہے نبی ﷺ کا دیار — ’’یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے‘‘
جہانِ نعت ہے آباد فکرِ اَحقر میں — ’’یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے‘‘
کرے گی حُبِّ نبی ﷺ منزلیں سبھی آسان — ’’یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے‘‘

ہُوں راہِ شہرِ رسولِ کریم ﷺ سے واقف — ''یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے''
زبان لال ہے ذکرِ رسولِ برحق ﷺ سے — ''یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے''
رَجُل رشیدؔ ہوں، شاغل درودِ سرور ﷺ کا
''یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی حُرّمی عامر رحمۃ اللہ علیہ کی جو قُربانی پہ اپنی — تھا فخر اِسے غیرتِ ایمانی پہ اپنی
ساجد رہے توفیقِ خُداوندی پہ دائم — ناعِت نہ کرے فخر سخندانی پہ اپنی
کیسے ہیں مُسلماں، جو نہیں حُبِّ پیمبر ﷺ — رکھتے بھی ہوں وہ داغ سا پیشانی پہ اپنی
تعمیر کرے قصرِ کسرِ نفسی کا بندہ — طیبہ میں رکھّے نیو پشیمانی پہ اپنی
پاتے نہیں آقا ﷺ سے جو اُلفت کے ملابس — شرم اِن کو کہاں آتی ہے عُریانی پہ اپنی
مدّاحیٔ سرکار ﷺ تو ہے عجز کی دولت — کرنا نہ گھمنڈ اِتنا ثنا خوانی پہ اپنی
کب ایک قدم دُور رہِ نعت سے رہ جائے — اندر کو رکھّے اپنے جو نگرانی پہ اپنی
محمودؔ سُوئے خُلد چلے گا تو ملائک
قابو نہیں پا پائیں گے حیرانی پہ اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقیں کے لُطف نے رکھّا نہ کچھ وہم و گماں باقی — کہ طیبہ کے سِوا کوئی نہیں جائے اَماں باقی
ہے جب تک عامِر و ممتاز جیسا اِک جواں باقی — رہے گی حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی داستاں باقی
سُناؤں گا سبق ''صلِّ علٰی'' کا جب نکیروں کو — تو پھر رہ جائے گا کیا اور میرا اِمتحاں باقی
رہے جو وِردِ اَسماءِ رسولُ اللہ ﷺ کا جاری — رہِ طیبہ کی رہتی ہی نہیں دُشواریاں باقی
تمازت حشر کی، لوگوں کے جسموں کو جلاتی تھی — مگر آقا ﷺ کے بندوں کے لیے تھا سائباں باقی
چلا طیبہ کو مَیں اِحرامِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ پہنے — وہاں پہنچا تو عصیاں کی نہیں تھیں دھجیاں باقی
زیاں حسنات کا ہونے پہ بھی رُسوا نہ ہونا تھا — جو رہتا اُمّتِ سرور ﷺ میں احساسِ زیاں باقی

ثنا رحمان و ارحم کی بہت محمودؔ تھی لب پر
نبی ﷺ کے ذکرِ دِلکش کا رہا پھر بھی بیاں باقی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی خواہش پنپتی پاؤ گے احقر کے جیون میں — کہ آئے آخری ہچکی مجھے آقا ﷺ کے مسکن میں
سما جائے اگر اسمِ پیمبر ﷺ کی دھڑکن میں — تو ہو محسوس نُورِ خالقِ کُل تیرے دَرپن میں
یہاں سایہ فگن ہے گنبدِ اخضر کی شادابی — خزاں کا دخل کیا مدّاحِ سرور ﷺ کے گُلشن میں
نہیں محروم اِس سے کوئی اِک گوشہ بھی دُنیا کا — سحابِ رحمتِ سرکار ﷺ برسا باغ میں، بن میں
"اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" ہونٹوں سے جونہی نکلا — دو عالَم کی مسرّت آ بسی تھی میرے دَامن میں
یہ کہتی ہے اُحُد میں اشجعِ عالَم ﷺ کی پامردی — عزیمت اسلحہ ہے حق و باطل کے ہر اِک رَن میں
یہ ہم میں سے کوئی اِنسان کیسے سوچ سکتا ہے — صحابہ رضی اللہ عنہم کو نظر آتا تھا کیا اُس رُوئے روشن میں
جگہ اس کو نہ مِل جائے گی کیوں آقا ﷺ کی قُربت میں — غُلامی کا پٹا محشر میں ہو گا جس کی گردن میں
ستاون(۵۷) سال کی میری ریاضت کا یہ حاصِل ہے — نکھار آتا ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ سے شعر کے فن میں

درودِ پاک کی تسبیح جب محمودؔ پُوری کی
تو سرشاری کی کیفیت تھی میری رُوح میں، تن میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معرفت خلّاقِ عالَم کی اگر مطلوب ہے — نُورِ عرفانِ پیمبر ﷺ سے مُنوّر ہوں قلوب
عالِمُ الغیب آ گیا جب سامنے محبوب ﷺ کے — اُن ﷺ پہ ظاہر کر دیے گویا جہانوں کے غیوب
رب نے جب شَاهِدْ بنایا ہے عوالَم کا اُنھیں — کیسے ممکن ہے، چھپیں بندے کے آقا ﷺ سے عیوب
سُن کے اسمِ مصطفیٰ ﷺ جب لازمی ٹھہرا درود — صرف اِستحباب کیسا، اِس کا ثابت ہے وجوب

مادِحِ سرکار ﷺ رب کی، کعب رضی اللہ عنہ وحسّان رضی اللہ عنہ کی قسم!
سچ بڑا یہ ہے کہ ہے مدّاحِ سرکار ﷺ خوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا اُن کے سر پہ ظلِّ خُدائے جہاں نہیں — اور زیرِ پا حضور ﷺ کے کیا آسماں نہیں
میرا یقیں ہے یہ، کوئی وہم و گماں نہیں — کوئی بھی شے نہیں کہ جو اُن ﷺ پر عیاں نہیں
طیبہ پہنچ کے بھی جو کوئی شادماں نہیں — اِس کے لیے جہاں میں کہیں بھی اَماں نہیں
پُر آب رُوح کب نہیں یادِ حضور ﷺ میں — ایسا ہے کب کہ آنکھ سے آنسو رَواں نہیں
پاتالِ اَرض میں کہ سرِ لامکاں و عرش — ذکرِ رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کہاں نہیں
اِسرا کی رات، رب کے بُلانے پہ مصطفیٰ ﷺ — پہنچے وہاں، جہاں پہ زمان و مکاں نہیں
دیکھا ہے سبز قُبّہ تو تقدیر پر مِری — چھائی بہار یوں کہ خزاں کا گماں نہیں
جس سے نمایاں عظمتیں سرکار ﷺ کی نہ ہوں — ہر ایسا لفظ آپ ﷺ کے شایانِ شاں نہیں
جس کا عمل درودِ رسولِ اَمیں ﷺ پہ ہے — فردِ عمل میں اُس کی، خطا کا نشاں نہیں
رحمت ہیں وہ تمام جہانوں کے وَاسطے — پھر ایسی کائنات کہاں، وہ جہاں نہیں
دیکھو تو آنکھیں کھول کے، محشر کی دُھوپ میں — ”صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ“ کا کیا سائباں نہیں
چلتا ہے یا نہیں تُو کہے پر حضور ﷺ کے — دُنیائے آب و گِل میں یہی امتحاں نہیں؟
جاؤں نہ کیوں مَیں عتبہ و قدمین کی طرف — کیا مرجع بے کسوں کا یہی آستاں نہیں

عامِلِ درودِ سرور، ہر کائنات ﷺ کا
محمودؔ مَیں نہیں کہ مِرا خاندان نہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواب تک میں جب مدینے کو لگے رہتے ہیں نَین
کیا پڑے دِل کو مِرے، لاہور میں رہنے سے چین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جس نے مدحِ سرورِ ہر دوسرا ﷺ کی ہے — اُن ساروں نے نمازِ محبّت ادا کی ہے
سمجھے کوئی، تو بات نبی ﷺ کی عطا کی ہے — سرکار ﷺ نے رَسد تو طلب سے سِوا کی ہے
نبیوں علیہم السلام میں جو مِلی تھی حبیبِ غفور ﷺ کو — اقصیٰ میں اہمیّت ہے تو اُس اِقتدا کی ہے

قُربِ مزید صُورتِ قوسین سوچیے
تصویر ایک کھِنچتی ہُوئی دَائرہ کی ہے

کوئی جو پھلنا پھُولنا چاہے جہان میں
حاجت اِسے مدینے کی آب و ہَوا کی ہے

مکّہ سے کچھ زیادہ مَیں ٹھہروں مدینے میں
مَیں نے حطیمِ کعبہ میں بھی یہ دُعا کی ہے

مَیں نے دِیا نبی ﷺ کا وَسیلہ غفور کو
اہمیّت اِس میں ہے تو اِسی وَاسطہ کی ہے

بعدِ وفات اُس کو مِلے گا صلہ ضرور
جس نے سرِ حیات نبی ﷺ سے وَفا کی ہے

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفُّظ کا اِدّعا!
خواہش یہ جستجوئے بقا میں فنا کی ہے

طیبہ سے بے نتیجہ رہی ہے جو واپسی
کم بختی جتنی ہے، وہ سب تیری اَنا کی ہے

دِل چاہتا ہے، میرے شفاعت کریں نبی ﷺ
تو اِلتجا بقیع میں اپنی قضا کی ہے

کی ہے توجُّہ تجھ پہ نبی ﷺ کی عطاؤں نے
محمودؔ خوش نصیبی یہ تیری خطا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ اعلانِ خُدا آقا ﷺ سے پہنچا ہم سے بندوں تک
جو خلّاقِ عوالَم ہے، رگِ جاں سے وہ اَقرب ہے

اُنھیں مبعوث کرنے کے لیے رب نے بنایا سب
ہیں وجہِ خِلقتِ عالَم نبی ﷺ یہ اپنا مذہب ہے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کو حرزِ جاں کر لو
یہ ہر دُکھ کے مُداوا کے لیے نسخہ مُجرّب ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں جس جس جگہ سرکار ﷺ کا شیدا گیا
دِل کے اندر تو بسائے شہر طیبہ کا گیا

مصطفیٰ ﷺ کے دَر کی جانب جو بھی شرمندہ گیا
اِلتفاتِ آقا و مولا ﷺ کا اُسے اپنا گیا

جالیوں کی سمت کب محمودؔ سے دِکھا گیا
شیشۂ چشمِ عقیدت آشنا دُھندلا گیا

نام جس کا رحمۃٌ للعالمیں رکھّا گیا
سب عوالَم تک اُسی رحمت کو پھیلایا گیا

خود تو ہے موجودگی اُن کی اَزل سے تا ابد
صرف عدم کو سرورِ کونین ﷺ کا سایہ گیا

جس کو جانا تھا دیارِ آقا و مولا ﷺ کی سمت
پہلے ملبوسِ عقیدت اِس کو پہنایا گیا

قُبّۂ انور پہ جب پہلی نظر میری پڑی — نُور اُس دِن سے مِری آنکھوں میں وافِر آ گیا
خیر مقدم کو بڑھے اُس کی طرف سارے مَلک — حشر کو اقلیم رحمت کا جو باشندہ گیا
عتبۂ آقا ﷺ پہ ہیں مامُور قُدسی اِس لیے — دیکھتے رہتے ہیں اُس دَر پر وہ ہر آیا گیا

یہ جگہ محمودؔ ہے قدمینِ آقا ﷺ کی طرف
اُس جگہ جُھکنے سے تو سر عرش تک اُونچا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت ہیں نبی ﷺ اُن کا اثر پایا گیا ہے — ہر جِنّ میں، انسان میں، سب مور و مگس میں
جب بات چلے طیبۂ اَقدس کو سفر کی — رفتار کی تیزی ہے تخیل کے فَرس میں
ہیں قریۂ سرور ﷺ کی تو آزار فضائیں — لاہور میں رہنا تو رہائش ہے قفس میں
اُلفت کی نظر اُٹھی سرِ قُبہ تو پایا — اِک نُور جھلکتا ہُوا روضے کے کلس میں

آنکھوں میں جو رہتا ہے اثر ابرِ کرم کا
دِل شہرِ پیمبر ﷺ میں نہیں رہتا ہے بس میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر کے اُسوہ کو تُو رہنما کر — خُدائے نبی ﷺ کی عبادت کِیا کر
حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ سے وَفا کر — کہ اپنے کو آقا ﷺ کا مِدحت سرا کر
اگر سربُلندی کی ہے تجھ کو خواہش — رہا کر تُو طیبہ میں سر کو جھکا کر
بڑی سب سے نعمت ظہورِ نبی ﷺ ہے — ضروری ہے، کر ذکر نعت کو پا کر
ہدایت ہے بندے کو اپنے نبی ﷺ کی — تلاوت کِیا کر، تلاوت سُنا کر
یہ فرمانِ سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ ہے — بھلا چاہے اپنا، تو سب کا بھلا کر
کِسی شے کی ربِّ جہاں سے طلب ہے — تو شہرِ پیمبر ﷺ میں جا کر صدا کر
جو توہینِ آقا ﷺ کرے، اُس کی جاں لے — اور اِس کام میں اپنی جاں کو فدا کر
سَند مغفرت کی اگر چاہتا ہے — درودِ پیمبر ﷺ کا شاغِل رَہا کر

پسندیدۂ رب ہیں یہ کام دونوں ۔۔۔ تو کہہ نعت اور رب کی حمد و ثنا کر
رہِ طاعتِ مصطفیٰ ﷺ یوں پکڑنا ۔۔۔ بُرا جو کریں، اُن سے بھی مت بُرا کر
جو محبوب ﷺ کا تیرے ہے نام لیوا ۔۔۔ خُدایا! اُسے حبسِ غم سے رِہا کر
خُدایا! جو حسان رضی اللہ عنہ و جامی رحمۃ اللہ علیہ نے پائی
سعادت وہ محمودؔ کو بھی عطا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو نے چشمِ لُطفِ آقا ﷺ کو کِیا میری طرف ۔۔۔ چشمِ نادِم کے لبِ اظہار! تیرا شکریہ
تیرے باعث مجھ کو بُلواتا ہے بیتِ کبریا
حاضریٔ مسکنِ سرکار ﷺ تیرا شکریہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ ہے شہرِ محبّت کچھ اِس طرح ۔۔۔ مسرُور ہو گئی مِری فطرت کچھ اِس طرح
کچھ تھے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے، تو کچھ اہلِ بیت تھے ۔۔۔ قُربت کچھ اِس طرح تھی، قرابت کچھ اِس طرح
پہلو میں ہیں حضور ﷺ کے شیخینِ محترم ۔۔۔ اُن کی مُسلّم ہو گئی سنگت کچھ اِس طرح
سانسوں کے ساتھ ساتھ درودِ حضور ﷺ ہے ۔۔۔ پُختہ ہُوئی ہے اپنی یہ عادت کچھ اِس طرح
مکّہ سے اِک مُوانست ہے اِک مُوافقت ۔۔۔ شہرِ حضور ﷺ کی ہُوئی حُرمت کچھ اِس طرح
ہر عرضی میری مالک و مولا نے کی قبول ۔۔۔ کام آ گئی نبی ﷺ کی وَساطت کچھ اِس طرح
چُٹکی بجاتے، جیسے مَیں طیبہ رَسا ہُوا ۔۔۔ پہنچا دِیا گیا ہوں بہ سُرعت کچھ اِس طرح
پیشِ مُواجہہ مَیں کھڑا تھا تو یوں لگا ۔۔۔ قدموں میں میرے آئی ہے جنّت کچھ اِس طرح
میں نے نہ بات پُوری درِ مصطفیٰ ﷺ پہ کی ۔۔۔ ناصرؔ وہاں ہُوئی مِری لکنت کچھ اِس طرح
آقا ﷺ نے اور حاضری کا عندیہ دِیا ۔۔۔ میری نتیجہ خیز تھی رِقت کچھ اِس طرح
مَیں اپنے آپ میں نہ تھا، گریہ کُناں رہا ۔۔۔ تھی مسکنِ حضور ﷺ سے رَجعت کچھ اِس طرح
توہینِ مصطفیٰ اِسے ہرگز نہ تھی قبول ۔۔۔ مُمتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی غیرت کچھ اِس طرح

اُمّت نے جب نہ اُن ﷺ کے کہے پر عمل کیا
اِس کا کِیا دھرا ہُوا غارت کچھ اِس طرح
محمودؔ کو بقیع میں دو گز زمیں مِلی
اِس سے مُعانق ہو گئی نُصرت کچھ اِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہانِ کفر و ظلم و جور کو زیر و زبر کر کے
چلو طیبہ کو لوگو! معرکے دُنیا کے سر کر کے
دُعا یہ مُلتزَم کے سامنے دِل سے نکلتی ہے
خُدا عرضی کو پہنچائے مدینے پُر اثر کر کے
حضوری کا مجھے ہر سال مِل جاتا ہے سندیسا
میں دو دو بار خوش ہوتا ہوں طیبہ کا سفر کر کے
تعلّق کچھ نہ خشکی سے کبھی دیکھا ہے سبزی کا
اُٹھاؤ آنکھ گُنبد کی طرف آنکھوں کو تر کر کے
جہانِ تیرہ و تاریک کو رخشندگی دے دی
شبِ دیجور کو چھوڑا پیمبر ﷺ نے سحر کر کے
حبیبِ خالق و مالک ﷺ ہیں تیرے حال سے وَاقف
بیانِ حالِ دِل طیبہ میں کرنا مختصر کر کے
مدینے میں پہنچتا ہُوں مَیں پہلے۔ ذُوالحُلَیفہ سے
نکل پڑتا ہوں کعبے کو، پیمبر ﷺ کو خبر کر کے
پذیرائی عطا کر دی اِسے نعتوں کی صُورت میں
مِری کج مج بیانی کو پیمبر ﷺ نے ہُنر کر کے
اُجَڈ لوگوں کو حکمت سرورِ کُل ﷺ نے عطا کر دی
جو تھے بے اعتبار، اُن کو بھی چھوڑا معتبر کر کے
کِیا حامِل اِسے دِیدہ وَری کا، کر دیا تاباں
حیاتِ بے بصر کو میری، آقا ﷺ نے نظر کر کے
جہاں میں عام تھی بے چارگی، تھی بے بسی وَافر
حبیبِ پاک ﷺ کو بھیجا خُدا نے چارہ گر کر کے
بڑا یہ معجزہ دیکھا سرورِ دیں ﷺ کا
رکھا اُمّت کو اپنی آپ نے شِیر و شکر کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعمیلِ حکم بھی ہے، تقلیدِ کبریا بھی
وِردِ درود میں ہوں مَیں مُلتجیِٔ جنّت
جو اِتّباعِ سرور ﷺ میں کامیاب ہو گا
حاصِل نہ ہو گی کیسے اُس کو خوشیٔ جنّت
اِس شہر نے تھا پایا فیضِ قُدومِ آقا ﷺ
ہر ہر قدم ہے طیبہ میں آگئی جنّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سجدے میں جا کے رب سے گزارش تو کر کوئی — طیبہ سے آ ہی جائے گی خوش کُن خبر کوئی
اللہ جس کو سُن کے لُٹائے زرِ عطا — کیا نعت کے علاوہ بھی دیکھا ہُنر کوئی
محشر میں بھی جو زیرِ لوائے حضور ﷺ تھا — جتنی پکڑ دھکڑ تھی، نہ اِس کو تھا ڈر کوئی
اِس منظر حسیں کا ذرا کیجیے خیال — اللہ منتظِر تھا تو تھا منتظِر کوئی
”جاؤک“ کے اشارے کے تابع جہاں گیا — بعد اس کے، کیسے دیکھنا چاہوں گا دَر کوئی
مسُرور آنکھ دیکھ کے طیبہ ہُوئی بہت — مہجورِ دِید چشم سے پُھوٹا گُہر کوئی
تعمیلِ حکمِ رب کی ہے جب اِس کی حیثیت — کیسے نہ پائے مدحِ نبی ﷺ کا ثمر کوئی
طیبہ کی جیسی دیکھی ہے نُورانیت بھری — ایسی جہان بھر میں نہیں ہے سحر کوئی

میرا ہے تیس(۳۰) بار کا محمودؔ تجربہ
کب خوش دِلی سے جائے مدینے سے گھر کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل سے جو عقیدت کی درّانہ صدا نکلی — مدّاحِ سرور ﷺ کے نغمات سُنا نکلی
جب عتبۂ آقا ﷺ کے گوشے سے قضا نکلی — بندے کو لیے بر میں، جنّت میں وہ جا نکلی
ظاہر میں جو پائی تھی، اندر سے بجا نکلی — نعت آقا و مولا ﷺ کی، خالق کی ثنا نکلی
مَیں نے تو جونہی سوچا تَرْضٰھَا کے معنی پر — قبلے کے بدلنے میں آقا ﷺ کی رِضا نکلی
جو بات عقیدت کی دِل میں تھی چُھپی بیٹھی — قدمین میں نکلی تو آقا ﷺ کو منا نکلی
جاں دیتا جونہی دیکھا ہے عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کو — ظاہر میں فنا دیکھی، باطن میں بقا نکلی
”الطّالِح لِیْ“ آیا سرکار ﷺ کے ہونٹوں پر — توجیہ عطا گویا بندے کی خطا نکلی

دروازے پہ آقا ﷺ کے، مَیں ہوں گا کھڑا، میرے
قالب کے غُبارے سے جس وقت ہَوا نکلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ کبریا، سرکارِ ہر عالَم، میرے آقا ﷺ — ”ظہورِ ذات سے جن کو، کُھلا ہے راز فطرت کا“

اُنھی ﷺ کے دَر سے ہے وفورِ عقیدت اپنا سرمایہ
کہ اُس دَر کے سِوا اپنا کہیں پر ہاتھ پھیلا

اُنھیں خالق نے رحمت سب عوالم کا بنایا ہے
ضرورت اِس صفت کی، پُوری کرتے ہیں شہِ طیبہ ﷺ

مسائل اجتماعی ہوں کہ اِک ایک بندے کے
سراپا رحمتِ رحماں اُنھیں کرتے ہیں حل تنہا

اُنھی ﷺ کی بارگہ میں اِستغاثہ پیش کرنا ہے
سِوا سرکارِ وَالا ﷺ کے، سُنائیں کِس کو ہم دُکھڑا

اور، اِس مقصد کی خاطر ہاتھ میں محمودؔ اَحقر کے
سرِ قرطاس ہے اِک سربُریدہ سر بخَم خامہ

ہیں عاصی ہم، ولیکن آپ ﷺ کے تو نام لیوا ہیں
اور، اپنا مُلک آقا ﷺ رَحمتوں کی زد میں ہے آیا

بہت سے واقعات ایسے ہُوئے ہیں، جن سے ظاہر ہے
کہ اپنا مُلک امریکا بہادُر کا ہے محرُوسہ

سنگھاسن اِقتدارِ مُلک کا ہو یا اپوزیشن
قد آور بن کے بیٹھا ہے سیاست کا ہر اِک بونا

یہاں پر لیڈروں کے دیکھ کر مکرُوہ چہروں کو
اُبلنے کو ہے میرے قلب کا آتش فشاں لاوا

ہمارے سامنے قومی معیشت لُٹتی جاتی ہے
نہیں ہے قومی بدحالی میں کوئی ہاتھ نادیدہ

بجٹ میں تو کِسی بھی محکمے میں کچھ نہیں باقی
نہیں بھرتا مگر حرصِ سیاستدان کا مٹکا

جنھیں قانون سازی کرنی تھی، وہ پیٹ بھرتے ہیں
نمایندوں نے ہے بے غیرتی کا پیرہن پہنا

ہر اِک ایوان کی چھت کے تلے جو ہے نمایندہ
وہ اِک مِلی حمیّت کا ہے بے گور و کفن لاشہ

ذلالت اور خیانت اور بدبختی کی صُورت میں
ہے شامت کا سروں پر اہلِ پاکستان کے سایہ

یہ کتنا ظلم ہے، اُس کو قیادت سونپ دِی جائے
پڑا ہو جس کی گردن میں کرپشن کا بڑا تمغا

جو پاکستان کی خاطر نحوست کی علامت ہے
نظر آتا ہے ہر ٹی وی پہ سب لوگوں کو وہ چہرہ

اُڑاتے ہیں معیشت مُلک کی یہ اپنے دوروں پر
سبھی ملکوں کے دوروں میں ہے اُن کے ہاتھ میں کاسہ

یہاں اَشرافیہ کا یہ شَرَف ہے، لُوٹ لیں دولت
غریبوں کا کِیا اِن ظالموں نے ٹھنڈا ہر چولھا

نہیں حق اور باطِل کی کوئی تفریق اِس جا پر
سیاسیین وہ بھی ہیں جنھوں نے تُھوک کر چاٹا

مگر ہم عاصیوں نے بھی نہیں سوچا کبھی ایسا
کہ جمہوریتِ شاطر سے ہم لوگوں نے کیا پایا

بچانے کے لیے ایسے میں پاکستان کی عزّت
خُدا کے واسطے، آقا ﷺ اِدھر رَحمت کا اِک جھونکا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۷ واں مجموعۂ نعت

اقامتِ صلوٰۃ

۱۱۴ صفحات پر ۵۳ نعتوں پر
مشتمل یہ مجموعہ ۲۰۱۲ء میں چھپا تھا۔

انتساب

بارگاہِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء
میں دست بستہ درود و سلام پڑھنے والوں کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

خُلقِ آقا ﷺ جہاں حکمراں ہو گیا
اِس ریاست میں امن و اماں ہو گیا

پیشِ محبوبِ رب ﷺ اَرمغاں ہو گیا
مصرع کوئی جو شایانِ شاں ہو گیا

شکرِ رب! ایک اِک شعر گوئے وطن
مدح گوئے شہِ مُرسلاں ﷺ ہو گیا

اُن ﷺ کی جاں کی قسم کھائی رحمان نے
اِس سے رُتبہ نبی ﷺ کا بیاں ہو گیا

چترِ "صَلِّ عَلٰی" اِس جہان میں جو تھا
حشر میں سایۂ سائباں ہو گیا

ملنا چاہا جو مالک نے محبوبِ ﷺ کو
جا ملاقات کی لامکاں ہو گیا

پُھول جو مدحِ محبوبِ حق ﷺ کے کِھلے
دِل کا صحرا گُل ستاں ہو گیا

نعت گاتا ہُوا پڑھتا "صَلِّ عَلٰی"
سُوئے طیبہ رَواں کارواں ہو گیا

شہرِ آقا ﷺ پہنچنے ہی کی دیر تھی
جو تھا ناشادماں، شاماں ہو گیا

جب بیاں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا ہُوا
سارا ماحول عنبر فشاں ہو گیا

غیرِ سرکارِ وَالا ﷺ کی مداحی میں
یہ سمجھ لے کہ دِل کا زیاں ہو گیا

نعت کہنے کو محمودؔ خامہ چلا
نُور کا ایک چشمہ رَواں ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس پر پڑ گیا پرتَو پیمبر ﷺ کے خصائل کا
یہ وہ مومن ہے رُتبہ جس نے پایا مَردِ کامل کا

طلب کرنا مدد سرکار ﷺ کی اِک مردِ عاقل کا
یقینی کر گیا اِک پل میں عنقا ہونا مشکل کا

رَسائی خالِقِ کُل عالمیں تک کچھ نہیں مُشکل
رہِ آقا ﷺ جو لے گا وہ پتا پائے گا منزل کا

کرے گا خیر مقدم لازماً داروغۂ جنّت
درودِ پاک محبوبِ خُدائے کُل ﷺ کے عامِل کا

جہاں نے پہلے اعلانِ نبوّت سے بھی یہ دیکھا
چُکایا منصف اعلیٰ نے ہر جھگڑا قبائل کا

جو کافی نے کیا منظوم اِس کا ترجمہ، پڑھنا
کیا جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر آقا ﷺ کے شمائل کا

طلب سے بھی سِوا ملتا ہے اور عزّت بھی ملتی ہے
سواگت ایسے ہوتا ہے درِ سرور ﷺ پہ سائل کا

ہو مولُودِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ کی جو محفل
سلامِ دست بستہ کو سمجھنا مغز محفل کا

عمل اَحکامِ سرور ﷺ پر کریں جو مُلک کے باسی — مسائل حل ہوں اور پُورا خسارہ ہو وَسائل کا
صلہ مدّاحیٔ سرکار ﷺ کا رب سے مِلا وَافر
کبھی سوچا نہ تھا محمودؔ مَیں نے گرچہ حاصِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے اصل و بے وقار ہے دُنیا کی آن بان — ہے وقعت آشنا تو مدینہ کی آن بان
نعلینِ مصطفیٰ ﷺ کے تجلّا کی آن بان — دیکھی تو ماند تھی یدِ بیضا کی آن بان
میزاب کے اشارے سے ظاہر ہے یہ کہ ہے — طیبہ کی آن بان سے کعبہ کی آن بان
بے اصل شان و شوکتِ شاہاں کو مان کر — دیکھی صحابہ علیہم السلام نے رُخِ زیبا کی آن بان
ظاہر ہے نَنّ نعت، قلم کی قسم سے بھی — مداحیٔ حضور ﷺ کے اِنشا کی آن بان
آنکھیں کِسی بھی بانکپن کی سمت کیوں اُٹھیں — ہے نقش دِل پہ گنبدِ خضرا کی آن بان
اِمروز کا ہو فخر اطاعت حضور ﷺ کی — ہے صرف اِسی پہ منحصر فردا کی آن بان
حیران ہوں گے قُدسیانِ عرش دیکھ کر — روزِ نشور خادمِ آقا ﷺ کی آن بان
ہر اور ٹھاٹ باٹ کی کیا حیثیت رشیدؔ
جب بس چکی ہے نظروں میں طیبہ کی آن بان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں جو حضور ﷺ کے اَذکار آن بان — کب اور شعروں کو ہے وہ دَرکار آن بان
ایسا تو بانکپن نہیں ہے مہر و ماہ کا — رکھتے ہیں جیسی طیبہ کے اَنوار آن بان
سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی غُلامی میں پا گئے — زید رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ و سالم رضی اللہ عنہ و عمار رضی اللہ عنہ آن بان
بخشیں گے عاصیوں کو قیامت کے روز بھی — آقا حضور احمدِ مختار ﷺ آن بان
چُندھیا گئی تھی اِس سے نظر جبرئیل کی — رکھتی تھی وہ حضور ﷺ کی رفتار آن بان
بانٹے گی زائرُوں کے سر و رُخ کو لازماً — شہرِ نبی ﷺ کی خاکِ ضیا بار آن بان
رکھتے ہیں فیضِ بیتِ خُدائے قدیر سے — شہرِ حضورِ پاک ﷺ کے آثار آن بان

کیا آگے اِس کی حیثیت ''ماؤنٹ ایورسٹ''   رکھتا ہے جو بہشت کا کُہسار آن بان

محمودؔ آگے قرنِ حبیبِ غفور ﷺ کے
رکھیں گے کیا عوالم و اَدوار آن بان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیرِ تخییل مرا مائلِ پرواز بھی ہے   نعت کہنے کا یہی نقطۂ آغاز بھی ہے
ہونٹ ہلتے جو ہیں مضراب کی صُورت میرے   دِل عقیدت کا کھٹکتا ہُوا ساز بھی ہے
شعرِ حسان رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی دِل آویزی سے   نعت گوئی کا عمل باعثِ اِعزاز بھی ہے
اِس کو جلوت کی تو صُورت نہیں کہنا جائز   خلوتِ ناز میں جو قُربتِ ہم راز بھی ہیں
میں اکیلا تو درود اُن ﷺ پہ نہیں پڑھتا ہُوں   اِک فرشتوں کا پرا میرا ہم آواز بھی ہے
معجزے سارے ہی نبیوں علیہم السلام کے ہیں برحق، لیکن   رجعتِ خور سا کِسی اور کا اِعجاز بھی ہے؟
روضۂ سرورِ ہر کون و مکاں ﷺ کے آگے   سرنگوں جو ہے زمانے میں، سرفراز بھی ہے
قادری حُرمتِ سرور ﷺ کا محافظ نکلا   گویا آقا ﷺ سے اِسے نسبتِ ممتاز بھی ہے
باعمل عالمِ دیں کم ہیں جہاں میں آقا ﷺ!   عالمِ سُوء جو ہے، تفرقہ پرداز بھی ہے
بات میری تو سمجھ ہی میں نہیں ہے آتی   نعت پڑھتے ہُوئے کیوں حرص بھی ہے آز بھی ہے

جو ہیں محبوب خُداوندِ دو عالَم کے رشیدؔ
''ہُوں غُلام اُن ﷺ کا، غُلامی پہ مجھے ناز بھی ہے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے طرزِ عوامی پہ مجھے ناز بھی ہے   اپنی اِس عجز کلامی پہ مجھے ناز بھی ہے
مظہرِ ذات ہے سرکار ﷺ کی ذاتِ وَالا   آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پہ مجھے ناز بھی ہے
میرے غم خوار ہیں، حامی ہیں حبیبِ خالق ﷺ   ایسے غمخوار پہ، حامی پہ مجھے ناز بھی ہے
لُطفِ ''اَلطّالِحُ لِیْ'' جس سے مِلا ہے مجھ کو   اپنی ہر ایسی ہی خامی پہ مجھے ناز بھی ہے
طیبہ جانے کی جو سُنتا ہوں تو ناچ اُٹھتا ہوں   اپنی رقصیدہ کلامی پہ مجھے ناز بھی ہے

سامنے قُبّہ کو پاتا ہوں تو جھک جاتا ہوں
اور اِس اندازِ سلامی پہ مجھے ناز بھی ہے

نعت کہتا ہُوں مَیں اور "صَلِّ عَلٰی" پڑھتا ہوں
اِنھی عاداتِ دوامی پہ مجھے ناز بھی ہے

جو پیمبر کی غُلامی پہ رہے ہیں ناداں
"ہُوں غُلام اُن ﷺ کا، غُلامی پہ مجھے ناز بھی ہے"

میری محمودؔ ہے سرکار ﷺ کی رحمت پہ نظر
اُن ﷺ کی غُفران پیامی پہ مجھے ناز بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالق کون و مکاں ﷺ ہیں جانِ حیات
بچے گا وہ، جو اُنھیں ﷺ مہربانِ حیات

ذہب حضور ﷺ کی اُلفت کا اِس سے نکلے گا
کُدال وقت کی کھودے تو میری کانِ حیات

تری نگاہ میں اَوجِ رسولِ رب ﷺ ہو گا
سروں سے اُترے گا جس وقت سائبانِ حیات

درودِ پاکِ پیمبر ﷺ کا جو رہا عامل
وہ بعدِ مرگ بھی سمجھو، ہے کامرانِ حیات

صباح و شام جو یادِ نبی ﷺ سے دُور رہا
وہ بدنصیب نظر آیا بدگمانِ حیات

حضور پاک ﷺ کے اَحکام سے یہ ظاہر ہے
کہ موت اینڈتی پھرتی ہے درمیانِ حیات

رہے نصیب میں اِس کے اطاعتِ سرور ﷺ
نصیب جب تلک بندے کو ہے امانِ حیات

حدیثِ پاک کی رُو سے مُمات برحق ہے
عدم کے تیر کا حامِل رہی کمانِ حیات

نبی ﷺ کے کہنے پہ جو کام آیا اوروں کے
وہی تو شخص ہے محمودؔ شادمانِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عطا و لُطف و احسانِ خُدائے کردگار
میرا جانا مسکنِ محبوبِ حق ﷺ کو بار بار

وجہِ بہجت بھی ہیں اور ہیں باعثِ صد اِفتخار
شہرِ سرور ﷺ میں مرے گزرے ہُوئے لیل و نہار

سب حسینانِ جہاں ہوں اُس کے قدموں پر نثار
جس کے سر آنکھوں پہ جم جائے مدینے کا غبار

پارسائی پر کِسی کا ہو تو ہو دار و مدار
اپنی بخشش کا تو ہے اُن ﷺ کے کرم پر انحصار

دِل میں رکھ کر خالقِ کونین کے اسماء پاک
نعتِ سرور ﷺ سے کِیا کرتا ہوں مَیں آغازِ کار

دُنیا میں کیا تھا شمارِ سبحۂ "صَلِّ عَلٰی" پوچھیں گے میزان پر بندے سے یہ روزِ شمار
جو چلے گا اُسوۂ محبوبِ ربِ پاک ﷺ پر رُوح شاداں ہو گی اِس کی، قلب پائے گا قرار
حَبّذا صد مرحبا! سرکارِ ہر دو کون ﷺ کے تھے خُبیبؓ و سالمؓ و شرانؓ سے خدمت گزار
کام آتا ہے یہاں، کام آئے گا محشر میں بھی رب نے جو سرکارِ وَالا ﷺ کو دِیا ہے اختیار
دُشمن سرور ﷺ کی ہے لایعنی ایسی گفتگو جس طرح سے اَنکَرَ الْاَصْوَات ہے صَوتِ حمار
ہو توجُّہ کی نظر آقا ﷺ! رشیدؔ زار پر
یہ بقیعِ پاک میں تدفین کا ہے خواستگار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذوقِ نُصرت ہے مددگارِ غریباں کِس کا درِ والا ہے کفالت گہِ انساں کِس کا
جاری ہر سمُت ہے یہ چشمہ فیضاں کِس کا لُطف کِس کا ہے، کرم کِس کا ہے، احساں کِس کا
کیا ملن رات تھی؟ کیسا تھا ضیافت خانہ میزبان کون تھا اور کون تھا مہماں کِس کا
حرفِ "مَا یَنطِقُ" کرتا ہے اشارہ کِس سمُت کِس کا فرمان کہا جاتا ہے فرماں کِس کا
بامِ عزّت پہ غُلاموں کو بٹھایا کِس نے اور ممنون ہُوا طبقۂ نسواں کِس کا
چاہیے کِس کی طرف کِس کا وسیلہ سب کو معرفت خالِقِ عالَم کی ہے عِرفاں کِس کا
کون ہے اَرحم و رحمان و لطیف و کافی بعثت آقا ﷺ کی، مُسلماں پہ ہے احساں کِس کا
حشر کر جانا ضروری تو سبھی کا ٹھہرا ہے درود ایسے سفر کے لیے ساماں کِس کا
ایک بے مایہ بھی، عاصی بھی، مُسِن بندہ بھی شہرِ سرکار ﷺ پہنچنا ہُوا آساں کِس کا
کِس پہ پیہم ہیں عنایات و عطایا کِس کی یہ ستاون واں ہُوا نعت کا دِیواں کِس کا
یہ جو محمودؔ نہیں ہے تو بتاؤ لوگو!
نعت گوئی میں ہے دِلِ شاداں و فرحاں کِس کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ اُس شخص کے چترِ رحمت تنا "جس کو دروازۂ مصطفٰی ﷺ مِل گیا"

فقر زادہ تھا، لُطفِ غِنا پا گیا ’’جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا‘‘
جانفزا، رُوح پرور ہے اور دِل کُشا شہرِ سرکارِ والا کی آب و ہَوا
کیوں مددگار اُس کا نہ ہو گا خُدا جس کو محبوبِ خالِق کا ہے آسرا
بندۂ مصطفیٰ ﷺ کے قریب آئے کیا خوفِ میزاں ہو یا حشر کا دغدغہ
تُو جو ہے عازِمِ قریۂ مصطفیٰ ﷺ چھوڑ چلتے ہوئے گھر میں اپنی انَا
خیر مقدم کو رِضواں چلا آئے گا قریۂ مصطفیٰ ﷺ میں جو آئی قضا
نعت گو نے جو ذکرِ جہنم سُنا نکلا حُلقُوم سے اُس کے اِک قہقہہ
یہ فَتَرْضٰی نے اور تَرْضٰھا نے کہا ہے پسندیدۂ رب نبی ﷺ کی رِضا
ایک باغیرت انسان تھا باوفا غازی عامِر رحمۃ اللہ علیہ جو جاں اپنی دے کر جیا
ہے کتابِ عقیدت کا پہلا سَبَق جو نبی ﷺ کا بنا، وہ خُدا کا ہُوا
نُورِ بخشِ مَہ و نجم و خورشید ہے خاکِ شہرِ رسولِ خُدا ﷺ کی ضیا
سیرتِ سرورِ انبیاء ﷺ پر چلو منزلِ خُلد کا پاؤ گے راستہ
اُن ﷺ کی چوکھٹ ہے تسکین قلبِ حزیں ہے طراوت نگاہوں کی گُنبد ہَرا
کہہ رہا ہے یہ محمودؔ ہاتِف تجھے
بُلبلِ گُلشنِ مصطفیٰ ﷺ چہچہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ جو مستحقِ ذکا مِل گیا ذوقِ رب سے اُسے نعت کا مِل گیا
جس کو شہرِ نبی ﷺ کا گدا مِل گیا اُس کو گویا وفورِ غِنا مِل گیا
تھے نتائج عقیدت کے اُمید زا مصطفیٰ ﷺ کیا مِلے، کبریا مِل گیا
اُس کو روحُ القدس کی مدد مِل گئی جس کِسی کو شعارِ ثنا مِل گیا
توبہ کے واسطے اُن کے دَر کو چلے موقعِ اعترافِ خطا مِل گیا
طائرِ فکر کی طیبہ کو ہے نظر سوچ کا بہترین زاویہ مِل گیا

بندے جو ہیں رسولِ خُدا ﷺ کے، اُنھیں — حرفِ "لَا تَقْنَطُوْا" شرطیہ مِل گیا
ہے خُدا مُعطِیٔ قاسِمْ حبیبِ خُدا ﷺ — اُن ﷺ کے ہاتھوں خُدا کا دِیا مِل گیا
تھا مِلن جو محبّ اور محبوب کا — متن، اُلفت کو اِک حاشیہ مِل گیا
بات عِصیاں شعاروں کی بھی بن گئی — "طَالِحٌ لِّیْ" جوازِ خطا مِل گیا
جان لی ایک مُوذی کی ممتاز نے — قادری کو بھی رازِ بقا مِل گیا
اُس نے قصرِ دَنَا کا نظارہ کیا — ''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا''
وہ رَسا ہو گیا صدرِ فِردوس تک — ''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا''

معنیٔ محمودؔ "مَا یَنطِقُ" کا ہے یہ
قولِ سرور ﷺ سے قولِ خُدا مِل گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا'' — ہو وہ تکریمِ دُنیا کے قابل گیا
''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا'' — ہو وہ اَشرفِ عالَم میں شامل گیا
''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا'' — ہو وہ عرفانِ خالق کا حامِل گیا
شہرِ خالق سے وہ شخص کیا لائے گا — جو مدینے کی عظمت سے غافِل گیا
دِل وہی دِل ہے جس میں ہو عشقِ نبی ﷺ — جو کِسی اور پر آیا، وہ دِل گیا
قائلِ علم آقا ﷺ نہ جو شخص تھا — جب گیا جاں سے، جاہل کا جاہل گیا
اُن ﷺ کی عترت کی جس کو نہ کشتی مِلی — دُور ہوتا ہُوا اُس سے ساحِل گیا
اُس کا گھر بھر گیا حشر تک کے لیے — اُن ﷺ کے دَر پر جونہی کوئی سائل گیا
طیبہ آیا عقیدت کے ہمراہ جو — گھر کو وَاپس وہ جنّت کے قابل گیا
طیبہ میں یوں دُھلا ہے لباسِ عمل — چاک ملبوسِ تقدیر کا سِل گیا

............ق............

جب خبر آئی مولُودِ سرکار ﷺ کی — رُوئے دُنیائے اِنسانیت کِھل گیا

سر کے بل گر پڑے سارے جھوٹے خُدا   حق کے آنے کی سُنتے ہی باطِل گیا
خاک کے محمودؔ چھاپے جو کفّار نے
یہ خبر جب سُنی میرا دِل ہل گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ پر کرے جو شہرِ نبی ﷺ میں قضا نزول   سمجھوں گا مَیں کہ لُطفِ خُدا کا ہو نزول
لیتا ہُوں جب مَیں نعت سے پہلے خُدا کا نام   کرتی ہے بعدِ نعت ثنائے خُدا نزول
لب پر بفضلِ خالِقِ کون و مکاں رہا   ”صَلِّ عَلَی الرَّسُول ﷺ“ کا صبح و مَسا نزول
کرتی رہی حیاتِ پیمبر ﷺ پہ بیشتر   خوشنودیٔ حضور ﷺ پہ رب کی رِضا نزول
شہرِ نبی ﷺ میں بارشِ الطاف ساتھ تھی   دِل پر جو لُطفِ سرورِ عالَم ﷺ کا تھا نزول
ہمراہ تھی خطاؤں پہ شرمندگی مِری   ہوتا رہا عطائے نبی ﷺ کا سدا نزول
نازِل جو حشر میں ہُوئی رحمت حضور ﷺ کی   فردِ عمل پہ کرتی تو کیسے سزا نزول
پایا ہے ہوتا ذکرِ رسولِ کریم ﷺ پر   بارانِ اِلتفات خُدا کا سدا نزول
محمودؔ اُتری نعت جو احساس پر ترے
یہ ہے خُدائے پاک کے احسان کا نزول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ پر ہے لُطفِ اَرحم و رحمان کا نزول   طیبہ پہنچنے کے لیے اِمکان کا نزول
میلان میرا نعت نبی ﷺ کی طرف ہے یوں   وِجدان پر ہے پرتوِ عِرفان کا نزول
پایا ہے زندگانی کے ہر ایک موڑ پر   مَیں نے رسولِ پاک ﷺ کے فیضان کا نزول
تنعیتِ مصطفیٰ ﷺ کی عنایات پر ہُوا   تحمیدِ ربِّ پاک کے عنوان کا نزول
نعتوں کی لوری والدہ نے دِی مجھے جونہی   احقر کے قلب پر ہُوا ایمان کا نزول
یہ فیصلہ ازل کا تھا اِس واسطے ہُوا   قلبِ حضورِ پاک ﷺ پہ قُرآن کا نزول
”صَلِّ عَلَی الرَّسُول ﷺ“ کی صُورت میں دوستو!   ہر درد کے لیے ہُوا دَرمان کا نزول

۵۶ تو پہلے ہو چکے ہیں پیشِ مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ پر ہُوا نئے دِیوان کا نزول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ حبیبِ خُدا ہیں، سلام اُن کے لیے
دِلوں میں کیوں نہ ہو سب احترام اُن ﷺ کے لیے

رکھا ہے رب نے یوں روزِ قیام اُن ﷺ کے لیے
لِوائے حمد تلے ہے مقام اُن ﷺ کے لیے

یہ باغ و راغ، یہ شمس و قمر، یہ ارض و سما
خُدا نے سارا کیا اہتمام اُن ﷺ کے لیے

اُسے فرشتوں کے سرخیل کا مِلا رُتبہ
جو لایا کرتا تھا رب کا پیام اُن ﷺ کے لیے

ہیں میرے آقا ﷺ بشیر و نذیر و مدّثر
بنے کلام ہیں یہ پیارے نام اُن ﷺ کے لیے

صحابہ رضی اللہ عنہم اُن ﷺ کے ہدایت کے ہیں نجوم سبھی
رسولِ پاک ﷺ ہیں ماہِ تمام اُن ﷺ کے لیے

خُدا نے کر کے اکٹھے سب انبیاء و رُسل علیہم السلام
رسولِ حق ﷺ کو کِیا تھا اِمام اُن ﷺ کے لیے

نبی ﷺ کے شہرِ مقدّس میں جا کے دیکھا ہے
عقیدتوں بھرا اِک اژدِحام اُن ﷺ کے لیے

کروں بیاں کہ لکھوں نثر یا کہ شعر کہوں
بفضلِ حق ہے مرا سب کلام اُن ﷺ کے لیے

نظر میں گنبد اخضر کے عکس کو رکھ
تڑپ رہے ہیں سبھی خاص و عام اُن ﷺ کے لیے

نبی ﷺ نے حیثیت فرزند کی اُسے بخشی
کِیا گیا تھا جو مختص غُلام اُن ﷺ کے لیے

خُدا نے کی ہے ازل سے اَبد کے لمحوں تک
''تمام مدح و ثنا اُن کے نام، اُن ﷺ کے لیے''

اُنھیں رشیدؔ یہ رب نے مقام بخشا ہے
کیا ہے وقت کے اَشہب کو رَام اُن ﷺ کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کا لُطف رہا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے
ہر کا جہاں بنا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

ہمیں رکھیں گے نبی ﷺ سایۂ عنایت میں
رہی جو اپنی وفا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

قریب پھٹکی نہ سختی کوئی قیامت کی
جو کوئی ظلم سہا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

نبی ﷺ کی وجہ سے تخلیق کی گئی تو ہُوئی
تمام خلقِ خُدا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

محبّ ہے اُن ﷺ کا ملائک کی آنکھ کا تارا — کرے جو جان فدا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے
خُدا نے کی ہے تو ہم لوگ بھی نہ کیسے کریں — ''تمام مدح و ثنا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے
توجّہ سے ہے رسولِ کریم ﷺ کی کہ ہُوا — ہر ایک شعر مِرا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

سِوا نبی ﷺ کے ہیں محمودؔ فانی سب بندے
ہے صرف حرفِ بقا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا سے عرش پر سرکار ﷺ نے جو وعدے لیے — وہ سب تھے اُمتِ عاصی کی مغفرت کے لیے
خُدا نے سب پہ کرم مصطفیٰ ﷺ کے صدقے کیے — کِسی نے بھی جو مراتب لیے، اُنھی ﷺ سے لیے
اُسی کے آنے کے خُلدِ بریں میں چرچے ہُوئے — نبی ﷺ کے شہر کے جس شخص نے نظارے لیے
گُناہ جھڑتے ہیں، مِلتی ہیں رحمتیں رب کی — درود پڑھنا ہے اچھّا ہمارے اپنے لیے
جو پہنچا قبر میں ناعِت تو دُور کھڑے تھے مَلک — نکیر قبر میں اُس کو مِلے تو ایسے مِلے
طمنچہ ہاتھ میں پایا کبھی محبوں نے — تو دُشمنانِ پیمبر ﷺ ہی کے نشانے لیے
تمنّا حشر میں چاہی جو رُستگاری کی — کئی زباں نے درودِ نبی ﷺ کے صیغے لیے

یہ ہے حضور ﷺ کی سُنّت رشیدؔ احمد نے
اِسی خیال سے کعبے کے گرد پھیرے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے چاکِ گریبانِ معصیت کو سیے — چلے وہ سوزنِ حُبِ نبی ﷺ کو ساتھ لیے
حصولِ امن جہاں بھی ہے جن پہ چلنے سے — اُصول ایسے جہاں کو حبیبِ حق ﷺ نے دیے
زباں پہ رکھّو مدیحِ حضور ﷺ کے نغمے — جلیں اطاعتِ سرکار ﷺ کے دِلوں میں دیے
خُدا نے چاہا تو جنّت مقام ہے اِس کا — وہ جس نے حکمِ پیمبر ﷺ پہ کام اچھّے کیے
درود خواں ہُوں مَیں، چلتا ہوں شہرِ سرور ﷺ کو — یقیں حضور ﷺ کے لُطف و کرم کا ساتھ لیے
حیاتِ جاوِداں اُس کو مِلے گی بعدِ وفات — وہ خوش نصیب جو تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ میں جیے

تقاضا ہے یہی حُبِ حضور ﷺ کا کہ رہے — ''تمام مدح و ثنا اُن ﷺ کے نام اُن کے لیے''
وہ کیوں نہ سُکر کا محمودؔ جی مخالف ہو
وہ جس نے حُبِ رسولِ خُدا ﷺ کے جام پیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''صَلِّ عَلٰی'' کی سُنتے رہے ہیں سدا صدا — مداحِ نبی ﷺ کی تھی جو خوش نوا صدا
جو ہو گئی دیارِ نبی ﷺ تک رَسا صدا — وہ باوفا صدا ہے، وہ ہے جاں فزا صدا
پہنچے جونہی قریبِ خُدا مصطفیٰ کریم ﷺ — خلوت کدے سے آئی تھی اِک دِلکشا صدا
منظور عرضی حاضری کی ہو گئی مِری — دیتی ہے مجھ کو طیبہ سے آئی صبا صدا
سانسوں کے ساتھ اس کا اگرچہ ہے اِنسلاک — رکھتی ہے ساتھ ساتھ اِک ذوقِ ثنا صدا
پہنچائی مصطفیٰ ﷺ نے جو پڑھنے کی بات تھی — سُن پایا پہلی بار جو غارِ حِرا صدا
ہو گی رَسائی اس کی دیارِ حضور ﷺ تک — نکلے ترے لبوں سے اگر بے ریا صدا
محمودؔ کو الٰہی! مدینے میں موت دے
دِل سے نکلتی ہے یہ صباح و مَسا صدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا جو ہے عفو و رحمت خزینہ — ہمارے لیے لایا نصرت خزینہ
مِلا ہے بہ فیضِ رَسالت خزینہ — بصارت خزینہ، بصیرت خزینہ
نظافت لطافت عطوفت کی صُورت — ہے ذاتِ نبی ﷺ سرِّ فطرت خزینہ
ہیں مومن تو پھر ہستی، مصطفیٰ ﷺ میں — ہے اپنے لیے رحم و رَافت خزینہ
نہیں ختم ہونے کی گنجائش اِس میں — ہے ایسا پیمبر ﷺ کی سیرت خزینہ
بُلا کر وَرائے زماں اُن ﷺ کو رب نے — دِیا صُورتِ دِید و رویت خزینہ
مِلی زندگانی ہمیں جن کے صدقے میں — ہے دِل کے لیے اُن ﷺ کی اُلفت خزینہ
رسولِ خُدائے عوالَم ﷺ کی ہستی — جہانوں کی خاطر ہے رحمت خزینہ

ہمیں صُورتِ مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ میں مِلا شکلِ طُغرائے عظمت خزینہ

قلم جن کے نعتوں میں چلتے ہیں، اُن کو
عطا کرتی ہے کلکِ قُدرت خزینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے طیبہ کے تو یوں دیکھے نظارے سارے — قلب پر نقش ہُوئے شہر کے نقشے سارے
سلسلہ ختمِ نبوّت کا محمد ﷺ پہ ہُوا — آیا قُرآں تو گئے اگلے صحیفے سارے
سب جہانوں کے زمانوں کے لیے ہیں رحمت — سرورِ کون و مکاں کے ہیں زمانے سارے
میں درود اپنے پیمبر ﷺ پہ پڑھا کرتا ہُوں — اِس وظیفے نے مرے کام سنوارے سارے
چشمِ اَلطاف و عنایات و عطا ہے سب پر — اُن ﷺ کے ہیں زیرِ کرم اپنے پرائے سارے
اِک سہارا ہے پیمبر ﷺ کا جو کام آتا ہے — اور دُنیا کے ہیں بے اصل سہارے سارے
کیوں نہ درمان کی اُمیّد لیے پہنچیں گے — درِ سرکار ﷺ پہ دُکھ درد کے مارے سارے
بانٹنے والا بنایا ہے جو رب نے اُن ﷺ کو — بخشے محبوب ﷺ کو خالق نے خزانے سارے

مِل گئی ساروں کو محمودؔ نویدِ جنّت
درِ سرور ﷺ پہ گُنہگار جب آئے سارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہی خواہش، ہو میرے لب پہ ذکرِ رَبَّنَا — طیبہ آنکھوں میں ہو وَار دِل میں ہوں محبوبِ خُدا ﷺ
حرفِ "مَا يَنطِقُ" سے قُرآں نے دِیا ہے فیصلہ — ہے وہی فرمانِ مالک جو پیمبر ﷺ نے کہا
اس کی خوش بختی نے دِلوائی اِسے اس کی جزا — جس بھی بخت آدمی کے لب پہ تھا "صَلِّ عَلٰی"
آمدِ سرکارِ ہر دو کون ﷺ کا اِعجاز تھا — لامکاں کا تخلیہ بھی بن گیا جلوت کدہ
اور کیا حسنات کی چاہے گا وہ بندہ جزا — پائی جس خوش بخت نے قدمینِ سرور ﷺ میں قضا
یہ سمجھ، ہر شے سے بڑھ کر ہو گیا ہے پُر ضیا — چہرہ تیرا گردِ طیبہ سے کہیں جو اَٹ گیا
کاش سارے نعت گویانِ پیمبر ﷺ کو مِلے — جو عطا کی تھی بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو پیمبر ﷺ نے رِدا

رب نے بھی فرمایا اور دُنیا نے بھی دیکھا یہی — ہیں مُزکی مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں سب کا تزکیہ

پُر مسرّت ہے، طرب انگیز ہے اپنا خیال
پائیں گے میزاں پہ ہم محمودؔ نعتوں کا صلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھنا چاہو گر نبی و رب سے گہرا رابطہ — گِردا گردِ نعتِ آقا ﷺ حمد کا ہو حاشیہ
دیکھ لو چشمِ تصوّر سے یہ رُخ معراج کا — قُربتِ قوسین سے بنتا ہے کیسے دائرہ
جانتے ہیں پنجتن علیہم السلام کی سارے وجہِ تسمیہ — ہیں نبی ﷺ کے ساتھ حسنین و علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم
واضح ہو گا سیرتِ سرکار ﷺ پر کتنا چلا — لیں گے جب اعمال کا تیرے، فرشتے جائزہ
چلنا اُن ﷺ کے راستے پر ہے اَساسِ اِتّقا — ہیں احبا جو نبی ﷺ کے یا ہیں ان کے اقربا
حشر تک کی زندگی جاوِداں پا جائے گا — آبِ طیبہ کو سمجھ پائے جو تو آبِ بقا
یہ تعلّق دائمی محبوب ﷺ سے رب کا رہا — ”ہو گیا اللہ اُس کا، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا“
اُس کو خوشنودی مِلے گی خالقِ کونین کی — چاہتا ہو کوئی جو محبوبِ خالق ﷺ کی رِضا

جب شبِ اِسرا حطیمِ پاک سے سرور ﷺ چلے
خیر مقدم کے لیے آیا ملائک کا پرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرکار ﷺ نے ہر شے کو ہے گھیرا ہُوا — اس حوالے سے ہے کردارِ نبی ﷺ مانا ہُوا
دیکھ لو دُنیا بخاری میں بھی یہ لکھّا ہُوا — ہجر میں گریہ کناں تھا اِک تنا سُوکھا ہُوا
بعدِ مغرب معجزہ صہبا میں اِک ایسا ہُوا — آیا واپس عصر تک خورشید جو ڈوبا ہُوا
طاعتِ سرکار ﷺ میں پایا جسے چلتا ہُوا — جان سے اپنی مجھے انسان وہ پیارا ہُوا
حشر تک اُس میں تبدّل کی کوئی حاجت نہیں — جو نظامِ زندگی آقا ﷺ کا ہے لایا ہُوا
جب نگاہیں آشنائے گنبدِ خضرا ہُوئیں — پرتیں دِل کی کُھل گئیں اور من مِرا اُجلا ہُوا
یہ حقیقت ظاہر و باہر ہے سورۃ نٓ سے — ذکرِ خوشتر فضلِ رب سے آپ ﷺ کا اُونچا ہُوا

جو اَزَل سے ہے، رہے گا تا قیامت برقرار
کوئی سوچے تو شبِ اِسرا وہ پردہ کیا ہُوا

رب نے پھینکے جو کنکر مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں
لشکرِ کفّار جن سے بدر میں پسپا ہُوا

جو سمجھ پایا نہ لَم نُورِ حضورِ پاک ﷺ کی
بس وہی اندھا ہُوا گونگا ہُوا، بہرا ہُوا

بات بن جائے گی تیری، شرط اِتنی ہے کہ ہو
عتبۂ سرکار ﷺ پر دَامن ترا پھیلا ہُوا

کفر کی تاثیر عنقا تھی، دلِ ممتاز میں
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا جذبہ جب گہرا ہُوا

کہتے کہتے پڑھتے نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ
فضلِ ربّ کعبہ سے مَیں عازمِ طیبہ ہُوا

انبیاء علیہم السلام تک سے جُدا سرور ﷺ کا ہے یہ اِفتخار
’’ ہو گیا اللہ اِس کا، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا‘‘

مفتخر کا وقر پر اعزاز پر محمودؔ ہے
خدمتِ نعت نبی ﷺ میں لگ گیا، اچھّا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خیر مقدم عرش پر، اَفلاک پر اُن ﷺ کا ہُوا
جانا سوئے لامکاں با کرّ و فر اُن ﷺ کا ہُوا

خلوتِ خالق کی جانب جب گزر اُن ﷺ کا ہُوا
مرحبا، پابوس رَستے میں قمر اُن ﷺ کا ہُوا

یوں تو ہر سُورہ میں ہے حُبِ نبی ﷺ بینَ السُطور
ذکر اَلْاَحْزَاب میں پر، کیف ور اُن ﷺ کا ہُوا

خلق سے لوگوں کے دِل جیتے رسولُ اللہ ﷺ نے
یہ طریق، دعوتِ دیں کارگر اُن ﷺ کا ہُوا

جو ہُوا مُسلم وہ میٹھے بول سُن سُن کر ہُوا
جو ہُوا اُن کا، وہ چہرہ دیکھ کر اُن ﷺ کا ہُوا

کیوں نہ دِن اِس کا گزرتا مصطفیٰ ﷺ کی مدح میں
اِلتفات عاصی پہ جب وقتِ سحر اُن ﷺ کا ہُوا

حرفِ ”مَا یَنْطِقُ“ سے خالِق کا یہی مفہوم ہے
یعنی ہر فرمان بے شک معتبر اُن ﷺ کا ہُوا

ہو گیا آقا ﷺ کی نسبت کے سبب عزت مآب
اِس قدر اِکرام مشتِ خاک پر اُن ﷺ کا ہُوا

اُس طرف کے لوگ سب جنّت کو لے جائے گئے
آنکھ کا ادنیٰ اشارہ بھی جدھر اُن ﷺ کا ہُوا

اِس قدر اپنائیت، اِتنا محبّت کا فروغ!
عائشہ بی بی رضی اللہ عنہا کا گھر تا حشر گھر اُن ﷺ کا ہُوا

بن گئے آخر صحابہ رضی اللہ عنہم سب ہدایت کے نجوم
جو تھے فرمودات آقا ﷺ کے، اثر اُن ﷺ کا ہُوا

تابعِ احکامِ آقا ﷺ ہے رَسا رحمان تک
’’ ہو گیا اللہ اُس کا، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا‘‘

حشر میں محمودؔ نعتِ پاک کے فیضان سے
مدح گو لُطفِ خُدا سے بہرہ وَر اُن ﷺ کا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محبِّ خالِق کا، شیدا جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا
کرتا ہے خالِق کو سجدہ، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

نسبتِ اِخلاص والا جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا
اُس کو بلواتے ہیں طیبہ جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

نام لیوا سرورِ عالَم ﷺ کے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا
رکھتا ہے حبِّ صحابہ جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

اِذنِ دِیدِ روضۂ سرکار ﷺ ملتا ہے اِسے
حامِلِ چشمانِ بینا جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

بے گمان و شک سرِ چرخِ بریں روشن رہا
اُس کی قسمت کا ستارہ، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں شرک کی صُورت ریا
وہ نہیں کرتا دِکھاوا، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

پیشوائی اس کی کرنے کو چلا رِضوانِ خُلد
اُس کو کیا دوزخ کا خدشہ، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

دیں گے اس کو برسرِ میزاں رسولِ ہاشمی ﷺ
رُستگاری کا قبالہ جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

وہ بشر بندہ نبی ﷺ کا ہے جو اپنے رب کا ہے
ہے وہی اللہ والا ﷺ جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

حفظِ ناموسِ حبیبِ خالِق کونین ﷺ کا
عہد وہ کرتا ہے پُختہ، جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

سب فرشتوں، سارے انسانوں میں، ہر مخلوق میں
کیوں نہ ہو گا اُس کا چرچا جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا

یہ تو ہے قُرآن کی تعلیم سے ظاہر رشیدؔ
”ہو گیا اللہ اُس جو بشر اُن ﷺ کا ہُوا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے دیکھی ہے مدینے کی سحر کی دلکشی
بڑھ گئی اُس دِن سے چشمِ معتبر کی دلکشی

صُورتِ نعتِ پیمبر ﷺ ہے ہُنر کی دلکشی
منسلک جس سے رہی قلب و نظر کی دلکشی

سرورِ عالَم ﷺ کے حُسنِ معتبر کی دِید سے
بڑھ گئی اصحاب رضی اللہ عنہم کے حُسنِ نظر کی دلکشی

لامکاں کے قصر میں معراج کی شب دیکھ لی
منتظِر آنکھوں نے حسنِ منتظَر کی دلکشی

جو جھلکتی پائی ہے ”مَا یَنطِقُ“ کے قول سے
وہ ہے اقوالِ شہِ ہر بحر و بر ﷺ کی دلکشی

مہر و ماہ و نجم طوفِ گنبد خضرا میں ہیں — جس کے باعِث ہے یہ سب شام و سحر کی دلکشی
راہِ چشمانِ عقیدت آشنا سے دوستو! — نقش دِل پر ہو گئی طیبہ نگر کہ دلکشی
مَیں نے اپنایا ہے نعتِ سرورِ کونین ﷺ کو — جس سے قائم ہے مِرے علم و ہُنر کی دلکشی
اشجعیت اَشجعِ عالم ﷺ کی تھی، جس کے سبب — تھی حنین و بدر میں فتح و ظفر کی دلکشی
ہم نے پائی رحمتِ محبوب اَرحم ﷺ کے طفیل — حدتِ خورشید ہے یا ہے قمر کی دلکشی
ہو گیا جس میں مَس آقا ﷺ کے نعلِ پاک سے — خوب تر اُس رات نے کر دی قمر کی دلکشی
نعت دُنیا میں کوہ اور خُلد میں پاؤ صلہ — دِیدہ زیبی سے شجر کی ہے، ثمر کی دلکشی
رکھتے ہیں سرمایہ جو حُبِّ رسولِ پاک ﷺ کا — کب پسند آئی ہے اُن ﷺ کو مال و زر کی دلکشی
شہرِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ میں رہتے ہُوئے — یاد آتی ہی کہاں ہے ہم کو گھر کی دلکشی

وِردِ "صَلِّ اللّٰہ" سے محمودؔ کو حاصِل ہُوئی
فضلِ خلاقِ جہاں سے چشمِ تر کی دلکشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسکنِ سرکارِ وَالا ﷺ میں جو پائی دلکشی — رکھتی ہے وِجدانِ اَحقر تک رَسائی دلکشی
خاکِ طیبہ کی جونہی دِل میں سمائی دلکشی — پھر کِسی شے کی نہیں بندے کو بھائی دلکشی
جو احادیثِ رسول اللہ ﷺ میں پائی گئی — کرتی ہے تسکینِ دِل تک رہنمائی دلکشی
اَشہبِ فکر و تخیل عرش پر پہنچا جونہی — پائی نعلینِ نبی ﷺ کی اِنتہائی دلکشی
طاعتِ محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کر لو شعار — کیوں نہ کر پاؤ گے حاصِل مدّعائی دلکشی
کرکے متوجہ اُنھیں قدمینِ سرور ﷺ کی طرف — میری آنکھوں نے مِرے دِل کو سجھائی دلکشی
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ڈھونڈ لو تابندگی — پا سکو گے اِس طرح سے تم بقائی دلکشی
حاضرین و زائرینِ طیبۂ پُرنُور کو — عتبۂ سرکارِ وَالا ﷺ نے دِکھائی دلکشی

جب رشیدؔ احمد بلالِ پاک رضی اللہ عنہ جنّت کو چلے
کرتی دیکھی سب نے اُن ﷺ کی پیشوائی دلکشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتا ہے نعتِ پاک میں حُسنِ بیاں عروج
اِس میں نہاں عروج ہے، اِس میں عیاں عروج

ذکرِ نبی ﷺ نے پایا کراں تا کراں عروج
جو مہرباں عروج ہے، راحت نشاں عروج

تھا عہد جس کو ماننے کا انبیاء علیہم السلام کا بھی
وہ پا چکے ہیں خاتمِ پیغمبراں ﷺ عروج

تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ کے دِلدادگاں سبھی
حاصِل کریں گے دُنیا میں بھی بے گماں عروج

اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل کی جو راہ لیں
ایسے میں کیوں نہ پائے گا امن و اماں عروج

میں طاعتِ حضور ﷺ میں جو دو قدم چلا
محسوس یہ ہُوا کہ مِلا ناگہاں عروج

جو سرفگندگی کے شناسا ہیں مُلک میں
طیبہ پہنچ کے پائیں گے پیر و جواں عروج

سر میرا جب مُواجہہ کے سامنے جھکا
محمودؔ مَیں نے پایا بہت مہرباں عروج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہیں گے اُمّت کا آقا ﷺ عروج
مِلے گا ہمیں تا ثریا عروج

جب اَحکامِ سرور ﷺ پہ چلتے تھے ہم
وہی دِن تھے جب ہم نے پایا عروج

حضور ﷺ! اپنی اُمّت پہ کیجیے کرم
عطا اِس کو کیجیے خُدارا عروج

بُلندی ہے سب دینِ سرکار ﷺ سے
ہے دُنیا کا تو سارا دھوکا عروج

ہر اُونچائی ہے طاعتِ شاہ ﷺ میں
ہے یوں تو ہر اِک کی تمنّا عروج

چلے آگے سِدرہ سے جب مصطفیٰ ﷺ
تو جبریل علیہ السلام نے اُن ﷺ کا دیکھا عروج

پیمبر ﷺ سے نسبت کا صدقہ مِلے
الٰہی! مِلے روزِ فردا عروج

کریں گے عمل اُسوۂ پاک پر
تو ہو گا ہمارا تمھارا عروج

جو محمودؔ اقبال یاور ہُوا
تو دے گی ہمیں دِیدِ روضہ عروج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب جہاں میں عام رب کی اُلفتِ آقا ﷺ ہُوئی
خلقتِ عالم رسولِ پاک ﷺ کی شیدا ہُوئی

جب قلم سے مِدحت محبوبِ ربط ﷺ املا ہُوئی
ہر صُعُوبت اور نکبت دفعتاً عنقا ہُوئی

رُوح پر یادِ مدینہ ﷺ کی جونہی برکھا ہُوئی
میری دِل میں محفلِ نعتِ نبی ﷺ برپا ہُوئی

خود بُلا کے سامنے بٹھلایا رب نے آپ ﷺ کو
طالب و مطلوب کی ہر رمز یوں اِفشا ہُوئی

عام جب خُلقِ رسول اللہ ﷺ کا فیضاں ہُوا
فوج جو ظلم و تشتُت کی تھی وہ پسپا ہُوئی

اِس نے چھوڑا راستہ اَحکام کی تعمیل کا
اُمتِ سرکار ﷺ دُنیا بھر میں یوں رُسوا ہُوئی

دُنیا اچھّی ہوگئی، جب اُن ﷺ کے حکموں پر چلے
اچھّی عقبیٰ تب ہُوئی جب اچھّی یہ دُنیا ہُوئی

قادری ممتازؒ کو دیکھا تو میری دِل میں بھی
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کی تڑپ پیدا ہُوئی

جو درودِ پاک کے محمودؔ عامِل ہو گئے
ایسے خوش بختوں کو کب میزان کی پروا ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیرِ عطائے سرورِ دیں ﷺ ہے خطائے دِل
احسان جتنے اُن ﷺ کے ہیں، کیسے بُھلائے دِل

بندہ سُنائے اور کسے ماجرائے دِل
محبوبِ حق ﷺ ہی سے ہے فقط التجائے دِل

میرا ثنائے شاہ میں یوں چھپھائے دِل
دیکھیں بروزِ حشر فرشتے وفائے دِل

تدفینِ طیبہ ہے جو مرا مُدعائے دِل
اِس سے فنائے جسم بنے گی بقائے دِل

چاہو جو تم، ہو عارضہ قلب کا علاج
دارُالشفائے طیبہ سے لینا دَوائے دِل

یادِ الٰہ اِس میں نہ در آئے کِس طرح
پُر لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر ہو خلائے دِل

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں پذیرائی کے لیے
آخر کو کام آئے گا صِدق و صفائے دِل

تُف اُس پہ جس میں بس گئے پیرس گلاسگو
آیا نہ خاکِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ وائے دِل!

آماجگاہِ امن بنائیں حضور ﷺ اِسے
مُلکِ عزیز کے لیے یہ ہے دُعائے دِل

مانوسِ طیبہ ہو گی وہ محمودؔ بالضرور
پہنچی جو عرشِ ربِّ جہاں تک صدائے دِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہُوں اپنے دِل و جاں میں خراماں راحتیں
داستانِ لُطفِ آقا ﷺ کا ہیں عنواں راحتیں

سُکھ بہت، آرام وَافر اور فراواں راحتیں
پاتے ہیں سرکار ﷺ سے اَربابِ عِرفاں راحتیں

چاہتے تو ہیں جہان کے سارے انساں راحتیں
پر محبانِ پیمبر ﷺ کے ہیں شایاں راحتیں

دُشمنِ دینِ نبی ﷺ سے ہیں گریزاں راحتیں
کرتی ہیں لیکن ہمیں مسرُور و شاداں راحتیں

پاتے ہیں سارے ملک، کچھ جنّ و اِنساں راحتیں
مسکنِ سرکار ﷺ کی رخشاں و تاباں راحتیں

شہر آقا ﷺ میں ہیں ہر سُو گرمِ جولاں راحتیں
جو عنایاتِ پیمبر ﷺ کا ہیں فیضاں راحتیں

راحتوں کے ہم ہیں خواہاں، اپنی خواہاں راحتیں
جو ملیں محبوبِ رب ﷺ کے زیرِ فرماں راحتیں

سایۂ امن و سکینت میں کہے جاتا ہُوں نعت
ہیں مرے اَفکارِ مِدحت کی نگہباں راحتیں

آج کل محمودؔ راہِ مسکنِ سرکار ﷺ میں
ہیں تن آسانوں کی آسانی کا ساماں راحتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں مشغول میری ساعتوں کی راحتیں
ہیں حبیبِ کبریا ﷺ کی قُربتوں کی راحتیں

"اَلْقَلَمْ" سورہ میں رب کی چاہتوں کی راحتیں
ہیں نبی ﷺ کے ذکر ہی کی رفعتوں کی راحتیں

اپنی اُمّت پر نبی ﷺ کی شفقتوں کی راحتیں
خالِقِ کونین کی ہیں نعمتوں کی راحتیں

پاؤ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ کے خلعتوں کی راحتیں
ہوں گی حاصِل کبریا کی نصرتوں کی راحتیں

ہم کو اصحاب علیہم السلام نبی ﷺ سے پیار پر اُکسائیں گی
آلِ سرکارِ جہاں ﷺ کی نسبتوں کی راحتیں

جو ملیں تذکارِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی سبب
رافتوں کی رافتیں ہیں، راحتوں کی راحتیں

چلنے پر احکامِ آقا ﷺ سے ہمیں مِل جائیں گی
دینِ خلّاقِ جہاں کی حکمتوں کی راحتیں

جن کے آگے ہیچ ہیں دُنیا کی ساری نعمتیں
ہیں تمورِ طیبہ کی وہ لذّتوں کی راحتیں

اُن ﷺ کے دُشمن کو بُرا کہہ لو تو پاؤ گے رشیدؔ
سورۂ کوثر کی تینوں آیتوں کی راحتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم زدہ جائیں مدینے اور لائیں راحتیں
اِس طرح سے اپنے ماتھے پر سجائیں راحتیں

دیدِ طیبہ کی تھیں پہلے تو دُعائیں راحتیں
پھر بُلاوے کی جو آئیں، وہ ہَوائیں راحتیں

اُسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ بسا اعمال میں!
ہُوں گی تیرے آگے پیچھے، دائیں بائیں راحتیں

تجربہ اپنا یہ ہے فضلِ خُدائے پاک سے
ہیں درودِ پاکِ سرور ﷺ کی صدائیں راحتیں

راحتوں کا مرجعِ احسن نبی ﷺ کا شہر ہے
ہیں سبھی شاہ مدینہ ﷺ کی عطائیں راحتیں

اُن ﷺ کے ہر اِک حکم پر تعمیل کی گردن جھکا
لائیں گی محبوبِ خالق ﷺ سے وَفائیں راحتیں

ہو ہَدَف تیرا اگر طاعت رسول اللہ ﷺ کی
سب ادائیں راحتیں، ساری ندائیں راحتیں

راحتیں دُنیا کی جب بے فائدہ آئیں نظر
شفقتِ سرکار ﷺ کی سب آزمائیں راحتیں

نعت میں محمودؔ تیرا ذہن گر مشغول ہو
کیوں نہ قلب و رُوح میں تیرے دَر آئیں راحتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ تھیں ظہورِ آقا و مولا ﷺ کی طلعتیں
کافور جن سے ہو گئیں دُنیا کی ظلمتیں

زائل جہاں سے کرنے کو ساری نحوستیں
سرکار ﷺ نے حدیثوں میں کیں عام حکمتیں

ایسا دِیا نظامِ اُخوّت حضور ﷺ نے
ہوتی ہیں دُور جس سے دِلوں کی کدُورتیں

پیغام "لَاتَفَرَّقُوْا" آقا ﷺ نے جب دِیا
آپس میں کیا عداوتیں، کیسی خصومتیں

تو بھی کرے مدیحِ پیمبر ﷺ کو اِختیار
ہوں سامنے ترے اگر قُرآں کی آیتیں

شہرِ نبی ﷺ رَسائی پہ کافور ہو گئیں
رَستے کی ساری کلفتیں، ساری صعوبتیں

معراج کی ہے بات کہ آقا حضور ﷺ کے
"پیروں تلے تھیں عرشِ الٰہی کی وُسعتیں"

محمودؔ بعدِ آقا ﷺ جو خود کو کہے نبی
اُس بدنصیب شخص پہ مالک کی لعنتیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ مدینہ کی نظر آتی لطافتیں
چہروں پہ زائروں کے بکھیریں بشاشتیں

ہوں کیوں نہ سب عوام کو حاصل سکینتیں ——— آقا ﷺ کی پیروی میں چلیں تو حکومتیں
اَقصیٰ میں کی گئی تھی جو نبیوں علیہم السلام کی اِقتدا ——— اِس پر نثار دُنیا کی ساری قیادتیں
دیکھو نگاہِ دِل سے احادیثِ پاک کو ——— پنہاں ہیں لفظ لفظ میں آقا ﷺ کے حکمتیں
جو رَاہ ہم کو سرورِ دیں ﷺ نے دِکھائی تھی ——— اُس رَاہ پر چلے تھے تو پائیں فضیلتیں
آگے نہ رکھّا جب سے نبی ﷺ کے نظام کو ——— پیچھے پڑی ہیں اپنے جہاں بھر کی شامتیں
آقا ﷺ کی بیٹیوں رضی اللہ عنہن کی جو تقلید میں چلیں ——— ہوں کیوں نہ باوقار مُسلمان عورتیں

ہر سال ہم نے فضلِ خُدائے کریم سے
پائیں تمورِ شہرِ پیمبر ﷺ کی لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہوں مَیں نبی ﷺ کی عطا ہی کی وُسعتیں ——— ان کو کہ جو ہیں لُطفِ خُدا ہی کی وُسعتیں
دیکھا ہے صرف ربِّ جہاں کو حضور ﷺ نے ——— ہیں تاابَد اس ایک گواہی کی وُسعتیں
ہیں حمدِ ربِّ ارحم و رحمان میں نہاں ——— محبوبِ کبریا ﷺ کی ثنا ہی کی وُسعتیں
محدود سر ہو طیبہ کی مٹّی تلک اگر ——— زیرِ قدم ہوں سطوتِ شاہی کی وُسعتیں
اُلفت نہیں نبی ﷺ سے تو مومن ہو کِس طرح ——— دَراصل ہیں یہ ساری ریا ہی کی وُسعتیں
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دو ——— کب ہیں فنا کی، یہ ہیں بقا ہی کی وُسعتیں
اپنی جو جاں سکیڑی ہے راہِ رسول ﷺ سے ——— آنکھوں کے سامنے ہیں تباہی کی وُسعتیں
سرکار ﷺ کے حوالے سے کہتے مَلک مِلے ——— ”پیروں تلے ہے عرشِ الٰہی کی وُسعتیں“

لیل و نہارِ دَہر کا محمودؔ ہیں سبب
شہرِ نبی ﷺ کی صبح و مَسا ہی کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ مدینہ میں ہیں نہاں طُوری وُسعتیں ——— نُورانیت بدوش ہیں یہ خاکی وُسعتیں
مدحِ حضورِ پاک ﷺ میں ہیں اصلی وُسعتیں ——— بے وَقعت و بے فائدہ ہی باقی وُسعتیں

دُنیا کی تنگنائیوں سے خالی وُسعتیں — طیبہ کی شاہراہوں کی ہیں ساری وُسعتیں
ہر قولِ مصطفیٰ ﷺ میں معانی کی بے شمار — ہیں منطقی اور قُدرتی اور سچی وُسعتیں
طیبہ کے باسیوں کے ہیں دِل وُسعت آشنا — کیا اُن ﷺ کے آگے سارے جہانوں کی وُسعتیں
اُس کی کشادگی و فراخی عجیب ہے — اِسرا کی رکھتی ہے جو شناسائی وُسعتیں
سیرت کے پہلوؤں کا ہے پھیلاؤ ہر طرف — اچھائی کے لیے ہیں یہی کافی وُسعتیں
لاہور سے جو چلتا ہے شہرِ حضور ﷺ کو — رکھتا ہے اپنے سامنے وہ پنچھی وُسعتیں

محمودؔ سامنے ہیں ہمارے ہزار شکر!
نعتِ حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ نامی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر جو ہے حضور ﷺ کی سیرت کی گفتگو — گویا یہی ہے امن کی، راحت کی گفتگو
دیکھیں تو آپ کھول کے قُرآنِ پاک کو — "تِلکَ الرُّسُلُ" میں اُن ﷺ کی فضیلت کی گفتگو
منہ اِن کا ہو حضور ﷺ کے الطاف کی طرف — مومن کرے جو رحم کی، رافت کی گفتگو
چاہو جو مغفرت تو کرو تم حضور ﷺ کے — اِکرام و اِلتفات و عنایات کی گفتگو
کرتے دِکھائی دیں ہمیں سارے ملائکہ — محشر میں اُن ﷺ کے حرفِ شفاعت کی گفتگو
جو دیکھتے ہیں مسجد آقا ﷺ میں زائرین — کرتا ہوں ایسے گوشہ جنّت کی گفتگو
ممتاز قادریؒ کا جو نام آئے سامنے — کرنا نبی ﷺ کی عزّت و حُرمت کی گفتگو

محمودؔ اِس میں پُوری طرح منہمک رہو
"صَلِّ عَلٰی" ہے عینِ عبادت کی گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر جو صبح و شام ہے آقا ﷺ کی گفتگو — ہے زخمِ معصیت کے مُداوا کی گفتگو
لب کی نہیں، وہ دِل کے تھی منشا کی گفتگو — آقا حضور ﷺ سے اگر تنہا کی گفتگو
آ تیری پیشوائی کو رِضواں ہے کھڑا — ہے میرے حالِ نعت پہ فردا کی گفتگو

قرطاس پر بھی کرنا رقم نعتِ مصطفیٰ ﷺ — ہونٹوں پہ بھی ہو آقا و مولا ﷺ کی گفتگو

کرنا اُویس پاک رضی اللہ عنہ کے جذبات کو سلام — جب ہو نبی ﷺ کے عاشق و شیدا کی گفتگو

اِس گفتگو کا کچھ تو اثر ہو عمل پہ بھی — کرتے تو ہو حضور ﷺ کے اُسوہ کی گفتگو

دِل پر بھی عکس و نقش ہو اس کا کُھدا ہُوا — ہونٹوں پہ جب ہو گُنبدِ خضرا کی گفتگو

محمودؔ شاد روح ہے، رقصاں ہے قلب بھی
رہتی ہے لب پہ شاہِ مدینہ ﷺ کی گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی یاد جو اپنے لیے بنی اِلہام — اسی سے آنکھ میں اُترا ہے شبنمی اِلہام

بہ ذکرِ سرورِ عالم ﷺ ہے عاجزی اِلہام — خُدا نے اِس طرح کہ مجھ پہ آگہی اِلہام

مجھے جو کر رہے ہیں نعت سیدی ﷺ اِلہام — یہ صاف صاف ہے احقر پہ گفتنی اِلہام

درودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کے باعث ہے — گُلِ شعور کی جاں میں شگفتگی اِلہام

زبان بند وہاں میری تھی خُدا کو پسند — نبی ﷺ کے شہر میں تھی میری خامشی اِلہام

ہمارے وَاسطے خالق کی ہے بہ فیضِ نبی ﷺ — قمر کی چاندنی، سُورج کی روشنی اِلہام

نبی ﷺ پہ صُورتِ اِتمام نعمتِ خالق — ہے رب کی دِیں پہ رِضا مندی آخری اِلہام

مجھے بقیع کی محمودؔ خاک ہو گی نصیب
خُدا کا میرے لیے ہے یہ پیشگی اِلہام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لازماً ہو جائے گا تیرا خُدا سے رابطہ — تو اگر کر لے گا بندے! مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ

شعر بچپن میں بھی تھے میرے نبی ﷺ کی مدح میں — نعت سے میرا رہا ہے اِبتدا سے رابطہ

مصطفیٰ ﷺ اس کی شفاعت حشر میں فرمائیں گے — پیار کا رکھتا ہے جو خلقِ خُدا سے رابطہ

کر محبّت آپ ﷺ کے احباب سے اصحابؓ سے — رکھ عقیدت کا نبی ﷺ کے اقربا رضی اللہ عنہم سے رابطہ

ذکر اِک شب کا نہیں، ہوتا ہی رہتا ہے سدا — مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ خُدا کا ذاتِ خُدا سے رابطہ

ہو اگر وِردِ درودِ پاک تو ہو جائے گا — اِستجابِ کبریا کا اِلتجا سے رابطہ
کلمۂ توحید میں جیسے ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ — ہو یونہی نعتوں کا بھی حمد و ثنا سے رابطہ
چشمِ دِل سے جو پڑھے سیرت رسولُ اللہ ﷺ کی — ایسے بندے کا ہو کیوں حرص و ہَوا سے رابطہ
تم اگر محمودؔ چاہو رُستگاری حشر میں
رکھنا ہر صبح و مَسا "صَلِّ عَلٰی" سے رابطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس حوالے سے عقیدہ اپنا کیا محکم نہیں — معصیت کے زخم کا طیبہ میں کیا مرہم نہیں
دیکھ کر روضہ نبی ﷺ کا آنکھ میں کیا نم نہیں — زائرِ خوش بخت کا عتبہ پہ کیا سر خم نہیں
کیا عوالم کے لیے رحمت نہیں ہے اُن ﷺ کی ذات — کیا بنی آدم کے آقا ﷺ محسنِ اعظم نہیں
سُورج اُن ﷺ کے پاؤں کو چُومے تو ہوتا ہے طلوع — ہیں جدھر اُن ﷺ کے قدم، پورب ہے وہ پچھّم نہیں
بابِ جنت سے گزرنا اُس کا مشکل ہے بہت — ہاتھ میں جس کے درودِ پاک کا پرچم نہیں
ہونا اپنا منحصر ہے مصطفیٰ ﷺ کے فیض پر — ہو نہ چشمِ لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ تو ہم نہیں
ہوں نہ کیوں واضح مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے سب نکات — بات کوئی ایک بھی اِس باب میں مُبہم نہیں
جن کا تھا اِمداد گر اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ — وہ نہیں یوسف نہیں ہیں نوح یا آدم علیہم السلام نہیں
آنکھیں خیرہ کیوں نہ ہوں محمودؔ نعتِ پاک سے
ضو چراغِ اُنس و اُلفت کی ذرا مدھم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو محل اپنی اَنَا کے ڈھا کے طیبہ جا سکیں — عظمتیں اُس شہر کی اِن کی سمجھ میں آ سکیں
بیکسوں عُسرت زدوں کو لوگ اگر اپنا سکیں — لُطفِ آقا ﷺ سے مقدّر اپنا وہ چمکا سکیں
بندے جو مکّہ سے اور طیبہ سے ہو کر آ سکیں — نغمۂ تقدیسِ حرمینِ مقدّس گا سکیں
جو رہیں زیرِ نگاہِ شاہدِ ربِّ جلیل ﷺ — سامنے سارے حقائق کھول کر وہ لا سکیں
جن کے دِل میں حُبِّ سرکارِ جہاں ﷺ راسخ رہے — فضلِ رب سے وہ بساطِ دہر کو اُلٹا سکیں

جو ظہورِ مصطفیٰ ﷺ کے جشن میں شاداں رہیں — اپنے دامن میں وہی انسان خوشیاں پا سکیں
سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ چلنے والے لوگ — دین کو دُنیا کے کونے میں پہنچا سکیں
قبر ایسے خوش نصیبوں کی رہے گی مستنیر — دیدِ قُبّہ سے جو اپنی رُوح کو اُجلا سکیں
ہے جو یہ محمودؔ کی خواہش تو اِستدعا بھی ہے
جو ہیں محروم آج تک، وہ سب مدینے جا سکیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گئی سرکار ﷺ سی ہستی، سویرا ہو گیا — رات نے لی آخری ہچکی، سویرا ہو گیا
ظلمتوں کی شب ہُوئی پُوری، سویرا ہو گیا — نُورِ حق نے جیت لی بازی، سویرا ہو گیا
رات کی کھینچی گئی ڈوری، سویرا ہو گیا — آ گئی اِک شخصیت نُوری، سویرا ہو گیا
کفر کے اندھیارے اِک پل میں ہُوئے حرفِ غلَط — روشنی کے آ گئے دَاعی، سویرا ہو گیا
اختتامِ عہدِ فطرت سے علی الاعلان یہ — متنِ فطرت کی بنی سُرخی ”سویرا ہو گیا“
خلقتِ آقا ﷺ ہُوئی حسانِ ثابت رضی اللہ عنہ کے بقول — پائی جو سرکار ﷺ کی مرضی، سویرا ہو گیا
نیند کے ماتے جو تھے اُن سب کی آنکھیں کُھل گئیں — چل پڑے منزل کو سب راہی، سویرا ہو گیا
خوابِ غفلت سے ہُوئے بیدار سارے جاندار — پُرفشاں ہوتے گئے پنچھی، سویرا ہو گیا
ہر بدی محمودؔ دُنیا سے فِفرُو ہو گئی
سربُلندی پا گئی نیکی، سویرا ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی تسلیم و تحیت کا تصوّر — میرے لیے لایا ہے سکینت کا تصوّر
خالق نے عطا کی ہیں ہمیں نعمتیں وَافر — یوں کرتے ہیں ہم فیضِ رَسالت کا تصوّر
پہنچے جو نبی ﷺ قصر دَنا میں تو اِسی سے — اللہ کی ہے دِید کا رویت کا تصوّر
کردار اُحُد میں ہے نبیؐ کا جو، ہے اُس میں — پامردی کا جرأت کا شہامت کا تصوّر
آقا ﷺ کی حدیثوں میں سے اکثر میں عزیزہ! — رَاسخ ہے روایت کا، درایت کا تصوّر

دیکھا گیا جب حمزہؓ و مصعبؓ کے عقب میں — پُختہ ہُوا اِک خُلد کے پربَت کا تصوّر
کیوں ہونٹ مِرے جالیوں کو چُومنا چاہیں — کرتا ہوں مَیں کب ایسی جسارت کا تصوّر
آقا ﷺ کی شفاعت پہ نہیں جن کو بھروسا — کرتے ہُوئے ڈرتے ہیں قیامت کا تصوّر
محمودؔ ہے اچھّائی کی بنیاد جہاں میں
سرکار ﷺ کے فیضانِ ہدایت کا تصوّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلاحیت کِسی بندے کی عزّت کے جو تھی قابل — تو اس کی زندگی مدحِ نبی ﷺ کے رب نے کی قابل
مری روزِ قیامت دیکھنا محمودؔ تم عزت — اگر سمجھا پیمبر ﷺ نے کوئی مصرع کسی قابل
رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے رستے کا رہے راہی — تو ہر اکرام کے، اعزاز کے ہے آدمی قابل
نظر جن کی نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر پہ رہتی ہے — وہ بندے ہیں خُدا کی رحمتوں کے واقعی قابل
جنھوں نے جان وَاری حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں — محبّت اُن ہی بختوں کی تھی یارو اِسی قابل
خیالِ طیبہ تو دِل میں رہا تھا ایک عرصے تک — مِری عرضی نواسی(۸۹) میں رَسائی کے ہُوئی قابل
نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہو مُلکِ پاکستان میں نافِذ — کہیں اِس وُقر کی ہو جائے موجودہ صدی قابل
سخن گو نعت کے ماحول میں محمودؔ رہتے ہیں
اِسی اعزاز کے رکھّی ہے رب نے شاعِری قابل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا جو نہیں ہے، مُسلمان کیا ہے وہ — حق ہے یہی کہ دین کا بہروپیا ہے وہ
چہرہ غبارِ طیبہ سے جس کا اَٹا ہے وہ — پائے نہ کیوں سعادتیں جب باوفا ہے وہ
منہ دیکھتا نہ ہو جو عطائے حضور ﷺ کا — گھاٹے میں کیوں نہ ہو کہ سراپا خطا ہے وہ
کردارِ آقا ﷺ سے جو ہدایت نہ پا سکا — بس، راہِ مستقیم سے ناآشنا ہے وہ
سُبحہ بدست جو نہ درودِ نبی ﷺ پڑھے — حسنات کے حوالے سے دِیوالیہ ہے وہ
برداشت جس کو ہو نہ مدیحِ رسولِ پاک ﷺ — لاریب سب منافقوں کا سرغنہ ہے وہ

جاں جس نے حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ پہ وَار دی　　سارے بہادروں سے بڑا سُورما ہے وہ
جس کا شعار سُنّتِ آقا ﷺ پہ ہو عمل　　تقویٰ شعار صرف ہے وہ، پارسا ہے وہ
وہ سربُلند تاجوروں سے زیادہ ہے　　چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی جو دِل سے جھکا ہے وہ
محمودؔ طیبہ حاضری سے بہرہ وَر ہُوا
گویا حصارِ عافیت میں آ گیا ہے وہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کا طغرائے عظمت مبارک　　پیمبر ﷺ کی آغوشِ رحمت مبارک
فضیلت میں سرور ﷺ کی جو آ گئی ہے　　ہے "تِلکَ الرُّسُل" کی وہ آیت مبارک
رہِ طاعتِ سرورِ دِیں ﷺ جو لی ہے　　عنایت کا یم، بحرِ رافت مبارک
جو تم عاملِ سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ ہو　　امانت دیانت صداقت مبارک
اُنھیں جن کو سیرت سے ہے اِک لگاؤ　　عقیدت محبّت اطاعت مبارک
مدیح پیمبر ﷺ میں جو سوچتے ہیں　　اُنھیں علم و فہم و فراست مبارک
مقدّر رہا جن کا آخر میں آنا　　اُنھیں انبیاء علیہم السلام کی قیامت مبارک
چلے ہو رہِ "وَابتَغُوا" پر تو یارو!　　حبیبِ خُدا ﷺ کی وَساطت مبارک
یہ ہے تو جو محمودؔ طیبہ میں حاضر
یہ حشمت، یہ شوکت، یہ سطوت مبارک!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد پر مدحِ پیمبر ﷺ کی گواہی اچھّی　　نعت کے متن پہ ہے حمد کی سرخی اچھّی
شبِ معراج کی آئینہ جمالی اچھّی　　"خوب، مقبول، خوش اُسلوب، انوکھی، اچھّی"
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی ہیں مساعی اچھّی　　صرف خواہش ہے یہی ایک بقا کی اچھّی
سیدھی پہنچا ہی جنّت میں وِلا والوں کو　　ایسی سرکار ﷺ کی ہے راہ نُمائی اچھّی
جادۂ سیرتِ سرکار ﷺ کا راہی رہنا　　عاقبت تیری بھی کر دے گا الٰہی اچھّی

جو بچاتی ہے سبھی طرح کے طوفانوں سے ۔۔۔ عترتِ رضی اللہ عنہم آقا و مولا ﷺ کی ہے کشتی اچھّی

کج کُلاہانِ زمانہ کی ضیافت سے ہے ۔۔۔ کُوئے سرکارِ مدینہ ﷺ میں گدائی اچھّی

اُن پہ بھی لُطف رہا، ہاتھ نہ پھیلا جن کا ۔۔۔ بھیک دَریوزہ گروں کو بھی عطا کی اچھّی

کی ہے قیوم نے قُرآن میں اُن ﷺ کی مدحت ۔۔۔ اِتنی سرکار ﷺ کی ہے ذاتِ گرامی اچھّی

یہ فتَرضٰی نے بتایا ہے یہ مُقسِط رب نے ۔۔۔ پائی ہر حال میں محبوب ﷺ کی مرضی اچھّی

بابِ جنّت پہ پذیرائی کو رِضواں آیا ۔۔۔ جب ہُوئی طاعتِ سرور ﷺ میں کمائی اچھّی

وہ بُلا لیتے ہیں طیبہ میں وِلا والوں کو ۔۔۔ کیسی سرکار ﷺ کی ہی فیض رَسانی اچھّی

غیرِ آقا ﷺ سے تعلّق تھا ذرا بھی جس کا ۔۔۔ کب لگی بات وہ احقر کو ذرا بھی اچھّی

رہنا محمودؔ پیمبر ﷺ کا ثنا گر دائم
جن کی رحمت کی ہے کونین پناہی اچھّی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا پایا جو تجھے رب نے ثنا آقا ﷺ کی ۔۔۔ پائے گا بحرِ عنایت سے کرم کے موتی

فکرِ محمودؔ کی واحد ہے یہی تو خوبی ۔۔۔ نعتِ سرکار ﷺ کو ہیں اس کے رویے شعری

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کو جو نکلا غازی ۔۔۔ کر لیا مالکِ کونین کو اس نے راضی

حُسن و خوبی میں، سخاوت مدینے جیسی ۔۔۔ پائی جاتی ہے کہاں دُنیا میں کوئی بستی

مدحِ آقا ﷺ میں ہر اِک بات صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی ۔۔۔ ’’نیک، مقبول، خوش اُسلوب، انوکھی، اچھی‘‘

شہرِ محبوبِ خُداوندِ جہاں ﷺ کو جانو ۔۔۔ عرش کے بام تلک جانے کی وَاحد سیڑھی

کتنا پڑھتا ہے تو دِن بھر میں درود آقا ﷺ پر ۔۔۔ آزمائش ہے جہاں میں یہی بندے! تیری

کعبے کو قِبلہ بنانے کے مراحل تک میں ۔۔۔ دیکھ لیتا ہے پیمبر ﷺ کی خُدا بھی مرضی

نعت پر اس کا ضمیر اس کو کرے گا مائل ۔۔۔ غیر مُسلم بھی جو چاہے کہ ہوں باتیں سچی

جن کو اللہ محبّ سرورِ دیں ﷺ کا رکھّے ۔۔۔ خوش مقدّر ہیں وہی شہرِ نبی ﷺ کے باسی

بعد آقا ﷺ کے چلے راہِ حبیبِ حق ﷺ پر ۔۔۔ غار کے قبر کے اور حشر تلک کے ساتھی رضی اللہ عنہ

یہی خواہش ہے، یہی عرض ہے اپنے رب سے   آخری مجھ کو مدینے ہی میں آئے ہچکی
نظر آتی ہے بہت دُور مسرّت ہم کو   جن دِنوں ہوتی ہے طیبہ سے ہماری دُوری
ہم کو اَقوام و ملل کی تھی قیادت حاصِل   طاعتِ آقا ﷺ سے ہٹ جانے پہ پلٹی بازی
رُخ کیے شہرِ پیمبر ﷺ کی طرف بیٹھا ہے
فکرِ محمودؔ کا پرواز پہ مائل پنچھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہیں سارے لوگ یہ اَخبارِ کائنات   سرکارِ کائنات ﷺ ہیں مختارِ کائنات
یہ دَم قدم سے آقا ﷺ کے آئی ظہور میں   جو اہلِ دِیں ہیں، کیوں رہیں بیزارِ کائنات
دستارِ کائنات ہے قُبّہ حضور ﷺ کا   پاؤں تلے تھے ثابت وہ سیّارِ کائنات
سرکار ﷺ نے کہا کہ پرستش خُدا کی ہو   انسان کِس لیے ہو پرستارِ کائنات
اِسرا میں دیکھتے تھے مَلک، جب حضور ﷺ کے   پاؤں تلے تھے ثابت و سیّارِ کائنات
قرنوں سے اچھا پائے گا عہدِ حضور ﷺ کو   رکھّے جو سامنے سبھی اَدوارِ کائنات
کُھل جائے گا کہ باعثِ تخلیق ہیں نبی ﷺ   کھلتے ہوئے جو پاؤ گے اَسرارِ کائنات
سرکارِ کائنات ﷺ کے اُس جا ورود سے   تکریم آشنا ہُوئے آثارِ کائنات
محمودؔ ہو گا قصرِ ثنائے حضور ﷺ میں
ڈھائے گا نفخِ صُور، جب دیوارِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۸واں مجموعۂ نعت

صلوٰۃِ نعت

۵۳ نعتوں پر مشتمل یہ مجموعہ اِس سے پہلے نہیں چھپا تھا

انتساب

حضرت اویسؓ قرنی کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

جو احادیث نبی ﷺ میں آئے اَسرار و رُموز　　وہ خود اپنی ذات پر اِترائے اَسرار و رُموز
ہیں حبیب کبریا ﷺ دانائے اَسرار و رُموز　　اُن ﷺ کا ہر فقرہ رہا اِنشائے اَسرار و رُموز
ہے کلامِ مصطفیٰ ﷺ زیبائے اَسرار و رُموز　　پڑھ کے اُس کو تم بنو دانائے اَسرار و رُموز
نُورِ آقا ﷺ نے سبھی اُجلائے اَسرار و رُموز　　قول ہر اِک آپ ﷺ کا سمجھائے اَسرار و رُموز
جو بتائے رُوبرو بٹھلا کے خالق نے اُنھیں　　وہ ہمیں سرکار ﷺ نے بتلائے اَسرار و رُموز
سرورِ عالم ﷺ کی سیرت پر چلے تو ہو گئی　　متّقی لوگوں پہ وَا دُنیائے اَسرار و رُموز
رب سے میرے آقا و مولا ﷺ کو جو حاصِل ہوئے　　اُن سے اصحابِ نبی ﷺ نے پائے اَسرار و رُموز
اُن کے مطلب سے رہے نابلد خود رُوح الامیں علیہ السلام　　رب سے جبرائیل علیہ السلام جتنے لائے اَسرار و رُموز

جب اُسے تشویق دی محمودؔ خود سرکار ﷺ نے
اُمّتی کیونکر نہ ہو شیدائے اَسرار و رُموز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گیا میری سمجھ میں فلسفہ اَلحَمد کا　　ہے رَفَعنَا کا پھریرا ہی لِوا اَلحَمد کا
لفظ آقا ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سُنا اَلحَمد کا　　تو وہیں جامِ حقیقت پی لیا اَلحَمد کا
جانچنا چاہو اگر تم مدّعا اَلحَمد کا　　معنیٰ یاب آخر کو ہو گا آئنہ اَلحَمد کا
نام آقا ﷺ کی ہُوا ہے آشنا اَلحَمد کا　　وِرد کرتے رہنا ہر صُبح و مَسا اَلحَمد کا
وہ محمد ﷺ کی ثنا کے واسطے مختص ہُوا　　لے لیا جس شخص نے جائزہ اَلحَمد کا
مدحِ احمد ﷺ دیکھتا جائے گا وہ "وَالنّاس" تک　　سائباں جس شخص کے سر پر تنا اَلحَمد کا
ہے کلامِ حق کے اَسرار و غوامِض تک رَسا　　مقصد مطلوب جس نے پا لیا اَلحَمد کا
سب سے بڑھ کر حمد کِس کی، کی گئی ہے دوستو　　نقد کے غِربال میں ہو تجزیہ اَلحَمد کا

حمد و حامِد اور محمودؔ و محمد ﷺ کے طفیل
پا سکا محمودؔ معنیٰ ممکنہ اَلحَمد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسم خُدا کی مجھے، لا جرم خدا کی قسم
ہے ربِّ سرورِ دیں ﷺ کی قسم خدا کی قسم

مَیں جس سے نعتِ نبی کریم ﷺ لکھتا ہُوں
ہَدَف قسم کا بنا وہ قلم خُدا کی قسم

ہے مُعطیِ خالقِ ہر کائنات اُن ﷺ کا، مگر
مِلی ہیں آقا ﷺ سے ہم کو نِعَم خُدا کی قسم

جہاں کی حاضری میری دِلی تمنّا ہے
خُدا کا، یا ہے نبی ﷺ کا حرم خُدا کی قسم

تُو اُن ﷺ کا اُسوۂ احسن نگاہ میں رکھنا
رکھیں گے مصطفیٰ ﷺ تیرا بھرم خُدا کی قسم

حضور ﷺ لائے جو قُرآن، اِس سے پہلے کے
سبھی صحیفے ہُوئے کَالْعَدَمْ خُدا کی قسم

درودِ پاک سے قُربت ترا شعار جو ہو
ترے قریب نہ آئے گا غم خُدا کی قسم

نہ جن کو پوچھے گا کوئی، کریں گے اُن کی مدد
شفیعِ عاصیاں میرِ اُمم ﷺ خُدا کی قسم

مدد کرے گی سرِ حشر بھی رشیدؔ احمد
رسولِ پاک ﷺ کی چشمِ کرم خُدا کی قسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اُلفتِ اللہ و محمد ﷺ سے جو دِل پُر
تنعیت میں، تحمید میں رکھتا ہُوں تو تواتُر

قُرآنِ مقدّس میں جو کرتے ہیں تدبُّر
وہ دُشمنِ سرکار ﷺ سے کرتے ہیں تنفُّر

جو لائے نظام آقا و سرکار ﷺ خُدا سے
ممکن نہیں کچھ اُس میں تبدّل یا تغیّر

آقا ﷺ نے کہا یہ ہے صفت صرف خُدا کی
نزدیک نہ بندے کے کبھی آئے تکبُّر

مداحِ سرور ﷺ ہے عطا ربِّ جہاں کی
کہہ نعتیں نبی ﷺ کھول کر لب ہائے تشکُّر

کر اُمّتِ سرکار ﷺ کی بخشش کی دُعائیں
سرکار ﷺ کو خوش کرنے کا واحد ہے یہی گُر

جب ناعِت عاصی بھی سُوئے خُلد چلے گا
تم دیکھنا اُس وقت فرشتوں کا تحیُّر

کہتا ہے جو ”اپنا سا بشر“ کوئی نبی ﷺ کو
یہ سُن کے دَر آتا ہے طبیعت میں تکدُّر

محمودؔ توجّہ سے پیمبر ﷺ کی ہے مادِح
ویسے تو کوئی فہم، نہ کچھ علمی تبحُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے جب راہِ سرکار ﷺ لی ہی نہ تھی — خود ہی سوچو کہ یہ خودکشی ہی نہ تھی
جس کی آقا ﷺ سے وابستگی ہی نہ تھی — زندگی تھی بھی تو زندگی ہی نہ تھی
حُبِّ سرکار ﷺ کی مَے جو پی ہی نہ تھی — سوچو یہ سر بہ سر کافری ہی نہ تھی
ذکرِ سرکار ﷺ پر جب نمی ہی نہ تھی — آنکھ میں تیری، کچھ دِلکشی ہی نہ تھی
پہلے تشریف لانے سے سرکار ﷺ کے — ایسا ماحول تھا، آشتی ہی نہ تھی
پڑھ کے کلمہ نہ تعمیلِ اَحکام کی — صرف کیا یہ بھی خانہ پُری ہی نہ تھی
ہم نے دیکھا ہے قدمینِ سرکار ﷺ میں — اُن ﷺ کی دریا دِلی میں کمی ہی نہ تھی
دیکھا روضہ، مگر دیکھ پایا نہ کچھ — جیسے آنکھوں میں کچھ روشنی ہی نہ تھی

طیبہ جب تک نہ دیکھا تھا محمودؔ نے
اِس کی قسمت تو گویا بنی ہی نہ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارہا ایسا تو ہے دُنیا کا بھی دیکھا ہُوا — فضلِ ربِّ پاک سے آقا ﷺ نے جو چاہا، ہُوا
پایا جب خود کو درِ سرکار ﷺ پر پہنچا ہُوا — ہر صُعُوبت مِٹ گئی، رنج و اَلَم عَنقا ہُوا
خواب دیکھا ہے کہ میرے عہد کا ایفا ہُوا — دِل کو پاتا ہوں بقیعِ پاک کو مچلا ہُوا
کیوں نہ ہوں سارے جہاں آقا ﷺ کی نظروں میں کہ ہے — خالقِ جملہ عوالَم آپ ﷺ کا دیکھا ہُوا
میں نے دِلّو رام کو دیکھا تو کوثر علی — غیر جو مداحِ پیغمبر ﷺ تھا، وہ اپنا ہُوا
بعدِ مغرب عصر کی صُورت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھ لی — آ گیا خورشید وہ واپس جو تھا ڈوبا ہُوا
آیتیں بھی اور حدیثیں بھی اگرچہ دیکھ لیں — راز جو اِسرا کا تھا، کب سارا وہ اِفشا ہُوا
جب مُحبّانِ نبی ﷺ نعرے لگاتے آ گئے — لشکرِ طاغوت اُن کو دیکھ کر پسپا ہُوا
ایسی ہے وِردِ دُرودِ پاک میں مشغولیت — عاقبت کے سلسلے میں بندہ بے پروا ہُوا
بھولنے کی اِس میں گنجائش کبھی تھی اور نہ ہے — جب سبق حُبِّ پیمبر ﷺ کا ہے دُہرایا ہُوا
پہلے بے دانش تھا مَیں، بے عقل تھا، بے ذوق تھا — جب رَسا طیبہ ہُوا تو دانا و بِینا ہُوا

دشمنِ آقا ﷺ کے بارے میں لبِ محمودؔ سے
فقرہ جب نکلا ہے، نکلا ہے کوئی چبھتا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَندوہ و رنج و غم کے مُداوا کا مسئلہ — ہے لطفِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ کا مسئلہ
اَسرارِ کائنات کے اِفشا کا مسئلہ — ہے پیرویٔ اُسوۂ آقا ﷺ کا مسئلہ
جوڑا اُسے مدیحِ حبیبِ غفور ﷺ سے — سورہ قلم نے کھول کے خامہ کا مسئلہ
میزانِ حشر پر نظر آئے گا سامنے — نخلِ نُعوتِ پاک کے ثمرہ کا مسئلہ
مقصورہ رسولِ مکرّم ﷺ کے ذکر میں — چاروں طرف ہے نُور کے ہالہ کا مسئلہ
جتنے تھے، اُن مسائلِ دُنیا کے ساتھ ساتھ — حل کر دیا حضور ﷺ نے عقبیٰ کا مسئلہ
خالق کی یہ پسند نبی ﷺ کو بھی ہے پسند — ہے سامنے فضیلتِ طیبہ کا مسئلہ
اعلان جب شفاعتِ آقا ﷺ کا ہو گیا — اب کیا اُٹھے گا بخششِ فردا کا مسئلہ
رب تک رَسا کیا ہے نبی ﷺ کے حوالے سے — حل وَابْتَغُوْا نے کر کے وسیلہ کا مسئلہ
جو تھا، نہ آیا تھا رسولِ کریم ﷺ کے — کیسے بنا لیا گیا سایہ کا مسئلہ
دینِ حُضُورِ پاک ﷺ نے حل کرکے رکھ دیا — ہو مفلسی کا یا کہ ہو مایہ کا مسئلہ
مربُوط تو ہے رحمتِ ربّ غفور سے — سرکارِ کائنات ﷺ کے بندہ کا مسئلہ
خلوت میں اپنی آپ بُلایا گیا اُنھیں — پیدا ہی اِس میں کب ہُوا پردہ کا مسئلہ
یہ بار بار نعت جو کرتا ہوں مَیں رقم — اصلاً یہ دَرس کے ہیں اِعادہ کا مسئلہ

محمودؔ ہم جو پوروں پہ گنتے رہے درود
یہ ہے ہمارے ہاتھ کی ریکھا کا مسئلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پوچھو دوستو! کیسی تھیں کیفیاتِ وِجدانی — دھری محمودؔ جب صفحہ پہ مَیں نے اپنی پیشانی
حقیقت ہم نے آبارِ مدینہ سے یہی جانی — جو ہے آبِ بقا تو ہے نبی ﷺ کے شہر کا پانی

جسے اَحکامِ سرور ﷺ پر عمل کرنا نہ ہو مُشکل
تو اُس کی مغفرت کیونکر نہ ہو جائے بہ آسانی

نہ کیسے عرض ہر اُس کی خُدائے پاک مانے گا
وہ جس نے بات ہر اِک احمدِ مختار ﷺ کی مانی

یہ چاہا رفعتِ ذکرِ نبی ﷺ سے ربِّ عالَم نے
کرے احساس رِفعت کا نبی ﷺ کی، عقلِ انسانی

پہن رکھّا ہے احرامِ مدیحِ سرورِ عالَم ﷺ
ڈھپے گی اِس سے میرے جامۂ عصیاں کی عریانی

نبی ﷺ کا ذکر اِستیصالِ رنج وغم کا باعِث ہے
اُنھی ﷺ کے نام سے ہو گی فرو ہر پریشانی

کلامِ پاکِ خلاقِ عوالم سے کُھلا مجھ پر
ہیں مملو مدحِ سرور ﷺ سے سبھی آیاتِ قُرآنی

جہاں کے نابغوں سے داد وتحسین پا چکی بے شک
غُلامانِ پیمبر ﷺ کی جہاں گیری، جہاں بانی

یہ ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت کا کرشمہ ہے
بقا کو پا گیا عامر رحمۃ اللہ علیہ جو تھا اِنسان اِک فانی

کبھی کوئی نہ کر پائے گا آقا ﷺ کی قیامت تک
کِیا کرتے تھے جیسے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ثنا خوانی

کہیں محبوبِ رب ﷺ ان سے رہائی ہم کو دِلوائیں
علائق دُنیوی جتنے ہیں، اُن کے ہم ہیں زندانی

نہ شب بیداریاں اپنی، نہ ثروت مندیاں کوئی
لیے جاتی ہے طیبہ کو عقیدت کی فراوانی

نعوتِ مصطفیٰ ﷺ ہوتی ہیں لُطفِ ربِّ اکرم سے
کہاں اپنی سخن فہمی، کہاں اپنی سخندانی

رسول اللہ ﷺ کے مسکن میں یوں محمودؔ تھا حاضر
اُدھر تھیں رحمتیں وافر، اِدھر کوتاہ دامانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل حُبِّ نبی ﷺ سے ہیں جو معمور یقیناً
پائیں گے حضوری سبھی مہجور یقیناً

تو پڑھتا رہا "صَلِّ عَلیٰ" پوروں پہ اپنی
ہاتھوں میں ہے تیرے، ترا مقدور یقیناً

اَندوہ کو بدلیں گے نبی ﷺ شکلِ خوشی میں
لائے گی سویرا شبِ دیجور یقیناً

دِلوائی ہمیں اُن ﷺ کی شفاعت نے رہائی
زندانِ معاصی میں تھے محصور یقیناً

محبوب ﷺ کی جس نُور سے تخلیق ہُوئی تھی
کام آیا جہانوں کے وہی نُور یقیناً

ہو جائے رَسا شہرِ پیمبر ﷺ میں جو بندہ
سب رنج و اَلم اس کے ہوں کافور یقیناً

آقا ﷺ کا ہو مولُود جسے عیدِ مسرّت
محشر میں بھی ہو گا وہی مسرُور یقیناً

اِک راہنما اُمتِ محبوبِ خُدا ﷺ کا ۔۔۔ قُرآن کی صُورت میں ہے دستور یقیناً
نزدیک نہیں جس کے پیمبر ﷺ کی محبّت ۔۔۔ وہ شخص تو اِسلام سے ہے دُور یقیناً
محبوب ﷺ سے خلوت میں ملاقات رکھّی تھی ۔۔۔ تکلیم کی جا موسیٰ علیہ السلام کو تھی طُور یقیناً
جس بندے کی جانب ہُوئی آقا ﷺ کی توجّہ ۔۔۔ اَبرار میں ہو جائے گا مشہور یقیناً

محمودؔ نے جو عمرہ کیا آج قُبا میں
مُبرُوک یقیناً ہے وہ مَبرُور یقیناً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پر فضلِ رب سے مِدحتِ سرکارِ طیبہ ﷺ ہے ۔۔۔ عنایات و عطایا کا یہی احسن حوالہ ہے
عوالم جس سے وَاقف ہیں، وہ یہ طُرفہ تماشا ہے ۔۔۔ نہیں ہے جن کا سایہ، اُن ﷺ کا ہر عالم پہ سایہ ہے
جو اُن ﷺ کے نام لیوا ہیں، بس اُن سے اپنا ناتا ہے ۔۔۔ محبانِ رسولِ محترم ﷺ اپنا قبیلہ ہے
عقیدہ اِس حوالے سے مِرا خاصا توانا ہے ۔۔۔ مصیبت کوئی بھی آئی ہے، آقا ﷺ کو پُکارا ہے
جلیل القدر یوں تو انبیاء و مُرسلیں علیہم السلام سب ہیں ۔۔۔ کوئی ہے اور بھی جو سائرِ عرشِ معلیٰ ہے؟
انھیں رَاعی نہ کہنے کی ہدایت دی ہے خالق نے ۔۔۔ ہر اِک مخلوق گرچہ میرے آقا ﷺ کی رعایا ہے
نہیں ہے فرشِ خاکی پر حکومت صرف آقا ﷺ کی ۔۔۔ کہ اُڑتا عرشِ خالق تک پیمبر ﷺ کا پھریرا ہے
دُرُودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کے وِردِ نُوری سے ۔۔۔ ہمارا حال تاباں ہے تو روشن اپنا فردا ہے
علائق دُنیوی ہم کو تُلے بیٹھے گرانے پر ۔۔۔ مگر ہم کو حبیبِ رب ﷺ کی رحمت کا سہارا ہے
بُرا ہے جو ہُوا محروم اُن ﷺ کی نگہِ رحمت سے ۔۔۔ نظر جس پر ہے آقا ﷺ کی، وہ ہر اچھّے سے اچھّا ہے
غریبوں بیکسوں پر ہے نگاہِ مرحمت اُن ﷺ کی ۔۔۔ نہیں جس کا کوئی دُنیا میں وہ آقا ﷺ کا اپنا ہے
اُسی کی زندگی ایسی ہے جس پر رشک ہے جائز ۔۔۔ نبی ﷺ کے شہر کی باتوں سے جس کا قلب دھڑکا ہے

ربیعُ النُور کے صدقے نبی ﷺ کے شہرِ دِلکش سے
ربیعُ الغَوث میں محمودؔ تیرا پھر بُلاوا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سا حقیر عتبۂ آقا ﷺ پہ آ گیا — احساس یہ وہاں مِری گردن جھکا گیا
بھیجا گیا جو ہم میں حبیبِ کریم ﷺ کو — رب کی طرف سے ہم پہ یہ احساں کِیا گیا
حرفِ رَفعنا خالقِ ہر کائنات کا — مداحِ حضور ﷺ کے غُنچے کِھلا گیا
کانوں سے آیا حرفِ فَترضٰی قُلُوب تک — اور عظمتِ حضور ﷺ کا نقشہ جما گیا
میں عامِلِ درود نبی ﷺ کے کرم سے ہُوں — یوں خُرّمی شناسا مجھے کر دِیا گیا
مومن ہیں جو، اُنھیں تو نہیں بھولنا کبھی — عامر رحمۃ اللہ علیہ سَبَق جو حُبِّ نبی ﷺ کا پڑھا گیا
ہر سال ہو گی حاضری شہرِ حضور ﷺ میں — یہ اِک خیالِ خوش مِری بگڑی بنا گیا
ہر دُشمنِ حضور ﷺ جہنم رسید ہو — مُمتاز قادِری ہمیں رَستہ بتا دیا

محمودؔ سا حقیر اکتیس(۳۱) مرتبہ
خوش قسمتی سے تا درِ خیرُ الوریٰ ﷺ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک شعر عقیدت کا اَرمغان ہُوا — رسولِ پاک ﷺ کی سیرت کا جب بیان ہُوا
جب اُن کی بات کو رب نے خود اپنی بات کہا — جہاں میں قولِ پیمبر ﷺ کا حکمران ہُوا
اثر یہ سُنتِ خلاقِ کائنات کا تھا — درود حشر کی حِدّت میں سائبان ہُوا
خدا نے اور کسی کی کبھی رِضا چاہی؟ — کوء ہے اور بھی جو رب کا میہمان ہُوا
رہے روابطِ رب و رسول ﷺ پہلے بھی — مِلن کا موقع مگر قصرِ لامکان ہُوا
کلام اس کا بلاغت نظام ہوتا گیا — مدیحِ سرورِ دیں ﷺ میں جو تر زبان ہُوا
نبی ﷺ کی چشمِ توجّہ سے کامیابی ہُوئی — ہمارا روزِ قیامت جو اِمتحان ہُوا
گیا جو دُنیا سے حُبِّ حضورِ پاک ﷺ لیے — وہ امتحانِ لحد میں بھی کامران ہُوا

خُدا کے فضل سے محمودؔ معصیت پیشہ
درود خواں ہُوا تو فخرِ خاندان ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرب کی قوسوں سے بسے دائرہ کا ذکرِ پاک — ہے خُدا کا اور محبوب خُدا ﷺ کا ذکرِ پاک
سورۂ وَالنّجم اور اِسرَا میں کچھ کچھ ہو گیا — آشنا سے ملنے والے آشنا کا ذکرِ پاک
اِنعکاسِ اَوْحٰی مَا اَوْحٰی کا لے لو جائزہ — آئنے کے سامنے تھا آئنہ کا ذکرِ پاک
وردِ صَلّی اللہ کی صُورت میں اپنے ساتھ ہے — ہر دُعا کے سابقہ اور لاحقہ کا ذکرِ پاک
ذکر میں اصحاب رضی اللہ عنہم سرکارِ جہاں ﷺ کے کیوں نہ ہو — اُلفت و اِخلاص کے ہر ضابطہ کا ذکرِ پاک
آیۂ تطہیر میں دُنیا نے دیکھا ہے کہ ہے — جو قرابت یاب تھے اُن اَقرِبا کا ذکرِ پاک
رب نے اِک کیفیتِ اُلفت میں فرمایا اُسے — آیا قُرآں میں جہاں اُن ﷺ کی رِضا کا ذکرِ پاک
میرے ہونٹوں پر، مِرے خامے پہ رہتا ہے سدا — اِقتدا سے انبیا علیہم السلام کا، مقتدا کا ذکرِ پای

مَیں نے تو محمودؔ کعبہ کی فضاؤں سے سُنا
مسکنِ سرکار ﷺ کی آب و ہَوا کا ذکرِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنا کر رسولِ مکرّم ﷺ کی مِدحت — کہ قائم رہے تیرا حُسنِ سماعت
خُدا تک رَسائی کی ہے ایک صُورت — کہ کام آئے گی مصطفیٰ ﷺ کی وَساطت
نبی ﷺ کا ہے فرمان، فرمانِ خالق — اطاعت ہے رب کی پیمبر ﷺ کی طاعت
بفضلِ خُدا زندگی بھی ہماری — ہے سرکارِ وَالا ﷺ کی مرہونِ منت
یہ حق ہے کہ مداحی مصطفیٰ ﷺ میں — کلامِ الٰہی کی ہے آیت
چلے جو نقوشِ قدومِ نبی ﷺ پر — وہی ہیں بفضلِ خُدا نیک طینت
اُسی نُور سے بن گئے لوگ ہادی — جو روشن ہے طیبہ میں شمعِ ہدایت
جونہی تو پُکارے گا محبوبِ حق ﷺ کو — وہیں پُوری ہو گی تری ہر ضرورت
مدینے میں دیکھا ہے اہلِ وِلا نے — مُحبِّ نبی ﷺ خُلد کا ایک پَربت

مَیں اُڑتا چلا جاؤں گا سُوئے طیبہ
جو دیں مجھ کو سرکارِ وَالا ﷺ اجازت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِدھر ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اُدھر اُن ﷺ کی عترت — ہے قُربت نبی ﷺ کی، نبی کی قرابت
نہیں جن کو محبوبِ رب ﷺ سے عقیدت — نہیں میری ایسوں سے صاحب سلامت
جہاں سے مِٹا دی ہے تاثیرِ ظلمت — یہ مُمتاز کی دیکھی دُنیا نے غیرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ کی یاد آئی اُلفت — جو آقا ﷺ کا یاد آ گیا وقتِ ہجرت
احادیثِ محبوبِ خالق ﷺ میں جو ہے — نہیں اِس سے بڑھ کر لطافت نظامت
رسولِ مکرّم ﷺ کی چشمانِ بینا — وجود خُدا کی ہیں وَاحد شہادت
خُدا نے حبیبِ مکرّم ﷺ کو کر دی — اَمانت دیانت صداقت ودیعت
رسولوں نبیوں علیہم السلام میں تِلْکَ الرُّسُل سے — مِلی سرورِ انبیاء ﷺ کو فضیلت
درودِ رسولِ خُدا ﷺ کا ہُوں عامل — نہیں ہوتی اِس باب میں مجھ سے غفلت

یہ محمودؔ نے حکم خالق کا پایا
ہو ترقیمِ نعتِ نبی ﷺ میں ریاضت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ کی ریاضت کو — کام میں لانا تُم بصیرت کو
پُختہ رکھنا نبی ﷺ سے اُلفت کو — آئیں گے وہ تری شفاعت کو
اپنی طاعت خُدا نے فرمایا — اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت کو
مَیں دُرودِ حضور ﷺ پڑھتا ہُوں — اپنے ایمان کی حفاظت کو
ہو گی ہم جیسے عامیوں کو بھی — رویتِ مصطفیٰ ﷺ قیامت کو
فضلِ رب سے رَبِیعُ الْاَوّل میں — مصطفیٰ ﷺ آئے تھے ہدایت کو
کام میں لانا نعت لکھتے ہُوئے — علم کو، فہم کو، فراست کو
رب نے تِلْکَ الرُّسُل سے وَاضح کیا — اپنے محبوب ﷺ کی فضیلت کو
صِرف جانا حبیبِ خالق ﷺ نے — ذاتِ رحمان کی حقیقت کو
تم حُنین و اُحد کی جنگوں سے — جانچو سرکار ﷺ کی شجاعت کو

وہ ملاقات کا تھا سندیسا   کب چلے تھے فقط سیاحت کو
پاؤ گے مُستعِد مجھے ہر دم   طیبۂ پاک کی زیارت کو
حشر میں سایۂ درود تلے   کیا سمجھتے ہیں ہم تمازت کو
اُن ﷺ کی محمودؔ کر رہا ہے ثنا
سامنے رکھ کر ہر لطافت کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آوازِ دُرودِ پاک مجھ کو تھپتھپاتی ہے   تو چڑیا رُوح کی مدحِ نبی ﷺ میں چہچہاتی ہے
یہ اِک آواز روزانہ مجھے طیبہ سے آتی ہے   تجھے جنّت بقیعِ شہرِ طیبہ کی بُلاتی ہے
جو صُورت عتبہ سرکار ﷺ کی دِل میں سماتی ہے   مِری آنکھوں میں چلمن نُور کی اِک جھلملاتی ہے
وہ جس کو عظمتِ نوشاہِ اِسرا ﷺ یاد آتی ہے   دُلہن تقدیر کی، دیکھے اِسے تو مُسکراتی ہے
مجھے جب شیطنت بھاؤ بتاتی ہے، لبھاتی ہے   توجّہ میرے معنوتِ حقیقی ﷺ کی بچاتی ہے
اُسے اِک آنکھ تابانی جہاں کی خوش نہیں آتی   محبّت مصطفیٰ ﷺ کی جس کے دِل کو جگمگاتی ہے
اُسی سے زندگی، تابندگی قائم ہے انساں کی   جو نغمۂ حُبِّ سرکار ﷺ کا رگِ جاں گنگناتی ہے
نبی ﷺ کے غیر کے تذکار تو جی کو جلاتے ہیں   مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کی بات بس دِل کو لبھاتی ہے
جونہی تاکے پریشانی کوئی محمودؔ کی جانب
تو خوش بختی اُسے رَستہ مدینے کا دِکھاتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج میں نہ رب نے کی تشہیرِ گفتگو   اِخفا کے پردے میں رہی تعبیرِ گفتگو
کُھلنا نہ راز کا ہی جب پیشِ نظر رہا   مبہم سی اِک کھنچی گئی تصویرِ گفتگو
اِک دائرے میں ذات بھی تھی اور بات بھی   قوسوں کے قُرب سے ہُوئی تدویرِ گفتگو
جو مُنضبط ہُوئی ہے احادیثِ پاک میں   پاکیزگیٔ لب تھی اور تطہیرِ گفتگو
کیا اِس سے بڑھ کے اور معارفِ شناسیاں   آقا ﷺ کی کرتے جائیے تفسیرِ گفتگو

تھی بات اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں بھی آپ کی بڑی
آقا ﷺ صحابہ علیہم السلام میں بھی رہے میرِ گفتگو

وِردِ درودِ آقا و مولا ﷺ کے فیض سے
نعتِ حضورِ پاک ﷺ ہے توقیرِ گفتگو

جب بات ہو مقامِ رسولِ کریم ﷺ کی
برداشت کیسے ہو مجھے تحقیرِ گفتگو

دیں کی سمجھ اُسے ہُوئی محمودؔ، جس نے لی
نُورِ حدیثِ پاک سے تنویرِ گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کے گھر کو گیا ہُوں بے طلب
عتبۂ سرکار ﷺ کے آگے جھکا ہُوں بے طلب

میں درِ سرکار وَالا ﷺ کا گدا ہُوں بے طلب
اپنے آقا ﷺ کی عطائیں پا رہا ہُوں بے طلب

مَیں درودِ پاک سرور ﷺ میں جِیا ہوں بے طلب
یوں شبانہ روز و ہر صبح و مَسا ہُوں بے طلب

بے طلب ہی جب عطا سرکار ﷺ کرتے ہیں مجھے
میں نبی ﷺ کے شہر میں رہتا سدا ہُوں بے طلب

یہ کرم ہائے رسولِ پاک ﷺ کی ہے اِنتہا
بے طلب پاتا ہوں سب کچھ، یوں رہا ہُوں بے طلب

تھی بڑی سب سے تمنّا صرف یہ، ہو حاضری
بس، دیارِ آقا و مولا ﷺ رَسا ہُوں بے طلب

اِنکسار و عجز میری زندگی کے ساتھ ہے
بے اَنا ہے زندگی، مَیں بے ریا ہوں بے طلب

کیا مجھے حاجت طلب کی، کیا کوئی خواہش مِری
مِدحتِ محبوبِ رب ﷺ میں باوفا ہوں بے طلب

مادِحِ ممدوحِ رحمان، عُلا ﷺ محمودؔ ہوں
مالکِ کہفِ دلِ بے مُدعا ہوں بے طلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا پنہاں ہے دُنیا سے مگر سرور ﷺ پہ پیدا ہے
رسولِ اعظم و آخر ﷺ نے ہی خالق کو دیکھا ہے

وہ جن کا ذکر ربِّ ارحم و رحمان کرتا ہے
ہمارے تو تصوّر سے بھی اُن ﷺ کا ذکر اُونچا ہے

درِ سرکار ہر عالَم ﷺ پہ جو انسان پہنچا ہے
اِسی خوش بخت کو آساں رہِ دُنیا و عقبیٰ ہے

مِرے چاروں طرف رخشندگی کا ایک ہالہ ہے
مِرے اندر کی دُنیا میں مدینے کا جو چرچا ہے

نبی ﷺ کا اُمّتی سچا ہی اُس میں کامراں ہو گا
ہمارے سامنے جو اِمتحانِ روزِ فزا ہے

اِسی سے پھُوٹتی ہے روشنی مدحِ پیمبر ﷺ کی ‏ مِری جان کے اُفق پر دوستو! جو چاند چمکا ہے
خُدا کے ہاں سے نامنظور ہونے کا نہیں خدشہ ‏ پئے مقصورۂ حضرت ﷺ گزارش جو پذیرا ہے
عمل کر اپنے آقا ﷺ کے سب اِرشادات پر بندے! ‏ اگر دِل میں ترے اُن ﷺ کی محبّت کارفرما ہے
اُسی کے ہاتھ ہے محمودؔ کُنجی قفلِ جنّت کی
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ جس کا ہاتھ پھیلا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جہانوں پر بھی آتی ہے نظر چھائی ہُوئی ‏ مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی پہنائی ہُوئی
راہِ آقا ﷺ چھوڑ کر وہ مات ہے کھائی ہُوئی ‏ ساری اَقوام و مِلل میں اپنی رُسوائی ہُوئی
زندگی کا قبل ازاں شیرازہ تھا بکھرا ہُوا ‏ آمدِ محبوبِ حق ﷺ سے عالم آرائی ہُوئی
جو نہ ہو خلقِ رسولِ اللہ ﷺ کی تقلید میں ‏ پادشاہی وہ کہاں کی، کیسی دارائی ہُوئی
یہ دِلوں کو ہاتھ میں لینے کی واحِد راہ ہے ‏ ہر وفادارِ نبی ﷺ کی دُنیا شیدائی ہُوئی
ہے احادیثِ مقدّس سے تمتّع کا سبب ‏ تیری باتوں میں جو گہرائی مِرے بھائی! ہُوئی
وقف مَیں نے ذکرِ آقا ﷺ میں کیے ہیں ماہ و سال ‏ اِس حوالے سے معاوِن میری تنہائی ہُوئی
بارشِ لُطف و عنایات و کرم کو دیکھ کر ‏ میری ہر خواہش مدینے میں تھی اِترائی ہُوئی
بات جو کی باوضو آنکھوں نے کی دَربار پر ‏ ایسا لگتا تھا کہ گُم اُس جا پہ گویائی ہُوئی
اپنے آقا ﷺ کی ہدایت سے جو آنکھیں بند کیں ‏ جلبِ جاہ و منفعت کی دُنیا سودائی ہُوئی
اب بھی بندے اُن ﷺ کے حکموں پر عمل کرنے لگیں ‏ اب بھی اُن ﷺ کے لُطف کی بدلی تو ہے چھائی ہُوئی
ہو گیا تھا آنکھ کے پردے میں تو سوراخ تک ‏ لُطفِ پیغمبر ﷺ سے واپس میری بینائی ہُوئی
لے لیا رَستہ درودِ پاک کا محمودؔ نے
اُس کی جانب سے یہی تو ایک دانائی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو بھی کوچۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا ‏ اُس کو نظارۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا

جو بھی کچھ ہم نے مانگا ہے اللہ سے — وہ ہمیں صدقۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا
منزلِ قُربِ رب تک رَسا ہو گئے — وہ جنھیں جادۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا
اِس کی اِستادگی کا سبب جان لو — چرخ کو سایۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا
اِک صحابی رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ لینے سے — نجمِ تابندۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا
اے خوشا خواب، جس میں بفضلِ خُدا — مِل گیا روضۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا
خیر مقدم کوس کے بہشت آ گئی — ''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا''
سب خطا کار کھاتے میں ہیں شاہ ﷺ کے — ''جس کو دروازۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا''

میری محمودؔ بخشش یقینی ہُوئی
خواب میں چہرۂ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ نبی ﷺ کی مَے سے رہ سرشار حشر تک — ہو گی خُدا کے لُطف کی بوچھار حشر تک
''صَلِّ عَلَی النَّبِیّ'' کا ہو اِحضار حشر تک — آنکھیں نہ کیوں رہیں گی گُہر بار حشر تک
بندہ رہے تو ناعتِ سرکار ﷺ حشر تک — ہوتی رہے گی رحمتِ غفّار حشر تک
میری زبانِ خامۂ مِدحت شناس پر — جاری رہیں گے نعت کے اَشعار حشر تک
توفیقِ کِردگار سے کرتا رَہوں گا مَیں — وِردِ درودِ پاک لگاتار حشر تک
اِنسانیت کو راہ دکھاتی رہیں نہ کیوں — دینِ حضورِ پاک ﷺ کی اَقدار حشر تک
اَشعار بن رواحہ رضی اللہ عنہ و ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ ہی — قائم رکھیں گے نعتِ کا معیار حشر تک
تابانیاں بکھیرتا جائے گا تااَبد — طیبہ رہے گا بقعۂ اَنوار حشر تک

محمودؔ مہربان رہیں گے حقیر پر
شہرِ حضورِ پاک ﷺ کے اَنصار حشر تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر جگہ ہم نے رَفَعْنَا کا حوالہ دیکھا — ذکرِ سرکار ﷺ کو ہر حال میں اُونچا دیکھا

بندہ جو ہم نے کوئی دانا و بینا دیکھا ۔۔۔ اُن ﷺ کی مسجد میں اُسے عجز سراپا دیکھا
کوششِ حاضریٔ شہرِ رسولِ رب ﷺ میں ۔۔۔ جب بھی دیکھا ہے حضوری ہی کا سپنا دیکھا
ساری دُنیاؤں پہ سایہ ہے اُنھی ﷺ کا لیکن ۔۔۔ کب کِسی چیز نے سرکار ﷺ کا سایہ دیکھا
عِترتِ سرورِ عالَم ﷺ سے عقیدت کے سبب ۔۔۔ یمِ زخّار کا ہم نے بھی کنارہ دیکھا
ہم نے مقصورہ پہ زُوّار کو گُم صُم پایا ۔۔۔ جس کو عتبہ پہ کھڑا پایا ہے، گونگا دیکھا
جب عنایت کی نظر ڈالی حبیبِ حق ﷺ نے ۔۔۔ ہم نے اپنے کو بھری بزم میں تنہا دیکھا
اور کب ایسی کوئی کایا پلٹ دیکھی تھی ۔۔۔ درِ سرکار ﷺ پہ شاہوں کو بھی منگتا دیکھا
ٹینٹوا دُشمنِ سرور ﷺ کا دَبانے کے لیے ۔۔۔ چشمِ اَفلاک نے مُمتاز کو بِپھرا دیکھا
نام لیواؤں کا آقا ﷺ کے جو ہمدم پایا ۔۔۔ اُس کو ہر دُشمنِ سرکار ﷺ سے اُلجھا دیکھا
عید لاہور کے گھر گھر سے پھٹی پڑتی تھی ۔۔۔ اب کے میلاد پہ یہ ہم نے تماشا دیکھا

ہونٹ جس شخص کے محمودؔ نے ناعت پائے
من فقط ایسے ہی انسان کا اُجلا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ یادِ پیمبر ﷺ تھی رِقّت کی بارِش ۔۔۔ یہ فطرت کی بارِش تھی، حکمت کی بارِش
ہوئی بدر میں جو عزیمت کی بارِش ۔۔۔ رہی عسکریت پہ نُصرت کی بارِش
تھی صبح و مَسا جن پہ صحبت کی بارِش ۔۔۔ رہی اِن پہ آقا ﷺ کی طاعت کی بارِش
دیارِ پیمبر ﷺ پہ قصرِ دَنَا سے ۔۔۔ ہمیشہ سے ہے نُور و نکہت کی بارِش
ہوئی رُوح پر وِردِ "صَلِّ عَلٰی" سے ۔۔۔ لطافت کی بارِش، نظافت کی بارِش
صحابہ رضی اللہ عنہم پر اور عترتِ مصطفیٰ ﷺ پر ۔۔۔ تھی قُربت کی بارِش، قرابت کی بارِش
خطاکار نے دیکھا جب سبز گُنبد ۔۔۔ تو اَعصاب پر تھی ندامت کی بارِش

ہُوئی نعت محمودؔ تو ہو گئی ہے
سحابِ عطا سے عنایت کی بارِش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے زعم احقر کو ذرا بھی پارسائی کا — خیالِ خوش مگر رہتا ہے طیبہ تک رَسائی کا
تھا اُن کا ہاتھ، ہاتھ اُس کا، اُن کی بات، بات اُس کی — تعلّق یہ بھی دیکھو مصطفائی، کبریائی کا
قسم عامر کی، علم الدین کی، قیوم و قاضی رحمۃ اللہ علیہ کی — بڑا رُتبہ ہے ناموسِ پیمبر ﷺ کے فِدائی کا
جو حفظِ حُرمتِ سرکارِ وَالا ﷺ کا مِلا موقع — تو تھا ممتاز کا کردار ہمّت آزمائی کا
کبھی مت ہچکچانا تم رہِ سُنت پہ چلنے سے — مِلے موقع اگر انسان سے تجھ کو بھلائی کا
عمل دَرسِ اُخوت پر نبی ﷺ کے کِس طرح ہو گا — اگر احساس بھائی کو نہ ہو گا اپنے بھائی کا
قسمِ شہرِ پیمبر ﷺ کی نہ کھاتا دیکھتا رب کو — تو تجھ کو علم کیا ہوتا مقامِ مُصطفائی کا
جو نافرمانِ رب سرکار ﷺ سے اُلفت نہیں رکھتا — مَیں موقع ڈھونڈتا ہوں ایسے بندے سے لڑائی کا

یہ تعلیمِ رسولُ اللہ ﷺ سے محمودؔ نے پایا
کہ وہ چھوٹا ہے، جس بندے کو ہَوکا ہو بڑائی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہتا ہے جس زباں پہ حبیبِ خُدا ﷺ کا ذکر — ممکن نہیں کہ اِس پہ ہو حرص و ہَوا کا ذکر
نعتوں کا ذکر ہو کہ ہو حمد و ثنا کا ذکر — ہونا تو اُن میں چاہیے ہے رابطہ کا ذکر
خاموش رہنے، کہنے کے ہر واقعہ کا ذکر — آیات میں نبی ﷺ کی ہے اِک اِک ادا کا ذکر
اَقصیٰ کے تذکرے میں اِمامت کی بات ہے — ہے مقتدی کے ذکر میں ہی مقتدا کا ذکر
اُن پر نقوشِ پائے نبی ﷺ کے اثر سے ہے — دِل میں خیالِ ثور، لبوں پر حِرا کا ذکر
آبِ مدینے پیتا ہی رہتا ہُوں اِس لیے — ہونٹوں پہ میرے رہتا ہے آبِ بقا کا ذکر
اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے عقیدت کے ذکر میں — کرتے رہو حضور ﷺ کے سب اَقربا کا ذکر
اے کاش! اِس وفا کا عمل پر بھی ہو اثر — کرتے تو ہیں حبیبِ خُدا ﷺ سے وَفا کا ذکر

محمودؔ اُونچا کر دیا ربّ غفور نے
سرکارِ کائنات ﷺ کی ذاتِ عُلا کا ذکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں سمجھتا ہوں، ہے یہ ایمان کی وَاحد اساس — حُبِّ آقا ﷺ پر رہیں مائل ترے پانچوں حواس
میری رہتی ہے ہمہ اوقات رب سے اِلتماس — نعت کی محسوس ہر لمحہ رہوں کرتا مٹھاس
کون جانے لامکاں کے قصر میں کیسے ہُوا — نُورِ حق کا نُورِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ پر اِنعکاس
ہیں فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا کے پردوں میں نہاں — دو کتاب اُلفتِ محبوبِ رب ﷺ کے اِقتباس
باقی سب مخلوق سُن کر مان لیتی ہے اِسے — ذاتِ خالق سے فقط ذاتِ نبی ﷺ سے رُوشناس
لے تاثر تو اگر کوثر لَھَب اور نٓ سے — دُشمنِ سرکار ﷺ پر نکلے نہ کیوں تیری بھڑاس
جو رہیں آقا و مولا ﷺ کی ثنا میں مُنہمک — ایسے بندوں کے لیے رہتا ہُوں سرتاپا سپاس
بعد میں نکلے ہیں اِس سے کچھ مناقِب، کچھ سلام — حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے میری شعروں کی اَساس

حشر ہے محمودؔ برحق، پر حقیقت یہ بھی ہے
بندۂ سرکار ﷺ کو کچھ بھی نہیں خوف و ہراس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوّلیں تخلیق ہیں رب کے نبی آخری ﷺ — رَاہ اُن ﷺ کا دیکھتی پائی گئی پیغمبری
متّقی ہے وہ کہ جس بندے کو حاصِل ہو گئی — سیرتِ محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کی روشنی
چاہتا ہو کوئی گر دونوں جہاں کی بہتری — مِدحتِ سرکارِ وَالا ﷺ میں گزارے زندگی
متنِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ ہیں سارے اصحابؓ نبی — پر اُویس پاک رضی اللہ عنہ ہیں اُلفت کا عنوانِ جلی
پیشِ خالق حمد کے اور نعت کے شاعِر سبھی — ایک ہی صف میں کھڑے ہیں مُبتدی و مُنتہی
جب نہیں اعمال میں اپنے نبی ﷺ کی پیروی — کر رہے ہیں اصل میں ہم اِجتماعی خُود کُشی
ساری اَقوام و مِلَل دیکھیں گی حیرت سے کہ ہیں — روزِ محشر ناصرِ عصیاں شعاراں سیدی ﷺ
منظرِ اَقصیٰ یہ دیکھا تھا نگاہِ چرخ نے — مُقتدا سرکار ﷺ تھے، سب انبیاء تھے مُقتدی
جو تمنّائی نگاہِ رحمت سرور ﷺ کا ہو — پیشِ قُبّہ دَست بستہ سر بخم ہو آدمی
ایک پہلو رحمتِ سرکار ﷺ کا یہ بھی تو ہے — کی جہاں کے بیکسوں کی آپ ﷺ نے چارہ گری
رُتبۂ محبوب پر فائز ہیں بے شک و گماں — مصطفیٰ ﷺ کب ہیں فقط ربِّ جہاں کے ایلچی

یہ کرم محمودؔ مجھ پر ہے حضورِ پاک ﷺ کا
روضے کو اُٹھیں تو ہو جاتی ہیں آنکھیں شبنمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل شہرِ پیمبر ﷺ کو، جہاں بھر کو بُھلا کر
اور جا کے درِ سرورِ عالم ﷺ پہ صدا کر

اعمال میں اپنے کو تُو راضی برضا کر
سرکار ﷺ کے ہر حکم کو مان، اُن سے وفا کر

جب نعت لبوں پر ہو، مؤدّب تُو رہا کر
پڑھتے ہوئے توصیفِ نبی ﷺ خوفِ خُدا کر

مدّاحیٔ سرکار ﷺ بہ تائیدِ خُدا کر
وہ تُجھ کو نوازیں گے مدینے میں بُلا کر

یہ تجھ کو ہدایت ہے نبی صَلِّ عَلٰی کی
تُو اپنا بھلا چاہے تو لوگوں کا بھلا کر

کچھ باتیں تو لاہور میں کر لیتا ہوں اُن ﷺ سے
جذبات مگر کُھلتے ہیں طیبہ ہی میں جا کر

وہ سامنے سرکار ﷺ کا ہے عَتبۂ عالی
جو بات یہاں کہنی ہو، کہ سر کو جُھکا کر

جو اُن ﷺ سے محبّت نہیں کرتے، وہ ہیں دُشمن
آقا ﷺ کے مُحِبّوں کا سَدا رہتا ہوں چاکر

محمودؔ! اگر چاہے تری عرض سُنی جائے
پڑھ "صَلِّ عَلٰی" پہلے تو پھر رب سے دُعا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کا تعلّق جن کا ہے محبوبِ رحماں ﷺ سے
یہی تو ہیں کہ جن کا وَاسطہ پڑنا ہے رِضواں سے

سفینہ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی پاک عترت کا
بچاتا ہے ہمیں بپھری ہُوئی اَمواجِ طوفاں سے

ہمیں چاروں طرف مقصورۂ سرکارِ وَالا ﷺ کے
دِکھائی دیتے ہیں زوار سب شاداں و فرحاں سے

مِری تقدیر تو وِردِ درودِ پاک سے سَنوری
تعلّق میری قسمت کا نہیں گردُونِ گرداں سے

صحابہ رضی اللہ عنہم مصطفٰی ﷺ کے خوش نظر تھے خوش مقدّر تھے
نظر روشن کیے رکھتے تھے اُن ﷺ کے رُوئے تاباں سے

اُسی سے حیثیت قائم ہُوئی آقا ﷺ کے فرماں کی
جو تھا "مَا یَنطِقُ" کا واسطہ خالق کے فرماں سے

جنھیں خوش ذائقہ آبِ مدینہ ہو گیا حاصِل
تعلّق ایسے خوش بختوں کا کیا ہو آبِ حیواں سے

اُسے آغوش میں لینے کو جنّت آپ آئے گی
لِپٹ جائے گا جو سرکارِ ہر عالم ﷺ کے دَاماں سے

مَیں یوں ہُوں مُفتخر محمودؔ اپنی نعت گوئی پر
کہ پائی مِدحتِ سرکار ﷺ کی تائید قُرآں سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے جلوہ جو زمانے کو دِکھانا چاہا — آپ بے مثل تھا، محبوب یگانہ چاہا
رب نے کی خاص مِرے واسطے نعتِ سرور ﷺ — مَیں نے جب مملکتِ شعر میں آنا چاہا
حاضری شہرِ پیمبر ﷺ کی عطا کی مجھ کو — رحمتِ ربِّ دو عالَم نے بہانہ چاہا
اُس نے فرمایا عطا مجھ کو نبی ﷺ کے صدقے — مَیں نے جو رحمتِ رحمان سے پانا چاہا
آپ ﷺ کے رب کی رضا میری معاون نکلی — جب عبادت میں دھیان آپ ﷺ کا لانا چاہا
رب نے جبریل فرستادے کی صُورت بھیجا — جب قریب اپنے پیمبر ﷺ کو بُلانا چاہا
نعت کہنے کی اجازت ہی تھی چاہی رب سے — گویا الفاظ و معانی کا خزانہ چاہا
اپنی اوقات کے احساس نے روکا مجھ کو — جب بھی جالی کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا
ہاتھ تو اظہر و اشفاق نے میرا پکڑا — شہرِ سرکار ﷺ میں جب مَیں نے ٹھکانا چاہا

اور تو ہر جگہ تقدیر لیے پھرتی رہی
دِل سے محمودؔ نے طیبہ ہی کو جانا چاہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کی جس نے بھی توقیر کی، تکریم کی — بات اُس بندے نے ربِ پاک کی تسلیم کی
حُبِّ سرکارِ جہاں ﷺ قُرآں نے جو تعلیم کی — اُس کی حیثیت ہُوئی رحمان کی، تحکیم کی
عجوہ و برنی تمُورِ جنّتِ سرکار ﷺ ہیں — آبِ طیبہ میں ہے لذّت کوثر و تسنیم کی
ہے ہزاروں میں سے اِک یہ بھی نبی ﷺ کا معجزہ — حالتِ ماہِ دو ہفتہ آپ ﷺ نے دو نیم کی
معطیٔ ہر شے خُدا ہے قاسمِ ہر شے ہیں آپ ﷺ — ہر عطائے ربِّ عالَم آپ ﷺ نے تقسیم کی
وہ درودِ پاک کی صُورت میں نکلا قلب سے — جذبہ حُبِّ پیمبر ﷺ کی جو تجسیم کی
ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ قابلِ عمل کے حشر تک — اِس میں حاجت ہی نہیں ممکن کِسی ترمیم کی

اُس نے اَقوال رسولُ اللہ ﷺ سے پائی مدد — جس نے کوشش کی کلامِ پاک کی تفہیم کی
خالقِ کُل نے لگایا مدحِ سرور ﷺ پر مجھے — مَیں نے نعتوں کی، خُدا کی حمد سے تقدیم کی
رات دِن شغلِ درودِ مصطفیٰ ﷺ طیبہ میں تھا — کچھ ضرورت ہی نہیں پڑتی وہاں تقدیم کی
سیکڑوں مدحِ پیمبر ﷺ کی کتابیں بن گئیں — مَیں نے اوراقِ محبّت کی جونہی تنظیم کی

’’ڈیلی گیشن آف پاور‘‘ ہی کی صُورت میں رشیدؔ
حکمرانی رب نے بخشی اُن ﷺ کو ہفت اقلیم کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں مُرسلوں علیہم السلام تک میں بھی فقط شاہِ رسالت ﷺ — دانندہ و بینندۂ اَسرارِ حقیقت
اِحرامِ محبّت ہو کہ مداحی کا خِلعت — آقا ﷺ کے عطایا کی ہے سب بارِش رحمت
جو انبیاء سابق تھے، وہ سب از رہِ حکمت — دیتے رہے سرکار ﷺ کے آنے کی بشارت
دیکھے کوئی طیبہ کی اگر صبحِ لطافت — حاصِل اُسے ہو جائے گی تا حشر مسرّت
جس وقت لگی حشر میں میزانِ عدالت — سرکار ﷺ کو خالق نے دِیا اِذنِ شَفاعت
کیا اِس سے زیادہ کا تصوّر بھی کوئی ہے — اللہ رے معراج میں قوسَین کی قُربت
محسوس کرے کوئی تو جانے کہ ہُوا ہے — وا شوکتِ روضہ کے لیے دِیدۂ فطرت
فرمایا ادا اُس نے جو تھا فرضِ کفایہ — اللہ رے! مُمتازؔ بھی بخت کی ہمّت

محمودؔ صلہ نعتوں کا چاہا تو نہیں تھا
پہنچا سرِ عتبہ تو مِلی جذبوں کی قیمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کو مِرے آگے جھکانے پہ لگانا — بھیجا یہاں اللہ نے مظہر سے یہ کہ کر
تم پر بھی قدم آنے ہیں اِسرا میں نبی ﷺ کے — تنویر دی رب نے مہ و اختر سے یہ کہ کر
سرکار ﷺ کے قدمین کی جانب سے اُبھرتا — اللہ نے بھیجا شہِ خاور سے یہ کہ کر
مجھ کو بھی شفا صدقۂ بوصیری عطا ہُوا — دیکھوں گا مَیں سرکار ﷺ کی چادر سے یہ کہ کر

رُخ میرا مدینے کو ہے، تُو اور کہیں جا — منہ موڑ لیا مَیں نے بھی صَرصَر سے یہ کہ کر
تو میرے کبھی خواب میں بھی آ کے مٹکنا — آیا ہُوں مدینے کے کبوتر سے یہ کہ کر
سب پڑھتے رہا کرنا درود آقا ﷺ پہ اکثر — خوش ہوتا ہُوں روزانہ مَیں گھر بھر سے یہ کہ کر
فرمائیں عطا اگلی حضوری کا بھی ٹوکن — ہر بار مَیں آتا ہوں پیمبر ﷺ سے یہ کہ کر

فرمایا پیمبر ﷺ نے کہ مِدحت مِری کرنا
خوش کر دیا محمودؔ سخنور سے یہ کہ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیپ اُلفت کے سرِ طیبہ جلائے آنسو — رِیت اُلفت کی، عقیدت کی نبھائی آنسو
کلفتِ رنج و غم و درد مِٹائے آنسو — رُوٹھی تقدیر کو طیبہ میں منائے آنسو
شہرِ آقا ﷺ میں نہ کچھ بھی تھا بجائے آنسو — ہم نے اِس واسطے پلکوں پہ سجائے آنسو
ہم نے قدمین پیمبر ﷺ میں جو پائے آنسو — بن گئے لُطفِ مہیمن کے کنائے آنسو
پۓ عتبہ تو مسرّت سے بہائے آنسو — جو کِسی اور جگہ آئے ہیں، وائے آنسو
حُبِّ سرور ﷺ کا سلیقہ بھی سُجھائے آنسو — اور کچھ پاس نہیں اپنے، سِوائے آنسو
ہم نے سرکارِ مدینہ ﷺ کو دِکھائے آنسو — کون دُنیا کے لیے اپنے گنوائے آنسو

شادمانی و مسرّت کی نہایت یہ تھی
دیکھ کر گُنبدِ سرکار ﷺ کو آئے آنسو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ نبی ﷺ سے جس کِسی کو اختلاف ہو — کیوں بات بات میری نہ اُس کے خلاف ہو
سب کچھ نبی ﷺ ہیں بعدِ خُدا، نعت ہے یہی — پوشیدہ حرف حرف میں یہ اِعتراف ہو
شفّاف ذوق ہو تو ہوں تابندہ حرف و صوت — مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں ہر بات صاف ہو
چاہو جو لینا راستہ شہرِ حضور ﷺ کا — پہلے فصیلِ قصرِ انا میں شِگاف ہو
جو کچھ نبی ﷺ کہیں، ہو اُسی پر عمل ترا — اِس ضمن میں کبھی نہ کوئی لام کاف ہو

"جاءُوکَ" نے کہا ہے درِ مصطفیٰ پہ جا — توبہ وہاں پہ ہو تو خطا بھی معاف ہو
قسمت کے اَوج کا کرے تو بھی مشاہدہ — مسجد میں مصطفیٰ ﷺ کا اگر اعتکاف ہو
لب پر تو حُبِّ سرورِ دیں ﷺ کے ترانے ہیں — عصیاں شعاریوں کا بھی تو اعتراف ہو
محمودؔ یہ ہدایتِ دینِ حنیف ہے
گُنبد کے گِرد رُوح و نظر کا طواف ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ملاقاتِ "دنا" تھی شاہد و مشہود کی — طالِب و مطلوب کی تھی، ساجد و مسجود کی
سوچتے جانا حدیثِ قُدسی "لَولَاک" پر — جاننا چاہو حقیقت تم جو ہست و بود کی
کوئی اُن ﷺ کے دَر سے خالی لوٹتا آیا نظر؟ — عادتِ سرکارِ ﷺ وَالا تھی عطا و جود کی
بُھولنا مت وِردِ صَلِّ اللہ کے اِعزاز کو — جب عبادت میں بھی ہو مشغول تُو معبود کی
تاج جس کے سر کا خاکِ شہرِ طیبہ ہو گئی — دیکھو رخشانی تو اُس کے رُوئے گرد آلُود کی
خُرمی و شادمانی کا ہے یہ واحد سبب — ہے خوشی دِل میں مِرے سرکار ﷺ کے مولُود کی
ہے سعودؔیہ کے ویزے کے لیے کوشش مِری — وجہِ کاوش ہے رَسائی منزلِ مقصود کی
"رہنما" کرتے نہیں مُسلم ممالک کے سبھی — کوئی کوشش اُمتِ سرکار ﷺ کی بہبود کی
جیتے جی بھی بعد مرنے کے بھی طیبہ میں رہوں
لَمْ یَزَلْ خالق سے اِتنی عرض ہے محمودؔ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَبَّذا آقا ﷺ کے روضے کا نظارہ ہو گیا — حشر کے دِن کے لیے اپنا سہارا ہو گیا
نام آنا تھا لبوں پر سرورِ کونین ﷺ کا — ایک دَم میں وَرطہَ دریا کنارہ ہو گیا
آپ ﷺ کے تذکار سے نکہت فِزُو ہو گئی — طالبِ سرکار ﷺ سے اِدبار عنقا ہو گیا
آسماں کی سمت جو آقا ﷺ نے دیکھا چند بار — بیتِ مُقدس کے بجائے کعبہ قِبلہ ہو گیا
سیرتِ محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کے باب میں — جو شُنیدہ حرف ہے، مانندِ دِیدہ ہو گیا

یوں حدیث "طَالِعُ لِیْ" اپنی نظروں میں جچی
قولِ سرکارِ جہاں ﷺ اُمیّد اَفزا ہو گیا

اِس سے محبوب خُدا ﷺ محبوب میرے بھی ہُوئے
شاعری کا نعت سے معیار اُونچا ہو گیا

واپسی جب سے ہُوئی ہے قریۂ سرکار ﷺ سے
جانبِ شہرِ پیمبر ﷺ رُوئے خامہ ہو گیا

وہ نگاہِ اِلتفاتِ رب میں ہے محمودؔ جی
اِبتہاج اَفزا جسے مَولُودِ آقا ﷺ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بابِ الطاف و عنایاتِ نبی ﷺ رہتا ہے باز
سُوئے عِصیاں کار ہے اُن ﷺ کے کرم کا اِرتکاز

سال میں دو بار تو جاتا رہوں سُوئے حجاز
سلسلہ اِتنا تو رکھتا ہوں تمنّا کا دراز

سرور و سرکارِ ہر عالَم رسولِ پاک ﷺ نے
حرفِ فَضَّلْنَا سے پایا انبیاء علیہم السلام میں اِمتیاز

وَالضُّحٰی یٰسٓ و طٰہٰ کٓھٰیٰعٓصٓ
رب نے اِن القاب سے فرمایا اُن ﷺ کو سرفراز

مایۂ حُبِّ رسولِ پاک ﷺ حاصِل ہو جسے
پاس تک اپنے پھٹکنے دے کہاں وہ حِرص و آز

کچھ اشارے نجم و اِسرا میں نظر آتے ہیں، پر
کافی حد تک زیرِ اِخفا ہی رہا اِسرا کا راز

پیار کا پُختہ تعلّق رکھتا ہے محبوب ﷺ سے
ویسے تو مخلوق سے رہتا ہے خالق بے نیاز

پہنچا طیبہ میں تو حاصِل ہو گیا دِل کو سُکوں
روضۂ سرور ﷺ کو دیکھا تو بڑھا سوز و گداز

اُن ﷺ کے ہر اِک اُمّتی کو خالقِ کون و مکاں
اپنے محبوب مکرّم ﷺ کی محبّت سے نواز!

کرنا میری آخرت کی منزلیں آساں تمام
ربِّ عالَم! ہوں ترے محبوب ﷺ کا مِدحت طراز

جاں، نثارِ حفظِ ناموسِ حبیبِ رب ﷺ کروں
میری ہستی کا یہی مجھ کو نظر آیا جواز

مُنہمک محمودؔ رہتا ہے درودِ پاک میں
ہے یہی ایسا تعلّق جو ہے وجہِ اِہتزاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور ﷺ پہ ہاتھ اپنا یوں پسارا ہے
کہ ایک لمحے میں تقدیر کو سنوارا ہے

جنھیں خُدائے جاں کی تلاش ہے، سُن لیں
ہر اِک ادائے نبی ﷺ میں وہ جلوہ آرا ہے

حبیبِ پاک و مکرّم ﷺ کے ذکرِ خوشتر میں
خُدا کو حرفِ فرومایہ کب گوارا ہے

نہ آئی گرنے کی یا لڑکھڑانے کی نوبت
کہ ہم کو سرورِ کونین ﷺ کا سہارا ہے

حضورِ پاک ﷺ تو پائے گئے کمر بستہ
مدد کے واسطے جس نے اُنھیں ﷺ پکارا ہے

جھکاؤ اپنے سروں کو، نگاہیں نیچی رکھو
مُواجہہ کا وہ آگے حسیں نظارہ ہے

نہیں ضرورتِ ثروت، نہ حاجتِ دولت
نبی ﷺ کے لُطف و کرم پر مرا گُزارا ہے

وہ جس کے ہونٹوں پہ مدحِ رسولِ رب ﷺ ہے مُدام
وہ خوش نصیب مجھے جان سے بھی پیارا ہے

گھِرا جو ورطۂ دریائے معصیت میں کبھی
حبیبِ خالقِ عالم ﷺ نے پار اُتارا ہے

پہنچتا ہُوں جو مَیں آقا حضور ﷺ کے در پر
تو چرخِ اوج پر تقدیر کا ستارہ ہے

رسولِ پاک ﷺ سے جس نے طلب نہ کی نُصرت
وہی تو ہے کہ جو ہر معرکے میں ہارا ہے

نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل میں تساہُل تو
ہے ایسا سودا کہ جس میں نرا خسارہ ہے

خُدا گواہ، درِ مصطفیٰ ﷺ رشیدؔ فقط
وہ ایک در ہے جو بے چارگی کا چارہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورائے عرش فِقرہ "اُدنُ مِنّیِ" قدردانی کا
سرِ سینا جوابِ خالقِ کُل "لَنْ تَرَانِیْ" کا

تعلّق اُس کا ہے پاتالِ رُوح و جانِ اِنساں سے
نہیں ہے نعت پرتَو صرف اَلفاظ و معانی کا

گُہر باری نگاہوں کی پذیرائی کو پا لے گی
نبی ﷺ کے در پہ رُتبہ دیکھنا آنکھوں کے پانی کا

مُحبّ جب آپ ﷺ اُن کا ہمسر و ثانی نہیں رکھتا
تو کیسے شائبہ ہو آپ ﷺ کے ہمسر کا، ثانی کا

جہاں میزان ہو گا، اُن ﷺ کے تیور کام آئیں گے
وہاں تک دائرہ پھیلا ہماری خُوش گُمانی کا

جو قُبّہ دُور سے دیکھا تو نعتیں گُنگنائی ہیں
مزا قدمین میں پایا ہے ہم نے بے زبانی کا

بیاں کُچھ کُچھ ہُوا ہے سُورہ وَالنّجم و اِسرا میں
نبی ﷺ کی میہمانی کا، خُدا کی میزبانی کا

درِ سرکار ﷺ پر جو اُسطوَانہ حرس دیکھا ہے
تصوُّر میں مزا پایا علی رضی اللہ عنہ کی پاسبانی کا

جُونہی مَیں عُتبۂ سرکارِ والا ﷺ پر پہنچتا ہوں
تو آنکھیں حق ادا کرتی ہیں دِل کی ترجمانی کا

مجھے خاکِ بقیعِ غرقدِ سرکار ﷺ مِل جائے — یہ ہو انجام میری زندگانی کی کہانی کا
نبی ﷺ محمودؔ رحمت سب جہانوں کے لیے ٹھہرے
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُن ﷺ کی راجدھانی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے جو راضی کرنا انسان کبریا کو — دِل میں بسا لے شہرِ سرکار ﷺ کی ہَوا کو
شہرِ رسولِ رب ﷺ میں پا لے اگر قضا کو — تا حشر بندہ پائے گا قُربِ مصطفیٰ ﷺ کو
کچھ اور بندگی کا مفہوم ہی نہیں ہے — اللہ چاہتا ہے سرکار ﷺ سے وفا کو
کیا کچھ عطا کِیا تھا، کیا کچھ کہا سُنا تھا — اِک رات آشنا نے بُلوا کے آشنا کو
تختِ شہنشہی کو بے حیثیت کِیا ہے — اپنے قریب کر کے سرور ﷺ نے بوریا کو
خالق کی تھی بُصیری رحمۃ اللہ علیہ پہ اِنتہا کرم کی — وجہِ شفا بنایا سرکار ﷺ کی رِدا کو
تحویلِ قِبلہ میں بھی ڈالا خُدائے کُل نے — غربالِ ارتضائے سرور ﷺ میں فیصلہ کو
پیشِ نظر ہو جس کے خوشنودیٔ پیمبر ﷺ — نزدیک آنے دے گا وہ کِس لیے ریا کو
اُس پیرہن میں جانے طیبہ میں کیا چُھپا ہو — مت دیکھنا حقارت سے اُس جگہ گدا کو
نکلے زبانِ دِل سے، بس شرط ہے تو یہ ہے — سُنتے ہیں آپ آقا ﷺ بندے کی اِلتجا کو
وِردِ درودِ آقائے کائنات ﷺ کرتے
محمودؔ کیوں نہ پائے گا دِل میں اِتّقا کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلا جو باغِ نبی ﷺ کی بہار کا صدقہ — وہی ہے رحمتِ پروردگار کا صدقہ
رہا جو ساتھ مِرے حاضریٔ طیبہ میں — مِلے گا مکّہ میں اُس اِنکسار کا صدقہ
جو لامکاں کی ملاقات میں گیا بخشا — جہاں میں سب ہے اُسی اِقتدار کا صدقہ
لیا تھا بخششِ اُمت کا وعدہ جو رب سے — مِلے گا ہم کو اِس قول و قرار کا صدقہ
کِیا جو رب نے حبیبِ کبریا ﷺ سے اپنے — مِلے تو ہم کو بھی کچھ اِس کے پیار کا صدقہ

ہُوئی ہے مغفرت روزِ شمار بندے کی — مِلا درودِ نبی ﷺ کے شمار کا صدقہ
درخشاں کیوں نہ ہو اہلِ وِلا کے چہروں پر — دیارِ سرورِ دیں ﷺ کے غُبار کا صدقہ
حریمِ عرش تک اپنی نظر بھی جا پہنچے — مِلے جو نعلِ نبی ﷺ کے وقار کا صدقہ
غزؔل کے ذوق کو تج کر، رشیدؔ عاصی نے
اُتارا نعت کے آغازِ کار کا صدقہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ جسے شہر پیمبر ﷺ کی فضا دے — خود اُس کو رہِ جنّتِ فِردوس دِکھا دے
کب کہتا ہوں مالک! مجھے نعتوں کا صلہ دے — خواہش ہے تو یہ، اور بھی توفیقِ ثنا دے
جو تجھ کو کِسی بندۂ آقا ﷺ سے مِلا دے — تُو اُس کا بھلا چاہ، اُسے دِل سے دُعا دے
اے زائرِ حرمین! خُدا تجھ پہ ہو راضی — مجھ کو بھی عقیدت کے کچھ آداب سکھا دے
فریاد کرے اپنے پیمبر ﷺ سے جو، اُس کی — رب کیسے نہ بگڑی ہُوئی تقدیر بنا دے
بندے کے لیے مَیں تو سمجھتا ہُوں ضروری — گُنبد پہ نظر پڑتے ہی وہ سر کو جھکا دے
کِس طرح درود اُس کی رگِ جاں میں بسے گا — بندے کو نہ توفیق اگر اُس کا خُدا دے
وہ چاہے تو بدلے میں میری جان بھی لے لے — جو بات کوئی شہرِ پیمبر ﷺ کی سُنا دے
خالق کی مشیّت سے ہے محمودؔ گُزارش
سرکار ﷺ کا دَر سال میں دو بار دِکھا دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس یقیں کے ساتھ لے آیا ہوں مَیں مِدحت کے پُھول — بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں ہوں گے قبول
کیوں نہ وہ دیتے بشارت آمدِ سرکار ﷺ کی — عہد کے پابند تھے سارے نبی، سارے رسولؑ
زندگی اپنی گُزارے جو درودِ پاک میں — ہو نہیں سکتا کبھی اُس پر بلاؤں کا نزُول
مُلک میں اِس کو کوئی نافِذ تو کرتا کاش کے — ہیں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے حشر تک قائم اُصول
نعت بامقصد سُخن آرائی کا ہے اِرتقا — اور جتنی شاعری دیکھو گے، پاؤ گے فضول

یاد کرتا ہے خُدائے پاک کے پہلے کرم
ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا یہ قلبِ ملُول

مَیں درودِ پاک پڑھتا ہُوں، کہا کرتا ہُوں نعت
اِس طرح اِمکان میں ہے میرا جنّت میں دُخول

اس کو حُبِّ مصطفیٰ ﷺ صَلِّ عَلٰی سے کام کیا
ٹارگٹ جس شخص کا ہو صرف دولت کا حصول

اِسمِ آقا ﷺ سُن کے بھولا تُو اگر پڑھنا درود
جو معافی کے نہیں لائق، یہی ایسی ہے بُھول

وہ نظر بر در، مِرے اوپر سے گُزریں ذوق میں
زائرینِ شہرِ طیبہ کی بُنوں پاؤں کی دُھول

رب کرم دُنیا میں بھی ناعِت پہ کرتا ہے بہت
حشر میں بھی جو صلہ دے گا، وہ کر لوں گا قبول

عَتبۂ سرکار ﷺ پر محمودؔ جب ہو حاضری
دَاستانِ اُلفت و اِخلاص کو دینا نہ طُول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِکھائیں تو دِکھائیں کِس کو ہم دردِ نہاں دِل کا
سِوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں ہے مہرباں دِل کا

رہا مہجوریٔ طیبہ میں صحرا بے کراں دِل کا
پھَلا پُھولا رہا جو حاضری میں گُل ستاں دِل کا

زبان و قلبِ اَحقر میں تطابُق کی یہ صُورت ہے
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا شعر نکلا ترجماں دِل کا

نہیں ہے یا کہ ہے اِس میں مَحبّت سرورِ دیں ﷺ کی
یہی میزان پر پوچھیں گے، ہو گا اِمتحاں دِل کا

سِوا سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے، یا اُن کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے
کوئی بھی آج کے دِن تک نہیں ہے میہماں دِل کا

جو خوش کرتا ہے اس کو ذکرِ سرکارِ دو عالَم ﷺ سے
ہمیں روزانہ مِل جاتا ہے کوئی قدرداں دِل کا

یہ جو لکھتے چلے جاتے ہیں نعتیں سرورِ کُل ﷺ کی
زبانِ خامہ پر رکھّا ہے ہم نے اَرمغاں دِل کا

ہمیں دِل سے محبّت ہے، کریں گے اُس کو کیوں ضائع
نبی ﷺ کے غیر کی تعریف کرنا ہے زیاں دِل کا

سَبب حرمین سے اُلفت کا ہے محمودؔ اِک یہ بھی
نظر کا پاسباں کعبہ ہے، طیبہ پاسباں دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ سرورِ دیں ﷺ سے رکھّے وہ رابطہ دِل کا
جسے ڈر حشر کے ہنگام میں ہو عدلِ عادِل کا

بھی بخت آدمی وہ ہے جو پیہم ذکر کرتا ہے
پیمبر ﷺ کے فضائل کا، خصائل کا، شمائل کا

نظر میں مُصحفِ معراج کا ایسا ضمیمہ ہے — کہ جس میں تذکرہ ہے وصل کا اور رب کے واصِل کا
وہ جو اَوحٰی فَاَوحٰی کے حوالے سے جھلکتا ہے — اِسی میں بھید پنہاں پاؤ گے مُرسَل کا، مُرسِل کا
اُخُوت کا بتایا راستہ سرکار ﷺ نے جس سے — مُداوا کر دیا اِک آن میں ہر ایک مُشکل کا
نظامِ مصطفیٰ ﷺ لاؤ تو سب حرفِ غلَط ہوں گے — جو دُکھڑا ہے مسائل کا، جو گھاٹا ہے وَسائل کا
نبی ﷺ کے شہرِ دِلکش کا جونہی ذکرِ لطیف آیا — اثر پلکوں پہ پایا اُنس کے اشکوں کی جھلمل کا
جونہی مِل بیٹھیں مومن، وہ درود و نعت پڑھتے ہوں — سلامِ دَست بستہ کیوں نہ ہوں اِعزاز محفل کا
یہاں جو ناعِت و مادِح ہے، جب جنّت میں جائے گا — اِسی کو تاج پہنائیں گے قُدسی میرِ محفل کا

درودِ مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں محمودؔ اَحقر کو
دِکھایا راستہ وجدان نے عِرفاں کی منزل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ میں کامرانی کا عروج — ہے دیارِ لفظ میں گنجِ مَعانی کا عروج
مہربانی ہے خُدا کی، شادمانی کا عروج — ہے مدینے تک رَسائی زندگانی کا عروج
پیار کے جذبات کی ہے ترجمانی کا عروج — عَتبۂ آقا ﷺ پہ میری بے زبانی کا عروج
طُورِ سینا کے نظّارے نے بھی دیکھا غور سے — خاکِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی ضَوفشانی کا عروج
مِہر و ماہ و نجم پر، اَرض و سما پر، عرش پر — ہے رسولِ محترم ﷺ کی حکمرانی کا عروج
لے ہی آتا ہے حضوری کی سعادت کی خبر — میری ہجرِ شہرِ آقا ﷺ کی کہانی کا عروج
لیکن اِس میں ہے دِکھاوے کا زیادہ تر اثر — ہے تو کافی سے زیادہ نعت خوانی کا عروج
آپ اِس کے کرتا دھرتاؤں کا کچھ کیجیے علاج — مُلک میں سرکار ﷺ! بے حد ہے گرانی کا عروج

ہوں مُسِن لیکن مدینے کے حوالے سے رشیدؔ
ہے مِرے جذبات اُلفت پر جوانی کا عروج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ سے لُطف و رحمت کے جو ہو اُمیّد وار — لاؤ سچی بات ہونٹوں پر، عزیزو! بے دریغ

حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح سے، بے طرح ۔۔۔ وَار دینا آپ ﷺ پر گھر بھر عزیزو! بے دریغ

آنا چاہو گر نگاہِ خالقِ اکبر میں تُم ۔۔۔ مدحِ آقا ﷺ کے رہو خُوگر عزیزو! بے دریغ

ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں خود سے کرنا دُور تر ۔۔۔ مالِ دُنیا، مار کر ٹھوکر، عزیزو! بے دریغ

اپنا گھر بھرنے کی خاطر عَتبۂ سرکار ﷺ پر ۔۔۔ اپنی پھیلا دینا تم چادر، عزیزو! بے دریغ

جو نبی ﷺ کے اُمّتی آئیں نظر بے مال و زر ۔۔۔ خرچ کرنا اُن پہ مال و زر، عزیزو! بے دریغ

پالو دِل میں سربُلندی کی تمنّا اِس طرح ۔۔۔ عَتبہ پر اپنا جھکاؤ سر، عزیزو! بے دریغ

دیکھنا مقصورۂ سرور ﷺ کو، اور کر لینا نقش ۔۔۔ آنکھ کی پُتلی پہ یہ منظر عزیزو! بے دریغ

پانی پلواؤ گے تم زُوّار طیبہ کو اگر
تو رَسا ہو گے سرِ کوثر، عزیزو! بے دریغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے حق نے جو حُبِّ حاضریٔ شہرِ طیبہ دی ۔۔۔ مِری دُنیا نُعوتِ سرورِ عالَم ﷺ نے چمکا دی

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خُدا نے بُو کچھ ایسی عالم آرا دی ۔۔۔ مہک چاروں طرف ذکرِ حبیبِ رب ﷺ کی پھیلا دی

حبیبِ پاک ﷺ کا ذکرِ حسیں سُننے کی خواہش میں ۔۔۔ خُدائے پاک نے نعتوں کی دُنیا خَلق فرما دی

بُرائی اور اچھّائی کی، دوزخ اور جنّت کی ۔۔۔ حقیقت آقا و مولا ﷺ نے ہر بندے کو سمجھا دی

کرشمہ آمدِ سرکار ﷺ کا دُنیا نے یہ دیکھا ۔۔۔ کہ خالق ناشناسی کی بساط آقا ﷺ نے اُلٹا دی

دیا کب اِذن رب نے دیکھنے تک کا کِسی کو بھی ۔۔۔ اجازت مصطفیٰ ﷺ کو لامکاں آنے کی تنہا دی

اُنھی سے دین پھیلا ہے زمانے میں بَہر جانب ۔۔۔ وہ جن کی زندگی سرکار ﷺ کی سیرت نے اُجلا دی

مِرے آقا ﷺ! بنامِ دین کچھ بدبخت لوگوں نے ۔۔۔ مُسلماں بھائیوں میں دُشمنی کی آگ بھڑکا دی

تلاوت نے کلامِ پاکِ خالق کی، رشیدؔ احمد
کِسی دِل میں جو حُبِّ غیرِ آقا ﷺ تھی، نکلوا دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی بھر کے لیے سامانِ راحت کیجیے ۔۔۔ باوضو آنکھوں سے گنبد کی زیارت کیجیے

آمدِ سرور ﷺ پہ ہو جشنِ مسرّت کا سماں — رب کے اِس احسان پر تحدیثِ نعمت کیجیے
آیئے خوش خوش مدینے، مُسکراتے ٹھہریئے — گھر کو لیکن آنسوؤں کے ساتھ رجعت کیجیے
کرنے کو ہر شے نثارِ سرورِ کون و مکاں ﷺ — کیجیے بوبکر کے ہاتھوں پہ بیعت کیجیے
دیکھیے تو پوچھ کر دِل سے، جواب آئے گا یہ — قصدِ طیبہ کیجیے، مت قصدِ جنّت کیجیے
ہو مُعانق آپ سے شہرِ رسولُ اللہ ﷺ میں — چاہے عزرائیل کی جتنی بھی منّت کیجیے
بھائیوں میں چاہتے ہیں پیار محبوبِ خُدا ﷺ — حکم یہ ہے مت کِسی کی آپ غیبت کیجیے
پایئے خوشنودیٔ محبوب خلاقِ جہاں ﷺ — مادِحانِ سرورِ عالم ﷺ کی مِدحت کیجیے
جس طرح قیومؒ و علم الدینؒ و عامرؒ نے کیا — اُس طرح ناموسِ سرورِ ﷺ کی حفاظت کیجیے

خُلق میں محمودؔ چلیے سیرتِ سرکار ﷺ پر
یوں دِلوں پر سارے لوگوں کے، حکومت کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک خاص بات یہ ہے مِری داستان میں — فضلِ خُدا سے مَیں ہوں نبی ﷺ کی اَمان میں
تعداد میں ہیں سب سے زیادہ جہان میں — نعتیں لکھی گئی ہیں جو اُردو زبان میں
ظلم اُٹھ گیا تو بیٹھ گئی گرد جُہل کی — سرکار ﷺ کا ظہور ہُوا جب جہان میں
سینے میں اُس کے، نقشِ قدم ہیں حضور ﷺ کے — آتا ہے چاند یہ جو نظر آسمان میں
اِرشاد بے شمار کلامِ مجید میں — رب نے کہے حبیبِ مکرّم ﷺ کی شان میں
کیا چاشنی، جو اِس میں نہ ذکرِ حضور ﷺ ہو — چاہے مٹھّاس کتنی ہی ڈالو بیان میں
اَلطّالِحُوْنَ لِیْ کا جو اِعلان ہے، اُسے — سُنتے ہی جان آ گئی ہے میری جان میں
جب ساتھ میں درود کے پیشِ خُدا ہُوئی — منظور کیوں نہ ہو گی گزارش اِک آن میں

محمودؔ رب کے ساتھ وہاں تھے حضورِ پاک ﷺ
خلوت کی ایک رات جو تھی لامکاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

۵۹واں مجموعۂ نعت

ندائے نعت

انتساب

اپنے مدنی محسنین محترم عبدالمجید خاں،

محترم محمد نواز اور

عزیزِ محترم محمد اشفاق بھٹی کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

ہے یادِ آقا میں دِل کی سپردگی کی جھلک
بطونِ نعت میں پائی ہے آگہی کی جھلک

عمل میں جس کے ہو آقا ﷺ کی پیروی کی جھلک
ہر ایک بات میں اس کی، ہے راستی کی جھلک

نبی ﷺ کے ابرِ عطا کی جو ہے طلب دِل میں
ہو کچھ تو تھوڑی سی پلکوں پہ بھی نمی کی جھلک

اُٹھیں قدم جو اطاعت میں اپنے آقا ﷺ کی
ہر اِک قدم پہ نظر آئے زندگی کی جھلک

وہ شخص سُنتِ سرکار ﷺ پر نہیں چلتا
عیاں نہ لہجے سے جس کے ہو سادگی کی جھلک

میں اُن ﷺ کے روضے کو دیکھوں تو میری آنکھوں میں
ہے اِک خودی کی جھلک، ایک بے خودی کی جھلک

نبی ﷺ کے حکم سے ہر بات مان لو رب کی
وہی تو بندہ ہے جس میں ہو بندگی کی جھلک

جو خاکِ طیبہ کو دیکھے گا دِل کی آنکھوں سے
تو کیوں نہ پائے گا اِس میں وہ روشنی کی جھلک

کہو جو نعت تو محمودؔ سرخوشی میں کہو
نبی ﷺ کے ذکر میں ہے کیفِ سرمدی کی جھلک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسی حبیبِ رب ﷺ کی بنی زندگی مثال
تاریخِ انبیاء و رُسل علیہم السلام میں نہ تھی مثال

ہے سیرتِ حبیبِ خُدا ﷺ دِلکشی مثال
یہ معنوی مثال ہے، یہ منطقی مثال

پامردی جو اُحد میں تھی اُن ﷺ کی، بنی مثال
یہ شجعیّت آقا ﷺ کی ہے واقعی مثال

جس نے رسولِ پاک ﷺ کی سیرت کی دی مثال
اُس خوش نصیب کی بنی دِیدہ وَری مثال

دیکھی جو میرے آقا و مولا ﷺ کی دَہر نے
وہ سادگی مثال ہے، وہ راستی مثال

دُنیا کے اسخیا کو مِلی ہے تو ایک ہی
سرکارِ کائنات ﷺ کی دریا دِلی مثال

یوں تو ہیں بے شمار محبّت نبی ﷺ مگر
صل علی الرسول ﷺ میں ہیں شافعی رحمۃ اللہ علیہ مثال

جس پر قدم پڑے شبِ اِسرار حضور ﷺ کا
اُس ماہِ خوبرو کی بنی روشنی مثال

محبوبِ کائنات حبیبِ غفور سے
شیخین محترم رضی اللہ عنہ کی ہے وابستگی مثال

پھر اُس کے بعد سلسلہ ہی ختم ہو گیا
ہے انبیاء علیہم السلام میں آپ ﷺ ہی کی آخری مثال

ذوقِ سلیم و جذب و اثر میں، شکوہ میں
محمودؔ نعتِ پاک کی ہے شاعری مثال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخِ میزاب کا جس سمت اشارہ دیکھا
اُس طرف ہم جو چلے، ہم نے مدینہ دیکھا

رب نے سرکار ﷺ کو تخلیق ہی بے مثل کیا
کوئی دُنیا میں کِسی نے بھی نہ اُن ﷺ سا دیکھا

توڑا سرکار ﷺ نے پھر جوڑا تو یوں دُنیا نے
اِک کھلونے کی طرح ماہِ دو ہفتہ دیکھا

یہ فضیلت تو کِسی اور کی قسمت میں نہ تھی
رب کو تنہائی میں سرکار ﷺ نے تنہا دیکھا

جس کو اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کا بندہ
رحمتِ رب سے نہ نومید وہ بندہ دیکھا

نُور کے بارے میں کرتے ہو مباحث سوچو!
کیا کِسی شخص نے سرکار ﷺ کا سایہ دیکھا؟

جو نہ حل ہوتا تھا، صلواتِ نبی ﷺ کے باعِث
ہم نے حل ہوتا ہُوا پل میں وہ عُقدہ دیکھا

روشنی میری نگاہوں میں دَر آئی فوراً
نعت کا جب بھی کوئی حرفِ مُنزّہ دیکھا

خاکِ طیبہ پہ جمیں جب بھی ہماری آنکھیں
اپنا رُخ ہم نے سُوئے عالَم بالا دیکھا

چاہا سوتے میں بھی روضے ہی کو تکتے رہنا
خواب تک میں جو سُوئے قریہ آقا ﷺ دیکھا

بات کرنے کی نہ قُدرت تھی، نہ حاجت اُس جا
پئے عتبہ جسے پایا، اُسے ہکلا دیکھا

بحرِ ظلمات میں غرقاب نہیں ہو سکتے
اُن کی عزّت کا جنھوں نے سفینہ دیکھا

درِ رحمان و درِ سرور عالَم ﷺ کے سِوا
دَامن احقر کا نہیں دُنیا نے پھیلا دیکھا

مجھ کو سُورج سے محبّت ہے کہ مَیں نے اُس کو
اُن ﷺ کے قدمین کی جانب سے نکلتا دیکھا

ہم پہ احسان کِیا اس نے روایت کر کے
اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے سراپا جو نبی ﷺ کا دیکھا

بعد مرنے کے مِلی خاکِ بقیع غرقد
فضلِ رحمان سے احقر نے یہ سپنا دیکھا

شتمِ سرکار ﷺ کی تاثیر پہ مُمتازؒ اُچھلا
ساتھ والوں نے اسے آگ بگولا دیکھا

اُن پہ محمودؔ نہ رب کِس طرح راضی ہوتا
وہ کہ جن لوگوں نے سرکار ﷺ کا چہرہ دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار ہے ربِّ عوالم کا نبی ﷺ سے ایسا
اُن ﷺ کی رحمت کا جہانوں میں بجایا ڈنکا

بیشتر کاموں میں کام آیا نبی ﷺ کا منشا
وہ کیا اُن ﷺ کے خُدا نے، جو اُنھوں نے چاہا

میری آنکھوں نے پئے روضہ کیا جو سجدہ
جتنے تھے درد و غم، و رنج، ہُوئے تھے عنقا

دستِ سرور ﷺ کو کہا ہاتھ خُدا نے اپنا
ذکرِ محبوب ﷺ کو خالق نے کِیا ہے اونچا

وِردِ صلوات میں گُزرے ترا لمحہ لمحہ
خُلد کو جانے کا واحد ہے یہی تو رَستہ

پیرہن کِس لیے مَیں ذوقِ غزل کا پہنوں
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا

ذکرِ سرکار ﷺ سے جو لوگ ہیں غافل رہتے
ایسے بدبختوں سے اپنا نہیں کوئی ناتا

جذبۂ عشق تھا ممتاز ملکؒ کا، جس نے
شاتمِ سرور و سرکارِ جہاں ﷺ کو مارا

دِی تھی محمودؔ پیمبر ﷺ نے گواہی اس کی
اِس لیے لوگوں نے سرور ﷺ کے خُدا کو پُوجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کی آنکھوں سے اُٹھایا ہے خُدا نے پردہ
عرش آسا اُنھیں دیتا ہے دِکھائی طیبہ

کج کُلاہانِ زمانہ سے غنی تر پایا
قریۂ سرور و سرکارِ جہاں ﷺ کا منگتا

بہرِ حیدر رضی اللہ عنہ جونہی محبوبِ خُدا نے چاہا
ڈوبا خورشید سُوئے عصر دوبارہ آیا

اہلِ ایمان کی جانوں کی طرف ہے بہتا
رحمت و رافتِ سرکارِ جہاں ﷺ کا چشمہ

حدتِ حشر کا کیا خوفِ کہ ہم پر ہو گا
ابرِ الطاف و عنایاتِ نبی ﷺ کا سایہ

رب نے فرما کے مسلمانوں کو اُن ﷺ کا بندہ
لُطف فرمایا کہ رحمت کو یقینی رکھّا

نعت کہتا ہُوں تو ہوتا ہُوں رَسا طیبہ تک
فضلِ رب سے ہے یہ میرے لیے سستا سودا

حق کی صُورت میں جو سرکارِ دو عالم ﷺ آئے
کیسے باطل کے جنود اُس سے نہ ہوتے پسپا

نعتِ سرکار ﷺ کی تحریر ہے محمودؔ ایسی
مصحفِ زِیست کا رخشندہ ہے صفحہ صفحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جسے شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا ملتی ہے — پیار کی گویا یہی اُس کو جزا ملتی ہے
نعت پر ایسی بصیری رحمۃ اللہ علیہ کو رِدا ملتی ہے — جس سے فی الفور سرِ خواب شفا ملتی ہے
عامِل صلِ علیٰ جو بھی ہو دُنیا میں اسے — حشر میں دامنِ سرور ﷺ کی ہَوا ملتی ہے
جاں لُٹاتا ہے جو ناموسِ رسولِ حق ﷺ پر — ایسے بندے کو فنا بن کے بقا ملتی ہے
کام وہ کر جو نبی ﷺ کا ہو پسندِ خاطر — اُن ﷺ کی خوشنودیٔ سے مالک کی رِضا ملتی ہے
ایک شب اِس پہ قدم سرورِ کُل کے آئے — چاند سے اِس لیے دُنیا کو ضیا ملتی ہے
قُربِ قوسین سے کچھ پہلے حبیبِ رب ﷺ کو — اُدنُ مِنّیْ کی محبّانہ صدا ملتی ہے
سرحدِ عرش اگر دِل کی نظر سے دیکھو — مسکنِ سرورِ کونین ﷺ سے آ ملتی ہے

مَیں کہے جاتا ہُوں محمودؔ نعوتِ سرور ﷺ
شکرِ رحمان کہ توفیق ثنا ملتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے نہ سرِ حشر عطوفت ہو نبی ﷺ کی — عادات میں موجود جو سیرت ہو نبی ﷺ کی
اِس مُلک میں نافذ جو شریعت ہو نبی ﷺ کی — تو چتر کی صُورت میں عنایت ہو نبی ﷺ کی
ہر وقت اگر سامنے سُنّت ہو نبی ﷺ کی — کردار پہ بندے کے، صیانت ہو نبی ﷺ کی
کیوں دُنیا میں کم کھانا نہ عادت ہو نبی ﷺ کی — جب قصرِ دنا تک میں ضیافت ہو نبی ﷺ کی
خواہش یہی خلاقِ جہاں کی رہی دائم — ہیں جتنے رسول علیہم السلام اُن میں فضیلت ہو نبی ﷺ کی
سرکار ﷺ کی اُمّت کے لیے رب نے یہ چاہا — مومن کے لیے رحمت و رافت ہو نبی ﷺ کی
رتبہ اُنھیں ملتا ہے مہیمن کی رِضا کا — جن لوگوں کو دُنیا میں زیارت ہو نبی ﷺ کی
ہر وقت اُسی طرح عمل کرتے چلے جاؤ — ہر کام میں جیسی بھی ہدایت ہو نبی ﷺ کی
ہونٹوں پہ ہو مداحیِ سرور ﷺ کا ترانہ — جب حشر کے ہنگام میں رویت ہو نبی ﷺ کی
دُنیا میں بھی ہو شاملِ حال اُن ﷺ کی عنایت — حاصِل ہمیں آگے بھی شفاعت ہو نبی ﷺ کی
راضی ہمیں کرنا ہو اگر ربِّ جہاں کو — لازم ہے یہ ہم پر کہ اطاعت ہو نبی ﷺ کی

کیوں اِس کے سِوا مدح کِسی کی بھی ادا ہو — جب نوکِ زباں بندے کے، مِدحت ہو نبی ﷺ کی
کیا اور کِسی نوع کے سرمائے کی حاجت — حاصِل جو تمھیں دولتِ نسبت ہو نبی ﷺ کی
جو کام ہو، ہو اُن ﷺ کی ہدایت کے مطابق — اور بات جو مِدحت کی ہو، بابت ہو نبی ﷺ کی
ممکن ہی نہیں بندے! بغیر اِس کے رسائی — پہنچے گا تو رب تک جو وَساطت ہو نبی ﷺ کی
ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت پہ ڈٹا رہ! — یوں دِل میں ترے عزّت و حُرمت ہو نبی ﷺ کی
سچ پوچھے کوئی مجھ سے تو گھر ربِّ جہاں کا — ”وہ دِل ہے کہ جس دِل میں محبّت ہو نبی ﷺ کی“

محمودؔ کی یہ ارحم و رحماں سے دُعا ہے
تدفینِ مدینہ کی اجازت ہو نبی ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس ہستی سے اُلفت ہے بڑی سب سے بڑائی — اللہ کے ہونے کی مِلی جس سے گواہی
ہے موت تو برحق مگر ایسے میں الٰہی! — میری نہ رہے مسکنِ سرکار ﷺ سے دُوری
دیتا ہے یہ ہاتف تو مِرے دِل کو تسلّی — ٹوٹے گی مدینے میں مِری سانس کی ڈوری
یہ چودہ سو تینتیس جو ہے اب سن ہجری — میلاد کی اِس سال خوشی سب نے منائی
یہ نعت کے رَستے کا ہمیشہ سے ہے راہی — اِس بارے میں روشن رہا محمودؔ کا ماضی
کعبہ کو مِلی قبلہ کو اِس واسطے صُورت — خالق کو پسند آئی تھی محبوب ﷺ کی مرضی
یہ فرض احادیثِ پیمبر ﷺ سے ہے ثابت — ہے ”صَلِّ عَلٰی“ اسمِ پیمبر ﷺ پہ ضروری
ہر شے کو چھپاتی ہے تہِ سایۂ شفقت — سرکارِ بہیں جاہ کی کونین پناہی
ہم اُن ﷺ کے کہے پر جو چلیں گے تو عزیزو! — آقا ﷺ کی سرِ حشر شفاعت ہے یقینی
کیوں ابرِ عطا رب کا ترے گھر پہ نہ برسے — ہو ذکرِ پیمبر ﷺ پہ تری آنکھ جو گیلی
سرکار ﷺ کی رحمت کے سبب پائی گئی تھی — اعجاز نُما دُشمنِ سرکار ﷺ کی مُٹھی
وِجدان کے کہنے پہ قلم میرا رَواں ہے — تنعیت کا ہے متن تو تحمید کی سُرخی
حرف آیا جو ناموسِ نبی ﷺ پر تو اُٹھے گا — ممتاز ملک قادریؒ ایسا کوئی غازی

سرکار ﷺ کی مِدحت کو سمجھتا ہے یہ منزل
پرواز پہ رہتا ہے مِری فکر کا پنچھی
وہ آنکھ ہے جس آنکھ پہ کندہ ہے مدینہ
''وہ دِل ہے جس دِل میں محبّت ہو نبی ﷺ کی''

تاریخِ رُسل علیہم السلام کا ہے یہ محمودؔ خلاصہ
آیا، نہ کبھی آئے سرکار ﷺ سا ہادی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غفرانِ معاصی کو جو رحمت ہے نبی ﷺ کی
یہ لُطفِ مہیمن ہے، عنایت ہے نبی ﷺ کی
شفقت ہے، رعایت ہے، عطوفت ہے نبی ﷺ کی
اِس واسطے ہم سب کو ضرورت ہے نبی ﷺ کی
کی آنکھوں سے سرکار ﷺ نے خالق کی زیارت
وحدانیت رب کو شہادت ہے نبی ﷺ کی
لازم ہے کہ ہم اُس کو کبھی بھول نہ پائیں
احسان خُدا ہم پہ جو بعثت ہے نبی ﷺ کی
آغاز میں جو تیسرے پارے کے، بیاں ہے
لاریب وہ تمہیدِ فضیلت ہے نبی ﷺ کی
معلوم ہُوا اِس سے کہ اصلاً ہیں نبی آپ ﷺ
میثاق میں وہ شانِ نبوّت ہے نبی ﷺ کی
اللہ کی خلوت میں رسائی کا شرف ہے
وقعت یہ نبی ﷺ کی ہے، یہ عظمت ہے نبی ﷺ کی
فرمانِ خُدا اس کا ہُوا شاہدِ عادل
طاعت ہے خُدا کی، جو اطاعت ہے نبی ﷺ کی
جب سارے نظام آپ ﷺ کی رحمت سے ہیں چلتے
لاریب عوالم پہ حکومت ہے نبی ﷺ کی
''لَا یؤمِنُ'' کے حکمِ پیمبر ﷺ سے ہے وَاضح
ایمان کی بنیاد محبّت ہے نبی ﷺ کی
''اَوۡ اَدۡنٰی'' سے کچھ ہم کو مِلا اِس کا اشارہ
اللہ تعالیٰ سے جو قُربت ہے نبی ﷺ کی
دِل جس سے ہُوئے لمحوں میں اچھائی پہ مائل
دُنیا نے یہ دیکھا کہ وہ سیرت ہے نبی ﷺ کی
اِک دُوجے کی اِمداد کریں، جھوٹ نہ بولیں
اُمّت کے لیے یہ بھی ہدایت ہے نبی ﷺ کی
اِس کے تو ہمارے لیے ہیں سیکڑوں پہلو
کب ایک، فقط ایک ہی سنّت ہے نبی ﷺ کی

محمودؔ نہیں خدشہ جہنّم کا تو یوں بھی
وَا حشر میں آغوشِ شفاعت ہے نبی ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح جو اللہ آپ کرتا ہے
یہ ذکر پیمبر ﷺ کا کتنا اُونچا ہے

جہاں پہ حرف "فَضَّلْنَا" لطیف اشارہ ہے
کتاب حُبِّ پیمبر ﷺ کا ایک صفحہ ہے

ہمیں جو ہر قدم پہ رہنمائی دیتا ہے
دِلِ نبی ﷺ پہ جو اُترا، یہ وہ صحیفہ ہے

نبی ﷺ کے در پہ مرا شعرِ تر پذیرا ہے
مدینے سال میں دو بار مجھ کو جانا ہے

جہاں پہ رات کا سایہ تلک نہیں پڑتا
نبی ﷺ کے شہرِ منوّر کا وہ سویرا ہے

یہ دیکھا دُنیا نے، خُلقِ حضور ﷺ کے باعِث
جو سر کشیدہ تھا پہلے، وہ سرخمیدہ ہے

عزیزو! کرنا درودِ حضور ﷺ کی کثرت
اِسی سے پہنچا خُدا تک، جو بندہ پہنچا ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم بارہا کہتے ہُوئے یہ پائے گئے
کہ رشکِ مُشک ختن آپ ﷺ کا پسینہ ہے

مجھے ہو کِس لیے روزِ شمار کا خدشہ
کہ میرے ہاتھ میں نعتوں کا گوشوارہ ہے

خلافِ حُرمتِ محبوبِ کبریا ﷺ باتیں
سُنیں جو قادری ممتازؒ نے، تو بپھرا ہے

اِسی سے ہوتی ہے پہچان خالقِ کُل کی
"نصاب مکتبِ عشقِ نبی ﷺ انوکھا ہے"

رجب کا موقع ہے محمودؔ، غفور سے سُننا
حضور پاک ﷺ کا قدُوسیوں میں چرچا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہان والوں نے تو بارہا یہ دیکھا ہے
وہی ہُوا جو حبیبِ خُدا ﷺ نے چاہا ہے

ہمیں شفاعتِ سرکار ﷺ پر بھروسا ہے
بھلے، خطاؤں کا اعمال میں پُلندا ہے

جو حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ پہ جان دیتا ہے
وہ خوش نصیب مجھے جان سے بھی پیارا ہے

ہر ایک عاصی یوں شہرِ حضور ﷺ پہنچا ہے
اِسی مقام پہ ہر دَرد کا مُداوا ہے

حدیثیں شرحِ کلامِ خُدائے برحق ہیں
نبی ﷺ کی بات سے قولِ خُدا کو سمجھا ہے

نبی ﷺ کا نام جو حلالِ مُشکلات ہُوا
اِسی لیے یہ ہمہ وقت لب پہ آتا ہے

یہ حق تو دُشمنوں تک کی زباں پہ جاری تھا
ہے بات شیریں پیمبر ﷺ کی، نرم لہجہ ہے

یہ اُن پہ ویزے کی پابندیاں قیامت ہیں
مدینے جانے کو جس کا دِل تڑپتا ہے

سلام کرتا ہوں آقا ﷺ کے نعت گوؤں کو — بفضلِ ربِّ جہاں یہ مِرا وتیرہ ہے
میں خاکِ پاکِ بقیعِ حضور ﷺ کو پا لوں — یہی ہے رب سے گزارش جو عاجزانہ ہے
خُدا کی حمد اور نعتوں میں تر زباں رہنا
یہی رشیدؔ کی پُونجی، یہی اَثاثہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کی حبیب ﷺ سے ہے محبّت درودِ پاک — ہو کیوں نہ وجہِ کیفِ لطافت درودِ پاک
ویسے تو کبریا کی ہے سُنّت درودِ پاک — پر عبدیت کی بھی ہے شہادت درودِ پاک
قسمت کی خوبی، حُسنِ عقیدت درودِ پاک — کرتا ہے عاصیوں کی کفالت درودِ پاک
غفرانِ معصیت کی ہے صُورت درودِ پاک — بندے پہ ہے خُدا کی عنایت درودِ پاک
رب اور فرشتے اِس کے ہیں عامِل، تو ہو گیا — ذکرِ نبی ﷺ کا باعِث رِفعت درودِ پاک
ایسی روایتیں ہیں احادیث میں کہ تھی — اصحابِ ذی وقار کی عادت درودِ پاک
مانگو دُوا وظیفۂ ”صلِّ عَلٰی“ کے ساتھ — تو اِستجاب کی ہے ضمانت درودِ پاک
درپیش معرکہ ہو اگر اہلِ کفر سے — سمجھو کہ ہے قبالۂ نُصرت درودِ پاک
ہیں مُستنیر اِس سے مہ و مہر و نجم بھی — ایسا ہے نُورِ دِیدۂ فطرت درودِ پاک
یہ جان لے حضور ﷺ کا ہر ایک اُمّتی — ہے دافِعِ بلا و صعوبت درودِ پاک
ویسے تو کچھ وظائف و اوراد کم نہیں — رکھتا ہے سب میں ایک فضیلت درودِ پاک
ہوتی ہے اِس سے پاک زبانِ درود خواں — دِل کے لیے ہے وجہِ سکینت درودِ پاک
مومن نہ اُس کے آگے رہیں سر سجدہ کیوں — جس نے کِیا ہے جُزوِ عبادت درودِ پاک
محمودؔ دِل یہ کہتا ہے، میزان پر مجھے
دِلوائے گا ہر ایک رعایت درودِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ صلوات سکھاتا ہے جو رحماں ہم کو — لوگ کِس طرح سمجھتے نہ مسلماں ہم کو

پایا لوگوں نے غزل کہنے سے نالاں ہم کو — نعت سُنتے ہیں تو کہتے ہیں سخنداں ہم کو
مکّہ مولد ہے نبی ﷺ کا تو ہے طیبہ مسکن — دونوں حُرمت میں نظر آتے ہیں یکساں ہم کو
اپنے گھر آنے کی دیتا ہے اجازت خالق — جب مدینے کا وہ پا لیتا ہے خواہاں ہم کو
ربِّ قُدّوس و مہیمن ہے کہ جس نے بخشا — لُطف سرکارِ بہیں جاہ سے ایماں ہم کو
ہیں رؤف اور رحیم آقا و مولا ﷺ ہم پر — دیکھ سکتے ہی نہیں آپ ﷺ پریشاں ہم کو
حُبِّ سرکار ﷺ کی راہوں کے ہُوئے ہیں راہی — کیوں ڈرائے کوئی خلجاں، کوئی ہیجان ہم کو
طیبہ کے عزم میں پڑھتے ہیں درودِ سرور ﷺ — اِس سفر کے لیے کافی ہے یہ ساماں ہم کو
رب کے محبوب ﷺ کی سیرت ہے نظر کے آگے — راس عصیاں کا ہو کیوں جامۂ عُریاں ہم کو
خوف محشر کا نہیں "صلِّ علٰی" کے باعِث — رُستگاری کا نظر آتا ہے اِمکاں ہم کو
کوئی مُشکل نظر آتی ہی نہیں ہے مُشکل — ذکرِ سرکار ﷺ ہے ہر درد کا درماں ہم کو
اپنے سرکار ﷺ کے مولُود پہ ہم شاداں ہیں — یاد ہے خالقِ کونین کا احساں ہم کو
چین لینے ہی نہیں دیتا ہے اپنے گھر میں — مسکنِ سرورِ کونین ﷺ کا اَرماں ہم کو
روح کا طیر نہ لاہور میں پھر سے اُڑ جائے — قالبِ جاں کا ڈراتا ہے یہ زنداں ہم کو

قلب میں اپنے ہے محمودؔ نبی ﷺ کی اُلفت
کیسے بہلائے گا پھسلائے گا شیطاں ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کی دھڑکن کیا تھی جب "صَلِّ عَلٰی" پڑھتا نہ تھا — کب قلم ایسا تھا جب نعتِ نبی ﷺ لکھتا نہ تھا
رُوبروئی وہ تھی اِسرا کی کہ کچھ پردہ نہ تھا — آنکھ کوئی آنکھ اور چہرہ کوئی چہرہ نہ تھا
عقل و دَانش سے بھی میرا رابطہ ایسا نہ تھا — طیبہ جب پہنچا نہ تھا، دِیدہ تلک بینا نہ تھا
بے مثال و بے نظیر و بے عدیل آقا ﷺ ہیں یوں — کوئی اُن ﷺ جیسا نہ ہو گا اور کوئی اُن سا نہ تھا
لے گیا اُس رَہ سے اپنے پاس رب محبوب ﷺ کو — جس وہ جہاں پر کوئی روزن، کوئی دروازہ نہ تھا
اِس حقیقت تک رسائی ہو گئی صدیق رضی اللہ عنہ کی — بولہب لیکن مقامِ مصطفیٰ ﷺ سمجھا نہ تھا

جو نہ رکھتے تھے بصیرت، جن کے دِل روشن نہ تھے ‏ — ‏ عظمتِ سرکار ﷺ کا ایسوں کو اندازہ نہ تھا
جو محبِ مصطفیٰ ﷺ تھا اس سے اُلفت تھی ہمیں ‏ — ‏ نام لیوا جو نہ تھا، سرکار ﷺ کا اپنا نہ تھا
لامکاں کے قصر میں وحدت تھی اور محبوبیت ‏ — ‏ تیسرا کوئی وہاں پر دیکھنے والا نہ تھا
ناعتِ منعُوت بعدِ مرگ خوش خوش تھا بہت ‏ — ‏ احتسابِ روزِ محشر کا اُسے خطرہ نہ تھا

جب کِسی بھی چیز کی محمودؔ کو حاجت ہُوئی
کیا بہرِ لمحہ دَرِ سرکارِ والا ﷺ وَا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سیرتِ حضور ﷺ میں موجود ہر کمال ‏ — ‏ آقا ﷺ سا خوش جمال ہے کوئی، نہ خوش خصال
مختارِ کائنات ﷺ ہیں محبوبِ ذوالجلال ‏ — ‏ لیں گے وہ ہم کو نکبت و اِدبار سے نکال
پڑھتا ہوں جب درود مَیں از راہِ امتثال ‏ — ‏ آقا حضور ﷺ جانتے ہیں میرے دِل کا حال
گزرے مدیحِ سرورِ دیں ﷺ میں جو اپنا حال ‏ — ‏ کِیا جلبِ جاہ و منزلت کِیا، خواہشِ منال
لب پر درودِ پاک نگاہوں میں اِنفعال ‏ — ‏ دیکھیں تو کیوں مدینے میں تقویمِ ماہ و سال
محمودؔ کی زباں رہی مدحِ نبی ﷺ میں لال ‏ — ‏ غیرِ نبی ﷺ سے پیار ہے اِس کے لیے وَبال
سرور ہیں ہمارے، سب سرکار ﷺ کے غُلام ‏ — ‏ شقرانِ یا صہیب ہوں عمار یا بلال رضی اللہ عنہم
اُن سے علاقہ اُلفت و اِخلاص کا رہے ‏ — ‏ اصحاب ہوں رسولِ خُدا ﷺ کے کہ اُن کی آل
دیکھیں مدد کے واسطے جب ہم حضور ﷺ کو ‏ — ‏ ہر زخمِ معصیت کا نہ کیسے ہو اِندمال
دوزخ کے سارے راہ نہ مسدُود ہوں گے کیوں ‏ — ‏ سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم جب بنے گی ڈھال
اچھائی اور بُرائی میں آقا ﷺ نے دی تمیز ‏ — ‏ کیا کیا ہے شے حرام تو کیا چیز ہے حلال
خواہش بھی ہے یہی تو یقیں بھی مِرا یہی ‏ — ‏ ہو گا بہ فضلِ رب مِرا طیبہ میں اِنتقال

محمودؔ اِس میں حُبِ رسولِ کریم ﷺ ہے
کیوں مَیں کروں نہ آئنۂ دِل کی دیکھ بھال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصرِ اُلفت میں جو آقا ﷺ نے خود آرائی کی
شکل بھی لے چکی پوشیدگی پیدائی کی

پائی طیبہ میں نہ طاقت جونہی گویائی کی
آنکھ نے اپنے تئیں اِس جگہ دانائی کی

بڑھ کے خود حضرت رِضواں نے پذیرائی کی
سید و سرورِ کونین ﷺ کے شیدائی کی

فعل جب آپ خُدا کا ہے نبی ﷺ کی خاطر
کوئی حد ہی تو نہیں ذکر کی اُونچائی کی

سجدہ ریزی میں عجب لُطف مِلا ہے مجھ کو
جب بھی محرابِ تہجد میں جبیں سائی کی

کوئی جابر رضی اللہ عنہ سے جو یہ پوچھ سکے تو پوچھے
کیسی سرکارِ دو عالم ﷺ نے مسیحائی کی

شب اِسرا میں ملاقات محبّت طے تھی
اب فقط یہ تھی ملاقات شناسائی کی

جا پہنچتا تو ہوں ہر سال نبی ﷺ کے دَر پر
حد تو ہوتی ہی ہے آخر کو شکیبائی کی

جان سکتا ہی نہیں کوئی حقیقت لوگو!
نعتِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی پہنائی کی

چتر رحمت کا تنا حشر میں اِس کی خاطر
بات تھی اُن ﷺ کے محبّ، اُن کے تمنائی کی

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے جو مَیں نے کی ہے
ہر گُزارش کی پیمبر ﷺ نے پذیرائی کی

کیوں نظر تیری طرف آقا و مولا ﷺ کرتے
جب مدد تُو نے نہ کی دوست، کِسی بھائی کی

آپ کو علم ہے آقا ﷺ کہ ستم رانوں نے
کِس قدر مُلکِ خُداداد میں مہنگائی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھّو لب پر نبی ﷺ کا ذکر اگر
پاؤ ساری گزارشوں میں اثر

اِس میں حُبّ حضور ﷺ ہو نہ اگر
قلب ہے ایسا جیسے ایک کھنڈر

جب دھرا عتبہٗ نبی ﷺ پر سر
کچھ نہ اپنی رہی تھی مجھ کو خبر

فضلِ خالِق سے اسمِ خیرِ بشر ﷺ
مَیں نے پایا لکھّا ہُوا دِل پر

خوش نصیب ہے وہی جو کرتا ہے
وِردِ صَلِّ عَلٰی النَّبِیْ ﷺ میں سحر

پائی ذکرِ حضور ﷺ کرتے ہُوئے
منزلِ مغفرت کی راہ گزر

چشمِ نادم مدینے لے جا کر
ذکر کی سلک میں پرُوئے گہُر

معجزاتِ رسول آخر ﷺ میں — رجعت خور ہے اور شقِ قمر
دِل میں رکھو یقیں کہ پاؤ گے — نخلِ مِدحت کا روزِ حشر ثمر
تھی یہی خواہش حبیبِ خُدا ﷺ — کاش مومن ہوں سارے شیر و شکر
کِس لیے ہو نبی ﷺ کے ناعِت کو — دُنیا و آخرت میں کوئی ضرر
ہے حقیقت یہی رشیدؔ کہ ہے
نعتِ سرکارِ کائنات ﷺ ہُنر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی اگر جبہہ سائی ہے — سمجھو کہ عرش ربِّ جہاں تک رسائی ہے
تصویرِ قُبّہ جب بھی کِسی نے دِکھائی ہے — شمعِ عقیدتِ شہِ عالَم جلائی ہے
مدّاحی حضور ﷺ کی وہ خوشنوائی ہے — جس سے کہ قلب و جان و نظر کی صفائی ہے
جو بات آقا سرورِ دیں ﷺ نے بتائی ہے — دُنیا و آخرت کی اِسی میں بھلائی ہے
جس میں شہنشہوں سے بھی بڑھ کر بڑائی ہے — شہرِ حبیبِ خالِقِ کُل ﷺ کی گدائی ہے
تیری نظر کی تا بہ ثریا رَسائی ہے — گردن جو تُو نے اسمِ نبی ﷺ پر جھکائی ہے
ذکرِ حضور ﷺ سے اگر نہ آشنائی ہے — سب سے بڑی عزیزو! یہی تو بُرائی ہے
مٹّی نبی ﷺ کے شہرِ مقدّس کی، مرحبا! — ہر لادوا مرض کی یہی تو دوائی ہے
عاصی ہُوں یوں کہ کھاتے میں اپنے نبی ﷺ کے ہُوں — مَیں جانتا نہیں ہوں کہ کیا پارسائی ہے
خوشنودیٔ حضور ﷺ ملے گی اُسے رشیدؔ
رکھتا جو دِل میں بھائی کی خاطر بھلائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خُدا سے جب بھی کہی، نعت ہی کہی — فردِ عمل گُناہوں سے بھرپور ہی سہی
برسا سحاب لُطفِ رسولِ کریم ﷺ بھی — شرمندگی کی آبجو آنکھوں سے جب بہی
زندہ نہیں ہے، چھا گئی ہے اس پہ مُردنی — جس دِل میں حُبِّ سرورِ عالَم ﷺ نہیں رہی

کیا چیز ہے حلال تو کیا شے حرام ہے — دُنیا کو دی حضور ﷺ نے ہر شے سے آگہی
قائم سبھی جہانوں پہ کی ذوالجلال نے — آقا حضور ﷺ مالک و مختار کی شہی
پھر بھی ہدف میں رحمتِ سرکار ﷺ کا رہا — دامن تو تھا فضائلِ اَخلاق سے تہی
جو نعت کے بجائے غزل کو کریں شعار — سوچیں اگر تو نکلے گی یہ اِن کی ابلہی
محمودؔ اُن ﷺ کی کیوں نہ کرے مِدحت و ثنا
جب ہیں شفیعِ روزِ قیامت حضور ﷺ ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان و دِل سے اُن ﷺ کی مِدحت کیجیے — نعت کہنے کو ریاضت کیجیے
طاعتِ خالق کی نیّت کیجیے — مصطفیٰ ﷺ کی جب اطاعت کیجیے
دشمنانِ دِیں سے نفرت کیجیے — اور نبی ﷺ والوں کی سنگت کیجیے
ذکر کرتے جایئے سرکار ﷺ کا — سب دِلوں پر یوں حکومت کیجیے
حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرتے ہُوئے — دوسروں پر آپ سبقت کیجیے
کِس لیے مِدحت نبی ﷺ کے غیر کی — کِس لیے اعمال غارت کیجیے
لازمی ہے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ — اِس حوالے سے تو غیرت کیجیے
مانیے قائد رسولِ پاک ﷺ کو — سب ملل کی یوں قیادت کیجیے
کیجیے ناراض مت سرکار ﷺ کو — ظالموں کی مت وکالت کیجیے
یہ ہے اِرشادِ حبیبِ کبریا ﷺ — مَت کِسی کی آپ غیبت کیجیے
کیوں تساہل جانبِ شہرِ نبی ﷺ — طیبہ جانے کو تو عجلت کیجیے
موند کر آنکھوں کو روضہ دیکھیے — دِل کی آنکھوں سے زیارت کیجیے
آئے جس جانب سے آوازِ درود
اُس طرف رُوئے سماعت کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا مانتا ہے نبی ﷺ کی سفارش — کرو تو مدینے میں جا کر گزارش
اُدھر کے سبھی بندے پائیں گے بخشش — ہُوئی جس طرف چشمِ رحمت کی جنبش
درودِ نبی ﷺ سے نہیں جس کو رَغبت — اُسے گھیر لے گی جہنم کی آتش
ہمیں اپنے آقا ﷺ نے دِی ہے ہدایت — کہ ہے لازمی کبریا کی پرستش
جو ہو نام لیوا تم آقا ﷺ کے سچے — ہو تعمیل حکمِ پیمبر ﷺ میں کوشش
گُہر چشمِ نادم سے نکلے تو ہو گی — ترے سر پہ آقا ﷺ کی رحمت کی بارش
یقینی ہے محشر میں ہم عاصیوں کی — پیمبر ﷺ کی چشمِ شفاعت سے بخشش
سُنو نام آقا ﷺ کا تو سر جھکاؤ — یہ ہے کام توجیہِ اِعزاز و نازش
نبی ﷺ پُل پہ بھی دیں گے مجھ کو سہارا — ذرا آئی گر میرے پاؤں میں لغزش
فرامین و اَقوالِ سرور ﷺ کے آگے — نہ کیوں سر بسجدہ رہے عقل و دَانش
حبیبِ خُدا کا اگر حکم مانے — نہ بھائی سے رکھّے کوئی بھائی رنجش
درودِ نبی ﷺ کا جو عامِل ہے گھر بھر — ہے خالق کی رحمت، نبی ﷺ کی نوازش
دِلِ احقر النّاس میں میرے آقا ﷺ! — ہے خاکِ بقیعِ مدینہ کی خواہش
جو ہوتی ہے مقبولِ دَربارِ خالق
ہے نعتِ پیمبر ﷺ کی محمودؔ کاوش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہی شعر کا معیار ہے — مدحِ آقا ﷺ جب نہیں تو شاعری بیکار ہے
نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا صاحبِ کردار ہے — جو محبّ اُن ﷺ کا نہیں ہے وہ ذلیل و خوار ہے
ذرۂ خاکِ مدینہ مطلعِ اَنوار ہے — اور قضائے شہرِ سرکارِ جہاں گُل بار ہے
قُربت قُبّہ میں جو مینار ہے، ضوبار ہے — جھلملاتا اِس میں نُورِ حق سرِ ابصار ہے
اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ یم زخّار ہے — جس کے آگے صفر میرا نکبت و اِدبار ہے
رحمتِ حق سے وہ نااُمید ہو سکتا نہیں — بندۂ محبوبِ خالق ﷺ خُلد کا حق وار ہے

عامِل "صلِّ علٰی احمد" جو ہے اُس شخص پر — ابرِ لُطف و رحمت سرکار ﷺ کی بوچھار ہے
حرفِ ما ینطق سے واضح ہو گئی ہے حیثیت — ہر حدیثِ سرورِ عالم ﷺ بقا آثار ہے
مادحان و نعت گویانِ نبی ﷺ وہ لوگ ہیں — جن سے سب اہلِ صفا اہلِ وِلا کو پیار ہے

خواہشِ باغِ بہشتِ پاک میں محمودؔ کو
گُنبدِ سرور ﷺ کی سبزی دعوتِ دِیدار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ حقیقتاً ہے دِل کی واردات — کیا کام لفظ و صُوت دیں، کیا کام دیں لُغات
کِس کے لیے خُدا نے کی تشکیلِ کائنات — محبوبِ کبریائے عوالَم ہے کِس کی ذات
اس کے جلو میں جیت چلے گی نہ کِس لیے — اسمِ نبی ﷺ جو لے گا، وہ کھائے گا کیسے مات
سرکار ﷺ کے ظہور پر سب سر کے بل گرے — لات و ہُبُل ہوں نسر ہو یا عزّیٰ و منات
قصرِ دنا میں جب تھے نبی ﷺ رب کے رُوبرو — شہرِ رجب میں آئی تھی ایسی بھی ایک رات
قُرآن کے مطالعے سے ہم کو مِل گئے — مدّاحِ رسولِ مکرّم ﷺ کے سو نکات
پڑھ کے تو دیکھیں آپ احادیثِ مصطفیٰ ﷺ — شرحِ کلامِ رب ہے پیمبر ﷺ کی بات بات
اصحاب و اہلِ بیت کی مِدحت کرو کہ یہ — ہیں نخلِ مدحِ آقا و مولا کے ڈال پات
محشر کے روز ہو کے رہے گی ہماری بھی — اَبروئے مصطفیٰ ﷺ کے اشارات سے نجات
رب ہے تو پھر نبی بھی رؤف و رحیم ہیں — آقا ﷺ نے پائیں اِس طرح اللہ کی صفات
واضح کلامِ خالق و مالک سے ہو گیا — اللہ کے حبیبِ مکرّم ﷺ سے اِلتفات
نیکی کے راستے پہ چلیں کیوں نہ لوگ سب — ہوں سامنے جو سیرتِ آقا ﷺ کے واقعات

ذکرِ حضور میں رہے مشغول حشر تک
محمودؔ کو عطا ہو اِسی کام میں ثبات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب جو وہ ناظمِ نظمِ جہاں کے ہیں — یوں مصطفیٰ کریم ﷺ نشاں بے نشاں کے ہیں

جس کو بُلایا پاس خُدائے عظیم نے
سب طنطنے رجب کے اِسی میماں کے ہیں

پاتالِ قلب و جاں سے برآمد ہُوئے ہیں وہ
جو زمزمے مدیحِ شہِ انس و جاں ﷺ کے ہیں

صبح و مَسا جو پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر درود
افراد جتنے بھی ہیں، وہ اِک خاندان کے ہیں

اُن میں خُدا کے ساتھ نبی ﷺ کا بھی ذکر ہے
فقرات دیکھ لیجیے جتنے اذاں کے ہیں

اقصیٰ کے دِل پہ آج بھی یہ بات ہے رقم
محبوبِ رب ﷺ امام صفِ مُرسلاں کے ہیں

کوئی مدینے حاضری کی بات تو کرے
سارے اشارے میری طرف سے تو ''ہاں'' کے ہیں

''صَلِّ عَلٰی'' کا وِرد اُن سب کا جواب ہے
تینوں سوال قبر میں جو اِمتحاں کے ہیں

گزریں نبی ﷺ کے شہرِ حسیں میں، خُدا کرے
لمحے جو آخری مِری عمرِ رَواں کے ہیں

محمودؔ حمدِ رب ہو اور نعتِ رسول ﷺ ہو
رَستے یہی تو زندگیٔ جاوِداں کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر حضور پاک ﷺ ہے صبح و مَسا کا ذکر
یہ ذکرِ دِل نشیں ہے لبوں پر سدا کا ذکر

وِردِ درودِ پاکِ حبیب خُدا کا ذکر
ہے ہر دُعا کے سابقہ و لاحقہ کا ذکر

آئے جو بات قُربتِ قوسین کی تو کر
تشکیل کردہ قوسوں کے اِک دائرہ کا ذکر

خوشنودیٔ حبیب مکرّم کے واسطے
اللہ نے بُلند کیا مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

ہو اُسوۂ حضور ﷺ پہ چلنے کی بات چیت
تو سیرتِ نبی ﷺ کے ہو ہر واقعہ کا ذکر

پڑھ کر عزیزو! دیکھ لو قُرآنِ پاک میں
اللہ کی رِضا میں نبی ﷺ کی رِضا کا ذکر

فرمائیں گے ملائکہ میزاں پہ آخرش
میری خطا کے ذکر پر اُن ﷺ کی عطا کا ذکر

سرکارِ کائنات ﷺ کے ذکرِ جمیل میں
کیسی ریا کی بات ہو، کیوں ہو انا کا ذکر

جب غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں کرو تو ہو
راہِ فنا میں منزلِ حُسنِ بقا کا ذکر

بالالتزام کرتے رہیں گے ملائکہ
آقا ﷺ کے شہرِ پاک میں میری قضا کا ذکر

چوپٹ کُھلا مِلے گا درِ گلشنِ بہشت
آئے گا جب نعوتِ نبی ﷺ کے صلہ کا ذکر

رہتا ہے بعدِ نعت لبوں پر رشیدؔ کے
سرکار ﷺ کے اَحِبّا کا یا اقربا کا ذکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر اگر مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے — یہی خُلد کو جانے کا راستہ ہے
عقیدت کا میری یہ ایک زاویہ ہے — کہ الطافِ سرکار ﷺ پر اِکتفا ہے
نبی ﷺ سب جہانوں کی خاطر ہیں رحمت — تو زیرِ نگیں اُن ﷺ کے ہر محکمہ ہے
ہم آقا ﷺ سے مانگیں گے رافت رحیمی — کہ رحمان و اَرحم کا یہ فیصلہ ہے
جو ہیں وجہِ تخلیقِ جملہ عوالَم — نبوت کا بھی اُن ﷺ پہ ہی خاتمہ ہے
گرے تھے وہ جو گُمراہی کے گڑھے میں — کیا سب کا سرکار ﷺ نے تزکیہ ہے
پیمبر ﷺ سے جوڑا ہے جس نے تعلق — وہ ہے جس کا رحمان سے رابطہ ہے
دُعا کی ہے ہمراہ "صَلِّ عَلٰی" کے — گُزارش مِری در خورِ اِعتنا ہے
سبق جس سے لینا ہے ہر اُمتی نے — پیمبر ﷺ کی سیرت کا ہر واقعہ ہے
جو نعتیں کہے جا رہے ہیں سخنور — یہ سرکار ﷺ سے پیار کا سلسلہ ہے
رَسالت پہ آقا ﷺ کی سب متفق ہیں — تو پھر اہلِ ایماں میں کیوں تفرقہ ہے

............ق............

وہ ہیں رُوبرو رب کے قصرِ دنا میں — بنا قُربِ قوسین سے دائرہ ہے
نہیں ہے تصور بھی پردے کا حائل — اُدھر آئنہ ہے اِدھر آئنہ ہے

رسالت جو محمودؔ ہے گردِ وَحدت
یہ چاروں طرف متن کے حاشیہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب اُمتی ہیں اُن ﷺ سے طلب گارِ اِلتفات — ہر بندۂ نبی ﷺ ہے سزاوارِ اِلتفات
کرتا ہے واضح معنیٔ کردارِ اِلتفات — مختارِ کائنات ﷺ کا دربار اِلتفات

پڑھتے رہو حضور ﷺ کی سیرت کے واقعات ‏ ‏ بکھرے ہُوئے ہیں ہر طرف انوارِ اِلتفات
تعلیم ہے حضور ﷺ کی مہر و یگانگت ‏ ‏ اُسوہ حضور ﷺ کا ہُوا معیارِ اِلتفات
دیکھو جو باغ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تو پاؤ گے ‏ ‏ خوشبو بکھیرتا ہُوا گلزارِ اِلتفات
لوگو! پڑھو سوانحِ اصحاب رضی اللہ عنہم مصطفیٰ ﷺ ‏ ‏ تھی ہر نظر حضور ﷺ کی شہکار اِلتفات
احصاء کرے گا کوئی کیا رحمت کا آپ ﷺ کی ‏ ‏ سرکارِ کائنات ﷺ ہیں اور کارِ اِلتفات
اب تک فضائے طیبہ میں شفقت کا راج ہے ‏ ‏ ہر زائرِ مدینہ ہے سرشارِ اِلتفات
جب زیرِ ظلِ لُطف و عطائے حضور ﷺ ہیں ‏ ‏ کیونکر زبان پر نہ ہوں اَذکارِ اِلتفات

بتیس(۳۲) بار کا ہے محمودؔ تجربہ
خاکِ مدینہ تک میں ہیں آثارِ اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبۂ اخضر سے لیتی ہے توانائی بہار ‏ ‏ ہے تماشا گلشن عالَم، تماشائی بہار
پہنچے جب شہر حبیب رب ﷺ میں تو پائی بہار ‏ ‏ رکھتی تھی جو حُسن و رعنائی کی زیبائی بہار
پُھول جب پیش حضورِ پاک ﷺ نعتوں کے لیے ‏ ‏ گلشنِ احساس میں شاعِر کے دَر آئی بہار
اسمِ ذاتِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے فیض سے ‏ ‏ لے کے اُٹھتی ہے صباح و شام انگڑائی بہار
میری آنکھوں نے، مِرے وِجدان نے اور جان نے ‏ ‏ گنبدِ سرسبز کو دیکھا تو اپنائی بہار
لب پہ نعتِ سرورِ عالَم ﷺ کے غنچے وَا ہُوئے ‏ ‏ جب ربیعُ النُّور میں پائی ہے طیبائی بہار
کر چکی روضے کی سبزی جب طراوت آشنا ‏ ‏ زائروں نے پائی اس جا عالَم آرائی بہار
ہے ربیع الاوّلِ آقا ﷺ بہاروں کا نقیب ‏ ‏ باغِ اِکرامِ پیمبر ﷺ کی ہے شیدائی بہار
ہو گیا باغِ دِلِ احقر خزاں سے آشنا ‏ ‏ جب رَسا طیبہ نے ہو پائے تو گھنائی بہار

مانگتی محمودؔ ہے خاکِ دیارِ مصطفیٰ ﷺ
پاتے ہی فضلِ خُدا سے اِذنِ گویائی بہار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں پاؤں اِسرا میں رکھّے نبی ﷺ نے — وہاں کر چکی جگمگاہٹ ٹھکانا
تجھے لینے کو دوڑ آئے گا رِضواں — ترا ہُوا تو آقا ﷺ کی چوکھٹ ٹھکانا
ہُوئی فرد میں جس کی حُبِّ پیمبر ﷺ — وہ پائے گا فِردوس میں جھٹ ٹھکانا
مدینے کو جانے کی خواہش میں یارو! — نہ پائے کوئی ہچکچاہٹ ٹھکانا
جو ملبوسِ احرامِ حُبِّ نبی ﷺ ہے — ذرا اِس میں پائے نہ سلوٹ ٹھکانا
جو ہو حفظِ ناموسِ آقا ﷺ کا موقع — نہ لے قلب میں کپکپاہٹ ٹھکانا
مدینہ نہیں تو جہان بھی گئے ہیں — کِیا اِس طرح ہم نے تلپٹ ٹھکانا
جہاں حکمرانی ہے دینِ نبی ﷺ کی — وہاں پائے کیوں چودھراہٹ ٹھکانا

تھے بے خانماں ہم جو محموؔد ہم کو
مِلا شہرِ سرور ﷺ میں جھٹ پٹ ٹھکانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گیا ہے عقیدت کا اثر لمحہ بہ لمحہ — کرتے ہیں کرم خیرِ بشر ﷺ لمحہ بہ لمحہ
بڑھتا ہے محبّت کا شجر لمحہ بہ لمحہ — اور نعت گو پاتے ہیں ثمر لمحہ بہ لمحہ
آقا ﷺ کے محبوں کو کہے جاتے ہیں روشن — یہ کوکب و خورشید و قمر لمحہ بہ لمحہ
کام آیا مدینے کے سفر میں بھی عزیزو! — یہ نعت سرائی کا ہُنر لمحہ بہ لمحہ
ہر خُلق کے پیکر پہ ہُوا کرتی ہے بے شک — سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظر لمحہ بہ لمحہ
میں رات کو کرتا ہوں جو ذکر اپنے نبی ﷺ کا — آتی نظر آتی ہے سحر لمحہ بہ لمحہ
نام اپنے لبوں پر جو پیمبر ﷺ کا نہ آتا — گھیرے لیے جاتا تھا بھنور لمحہ بہ لمحہ
مَیں "صلِّ علٰی، صلِّ علٰی" پڑھتا رہا ہوں — مِٹتا رہا ہر شرّ و ضرّر لمحہ بہ لمحہ
جاتا تو ہُوں مَیں سال میں دو بار مدینے — آتی ہے حضوری کی خبر لمحہ بہ لمحہ

سوچا ہی تھا لُوں نام رشیؔد اپنی نبی ﷺ کا
نزدیک ہُوئے فتح و ظفر لمحہ بہ لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربّ و محبوب ﷺ نے مومن کو وہ اعمال دیے — حُسنِ اخلاق کے سانچے میں جو ڈھال دیے
آپ محبوب ﷺ کو اُلفت کی نظر سے دیکھا — رب نے سرور ﷺ کو حسیں ایسے خدوخال دیے
وُسعت ان ساروں کے معنی میں ملے گی وافر — جو لقب آپ ﷺ کو خالق نے بہ اجمال دیے
زندگی خوب رہے ان پہ عمل کرنے سے — جو احادیث نے سرکار ﷺ کے اقوال دیے
شہرِ آقا ﷺ میں سہولت سے پہنچنے کے لیے — طیرِ تخییل کو مال نے پر و بال دیے
مَیں نے جب رب کے پیمبر ﷺ کی دُہائی دی تھی — اُس نے قسمت میں جو تھے رَنج وہ سب ٹال دیے
مجھ کو آقا ﷺ نے رذائل سے بچا کر رکھّا — کام جو اچھّے تھے پلڑے میں مرے ڈال دیے
چھے دہائیوں سے کہے جاتا ہے احضر نعتیں — اِسی خاطر مجھے خالق نے مہ و سال دیے
آپ سرکار ﷺ تو سب جانتے ہیں قسمت نے — رہنما کو سبھی کفر کے نقال دیے

حمد اور نعت میں محمودؔ برتنا اِن کو
پانچوں خالق نے حواس آپ کو فعال دیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے جو از راہِ لُطف و عطا خُدا نے دیا — وہ مَیں نے جام مئے حُبِّ مصطفیٰ ﷺ کا پیا
مُزکی سرورِ عالَم ﷺ نے تزکیہ وہ کیا — کِسی کے سینے میں جو چاکِ معصیت تھا، سیا
رؤف وہ ہیں رحیم و کریم بھی وہ ہیں — لقب اِک ایک نیا مصطفیٰ ﷺ نے رب سے لِیا
لِیا ہے سایے میں اپنے ہر ایک بیکس کو — کِسی پہ ظلم نہ محبوبِ رب ﷺ نے ہونے دِیا
جو حفظِ حُرمتِ محبوبِ کبریا ﷺ میں مرا — وہ نیک بخت محبِ نبی ﷺ ہمیشہ جیا
مدد کو مَیں نے پُکارا تو حل ہُوئی مُشکل — جو کام میرا نہ ہوتا تھا، وہ نبی ﷺ نے کِیا
اِسی کو کشتی ہُوئی ساحل آشنا فوراً — بھنور میں جس نے پیمبر ﷺ کا نامِ نامی لیا

حلال کھایا پیمبر ﷺ کے لُطف و رحمت سے
حرام چیز کا محمودؔ نام تک نہ لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طاعتِ خُدا نبی ﷺ کی پیروی بجا
سرکار آگہی ہے خُدا آگہی بجا

زائر کی ہو نگاہِ جمال آشنا اگر
خاکِ دیارِ طیبہ کی ہے دِلکشی بجا

آتی ہے باغِ طیبہٗ آقا ﷺ سے جب ہَوا
کِھلتی ہے دوستو مِرے دِل کی کلی بجا

رکھتا ہے جو معاندِ سرور ﷺ سے دُشمنی
ہر ایسے شخص سے ہے مِری دوستی بجا

جس کی نگاہ قبہٗ آقا ﷺ پہ پڑ گئی
اُس کی تو رُوح تک میں ہُوئی روشنی بجا

لب بند ہوں اور آنکھیں ہوں تیری مُندی ہُوئی
دربارِ آقا ﷺ میں ہے یہی خامشی بجا

"صَلِّ عَلٰی" لبوں پہ رہا ہے مِرے مُدام
اِس باب میں ہیں راہنما شافعی رحمۃ اللہ علیہ بجا

احسان ہے یہ رب کا سبھی مومنین پر
میلادِ آقا ﷺ پر ہے منانا خوشی بجا

میں چاہتا تھا دیکھوں قدم اُنؐ کے خواب میں
خواہش جو ایک دِل میں تھی میرے، وہ تھی بجا

چاہا جو رب نے، ہو گا لبوں پر درودِ پاک
گھڑیال جب بھی زندگی کا آخری بجا

پہنچیں گے آپ فضلِ نبی ﷺ سے بقیع تک
محمودؔ عرض لگتی ہے یہ آپ کی بجا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُدرتی اور منطقی اور معنوی جُود و کرم
آقا و مولا ﷺ سے ہے وابستگی جُود و کرم

مہرباں رہتا ہے سب پر ہر گھڑی جُود و کرم
کرتے ہیں مخلوقِ خالِق پر نبی ﷺ جُود و کرم

یہ جو دُنیا میں فضائل سے ہے اِک نسبت ہمیں
یہ ہے محبوبِ خُدا ﷺ کی پیشگی جُود و کرم

اِقتدا میں اُن ﷺ کی تھی اقصیٰ میں نبیوں علیہم السلام کی نماز
پا رہا تھا اُن ﷺ سے ہر اِک مقتدی جُود و کرم

وِرد جس بندے کا تھا "صَلِّ عَلٰی" اُس شخص پر
رحمتِ محبوبِ حق ﷺ کرتی رہی جُود و کرم

سرورِ کونین ﷺ رحمت ہیں عوالَم کے لیے
پائے گی محشر تلک کی ہر صدی جُود و کرم

محسنِ اِنسانیت ہیں حضرتِ محبوبِ رب ﷺ
چاہتا ہے اُن ﷺ سے ہر اِک آدمی جُود و کرم

جن کے دِل میں کر چکی ہے گھر محبّت آپ ﷺ کی
کرتی ہے ہر وقت اِن پر سروری جُود و کرم

حالت اپنی ہے معاصی کے سبب ناگفتنی
ہے حبیبِ کبریا ﷺ کا گفتنی جُود و کرم

سامنا اُس کو ہے رُسوائی کا بھی، دہشت کا بھی
کیجیے اُمّت پہ اپنی، سیّدی ﷺ جُود و کرم
جو بھی ہوں حالات، آقا ﷺ کے محبوں پر رشیدؔ
ہوتا دیکھا کب کِسی نے ملتوی جُود و کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارادت سعادت، عقیدت سعادت
رسولِ مکرّم ﷺ کی طاعت سعادت
نفاست طہارت، سخاوت سعادت
پیمبر ﷺ کی تقلیدِ سُنّت سعادت
عزیمت سعادت، شجاعت سعادت
تھی اِک قادری کی حمیّت سعادت
ہو ناموسِ محبوبِ رب ﷺ کی حفاظت
ہے اِس راستے میں شہادت سعادت
مقامِ نبی ﷺ جن سے ہوتا ہے واضح
اِن آیات کی ہے تلاوت سعادت
جو ظاہر ہے "تلک الرسل" کے بیاں سے
ہے نبیوں علیہم السلام پہ اُن ﷺ کی فضیلت سعادت
جو ذکرِ حبیبِ مہیمن نے پائی
ہے رب کی طرف سے وہ رِفعت سعادت
اشارہ پیمبر ﷺ کا ہے "وابتغوا" میں
رہِ رب میں اُن ﷺ کی وَساطت سعادت
یہ ہیں اہلِ بیت اور یہ ہیں صحابہؓ
ہے قُربت سعادت، قرابت سعادت
حبیبِ لبیبِ خُدائے جہاں ﷺ سے
ہے شیخین والا رضی اللہ عنہما کی سنگت سعادت
چلیں خیر سے لوگ سارے مدینے
ہے شہرِ نبی ﷺ کی مسافت سعادت
درِ مصطفیٰ ﷺ پر خطاؤں پہ اپنی
خجالت سعادت، ندامت سعادت
سمجھتا ہے محمودؔ دِل سے، بڑی ہے
مدیحِ نبی ﷺ میں ریاضت سعادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب ﷺ سے خُدا کو جو ہے پیار بالخصوص
اُس کا کلامِ حق میں ہے اِظہار بالخصوص
توفیق اِتنی مجھ کو ہے دَرکار بالخصوص
حُبِّ حضور ﷺ سے رہوں سرشار بالخصوص
لُطف و عطا کے ہم سے طلب گار بالخصوص
طیبہ کے دیکھیں گے در و دِیوار بالخصوص

تو بالعموم حمدِ خُدائے کریم کر!
مانوسِ نعت ہوں ترے افکار بالخصوص

لائے بسا کے آنکھوں میں قُبّہ حضور ﷺ کا
طیبہ گئے جو ہم پئے دِیدار بالخصوص

پائیں نہ کیوں حضوری کی وہ لوگ ساعتیں
جن پر کرم کریں شہِ ابرار ﷺ بالخصوص

چشمِ ادا شناسِ نبوّت پُر آب ہو
جب سامنے ہو خُلد کا کُہسار بالخصوص

دُنیا کے اور شہر تو آنکھوں کو بھا سکے
سینوں میں اُترے طیبہ کے اَنوار بالخصوص

یہ حق سمجھ میں آ گیا ہے آخرش کہ ہے
قُرآنِ پاک نعت کا معیار بالخصوص

دیکھا تھا حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کے باب میں
مسرُور علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سرِ دار بالخصوص

حُبِّ حبیبِ حق ﷺ میں عزیزانِ محترم!
گُفتار بالعموم ہو، کردار بالخصوص

اُن کی زبانیں محوِ درود و سلام ہیں
محمودؔ جو ہیں اُن ﷺ کے وفادار بالخصوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ نبی ﷺ کے متن کا ہے حاشیہ خلوص
ہے اِبتدا بھی اِس کی خلوص، اِنتہا خلوص

ہو حمدِ و نعت پاک میں باضابطہ خلوص
تا کہ قبولِ مصطفیٰ ﷺ ہو آپ کا خلوص

اُس کو وظیفہ صَلِّ عَلٰی کا نصیب ہے
جس خوش نصیب کا رہا ہے آسرا خلوص

پائے گا وہ نبی ﷺ کی محبّت کی اِنتہا
پاتالِ دِل میں پائے گا جو ممکنہ خلوص

سرکارِ کائنات ﷺ کی سیرت کی ذکر میں
دَرکار صبح و شام رہا بے ریا خلوص

دَر پر نبی ﷺ کے حاضری کیسے قبول ہو
جب تک جلو میں ہو نہ ترے بے بہا خلوص

پائے گا کیا تو منزلِ حُبِّ حضور ﷺ کو
گر راہ میں نہ تیرا ہُوا رہنما خلوص

سرکار ﷺ! آپ جانتے ہیں، اس کا قحط ہے
اِس دور کا ہے سب سے بڑا مسئلہ خلوص

آقا ﷺ کے دین کے جو مبلغ ہیں اُن میں بھی
آتا نہیں نظر ہمیں واحسرتا! خلوص

محمودؔ لازماً ہو قبولِ حبیبِ حق ﷺ
جس عرض کا ہو سابقہ اور لاحقہ خلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے گردِ طیبہ حصارِ فروزاں — اِسی سے ہیں سارے نظارے فروزاں
نبی ﷺ کے قدم ایک شب اُن پہ آئے — ہُوئے چرخ پر سب ستارے فروزاں
ہے تابانی آلِ نبی ﷺ کی جہاں میں — صحابہ بھی اُن ﷺ کے ہیں سارے فروزاں
نعوتِ پیمبر ﷺ کی نُورانیت سے — ہیں بحرِ سخن کے کنارے فروزاں
جب اسماء سرکار ﷺ ہونٹوں پہ آئے — ہُوئے دِل انھی سے ہمارے فروزاں
ہے میلاد کی رات تاروں کی چشمک — ہے اُلفت کے سارے ادارے فروزاں
نجومِ ہدایت صحابہ رضی اللہ عنہم کے صدقے — ہُوئے اپنی قسمت کے تارے فروزاں
اُنھیں نُور دیتا ہے روضے کا گُنبد — ہیں مسجد کے جو دَس منارے فروزاں
پڑھیں تو درودِ نبی ﷺ کیوں نہ ہوں گے — مقدّر ہمارے تمھارے فروزاں

وہ محمودؔ خاکِ دیارِ نبی ﷺ ہے
جہاں روشنی کے ہیں دَھارے فروزاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اُٹھے اُن کی طرف بندے کی اُلفت کی نظر — رحمتِ سرکار ﷺ کیوں ڈالے نہ نصرت کی نظر
قادری ممتازؒ کی جو تھی حمیّت کی نظر — کر گئی تاثیر کو عنقا وہ غیرت کی نظر
دیکھا جب جبریل علیہ السلام نے سِدرہ سے آقا ﷺ کی طرف — رہ گئی اُٹھی کی اُٹھی اِس کی حیرت کی نظر
نام لو آقا و مولا ﷺ کا، پڑھو اُن پر درود — اور جنودِ کفر پر ڈالو شجاعت کی نظر
انبیاء علیہم السلام کے بعد سب اچھوں سے افضل ہو گئے — جب صحابہ رضی اللہ عنہم پر پڑی آقا ﷺ کی صحبت کی نظر
آدھی دُنیا چند برسوں میں ہُوئی اِس کی اسیر — حکمتِ آقا ﷺ سے جو تھی دینِ فطرت کی نظر
اور کِسی جانب توجّہ اِس کی ممکن ہی نہیں — جب چپک جاتی ہے چوکھٹ پر عقیدت کی نظر
خُلد کی آغوش اِن لوگوں کی خاطِر ہو گی وَا — حشر میں اُٹھے گی جن کی سمت حضرت ﷺ کی نظر
رب کی اور سرکار ﷺ کی نظروں میں آ جاؤ گے خود — جانبِ ابلیس ڈالو تو حقارت کی نظر
دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ کا دیکھ لیں انجامِ بد — کھول کر رکھیں اگر ہم لوگ عبرت کی نظر

اِس کو خوش آتا ہے لوگو نعت میں طرزِ کہن
کب ٹکاتا اِس پہ ہے محمودؔ جدّت کی نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں گرچہ بے شعور سخن آفرینیاں — منظور ہوں حضور ﷺ! سخن آفرینیاں
حمد اور نعت میں جو تُو کرتا رہا ریاض — فرمائیں گی ظہور سخن آفرینیاں
رب کی قسم قلم کی جو دیکھی تو پھر مِری — کرتی رہیں سطور سخن آفرینیاں
مداحِ حبیبِ خُدائے عظیم ﷺ میں — کرتے ہیں سب طیور سخن آفرینیاں
پھر لامکاں نے ایک شب سرگوشیاں سُنیں — سُنتا تھا پہلے طُور سخن آفرینیاں
آنکھیں تھیں ذکرِ شفقت آقاؐ میں پیش پیش — کرتا رہا شعور سخن آفرینیاں
مصروف سُننے میں تھے مقرب ملائکہ — میری سرِ سرور سخن آفرینیاں
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں اور پیش مُواجھہ — دیتی رہیں سرور سخن آفرینیاں
جب بھی لوائے حمد یہ میری نظر پڑی — ہُوں گی وہاں ضرور سخن آفرینیاں
محشر میں جب مَیں پیشِ خُدائے جلیل تھا — سُنتا رہا غفور سخن آفرینیاں

کرتا رہا رشیدؔ جو مداحِ نبی ﷺ
لائی ہیں دِل میں نُور سخن آفرینیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ جُملہ عوالم میں خُدا کے محبوب ﷺ — اُن کے خالق کو رِضا اُن ﷺ کی رہی ہے مطلوب
کیے بیٹھی رہی جس شخص کو اُلفت مغلوب — عاشقِ سرورِ عالم ﷺ تھا قرن کا مجذوب
جو نہیں سلطنتِ حُبِ نبی ﷺ کا مندوب — وُہی تلمیذِ شیاطین ہے رب کا معتوب
ایک مدّت سے سمجھتا ہُوں غزل کو معیوب — میرا ہر روز کہے اب نعتِ نبی ﷺ سے منسُوب
دوسرے آتے ہیں کم میرے لبوں پر اوراد — فضلِ خالق سے مجھے "صَلِّ عَلٰی" ہے مرغوب
زندگی گزرے گی کِس شخص کی رحمت کے بغیر — کون ہے جس کو نہیں اُن ﷺ کی عطایا مطلوب

پیشوائی اِسی بندے کی کریں گے عیسیٰ علیہ السلام — جو محافظ ہُوا ناموسِ نبی ﷺ کا مصلوب
نقش اُلفت کا تھا ممتاز ملکؒ کے دِل پر — اِس جری شخص کو کرتا کوئی کیسے مرعوب
زائرو! قُبّۂ اَخضر کو نظر میں رکھ کر — کھاؤ طیبہ کی کھجوریں، پیو زم زم مشروب

میں تو محمودؔ رہا طرزِ کہن کا شیدا
جدّت آمیز نہیں لغت کا میری اُسلوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے میزاب زَر کا اشارہ مزیّن — کہ نُورِ خُدا سے ہے طیبہ مزیّن
ہے نُورانی شب، ہے سویرا مزیّن — نبی ﷺ کا ہے پیارا مدینہ مزیّن
مطالب سے قُرآن رحمان کے ہے — احادیث کا صفحہ صفحہ مزیّن
نظر کیا کِسی خاکی انساں کو آتا — تھا نُورانیت سے جو سایہ مزیّن
قلم کی قسم نعت کی اِبتدا ہے — رہا یوں مِرا خامہ خاصا مزیّن
ہُوا گردِ نعلِ رسولِ خُدا ﷺ سے — رہِ عرش کا تارا تارا مزیّن
بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے جو خواب میں تھا سُنایا — محاسن سے تھا وہ قصیدہ مزیّن
غلاموں سے جب بات کرتے تھے آقا ﷺ — تو شفقت سے ہوتا تھا لہجہ مزیّن
وہاں دیکھی آندھی کی صُورت جو مَیں نے — ہُوا گردِ طیبہ سے چہرہ مزیّن
قُدوم حبیب خُدائے جہاں ﷺ سے — نہ کیوں ہوتا احقر کا سپنا مزیّن

جو محمودؔ ہے "آج" تیرا درودی
ہے غُفران سے تیرا فردا مزیّن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے محبوب ﷺ سے خالق کی محبّت دیکھو — ذکرِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی رِفعت دیکھو
آلِ سرکار ﷺ کی تم عصمت و عفت دیکھو — قُربت اَصحاب کی اور اُن کی قرابت دیکھو
تیسرے پارۂ قُرآن کا آغاز پڑھو — اپنے سرکار ﷺ کی نبیوں علیہم السلام پہ فضیلت دیکھو

چاہو سرسبز اگر مزرعِ قسمت اپنا　　قبۂ اخضرِ سرکار ﷺ کی رنگت دیکھو
مالک الملک سے تم چاہو جو واصل ہونا　　کوئی سرکار ﷺ سے قُربت کی تو صُورت دیکھو
مسئلہ کوئی بھی دَرپیش ہو حل کرنے کو　　یاد آقا ﷺ کو کرو، سُوئے شریعت دیکھو
شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں پہنچنے والے　　سارے زُوّار پہ خالق کی عنایت دیکھو
خود کو تم منزلِ غفران پہ پہنچا پاؤ　　شہرِ سرکار ﷺ میں جنّت کا جو پربت دیکھو
جانتے ہیں سبھی حاجات تمھاری سرور ﷺ　　کیا ضروری ہے کہ تم اپنی ضرورت دیکھو
شعر میں میرے محاسن نہ تلاشو لوگو!　　نعت کہنے میں مِرا وفُورِ عقیدت دیکھو

سونپ دِی رب نے اِسے نعتِ نبی ﷺ کی خدمت
یارو! محمودؔ کی تم خوبئ قسمت دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاضر جونہی حضور ﷺ کے دَربار میں ہو تو　　پائے ملائکہ کی نگاہوں میں آبرو
مَیں نے جو کی نظر سے سرِ عتبہ گفتگو　　فوراً ہُوئی پذیرا دَرِ رب پہ آرزو
نعتِ نبی ﷺ کی گونج ہے دُنیا میں چار سُو　　شاعر بھی کر رہے ہیں تو گاتے ہیں خوش گُلو
کیا کچھ نہ جانے ہوتی رہی اُن میں گفتگو　　اِک رات تھے عابد و معبود رُوبرو
"صَلِّ عَلٰی" کے وِرد سے جب ہونٹ لال ہوں　　پاتی ہے دِل میں حبِ حبیبِ خُدا ﷺ نمو
مقصورۂ حضورِ مکرّم کی خیر ہو!　　نظروں نے میری، دیکھ کر جس کو کِیا وضو
پاکے کلامِ پاکِ الٰہی سے راستہ　　ذکرِ نبی ﷺ کا سلسلہ پھیلا ہے کُو بہ کُو
پہنچا وہاں تو میری رہی تھی زبان بند　　طیبہ میں صرف آنکھیں رہیں محوِ گفتگو

محمودؔ دیکھ گُنبدِ سرکار ﷺ کو جونہی
آنکھیں تھیں باوضو تو ہُوا چاکِ دِل رفو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قریۂ اُلفت کے ہو راہی، خُدا کا وَاسطہ　　شہرِ آقا ﷺ کو چلو جلدی، خُدا کا وَاسطہ

آقا و مولا ﷺ کو کر راضی، خُدا کا واسطہ — عامیر چیمہؒ سا بن غازی، خُدا کا واسطہ
دَر پہ اپنے مجھ کو بُلوا لیجیے، آقا حضور ﷺ! — دُور ہو طیبہ سے یہ دُوری خُدا کا واسطہ
پہلے، فرموداتِ آقا ﷺ پر تو ہوتا تھا عمل — بُھولنا ملّت کا مت ماضی، خُدا کا واسطہ
جھوٹا ہو سکتا نہیں مومن کہہ آقا ﷺ نے کہا — بات پر لحظہ کرو سچی، خُدا کا واسطہ
سارے مومن بھائی بھائی ہیں، یہ حرفِ مصطفیٰ ﷺ — ہو نہ آپس میں کوئی تلخی، خُدا کا واسطہ
مَیں نہ جب تک ہُوں رَسا طیبہ میں عزرائیل جی! — توڑنا مت سانس کی ڈوری، خُدا کا واسطہ
ہو بقیعِ پاک میں تدفین کا مجھ کو بھی اِذن — کیجیے آقا ﷺ مدد میری، خُدا کا واسطہ
شاعرو! دونوں کو تم آپس میں سمجھ لازمی — نعت پر ہو حمد کی سُرخی خُدا کا واسطہ

بے تعلّق جو درودِ پاک سے محمودؔ ہوں
رکھنا مت ایسوں سے تم یاری، خُدا کا واسطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں بیٹھے خالق کے مظہر حسیں — حرا کے ہُوئے سب وہ پتھر حسیں
جونہی پاؤں اِن پر نبی ﷺ کے پڑے — اِسی پل ہُوئے ماہ و اختر حسیں
قدم چُوم کر جب سے چڑھنے لگا — تبھی سے ہُوا شاہِ خاور حسیں
ہے باغِ بہشت اُن سے ملتا ہُوا — حسیں اُن کا بیت، اُن کا منبر حسیں
حسیں تر ہیں اُن سے حبیبِ خدا ﷺ — تھے ویسے تو سارے پیغمبر علیہ السلام حسیں
ہے اِک مولا، اِک مسکنِ مصطفیٰ ﷺ — ہیں حرمین دونوں برابر حسیں
سُنائی جو نعتِ حسیں خواب میں — تو پائی بصیریؒ نے چادر حسیں
ہے نعتوں کا اُمّت گووں کا ذکر — سخن دِیدہ زیب اور سخنور حسیں
کوئی پُوچھے قُبّہ کے زوّار سے — کوئی ایسا ہے منظر حسیں؟
اِشارہ جدھر کو ہے میزاب کا — اُسی سمت ہے شہرِ سرور حسیں
ہے جبریل علیہ السلام شاہد، کوئی بھی کہیں — نہیں سرورِ کُل سے بڑھ کر حسیں

مِری آنکھیں روشن ہُوئیں دیکھ کر — یہاں روشنی بھی ہے، خوشبو بھی ہے
مَیں محمودؔ طیبہ کو بڑھتا گیا
تو ہوتا گیا ہے مقدّر حسیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں مقصورۂ آقا ﷺ پئے تمہید مِلتا ہے — ریاض الجنّۃ کا پھر اِلتزام دِید مِلتا ہے
قلم جب جب مَیں مرح سرورِ دیں میں اُٹھاتا ہوں — فرازِ عرشِ رب سے خِلعتِ تائید مِلتا ہے
حبیب خالِقِ کُل عالمیں کی رہنمائی سے — کلامِ کبریا کو لہجۂ تجوید مِلتا ہے
بتایا حق اور ما ینطق نے سب اقوالِ سرور کو — ہر اِک حرفِ نبی ﷺ بیگانۂ تحدید مِلتا ہے
مِری آنکھوں کو چُندھیاتا ہے ذرّہ خاک طیبہ کا — اُنھیں مِلتا ہے وہ تو صُورتِ خورشید مِلتا ہے
عزیزو! عازمِ شہرِ رسول اللہ ﷺ ہوتے ہی — فرشتوں سے مجھے گُلدستۂ تائید مِلتا ہے
جو بندے رَاہرو ہوں جادۂ حق و صداقت کے — عمل اِن کو پیمبر ﷺ کا پئے تقلید مِلتا ہے
احادیثِ پیمبر سے ہیں یوں آنکھیں مِری روشن — کہ ہر قول پیمبر ﷺ بستۂ توحید مِلتا ہے
لفظ رمضاں نہیں، سرکارِ والا ﷺ کے غُلاموں میں — ربیع النّور میں بھی اِہتمامِ عید مِلتا ہے
جسے بھاتی نہیں اِک آنکھ عظمت سرورِ کُل ﷺ کی — جو کھوجیں تو وہ بندہ دُشمن توحید مِلتا ہے
نبی ﷺ کو رب نے دی ہیں کُنجیاں سارے خزانوں کی — ’’یہاں سب کچھ بقدرِ وُسعتِ اُمیّد مِلتا ہے‘‘
جونہی ’’صلِّ علٰی‘‘ پڑھنے پہ میں محمودؔ ہُوں مائل
زبانِ رب میں اِک آوازۂ تاکید مِلتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلا ہُوا ہے لُطفِ رب کا حصارِ وُسعت — شہرِ حبیبِ رب ﷺ ہے جس کا مدارِ وُسعت
پاتے ہیں عاجزی میں بندے قرارِ وُسعت — دَربار آقا ﷺ ایسا ہے شاہکارِ وُسعت
پیغامِ مصطفٰی ﷺ میں گنجائش اس کی دیکھی — مٹّی میں مِل رہا تھا جب اِفتخارِ وُسعت
مظہر کُشادگی کا، توسیع کا شناسا — دینِ نبی ﷺ ہے جس پر ہے اِنحصارِ وُسعت

سمجھے ہر ایک مومن دُوجے کو اپنا بھائی — شہرتیں بھی اپنی ہوں ہمکنارِ وُسعت
اس کی فراخی زائر سارے سمیٹتی ہے — شہرِ حضورِ اکرم ﷺ ہے شہر یارِ وُسعت
تنگی دِلوں کی ویسے بڑھتی ہی جا رہی ہے — ہے دیکھنے میں دُنیا یوں تو شکارِ وُسعت
ہم اونٹ کی طرح سے گھومیں گے دائرے میں — ہو گی نہ دستِ آقا ﷺ میں گر مہارِ وُسعت
سرکار ﷺ! ہر طرف ہے پھیلی ہُوئیں فحاشی — سینوں پہ چل رہی ہے یوں ذوالفقارِ وُسعت
ہم بٹ چکے ہیں آقا ﷺ! فرقوں میں اور دھڑوں میں — محدودیت کے قیدی ہیں خواستگارِ وُسعت
مسجد سے دین آئے حُسنِ معاشرت تک
محمودؔ مجھ کو اِس کا ہے انتظارِ وُسعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے حسرت حضوری — ہے ہر اُمّتی کی ضرورت حضوری
جو دِل میں وِلا رکھتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کی — اِنھیں آپ دے گی بشارت حضوری
فرشتوں سے بہتر میں ایمان وَالے — ہُوئی مومنوں کو ودیعت حضوری
عطا کی ہمیں از رہِ لُطف و رحمت — نبی ﷺ نے بہ ضمنِ عقیدت حضوری
نبی ﷺ کے درِ فیض گُستر پہ، یارو! — ہے خوش قسمتی سے عبارت حضوری
بہ فضلِ خُدائے جہاں پا گئی ہے — بصارت حضوری بصیرت ﷺ حضوری
پکارا جونہی مَیں نے محبوبِ رب ﷺ کو — عنایت ہُوئی تھی بہ سُرعت حضوری
مَیں حاضر ہُوا پڑھتا "صَلِّ عَلٰی" جب — لیے تھے وہ لطافت حضوری
برائے حضوری مدینے ہُوں حاضر — کہ ہے حاضری کی فضیلت حضوری
ہُوا تھا یہ محمودؔ محسوس مجھ کو
کہ ہے مصطفیٰ ﷺ کی عنایت حضوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشتہ جب مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے — کیا تعلّق مِرا صلہ ہے

میرے ہونٹوں پہ فضلِ خالق سے   وردِ ”صَلِّ عَلٰی“ سدا سے ہے
کارِ احسن ہے مِدحتِ سرور ﷺ   جس کا آغاز کبریا سے ہے
دینِ آقا ﷺ میں کِذب و زُور کہاں   اس کی تغلیط اِتّقا سے ہے
چاہو محشر کے دِن خطا پوشی   تو وہ سرکار ﷺ کی عطا سے ہے
پیار جس کو نبی ﷺ سے ہے اس کو   کیا تعلّق جزا سزا سے ہے
مجھ کو اُنس و مؤدت و اُلفت   سرورِ دِیں ﷺ کے اقربا سے ہے
جو غنا ہے جہانِ عالَم میں   سرورِ کُل ﷺ کو بوریا سے ہے
بات بے واسطہ رہی پہلے   جو کہ بالواسطہ حرا سے ہے
سوچا بُلوا نہ لُوں اپنے ہاں اِس کو   جب ملاقات آشنا سے ہے
قُربِ قوسین کی اگر سوچو   اس کا مفہوم دائرہ سے ہے
اِک تعلّق رِضائے سرور ﷺ کا   قِبلہ بننے کے فیصلہ سے ہے
چاہیے ہے بقیع کی جنّت   اِلتجا شاہِ دو سرا ﷺ سے ہے
بے تعلّق ریا سے نعت مِری   اور بیگانہ یہ اَنا سے ہے
جس نے دیکھے کبوترانِ حرم   کیا علاقہ اُسے ہما سے ہے
نعت کے متن میں مِری لوگو!   دُشمنی حرفِ ناروا سے ہے
وہ طریق نبی ﷺ کے رَہرو ہیں   یوں مجھے اُنس صوفیہ سے ہے
کل کو ہو گا اللہ کا محبوب   ”عشق جس کو بھی مصطفیٰ ﷺ سے ہے“

مغفرت میری ممکنہ محمودؔ
شہرِ سرکار ﷺ میں قضا سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے بندوں کو رب نے بتلائی   ذکرِ سرکارِ دِیں ﷺ کی اُونچائی
دیکھا آقا ﷺ نے رب کی خلوت میں   تھی جو پوشیدگی، تھی پیدائی

کفر و تثلیث کی، بہ حکمِ خُدا — مصطفیٰ ﷺ نے بساط اُلٹائی
جب رؤف و رحیم آقا ﷺ کو — ہم نے مانا تو حیثیت پائی
ہم کو خیرالامم قرار دِیا — ہے پیمبر ﷺ کی کارفرمائی
آنکھ جا پہنچی اُن ﷺ کے گُنبد تک — ’’چاندنی رُوح میں اُتر آئی‘‘
کر دیں آقا ﷺ حرفِ غَلَط — اُمّتِ مُسلمہ کی رُسوائی
موت سرکارِ وَالا ﷺ! سستی ہے — اِتنی کر دی گئی ہے مہنگائی
لا سکے گی حضور ﷺ! کیا خوشیاں — گفتگوؤں میں بجتی شہنائی

............ق............

قریۂ مصطفیٰ ﷺ کو جاتے ہُوئے — بر میں جذبات کی ہو سچائی
مُوندی آنکھوں سے دیکھنا چوکھٹ — دستِ لب سے ہو دُور گویائی
فرشِ صُفّہ پہ سجدہ ریزی ہو — چشمِ افلاک ہو تماشائی
روز جانا اُحُد کے پربت تک — کرنا نظروں سے کوہ پیمائی

فضلِ رب سے رشیدؔ احقر نے
پائی مدحِ نبی ﷺ کی دَانائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاوشِ نعت با ثمر آئی — اِس سے تقدیر تک نکھر آئی
آنکھ پُرنُور یوں نظر آئی — طیبہ کی رات دیکھ کر آئی
فیضِ صحبت جنھیں نبی ﷺ کا مِلا — شخصیت اُن ﷺ کی معتبر آئی
منزلِ لامکاں کے رَستے میں — عرش آیا کہ رہگزر آئی
جب سے وِردِ درود اپنایا — زندگی اپنی راہ پر آئی
دِن میں نعتِ حضور ﷺ کی لکھی — روشنی رات بھر نظر آئی
ہر گزارش مِری مدینے تک — ہر وکالت تیاگ کر آئی

ابرِ رحمت کے سایے کے صدقے / دیکھا روضہ تو آنکھ بھر آئی
درِ سرکار ﷺ پر پذیرا تھی / عرض یوں لب پہ مختصر آئی
پایا خوشبوئے اِلتفاتِ نبی ﷺ / دِل کے آنگن میں آج دَر آئی
گھر میں تو بیم آشنائی تھی / طیبہ میں ہر اُمیّد بر آئی
واپس آیا جو مَیں مدینے سے / خشک لب آئے چشمِ تر آئی
دِل میں آقا ﷺ کے نام لیوا کے / کیوں تمنّائے مال و زر آئی
دفن کو جنتُ البقیع مِلے / یہ دُعا لب پہ بیشتر آئی
لب ہلے ماہِ طیبہ میں / ''چاندنی رُوح میں اُتر آئی''

تجھ کو محمودؔ پھر بُلایا گیا
شہرِ سرکار ﷺ سے خبر آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ کائنات، شہنشاہِ اُنس و جاں / محبوب کبریائے، عوالَم ہیں بے گماں
چاروں طرف ہیں مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ زائیاں / ہے رحمتِ نبی مکرّم ﷺ جہاں تہاں
اللہ میزبان تھا تو سرکار ﷺ میہماں / یوں پا گیا مکانینت اِک رات لامکاں
محبوبِ ربِ پاک سرکار ﷺ ہُوئے میہماں / یوں پا گیا مکانیت اِک رات لامکاں
محبوبِ ربِّ پاک ہُوئے مقتدا جہاں / پیچھے تھے اُن ﷺ کے، انبیاء علیہم السلام کی ساری ہستیاں
اپنے سروں پہ پائے گا محشر میں سائباں / محبوبِ کبریا ﷺ کے محبوں کا دُودماں
جو شخص مدحِ طیبہ میں رہتا ہے گُل فشاں / اِس کی رہیں کیوں شہرِ محبّت سے دُوریاں
کیوں مَیں نہ ہوں شناسائے مدینہ میں تر زباں / مرکز ہے شہرِ نُور کا، سرور ﷺ کا آستاں
آ تا ہے یہ جھکا جھکا سا اِس لیے نظر / گُنبد کو دیکھتا ہے عقیدت سے آسماں
دیتا ہے روشنی مہ و مہر و نجوم کو / ہر ذرّۂ مدینۂ سرکار ﷺ بے گماں
شہرِ نبی ﷺ کو جانے کا پوچھے گا جب کوئی / میری زباں کیا، رُوح بھی کہنے لگے گی ''ہاں''

رحمت جب اُن ﷺ کو رب نے کِیا عالمین کا
سرکار ﷺ ہیں تمام عوالَم کے حکمراں

محبوب کو بُلایا کہ رب چاہتا تھا یہ
قدموں تلے ہوں اُن ﷺ کے، مہ و نجم و کہکشاں

معراج کی سب ربِّ جہاں کے حبیب پر
سب ہو گئے عیاں، وہ حقائق جو تھے نہاں

ہریالیوں کی شکل میں جا کے بہشت میں
پائے گا مُتّبعِ نبی ﷺ رنگِ جاوِداں

رِضوان آپ اُس کو کہے گا، خوش آمدید
جو شخص مدحِ شہرِ نبی ﷺ میں ہے تر زباں

شاعر نہیں ہوں، نعت گو ہوں، آج تک مِری
محدود نعت تک رہیں نغمہ سرائیاں

تم شرِ نعت شاعرو! یہ سوچ کو کہو
ہو گا قبول خاطرِ سرکار ﷺ ارمغاں

اُس خوش نصیب شخص کے لیے کی قدم بہشت
ناموس مصطفیٰ ﷺ پہ جو وارے گا اپنی جاں

توفیق یہ خُدا نے عطا کی حضور ﷺ کو
ناصِر ہر اُمّتی کے، نبی ﷺ ہیں یہاں وہاں

محمودؔ رائیں دو یہاں آتی نہیں
پائیں گے حشر میں بھی سُکوں سب درود خواں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے ملن کی رات شہرِ مُرسلاں ﷺ کہاں
مالک نے مصطفیٰ ﷺ کو کیا میہماں کہاں

جس کو جگہ نہ شہرِ پیمبر ﷺ میں مِل سکی
وہ پا سکے گا دُنیا جہاں میں اَماں کہاں

انوارِ ربِّ پاک مدینے میں دیکھنا
اُس بے نشاں کا ایسا کہیں پر نشاں کہاں

طاعتِ رسولِ پاک ﷺ کی جس کا نہیں شعار
وہ بدنصیب ہو گا کبھی شادماں کہاں

مدّاحی نبی ﷺ کی سعادت مِلی جسے
وہ شخص مدحِ گیر میں رطب اللّساں کہاں

جس میں ہے اُن ﷺ کا گُنبدِ سرسبز ضُو فروز
شہرِ حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ میں خزاں کہاں

جس راہ ایک رات گئے مصطفیٰ کریم ﷺ
اُس راستے میں کوئی مکاں اور زماں کہاں

پل بھر میں طے حضور ﷺ نے یہ فاصلہ کیا
ویسے تو خاکدار کہاں اور لامکاں کہاں

احرامِ نعت پہنے مدینے گیا جو مَیں
باقی رہیں گی معصیت کی دھجیاں کہاں

جب حشر میں شفاعتِ سرور ﷺ کا ہے یقیں
پھر عاصیوں کو وہم کہاں اور گُماں کہاں

اُلفت کے گیت، بلبلو! گانے کے وَاسطے — حد بارِ مصطفیٰ ﷺ سا کوئی گُل ستاں کہاں
سرکار ﷺ! مُلک میں ہے گرانی کا اژدہا — جائیں یا جائیں آپ ﷺ کے دلدادگاں کہاں
جس کا ہے کاروبار ثنائے حضورِ پاک ﷺ — متلاشی مال و زر کا ہے وہ نعت خواں کہاں
دُنیا میں آسماں پہ اور عرشِ عظیم پر — ”چمکا ہے آفتابِ رسالت کہاں کہاں“
اعلان یہ رشیدؔ ہے میرا شروع سے
جو نعت گو نہیں، وہ مِرا ہم زباں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام آتی مصطفیٰ ﷺ کی عنایت کہاں کہاں — چھایا ہے کیفِ نکہت بہجت کہاں کہاں
سارے جہانوں کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں — سمجھو، ہے مصطفیٰ ﷺ کی حکومت کہاں کہاں
آتی نظر نہ مکّہ و طیبہ سے عرش تک — رُوئے نبی ﷺ کی شانِ صباحت کہاں کہاں!
دیکھو اگر کلامِ خُدا کو تو جان لو — حُبِّ حضور ﷺ کی ہے حکایت کہاں کہاں
ہر اِک زباں میں نعت نبی ﷺ ہے ضیا فگن — پھیلی ہے وضوءِ حُسنِ عقیدت کہاں کہاں
دُنیا میں پُل پہ اور ترازو کے سامنے — آئے گا کام حرفِ شفاعت کہاں کہاں
ہر قطعۂ اَراضی پر ہیں اُن ﷺ کے اُمّتی — پہنچی ہے دیکھو دِین کی دعوت کہاں کہاں
اِنس و مَلک، طیور و وحوشِ جہاں تلک — پہنچا نبی ﷺ کا فیض نبوّت کہاں کہاں
بدر و اُحُد میں، خیبر و جنگِ حنین میں — دیکھو ہے مصطفیٰ کی شہادت کہاں کہاں
حمد اور نعت میں جو کہو، سوچ کر کہو — کرتے پھرو گے اِس کی وضاحت کہاں کہاں
تم کھوجتے رہو شب اِسرا کے راز کو — جلوت کہاں کہاں رہتی خلوت کہاں کہاں
ہر آسماں پہ سِدرہ تک، عرش الٰہی تک — پہنچا نبی ﷺ کا عزمِ مسافت کہاں کہاں
ثابت ہُوئی نہیں ہے کہا دُنیا میں دیکھ لو — احکامِ مصطفیٰ ﷺ کی صلابت کہاں کہاں
ہم کو مدینے جانے سے پہلے لیے پھرے — اَندوہ رَنج و درد و معصیت کہاں کہاں
آخر میں فضلِ رب سے ہم طیبہ پہنچ گئے — ورنہ گھسیٹے پھرتی شامت کہاں کہاں

............ق............

سب مُشکلوں میں رو کے پُکارا حضور ﷺ کو
لایا ہے کام اشکِ ندامت کہاں کہاں

ہر گوشہ زمین جہاں نُور نُور ہے
''چمکا ہے آفتابِ رسالت کہاں کہاں''

محمودؔ بعدِ مرگ تو سو جان جائیں گے
کام آئے گی حضور ﷺ کی نسبت کہاں کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۰ واں مجموعۂ نعت

صورتِ نعت

انتساب

بیرِ غرس کے نام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کنویں کو جنت کی نہروں میں سے ایک فرمایا اور
حضور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے مطابق اس کنویں کے پانی سے
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غسل دیا گیا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

ہوتا ہے عقیدت کا اثر لمحہ بہ لمحہ
کرتے ہیں کرم خیرِ بشر ﷺ لمحہ بہ لمحہ

بڑھتا ہے محبّت کا شجر لمحہ بہ لمحہ
اور نعت گو پاتے ہیں ثمر لمحہ بہ لمحہ

آقا ﷺ کے محبوں کو کیے جاتے ہیں روشن
یہ کوکب و خورشید و قمر لمحہ بہ لمحہ

کام آیا مدینے کے سفر میں بھی عزیزو!
نہ نعت سرائی کا ہُنر لمحہ بہ لمحہ

ہر خلق کے پیکر پہ ہُوا کرتی ہے بے شک
سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظر لمحہ بہ لمحہ

مَیں رات کو کرتا ہوں جو ذکر اپنے نبی ﷺ کا
آتی نظر آتی ہے سحر لمحہ بہ لمحہ

نام اپنے لبوں پر جو پیمبر ﷺ کا نہ آتا
گھیرے لیے جاتا تھا بھنور لمحہ بہ لمحہ

میں "صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ" پڑھتا رہا ہُوں
مِٹتا رہا ہر شر و ضرر لمحہ بہ لمحہ

جاتا تو ہوں مَیں سال میں دو بار مدینے
آتی ہے حضوری کی خبر لمحہ بہ لمحہ

سوچا ہی تھا لُوں نام رشیدؔ اپنے نبی ﷺ کا
نزدیک ہوئے فتح و ظفر لمحہ بہ لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب و محبوب ﷺ نے مومن کو وہ اعمال دیے
حُسنِ اخلاق کے سانچے میں جو ڈھال دیے

آپ محبوب ﷺ کو اُلفت کی نظر سے دیکھا
رب نے سرور ﷺ کو حسیں ایسے خدوخال دیے

وُسعت اِن ساروں کے معنی میں مِلے گی وَافر
جو لقب آپ ﷺ کو خالق نے بہ اجمال دیے

زندگی خوب رہے ان پہ عمل کرنے سے
جو احادیث نے سرکار ﷺ کے اقوال دیے

شہرِ آقا ﷺ میں سہولت سے پہنچنے کے لیے
طیرِ تخییل کو مالک نے پر و بال دیے

مَیں نے جب رب کے پیمبر ﷺ کی دُہائی دی تھی
اُس نے قسمت میں جو تھے رَنج و سب ٹال دیے

مجھ کو آقا ﷺ نے رذائل سے بچا کر رکھا
کام جو اچھّے تھے پلڑے میں مِرے ڈال دیے

چھے دہائیوں سے کہے جاتا ہے احقر نعتیں
اِسی خاطِر مجھے خالق نے مہ و سال دیے

آپ سرکار ﷺ تو سب جانتے ہیں قسمت نے
رہنما کو سبھی کفر کے نقال دیے

حمد اور نعت میں محمودؔ برتنا ان کو
پانچوں خالق نے حواس آپ کو فعال دیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ربِّ ذوالجلال نے کی رات اِنتخاب — کی لامکاں سی جائے ملاقات اِنتخاب
"تلک الرسل" کی آیت ربِّ کریم میں — ہے انبیاء میں مصطفیٰ ﷺ کی ذات اِنتخاب
ذوقِ سخن جو خالق عالَم عطا کرے — ہوں حمد و نعت کے فقط نغمات اِنتخاب
رب کی نظر میں رہنے کی خواہش جو ہے تجھے — کہ سیرتِ نبی ﷺ کی حکایات اِنتخاب
دربار مصطفیٰ ﷺ ہے قُبا ہے، بقیع ہے — شہرِ نبی ﷺ کے یہ ہیں مقامات اِنتخاب
یوں ہیں سب جہانوں کی رحمت حضور پاک ﷺ — اُمّت کے حال پر ہیں عنایات اِنتخاب
حُسنِ معاشرت کی ہوں جن میں ہدایتیں — کرنا حدیثوں سے وہ روایات اِنتخاب
خوفِ خُدا پہ مکّہ میں ہو صرف اِکتفا — طیبہ میں حاضری کے ہوں جذبات اِنتخاب
گانا جو چاہو درِ ستوا نعت رسولِ پاک ﷺ — اِس کے لیے سحر کے ہوں اوقات اِنتخاب
جس میں حضور پاک ﷺ کا ذکرِ جمیل ہو — اُس بزم کو کریں نہ کیوں برکات اِنتخاب

ہر سال اب تو عمرے کی خاطر رشیدؔ نے
بیئرِ علی رضی اللہ عنہ کا کر لیا میقات اِنتخاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر لمحۂ طیبہ ہوا راحت سے مزیّن — یہ شہرِ محبّت ہے عطوفت سے مزیّن
پنج وقتہ اَذان اِس کی ہے جحّت سے مزیّن — آقا ﷺ کی رِسالت ہے شہادت سے مزیّن
اصحاب رضی اللہ عنہم جو آقا ﷺ کے تھے صحبت سے مزیّن — ہیں سارے ولی فیض رسالت سے مزیّن
اِک رات جو سرکار ﷺ گئے قصرِ دَنا تک — تو خلوتِ رب ہو گئی جلوت سے مزیّن
فرمایا قدم رنجہ جو محبوبِ خُدا ﷺ نے — یثرب کو کیا عزّت و حُرمت سے مزیّن
سرکار ﷺ کا اعلانِ نبوّت سے بھی پہلے — کردار تھا صِدق اور امانت سے مزیّن

سرِ نعتیں رقم کرنے کو رکھتا ہے جھکائے　　خامہ ہُوا اِس طرح سعادت سے مزیّن
دیکھو تو احادیث صحیحین کو لوگو!　　جو قولِ نبی ﷺ ہے وہ ہے حکمت سے مزیّن
محبوب سے یہ خالِق عالَم کی ہے اُلفت　　فرمایا گیا ذکر کو رفعت سے مزیّن
بنیادی نبی سرورِ ہر کون و مکاں ﷺ تھے　　شانہ جو رہا مہرِ نبوّت سے مزیّن
وہ بارگہِ سرورِ دِیں ﷺ میں ہے پذیرا　　جو شعر کہ ہو جوشِ عقیدت سے مزیّن
جب صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی وِردِ زباں ہو　　بندے کا ہو ہر سانس سکینت سے مزیّن
توہینِ رسالت ﷺ کی جو تاثیر کو دیکھا　　ممتازؒ کا خوں پایا ہے غیرت سے مزیّن
محمودؔ ہر اِک صاحبِ ایمان کی خاطِر
ذوق آقا ﷺ کا ہے رحمت و رافت سے مزیّن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنا آیاتِ کلامِ کبریا کا اِنتخاب　　ہے پئے نعتِ نبی ﷺ جو حاشیہ کا اِنتخاب
سارے اوراد و وظائف ہیں اگرچہ سامنے　　اِن میں کر لیتا ہوں مَیں صَلِّ عَلیٰ کا اِنتخاب
واقعہ تحویلِ قِبلہ کا پڑھو قُرآن میں　　یہ نہیں ہے کیا پیمبر ﷺ کی رِضا کا اِنتخاب
میرے آقا ﷺ نے کیا خود اختیاری فقر سے　　تختِ شاہی کے بجائے بوریا کا اِنتخاب
کام بچپن میں یہی تھا اور پیر کا میں بھی یہ　　ہے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میرا سدا کا اِنتخاب
اِس عبادت میں پگاہ و شب مگن رہتا ہُوں مَیں　　ذکرِ سرور ﷺ مِری صبح و مَسا کا اِنتخاب
جب دِیا صِدق و صفا کا دَرس آقا ﷺ نے ہمیں　　ہم کو تو کرنا ہی تھا صِدق و صفا کا اِنتخاب
موت سے بدتر ہے دُوری قریۂ سرکار ﷺ سے　　زندگی کو ہے ضروری اُس فضا کا اِنتخاب
حفظِ ناموسِ رسول اللہ ﷺ کی خاطر رشیدؔ
عامر چیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بقا کا اِنتخاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس شعر گو کا کیف لطافت ہے اِنتخاب　　وہ ہے کہ جس کا مِدحت حضرت ﷺ ہے اِنتخاب

جس میں نشہ ہے حُبِّ رسولِ کریم ﷺ کا
میرا تو ایسا بادۂ وحدت ہے اِنتخاب

وہ ذکر و فکر شاہِ مدینہ میں ہے مگن
جس شخص کا بھی فکر کی ندات ہے اِنتخاب

مانگ اپنی موت آقا ﷺ کے قدمین کی طرف
تیرا جو مغفرت کی ضمانت ہے اِنتخاب

خیر الامم کہا گیا ہے اِس لیے اِسے
سب اُمّتوں میں آپ ﷺ کی اُمت ہے اِنتخاب

آنا جو چاہتا ہے خُدا کی نگاہ میں
اِس شخص کا حضور ﷺ کی سُنّت ہے اِنتخاب

جن کا ہے حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کا دَاعیہ
اِن خوش نصیبوں کا تو شہادت ہے اِنتخاب

اِس سے سِوائے نعت کے کچھ بھی نہیں لکھا
محمودؔ کا بھی خامہ مِدحت ہے اِنتخاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں کرتے تھے گرد آقا ﷺ کے انصار احاطہ
دَریوزہ کے جیسے کریں حق دار احاطہ

آقا ﷺ کی صفات اور فضائل کا ہے لوگو
سب نبیوں رسولوں علیہم السلام کو بھی دُشوار احاطہ

تابانی نعلینِ نبی ﷺ کا شبِ اِسرار
کرتے بھی تو کیا ثابت و سیار احاطہ

کر پائے ہیں چشمانِ نبی صَلِّ عَلٰی کا
معراج میں ما زاغ کے اسرار احاطہ

جب سارے جہانوں کے لیے آپ ﷺ میں رحمت
رحمت کا کریں کیسے سب ادوار احاطہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ثنا کا
کرتے ہیں تو صرف آقا ﷺ کے اَذکار احاطہ

سرور ﷺ کی ہے سیرت کا ہمہ پہلو تنوّع
اِس کا ہو تو کیسے سرِ گُفتار احاطہ

جو شعشع ہیں قریۂ سرکار ﷺ کے ان کا
کر سکتے ہیں خالق ہی انوار احاطہ

جو وُسعت مقصورۂ سرکار جہاں ﷺ ہے
اِس کا کہیں کر سکتی ہیں ابصار احاطہ

جنّت میں پہنچ جاتے وہ خود جبلِ اُحُد کا
کرتے جو کہیں دُنیا کے کُہسار احاطہ

اللہ کے محبوب کے اُسوہ کا عزیزو!
کر سکتا نہیں بندے کا کردار احاطہ

جو جاں نثار آقا ﷺ کے تھے، کرتے ہی رہے ہیں
حُرمت کی حفاظت کا سرور احاطہ

محمودؔ عنایات و عطایا کا نبی ﷺ کی

کرتے تھے فقط بوزر رضی اللہ عنہ و عمار رضی اللہ عنہ احاطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت جن میں ہو محبوبِ حق ﷺ کی، وہ خوشا رشتے — نہ قدرِ مشترک جن میں ہو اُن ﷺ کی نعت کیا رشتے
نبی ﷺ لیواؤں میں ہیں باضابطہ رشتے — عقیدت کی فضا میں پائیں جو نشوونما رشتے
میں دلآویز و دِلکش، دِل نشین و دِلکشا رشتے — محبانِ رسول اللہ ﷺ کے تسکین زا رشتے
کیے ہیں ربِّ العزت نے مجھے ایسے عطا رشتے — جو ہیں سارے کے سارے صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ رشتے
تعلّق طاعت سرورِ ﷺ کا کام آئے گا محشر میں — یہ وہ دِن ہے کہ ہو جائیں گے باقی سب فنا رشتے
بغیرِ انسلاک نسبتِ آقا ﷺ تعلّق کیا — جنھیں اُلفت نہیں سرکار ﷺ سے وا حسرتا رشتے
بھلے وہ دُور اک دُوجے سے کوسوں میل رہتے ہوں — نبی ﷺ کے اُمّتی رکھتے ہیں آپس میں بجا رشتے
سفید اب تو ہُوا جاتا ہے خوں آقا ﷺ! عزیزوں کا — قرابت کیا کرتے تھے پہلے حق اور رشتے

مدد کرتے ہیں آقا ﷺ ہر غم و درد و مصیبت میں
وگرنہ دُنیوی محمودؔ سب ہیں بے وفا رشتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد و نعت ﷺ میرا ہے عنوانِ کلام — اِس حوالے سے پکڑ لیتا ہوں دامانِ کلام
بعدِ قُرآں ہیں احادیث نبی ﷺ شانِ کلام — اِن میں رخشاں پاؤ گے ہر حرفِ تابانِ کلام
جب مِرے دِل میں جنم لیتا ہے ارمانِ کلام — نعت ہی میرے لیے ہے حُبِّ اِمکانِ کلام
جب شمائل آقا و مولا ﷺ کرتا ہُوں بیاں — مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ مجھ پر ہے احسانِ کلام
روز و شب جب نعت گوئی میں مگن رہتا ہُوں میں — طیبہ جانے کو نہ کیوں سمجھوں گا فیضانِ کلام
کیوں نہ لپٹیں خوشبوؤں کی پھیل جائیں ہر طرف — ذکرِ سرور ﷺ جب ہُوا ہے بابِ بُستانِ کلام
شعر گو نے منزلیں سب معرفت کی مار لیں — ہے بیانِ سیرتِ سرکار ﷺ عرفانِ کلام
قریہ سرکارِ وَالا ﷺ کی ثنا گوئی کرے — پا سکے جس وقت شاعِر فقط شایانِ کلام
قُبّہ و مینارِ آقا ﷺ کی جو رِفعت ہو بیاں — سر کشیدہ پائیں گے انسان ایوانِ کلام

عام ہیں محمودؔ میرے شعر کی تابانیاں
نعتِ آقا ﷺ جب ہُوئی شمعِ فروزانِ کلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں گرچہ آدمی تھوڑے ہو گرچہ مختصر محفل — رسولِ پاک ﷺ کی نعتوں کی ہو شام و سحر محفل
بپا کرتی ہے جو یادِ نبی ﷺ میں چشمِ تر محفل — سمجھتے ہیں اِسی محفل کو قُدسی معتبر محفل
جمی تھی سامنے روضے کے اِک شاداب تر محفل — وہی ہے معتبر محفل وہی ہے پُر اثر محفل
مدینے میں حضوری کی اجازت لے کے ٹلتی ہے — سرِ عارض چمکتی ہے جو اکثر پُر گہُر محفل
مِرے پانچوں حواس آقا ﷺ کی مِدحت کے حوالے — بپا کرتے ہیں اکثر مِرے اندر سربسر محفل
سمجھتے ہیں کہ ہم صَلِّ عَلٰی پر لب ہیں عتبہ پر — جماتے ہیں جو ہم ہر بارہویں پر اپنے گھر محفل
درودِ پاک پڑھتے ہیں جہاں مِل کر وہ ہوتی ہے — خُدائے لم یزل کی رحمتوں سے بہرہ ور محفل
کبھی ایسا بھی ہوتا عطائے سرورِ دیں ﷺ سے — سویرے ایک ہے تو دُوسری پچھلے پہر محفل
کرم محمودؔ پر ہے اِس قدر مولودِ آقا ﷺ کا
کہ اِس موضوع پر جو کی وہ نکلی باثمر محفل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ مجھے سرکار ﷺ کی مِدحت سرائی کا یقیں — قریۂ محبوبِ حق ﷺ تک ہے رَسائی کا یقیں
اس کی دُنیا بھی حسیں ہے، اس کی عقبیٰ بھی حسیں — وہ جسے ہو مصطفیٰ ﷺ کی رہنمائی کا یقیں
ایسا موقع شہرِ آقا ﷺ ہی میں آ جائے کہیں — ہے تو دُنیا سے ہمیشہ کی جُدائی کا یقیں
مَیں جو ہُوں مداحِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا، مجھے — عتبۂ سرکار ﷺ پر ہے جبہہ سائی کا یقیں
جب ہے "فَضّلنا" کا اِرشادِ اُلوہی سامنے — مُرسلوں کو بھی ہے آقا ﷺ کی بڑائی کا یقیں
رحمت للعالمینی کا جسے اِدراک ہے — اُس کو ہے سرکار ﷺ کی فرمانروائی کا یقیں
اِس عمل سے کیوں نہ ہو خوشنودیٔ رحمان پر — حُرمتِ سرکارِ وَالا ﷺ کے فدائی کا یقیں
خوش مقدّر بادشاہانِ مُمالک کو ہُوا — کوچہ ہائے شہرِ آقا ﷺ میں گدائی کا یقیں

حشر کے ہنگام میں محمودؔ اَحقر کو ہُوا
ابروئے سرکار ﷺ کی مُشکل کُشائی کا یقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لب پر نعت گو پر ہے عقیدت ضوفشاں — پائیں گے محشر میں وہ حرفِ شفاعت ضوفشاں
یہ حقیقت ہے کلامِ ربِّ اکبر سے عیاں — طاعتِ آقا ﷺ میں ہے رب کی اطاعت ضوفشاں
سارے اصحاب رضی اللہ عنہم رسولِ محترم ﷺ تھے دیکھتے — جو رُخِ آقا ﷺ پہ تھی شانِ صباحت ضوفشاں
اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نقشِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ لیتے رہے — ہے شریعت کی ضیا ہی سے طریقت ضوفشاں
اِس کا ہر پہلو افگن رہے گا حشر تک — اِتنی ہی سرکار ہر عالم ﷺ کی سیرت ضوفشاں
سب درودِ پاک پڑھنے والے کہتے ہیں کہ ہے — وِردِ صَلِّ عَلٰی میں عین عبادت ضوفشاں
اِستفادے کی اگر خواہش جواں قلب میں — پاؤ قولِ مصطفیٰ ﷺ میں ہر ہدایت ضوفشاں
نقش جس کی آنکھ کی پُتلی پہ ہے روضے کا عکس — اُس کے سینے میں ہے اِک کیفِ لطافت ضوفشاں
اُس کو اہلِ بیت میں داخل کیا سرکار ﷺ نے — دیکھی جب سلمان رضی اللہ عنہ نے مُہرِ نبوت ضوفشاں
حرفِ آیا حُرمتِ آقا ﷺ پہ تو ظاہر ہُوئی — قادری ممتازؒ کے ماتھے پہ غیرت ضوفشاں

دیکھو تم محمودؔ دِل کی آنکھ سے تو مان لو
شرق سے تا غرب ہے فیضِ رسالت ضوفشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُسلماں پہ رب کا ہے احسان کامِل — مدینے پہنچنے کا اِمکان کامِل
تھا سب انبیاء کا جو پیمان کامِل — وہ قُرآں میں رب کا ہے اعلان کامِل
چلے جو نقوشِ قدُومِ نبی ﷺ پر — وہی ایک بندہ ہے اِنسان کامِل
اِسے سب سے زیادہ ہُوا اُلفت نبی ﷺ سے — ہے ہر اُمّتی کی یہ پہچان کامِل
پُکارو پیمبر ﷺ کو سب مُشکلوں میں — ہر اِک درد کا پاؤ درمان کامِل
یہ توحید رحمان کا لازمہ ہے — ہو ختمِ رسالت پہ ایمان کامِل

نہ محرومِ الطافِ سرکار ﷺ ہو گا — وہ خوش بخت جس کا ہے ایقان کامل
ظہورِ پیمبر ﷺ کے دِن پر نہ خوش ہوں — یہ احسانِ رب کا ہے کُفران کامل
نہیں جس کے دِل میں محبّت نبی ﷺ کی — وہ اِنساں کہاں، وہ ہے حیوان کامل
ہو رب اِس پہ محمودؔ اِکرام فرما
جو طیبہ میں پہنچے پشیمان کامل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا فرمائی ہم سب کو نبی ﷺ نے آ گہی کامل — اگر اَخلاق احسن ہوں تو ہیں ہم آدمی کامل
بہت جاذب نظر چیزیں جہاں میں یوں تو ملتی ہیں — بغیرِ قُبّہ اَخضر نہیں ہے دِلکشی کامل
بیانِ سیرتِ سرکار ﷺ نے دِل کو جلا بخشی — ہَوائے تازہ طیبہ سے پائی تازگی کامل
ہُوئے ہیں جن و اِنساں بندگی کے وَاسطے پیدا — درودِ پاک سے ہوتی ہے لیکن بندگی کامل
اگر دونوں جہانوں میں تجھے ہے کامراں ہونا — ضروری ہے کہ ہو محبوبِ رب ﷺ کی پیروی کامل
جو ہے قُرآن کے احکام و اِرشادات سے وَاقف — وہی اِک شخص ہے نعتِ نبی ﷺ میں واقعی کامل
یہی اِرشاد اور اُسوہ پیمبر ﷺ کا بتاتا ہے — ترے کردار کو فرما سکے گی راستی کامل
وہی بندہ نگاہِ خالقِ عالَم میں آئے گا — درِ سرکار ﷺ سے رکھّے گا جو وَابستگی کامل
قسم ناموسِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کی حفاظت کی! — ملک ممتازؔ نکلا دورِ حاضر کا جری کامل
نہیں سمجھا ہے جو آقا ﷺ کی محبوبیتِ خالق — اُسی بدبخت بندے کو سمجھنا تم غبی کامل
مرا وِجدان یہ محمودؔ کہتا ہے کہ دُنیا میں
اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کی سرکار ﷺ سے تھی عاشقی کامل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر کلامِ خالق عالَم پہ ہو تیرا یقیں — ہو رسول اللہ ﷺ کی ہر بات پر پُختہ یقیں
میرے دِل میں اِس حوالے سے ہُوا پیدا یقیں — کام آئے گا پیمبر ﷺ پر سرِ عقبیٰ یقیں
دستگیری پر پیمبر ﷺ کی رہا پکا یقیں — ساتھ ہے ہر حال میں محمودؔ کے ایسا یقیں

پڑھ لیا "تلک الرسل" کی آیۂ رحمان کو
عظمتِ سرکار ﷺ کا جس سے مجھے آیا یقیں

جب سے دیکھا ہے نبی ﷺ کا آستانِ مرحمت
ہو نہیں پایا مِرا اِک پل کو بھی دُھندلا یقیں

فاصلہ برسوں کا لمحوں میں کِیا طے اِس لیے
رویتِ باری کا تھا اُن کو شبِ اسرا یقیں

مصطفیٰ ﷺ کی اِقتدا میں باندھ لیں سب نے صفیں
اُن کی عظمت کا تھا نبیوں علیہم السلام کو سرِ اقصیٰ یقیں

مالک و مختار آقا ﷺ طرف جاتے ہُوئے
لے کے چلتا ہے سخاوت کا، مِرا کاسہ یقیں

پاؤں گا خاکِ بقیعِ پاک میں بھی آخرش
ساتھ رہتا ہے مدینے میں یہی میرا یقیں

مغفرت محمودؔ مُتحقق نہ کیوں ہو جائے گی
رکھّے تو دِل میں نبی ﷺ کے لُطف کا بندہ یقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرور ﷺ میں جو اس کی چشمِ تر ہے ضوفشاں
زائرِ شہرِ پیمبر ﷺ کی نظر ہے ضوفشاں

رحمت للعالمیں ہیں سرورِ کونین ﷺ یوں
ہر جہاں میں رحمتِ خیرُ البشر ﷺ ہے ضوفشاں

پا چکا معراج میں گنجینہ نُورانیت
حشر تک اب آسمانوں پر قمر ہے ضوفشاں

پھیلتی ہیں جس سے دُنیا بھر میں اب تابانیاں
شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ با کرّوفر ہے ضوفشاں

کوکھ سے اس کی نکلتی ہے سحر، لگتا ہے یہ
مسکنِ سرکار ﷺ کی شب اِس قدر ہے ضوفشاں

جو بھی بخت آدمی ہے اُس کے قلب و رُوح پر
اُسوۂ محبوبِ خالق ﷺ کا اثر ہے ضوفشاں

ظلمتیں دُنیا جہاں پر جتنی بھی چھائی رہیں
متبعِ سرکارِ وَالا ﷺ کا مگر ہے ضوفشاں

ہر وِلا دارِ پیمبر ﷺ کی سماعت پر رشیدؔ
روز میلادِ پیمبر ﷺ کی خبر ہے ضوفشاں

خامۂ محمودؔ پر پچپن برس ہونے کو ہیں
فضلِ رب سے نعتِ آقا ﷺ کا ہُنر ہے ضوفشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمی جو پیمبر ﷺ کی مِدحت کی محفل
وہ تھی اُن ﷺ کے رحم اور رافت کی محفل

درِ مصطفیٰ ﷺ پر عقیدت کی محفل
لطافت کی ہے وہ سکینت کی محفل

پئے نعتِ آقا ﷺ ریاضت کی محفل — ہے تسلیمِ فیضِ رسالت کی محفل
حبیبِ الٰہی ﷺ کی سیرت کی محفل — ہے امن اور راحت کی، بہجت کی محفل
چھڑی جب کہیں مدحِ حضرت ﷺ کی محفل — تو گویا تھی وہ خیر و برکت کی محفل
جو ذکرِ نبی ﷺ کی ہو فرحت کی محفل — تو مژگاں پہ بھی ہو ندامت کی محفل
نبی ﷺ کے پہنچنے پہ رب نے بپا کر — سرِ لامکاں دِید و رویت کی محفل
پڑھی جائیں جس میں احادیثِ سرور ﷺ — وہ سب سے بڑی ہے سعادت کی محفل
رہا اِس جگہ ذکر لُطفِ نبی ﷺ کا — جمی جب بھی اہلِ بصیرت کی محفل
پڑھا جائے جس میں درود پیمبر ﷺ
وہ محمودؔ ہے کیف و راحت کی محفل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا خُدا کا یا رسولِ پاک ﷺ کا سچا کلام — بس یہی سُننا تو بندے، بس یہی کرنا کلام
جو غوامض ہیں کلامِ رب کے، اُن سے جان لو — ہیں نبی ﷺ محبوب خلاقِ جہاں کے، لا کلام
جس کو کرنا چاہیے تسلیم جان و رُوح سے — ہے احادیثِ حضورِ پاک ﷺ کا ایسا کلام
رویتِ باری کا تو اِعزاز آقا ﷺ کو مِلا — طُور پر کرتے رہے قدُوس سے موسیٰ علیہ السلام کلام
ہو مقام آقا و مولا ﷺ سے جس میں بات — ایسا ہونٹوں پر کبھی تیرے نہ ہو حاشا، کلام
حشر کے ہنگام میں بھی لب پہ ہونا چاہیے — نعتِ محبوب خُدائے پاک ﷺ کا میٹھا کلام
مُلک میں تو بات کرتا تھا مَیں ہر موضوع پر — جب درِ سرکار ﷺ پہ پہنچا تو تھا عنقا کلام
پیش داور مَیں پڑھوں تا نعتِ محبوبِ خُدا ﷺ — جب قیامت میں مِرے کرنے لگے اعضا کلام
رُوح کو محمودؔ دیتا ہے سکون و عافیت
مِدحتِ سرکارِ کونین ﷺ کا پیارا کلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک آشنا سے مِلنے گیا آشنا حسیں — قوسین ملیں تو بن گیا اِک دائرہ حسیں

کردارِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے ہر ہر ادا حسیں — ہے سیرتِ حضور ﷺ کا ہر واقعہ حسیں
خود اس سے پوچھو تو بھی مِلے گا یہی جواب — رب نے بنایا ہی نہیں سرکار ﷺ سا حسیں
آقا ﷺ نے جس کو اپنے لیے منتخب کیا — تختِ شہی سے بڑھ کے تھا وہ بوریا حسیں
چاروں طرف ہے بکھری ہُوئی خوب صُورتی — ہے قریہ حضور ﷺ کا ہر راستہ حسیں
کُہسارِ خُلد اُنھوں نے اُحُد کو بنا دیا — قدموں سے مکّہ میں کیے ثور و حرا حسیں
اِس اِک سوال کا تو نفی ہی میں ہے جواب — طیبہ سا کوئی شہر ہے زیرِ سما حسیں؟
کندہ نظر کی پُتلی پر ہے روضہ حضور ﷺ — ہونٹوں پہ ہے وظیفہ صَلِّ عَلٰی حسیں
اِسرا کی شب ذوات کا ایسے ملن ہُوا — ذاتِ نبی ﷺ نے دیکھ لی ذاتِ خدا حسیں
نازاں ہے آپ اپنی ہی تخلیق پر وہ خود — اِتنا بنایا رب نے رُخِ مصطفیٰ ﷺ حسیں

اَلقا ہُوا ہے قلب پر محمودؔ کے یہ سچ
سرکار ﷺ ہیں حسیں، تو ہے اُن ﷺ کی ثنا حسیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ آقا ﷺ ہُوا تعویذِ جاں بالخصوص — یاد میں اُن ﷺ کی ہو دلِ تپاں بالخصوص
اپنی اُمّت کے سب عاصیوں کے لیے — میرے سرکار ﷺ ہیں مہرباں بالخصوص
جس میں کھلتے ہیں گُلِ نعتِ سرکار ﷺ کے — گُلشنِ اُنس ہے بے خزاں بالخصوص
کی گئی منتخب مصطفیٰ کے لیے — جا ملاقات کی لامکاں بالخصوص
لب پہ تذکارِ احسن ہے جس نام کا — قلب ہے وہی ضوفشاں بالخصوص
دوستو! ہو گا سرکار ﷺ کے بارے میں — قبر میں تیسرا اِمتحاں بالخصوص
باغِ جنّت کا حقدار ہے بے گماں — نعتِ آقا ﷺ میں رطب اللّساں بالخصوص
شہرِ سرکار ﷺ میں حاضری کے لیے — نامِ سرور ﷺ ہو وِردِ زباں بالخصوص
پیشِ محبوبِ رحمان ﷺ کرتے رہو — نعت کی شکل میں اَرمغاں بالخصوص

لُطفِ خالق ہے محمودؔ وَافر وہاں
وِردِ صَلِّ عَلٰی ہے جہاں بالخصوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کی ہے عادتِ جُود و کرم — جس سے قائم ہو گئی ہے محبّت جُود و کرم
اِس سے بڑھ کر دہر بھر میں کوئی با ثروت کہاں — جو درِ آقا ﷺ سے پائے دولتِ جُود و کرم
قریۂ سرکارِ ہر دو کون ﷺ کو جاتے ہُوئے — ہر قدم آقا ﷺ کی پائی برکت جُود و کرم
اس نے گویا رب سے احرامِ سخاوت پا لیا — پا لیا طیبہ میں جس نے خِلعتِ جُود و کرم
یاد نے آقا ﷺ کی پہنچایا مدینے میں مجھے — اور وہاں پہنچا تو نکلی حسرتِ جُود و کرم
لابُدی یہ رحمتِ سرکار ﷺ کا مفہوم ہے — حشر تک قائم رہے گی فطرتِ جُود و کرم
رحمت للعالمین سے علاقہ اس کا ہے — کوئی پا سکتا نہیں ہے وُسعتِ جُود و کرم
یہ عطائے قادر و قیوم کا فیضان ہے — رکھتے ہیں آقا و مولا ﷺ قُدرتِ جُود و کرم
طیبۂ اقدس کے ہر گوشے میں ہر کونے میں ہے — مصطفیٰ ﷺ صَلِّ عَلٰی کی دعوت جُود و کرم
اپنے آقا ﷺ کے اشارے پر، خُدائے پاک سے — مَیں کروں گا روزِ محشر منتِ جُود و کرم

عتبۂ محبوب رب العالمین ﷺ کے سامنے
مَیں نے بھی محمودؔ کی ہے بیعتِ جُود و کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لُطفِ پیمبر ﷺ سے عبارت ہے حضوری — منظوریٔ مِدحت پہ دَلالت ہے حضوری
رب کی ہے یہ لُطفِ رسالت ہے حضوری — حق ہے تو یہی وجہِ سعادت ہے حضوری
آرام گہِ حضرت محبوب خُدا ﷺ میں — بخشش کی بہرحال ضمانت ہے حضوری
اَفلاس مآب آ کے مدینے میں غنی ہیں — دُنیا میں بڑی دولت و ثروت ہے حضوری
آقا ﷺ کی ہے اُلفت یمِ زخّارِ مسرّت — اِس بحر میں اِک موجۂ بہجت ہے حضوری
طیبہ کی مسافت ہے مقدّر سے عبارت — محبوبِ مہیمن ﷺ کی عنایت ہے حضوری

جبریلؑ جہاں حاضری دیتا رہا، اُس جا — بندے کی بڑی سب سے فضیلت ہے حضوری
مقصورہ کے گرد، عتبۂ سرکار ﷺ کے آگے — توجیہِ عنایات و سکینت ہے حضوری
جس کے لیے بندے کو نبی ﷺ آپ بُلائیں — زیبندۂ اسرارِ حقیقت ہے حضوری
اَٹکا ہُوا دِل جن کا ہے آقا ﷺ کی گلی میں — ہم ایسوں کی ہر سال ضرورت ہے حضوری

محمودؔ پئے روضۂ سرکار دو عالم ﷺ
آئینۂ تسلیم و تحیّت ہے حضوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ممکن ہی نہیں نعت کی حکمت کا احاطہ — ہے گردِ ثنا کیفِ لطافت کا احاطہ
جب فعل ہی یہ ربِّ دو عالم کا ہے اپنا — کیا ذکرِ پیمبر ﷺ کی ہو رِفعت کا احاطہ
"مازاغ" نگاہوں نے کیا قصرِ دَنَا میں — اللہ کی حیثیتِ رویت کا احاطہ
رحمت جو سراپا ہیں نبی ﷺ حکم خُدا سے — کر پائے تو کیسے کوئی رحمت کا احاطہ
کھاتا جو قسم جانِ پیمبر ﷺ کی ہے مالک — کیا کوئی کرے اُن ﷺ کی حقیقت کا احاطہ
جب آپ خُدا کرتا ہے محبوب ﷺ کی مِدحت — ہوتا ہے وہیں وُسعتِ مِدحت کا احاطہ
ساتھ اس کے اگر صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی ہو — کرتی ہے دُعا آپ اجابت کا احاطہ
مداحی سرور ﷺ سے جو خامے کی ہے زینت — ہے میری مسرّت مِری بہجت کا احاطہ
انسان ہو یا جِنّ ہو یا کوئی مَلک ہو — کر سکتا ہے کیا آپ ﷺ کی قُدرت کا احاطہ
قدمین نبی ﷺ میں جو کھڑا رہتا ہوں چُپ چاپ — کر لیتے ہیں وہ میری ضرورت کا احاطہ

محمودؔ عمل کرنا ہدایاتِ نبی ﷺ پر
یہ کرنا ہے گنجینۂ حکمت کا احاطہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے یگانہ گلشن — جو اُچھوتا ہے خود آرا ہے دِل آرا گلشن
سب زبانوں کے گُل نعت جہاں ملتے ہیں — وہ انوکھا ہے، نرالا ہے مدینہ گلشن

سیرتِ سرورِ کونین ﷺ کا پایا ہم نے — سب گُلستانوں سے دُنیا میں انوکھا گلشن
طیبہ سے پاتے ہیں گلدستے عنایت کے سبھی — اِتنا رکھتا ہے تعطّر کا اثاثہ گلشن
نعت کی سمت جونہی دشتِ غزل سے پلٹے — تو مقدّر کے دَھنی لوگوں نے پایا گلشن
سو طرح کی ہیں جہاں خوشبوئیں پائی جاتیں — ذرّہ ذرّہ ہے مدینے کی زمیں کا گلشن
نعت گو خدمتِ آقا ﷺ میں مِلے گا ہر وقت — بلبلِ مدح سرا کا ہے حوالہ گلشن
ساٹھواں(۶۰) جب یہ مِرا نعت کا مجموعہ ہے — اِلتقا پُھول پہ کیوں ہو کہ تھا چاہا گلشن

خواب تک میں بھی نظر آتا ہے محمودؔ مجھے
مدحِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کا پیارا گلشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عامر چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کو پایا سب نے سچا پُر خلوص — حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں نکلا پُر خلوص
جو کرے احکامِ آقا ﷺ پر تو دِل سے عمل — ہے عبادت میں وہی سرور ﷺ کا شیدا پُر خلوص
جو چلے نقشِ قدومِ سرورِ کونین ﷺ پر — اُمّتی سرکار ﷺ کا ہے وہ بندہ پُر خلوص
نعت کہنے پر جسے مامور آقا ﷺ نے کِیا — اس کو تو رُوح الامیں علیہ السلام بھی دِل سے سمجھا پُر خلوص
حُبِّ سرکارِ جہاں ﷺ ہے وجہِ اخلاصِ عمل — ہو نہیں سکتا کبھی شیدائے دُنیا پُر خلوص
مصطفیٰ ﷺ کے دین کی نشر و اشاعت کے لیے — یہ ضروری ہے کہ ہو ہر بندہ پُورا پُر خلوص
مصطفیٰ ﷺ کی عزّت و حُرمت پہ جس نے جان دِی — وہ نظر آیا ہے رب کو بھی سراپا پُر خلوص
مسجدِ سرور ﷺ جو عرصے سے ہیں بیٹھے ہُوئے — ایسے بھی دیکھے گئے عُشاقِ طیبہ پُر خلوص
غیر مخلص رہنما،، سرکار ﷺ! سب ہیں مُلک کے — نام لیوا آپ ﷺ کی ہے گو رعایا پُر خلوص

راست گوئی زیست میں محمودؔ کر لے اختیار
ہو جو کوئی مادحِ آقا و مولا ﷺ پُر خلوص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مہک چیز اگر صَلِّ عَلٰی کا گُلشن — نعتِ آقا ﷺ بھی ہے تسلیم و رِضا کا گلشن

سب عوالم کی ہیں تخلیق کا باعِث سرورﷺ — ابد آثار ہے لولاک لما کا گلشن
سارے اَطراف میں پھیلائے گا خوشبو اپنی — سیرتِ سرورِ دِیں صَلِّ عَلٰی کا گلشن
ساری دُنیاؤں کی ہر چیز کو مہکاتا ہے — رب کے محبوبﷺ کی توصیف و ثنا کا گلشن
عطر آگیں ہیں مدینے کی فضائیں ساری — یہ شب و روز کا ہے صبح و مَسا کا گلشن
”علم کا شہر“ بھی جس شہر میں آسودہ — راست گوئی کا ہے وہ فہم و ذکا کا گلشن
مَیں خطاؤں کو جلو میں جو مدینے پہنچا — پھولتا پھلتا نظر آیا عطا کا گلشن
دِیں ہے محبوب خدا صَلِّ عَلٰی کا گلشن — اُمن کا راستی کا صِدق و صفا کا گلشن
شہرِ آقاﷺ سے تعطر کا ذخیرہ پائے — منبعِ عطر رہا میری دُعا کا گلشن
فعلِ قدّوس و مہیمن میں نظر آتا ہے — اُس کے محبوب پیمبرﷺ کی رِضا کا گلشن

سامنے محمودؔ احادیث کے مجموعے ہیں
کندہ ہے آنکھ کی پُتلی پہ بقا کا گلشن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکّہ میں اگر عجز و خشیت ہے سعادت — طیبہ میں فقط ذوقِ عقیدت ہے سعادت
مداحیٔ سرورﷺ میں ریاضت ہے سعادت — یہ واقعتاً ایک سعادت ہے سعادت
نازل جو کیا رب نے دلِ سرورِ دیںﷺ پر — اِس مصحفِ آخر کی تلاوت ہے سعادت
جو دَانش و حکمت کی تمنّا میں ہیں، ان کو — سرکارﷺ کا فیضانِ رسالت ہے سعادت
سرمایہ اگر حُبِّ پیمبرﷺ کا ہو حاصِل — دولت یہ سعادت ہے، یہ ثروت ہے سعادت
جو دُور ہیں سرکارِ دو عالَم سے ڈریں وہ — مدّاحوں کو تو صبحِ قیامت ہے سعادت
نام اِس کو دِیا رب نے جو احسان کا اپنے — اُمّت کے لیے آپﷺ کی بعثت ہے سعادت
رکھنا نہ رَواداری کِسی باغیٔ دِیں سے — ہر دُشمنِ سرور سے خصومت ہے سعادت
میزان پہ اعمال جو تُلنے لگے اُس کے — خاطی کے لیے حرفِ شفاعت ہے سعادتِ
جس شہر میں آقاﷺ ہیں، وِلا داروں کو ان کے — اُس شہرِ محبّت کی مسافت ہے سعادت

جو مالک و مختارِ دو عالَم بھی تھے، اُن کی   تقلید و تتبّع میں قناعت ہے سعادت
جب بندۂ عاصی ہو کھڑا دُوجے کے آگے   عارض پہ گرا اشکِ ندامت ہے سعادت
مُسلمان کا جب کام رکھے شاتمِ سرور ﷺ   تو قادری ممتازؒ کی غیرت ہے سعادت
محمودؔ پیمبر ﷺ کے سرہانے کی طرف کو
اِک حاضریٔ روضۂ جنّت ہے سعادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طیبہ کہ جو ہے شہرِ رسولِ اکرم ﷺ   سر خمیدہ ہیں وہاں سروقدانِ عالم
آنکھ اُٹھی تھی سُوئے روضہ آقا ﷺ جس دَم   عارضِ زائرِ خوش بخت پہ چمکی شبنم
خیال تک کیسے جہنم کا مجھے آئے گا   ہے شفاعت پہ پیمبر ﷺ کا یقینِ محکم
جب چلا مملکت یادِ پیمبر ﷺ کی طرف   ہاتھ میں میری صَلِّ عَلٰی کا پرچم
ہونٹ تو خشک رہے بات نہ ہو پاتی تھی   تھی مددگار مِری طیبہ میں چشمِ پرنم
سیرتِ سرورِ عالَم ﷺ سے جہاں ہے روشن   اِس حوالے سے مِری بات نہیں ہے مبہم
اس کی قسمت پہ فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے   نوش کرتا ہے مدینے میں جو آبِ زمزم
لوگ پُورپ سے سویرے کو اُبھرتا دیکھیں   ذکرِ حرمین کرے بندہ تو دیکھے پچھّم
جن کے ہونٹوں پہ نہیں مدحِ حبیبِ خالق ﷺ   کیوں نہیں کرتے ہیں وہ عقل کا اپنی ماتم
ہم تو میلاد پیمبر ﷺ کی منائیں گے خوشی   جو نہیں مانتے وہ جتنا مچائیں اُودھم
اُن ﷺ کے افکار سے قائم ہے اساسِ دانش   اُن ﷺ کے اَنوار سے روشن ہے فضائے عالم
جودِ سرکار ﷺ کو محمودؔ بیاں کیسے کرے
اُن کے تو زلّہ رُباؤں میں کئی تھے حاتم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب مُرادیں درِ سرکار ﷺ سے پائے عالَم   شرط اِتنی ہے کہ اخلاص سے آئے عالَم
نُور سے اپنے کیا نُورِ محمد ﷺ پیدا   پھر اِسی نُور سے خالق نے سجائے عالَم

اِس میں گنجائشِ شک ایک ذرا سی بھی نہیں　　ہے ظہور آپ ﷺ کا بہبود برائے عالَم
اِس میں گنجائش تک ایک ذرا سی بھی نہیں　　ہے ظہور آپ ﷺ کا بہبود برائے عالَم
فکر اِس شخص کی، محبوب خُدا ﷺ تک پہنچی　　جس نے بھی سوچی ہے توجیہِ بنائے عالَم
دِل میں کیوں مسکنِ آقا ﷺ سے عقیدت کم ہو　　سر میں ہو کِس لیے بندوں کے، ہَوائے عالَم
نیک اندیش میں ہر ایک کے، اُن ﷺ کے بندے　　جتنی بھی دُشمنی کی فصل اُگائے عالَم
اِک اشارے پہ پیمبر ﷺ کے، ہے سب کچھ موقوف　　معصیت کاری کے سو حشر اُٹھائے عالَم
ہم تو ہیں "صَلِّ عَلٰی سیّدنا" کے عامل　　جتنا بھی چاہے، بُرا اِس کا منائے عالَم
جتنے ابلیس کے بندے ہیں، وہ یہ جانتے ہیں　　نعتِ محبّانِ پیمبر ﷺ کو ستائے عالَم
پہلے تو جرمِ ضعیفی کی سزا ملتی تھی　　میرے سرکار ﷺ نے پلٹائی ہَوائے عالَم
عالَم آقا کے دو عالَم ﷺ کی سخا کا دیکھو　　خوانِ نعمت سے پیمبر ﷺ ہی کے کھائے عالَم
اُن ﷺ کی سیرت کو رکھیں سامنے سارے بندے　　صرف اِسی طرح سے ممکن ہے بقائے عالَم
آنے جانے میں توقف کی نہیں ہے صُورت　　آئے طیبہ میں تو فِردوس کو جائے عالَم
مَیں تو جب جب بھی گیا طیبہ زیارت کے لیے　　پایا گُنبد کی طرف آنکھ جمائے عالَم
پیار آقا ﷺ ہے ہر سمت، جدھر دیکھتا ہوں　　گر مجھے اُن سے محبّت کے سکھائے عالَم
اہلِ تحقیق اگر نقد و نظر سے دیکھیں　　"اُن ﷺ کے انوار سے روشن ہے فضائے عالَم"

اِس کی تخلیق ہُوئی میرے نبی ﷺ کے صدقے
اِس لیے محمودؔ ہُوا محوِ ثنائے عالَم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ غفّار سے روشن ہے فضائے عالَم　　مدحِ سرکار ﷺ سے روشن ہے فضائے عالَم
حُبِّ سرکار دو عالَم سے ہے جس کی تعمیر　　کاخِ اذکار سے روشن ہے فضائے عالَم
جن سے جگمگ ہُوئی سرکارِ جہاں ﷺ کی سیرت　　اُنھی اذکار سے روشن ہے فضائے عالَم
دینِ سرور کی جو قدریں ہیں، وہ تاباں تر ہیں　　نُورِ اِقتدار سے روشن ہے فضائے عالَم

ایک شب اِس پہ قدم ایسے نبی ﷺ کے آئے — ماہِ صنو بار سے روشن ہے فضائے عالَم
خلق کو جن کے عطا کی گئی عظمت، ان کے — حُسنِ سرکار ﷺ سے روشن ہے فضائے عالَم
نُورِ سرکار ﷺ جن اصلاب سے ہو کر آیا — جدِّ سرکار ﷺ سے روشن ہے فضائے عالَم
مِدحتِ سرورِ پرکون و مکاں ﷺ کو سُن کر — صادِ غفّار سے روشن ہے فضائے عالَم
میرے سرکار کے مقصورۂ پُر عظمت کے — در و دِیوار سے روشن ہے فضائے عالَم
ہر طرف گُنبدِ اخضر ہی کی شادابی ہے — نُورِ مینار سے روشن ہے فضائے عالَم
وہ کہ جو روضۂ نُور کے ہے آگے واضع — صحنِ ضوبار سے روشن ہے فضائے عالَم
اُن ﷺ کا محبوب و محب خُلد جو ہے پربت — اِسی کُہسار سے روشن ہے فضائے عالَم
جن کو اللہ نے ملبوس بشر میں بھیجا — ''اُن کے انوار سے روشن ہے فضائے عالَم

جن کے سرخیل ہیں محبوبؐ حبیبِ خالق ﷺ
اُٹھی ابرار سے روشن ہے فضائے عالَم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی سرزمیں کے نظارہ کا ہے یقیں — ظلماتِ معصیت میں اُجالا کا ہے یقیں
آقا ﷺ سے مغفرت کے کرشمہ کا ہے یقیں — یوں ہم کو رُستگاریٔ فردا کا ہے یقیں
اس کو کِسی بھی چیز کی ہوتی نہیں کمی — جس کو سمجھائے آقا و مولا ﷺ ہے یقیں
اِس دَرجہ مجھ پہ رحمتِ سرور ﷺ کا ہے اثر — ہر لفظِ لغت پر مجھے معنیٰ کا ہے یقیں
الفاظ "اغثنی یا نبی ﷺ" جب سے لبوں پہ ہیں — دُکھ درد جتنے بھی ہیں، مداوا کا ہے یقیں
مشغول حمد و نعت خُدا و رسول ﷺ ہوں — اور حاضریٔ طیبہ و بطحا کا ہے یقیں
بیکس تو ہوں، نظر ہے پر بیکسِ نواز پر — بے چارگی تو ہے مگر چارہ کا ہے یقیں
ایمانِ انبیاء ہے نبوّت پہ آپ ﷺ کی — اُن کی مسیحائی پر بھی مسیحا کا ہے یقیں
کشتی میں ہم ہیں عترتِ سرکار ﷺ کی اگر — عِصیاں کے بحر میں بھی کنارہ کا ہے یقیں
آقا ﷺ سخی بھی، مالک و مختار بھی ہیں جب — سب کچھ مِلے گا، آپ ﷺ کے منگتا کا ہے یقیں

ایقاں دستگیریٔ لُطفِ نبی ﷺ پہ ہے — دُنیا سے ہر قدم پہ تو دھوکا کا ہے یقیں
غیرِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ سے پیار تو — سودا ہے وہ کہ جس میں خسارہ کا ہے یقیں
محمودؔ حملے جس قدر بھی بے زری کرے
احقر کو حاضریٔ مدینہ کا ہے یقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار میں نبی ﷺ کی محبّت کا ہو نمو — بے وقر و بے اثر ہو جہالت کی ہاؤ ہُو
"تِلکَ الرُّسل" کی آیۂ اوّل میں پائی ہے — محبوبِ کبریا ﷺ کی فضیلت کی گفتگو
بچپن میں بھی، شباب کے ایّامِ کوش میں بھی — شہرت تھی مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کی چار سُو
جھنڈے تلے حضور ﷺ کے آئیں گے لازماً — جس جس کے دِل میں بھی ہے ہدایت کی آرزو
اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ سبق دِیا — ہے معرفت بھی راہ شریعت کی ہُو بہُو
تلقینِ "وابتغوا" کے نتیجے میں ہم نے کی — محبوب ربِّ کُل کی وَساطت کی جستجو
سیرت حضورِ پاک ﷺ کی تمثالِ بحر ہے — مدحِ رسولِ پاک ﷺ ہے حکمت کی آبجو
پہنچا تھا جب مَیں قُبّہ اخضر کے سامنے — وِردِ درودِ پاک سعادت تھی باوضو
جاؤ تو دِل میں رکھنا عزیزانِ محترم! — شہرِ نبی ﷺ میں کیف لطافت کی آرزو
چلتے نہ کیوں نقوشِ قدومِ حضور ﷺ پر — خلفائے مصطفیٰ ﷺ کے، بصیرت تھی رُوبرو
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے باب میں — ممتاز قادریؒ ہے شہامت کی آبرو
شرمندہ میں تو ہوں گے شفاعت نصیب ہم — "اِک روز ہوں گے اشکِ ندامت بھی سرخرو"
محمودؔ اِس کی وجہ مدیحِ حضور ﷺ تھی
فردِ عمل جو روزِ قیامت تھی خوبرو
(صنعت ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ سے تھی جو اُن کی محبّت بھی سرخرو — شیخین رضی اللہ عنہما کو مِلی تھی نیابت بھی سرخرو

اصحاب و اہلِ بیت پیمبر ﷺ عظیم ہیں
قُربت بھی سرخرو ہے، قرابت بھی سرخرو

آقا ﷺ بھی خوش تھے رویت ربِّ جلیل سے
معراج میں تھا دِیدۂ فطرت بھی سرخرو

رفعت جو ذکرِ سرورِ عالم ﷺ کو مِل گئی
حرفِ رفعنا سے ہُوئی رِفعت بھی سرخرو

جنگِ اُحُد میں دُنیا نے دیکھا کہ ہو گئی
کردارِ مصطفیٰ ﷺ سے شجاعت بھی سرخرو

پہنچو تو تُم دیارِ رسولِ کریم ﷺ تک
ہو گی تمھاری چشمِ بصیرت بھی سرخرو

قانونِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل کی جو راہ لیں
حکمت بھی سرخرو ہو، حکومت بھی سرخرو

رب تک رسائی کا ہمیں اِعزاز مِل گیا
پائی ہے "وابتغوا" کی وَساطت بھی سرخرو

اِس سے رقم ہو نعتِ حبیبِ لبیب حق ﷺ
ہو شعر گوئی کی جو ریاضت بھی سرخرو

سجدہ کیا ہے رب کو جو صُفہ پہ بیٹھ کر
روشن جو ماتھا ہے تو طبیعت بھی سرخرو

ہوں گے رَسا یہ عتبۂ آقا حضور ﷺ پر
"اِک روز ہوں گے اشکِ ندامت بھی سرخرو"

کچھ اِس طرح حضور ﷺ نے دَر پر بُلا لیا
محمودؔ ہو گئی ہے عقیدت بھی سرخرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت گوئے مصطفیٰ ﷺ لمحہ بہ لمحہ مَیں بھی ہُوں
یوں مقلد ایک تو احمد رضاؔ کا مَیں بھی ہُوں

رحمتِ سرکار ﷺ ہے جو بحر کا حصہ بنا
قلزمِ قلب کا ایسا ایک قطرہ مَیں بھی ہُوں

چھوٹے بچے کی طرح بے لوث اُلفت کے سبب
ماہِ طیبہ کی طرف ہر شب ہُمکتا مَیں بھی ہُوں

پیدا تو رب نے شجر صَلِّ عَلٰی کا خود کیا
نخلِ صلواتِ نبی ﷺ کے زیرِ سایہ مَیں بھی ہُوں

وہ جو لاکھوں لاکھ بندے اُن ﷺ کے ہیں مِدحت سرا
اُن ہی بختوں میں اِک نعتوں کا رَسیا مَیں بھی ہُوں

انبیا اور اولیاء کے پیچھے پیچھے دوستو
پیشِ سرکارِ جہاں عجز سراپا مَیں بھی ہُوں

ہے مِرے ہاتھوں میں خامہ مِدحتِ سرکار ﷺ کا
گویا لُطفِ کبریا کا اِک حوالہ مَیں بھی ہُوں

نعت سے رشتہ رہے گا آخری سانسوں کا بھی
شمعِ توصیفِ نبی ﷺ کا اِک پتنگا مَیں بھی ہُوں

طالع لی آپ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے
یا شفیعِ روزِ محشر! اثم پیشہ مَیں بھی ہُوں

مجھ کو بھی ٹکڑا مِلے خیراتِ خلقِ پاک کا عتبۂ آقا ﷺ کی آگے ایستادہ مَیں بھی ہُوں
ہو پذیرا پھر سے میرا ذوقِ شربِ حاضری میری آنکھوں سے چھلکتا ہے کہ پیاسا مَیں بھی ہُوں
مَیں کھڑا ہُوں قصرِ مدحِ مصطفی کے سامنے ''دست بستہ لفظ بھی ہیں، دست بستہ مَیں بھی ہُوں
جو حفاظت گر ہیں ناموسِ پیمبر ﷺ کی رشیدؔ
سب محبوں کی طرح ایسوں کا شیدا مَیں بھی ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دِل میں رب کرے حُبِّ نبی ﷺ اِتنی فروزاں مَیں رہوں وِردِ درودِ پاک میں جب تک جیوں
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں کام آ جائے جو خوں اقربِ فرزانگی آئے نظر میرا جنون
مستِ مدحِ سرور و سرکار ہر عالم ﷺ تو ہُوں اب ضروری ہے کہ جامِ طاعت آقا ﷺ پیوں
یہ تمنّا ہے کہ مجھ کو آخری سانسوں تلک دے خُدا توفیق تو حمدیں کہوں، نعتیں کہوں
میری ہر مُشکل میں کام آتا رہا پہلے بھی یہ نام محبوبِ خُدائے عزوجل لیتا یوں
سَہ نہ پایا دُوری و مہجوریٔ سرور ﷺ کا دُکھ لمسِ آقا ﷺ سے ہُوا محروم تو رویا ستوں
میرے ضامن بھی حبیبِ خالق و مالک بنیں رب کرم فرمائے تو شہرِ پیمبر ﷺ میں مروں
اور کوئی شہر، کوئی مُلک اِس قابل کہاں قریۂ سرکار ﷺ کی جانب نہ کیوں جاتا رہوں
جانتا ہوں حالِ دِل سے میرے واقف ہیں نبی ﷺ نام تک خواہش کا اپنی، مَیں مدینے میں نہ لوں
عافیت آسار ہے، آسودگی افروز تھے لمحے جتنے گُزرے طیبہ میں وہ گُزرے پُر سُکوں
حُبِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا بیاں کرتا ہُوں یوں ''دست بستہ لفظ بھی ہیں، دست بستہ مَیں بھی ہوں
عزّت و تکریم کی محمودؔ خواہش ہے اگر
سامنے مقصورۂ سرکار ﷺ کے رہ سر نِگوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر رحمت کی بندے پر کرے رحمان کوئی تو کرے رَستہ نبی ﷺ کی مِدحت کا آسان کوئی تو
عمل کرنے کی نیّت سے نبی ﷺ کے حکم پر چل کر پڑھو ترتیل سے تم سورۂ قُرآن کوئی تو

حسد سے، جھوٹ سے، غیبت سے بچنے ہدایت ہے
اثر دِل پر کرے سرکار ﷺ کا فرمان کوئی تو

درودِ پاک ہو یا نعت لب پر راہِ طیبہ میں
ہو زادِ راہ کی صُورت سروسامان کوئی تو

اثر کرتا نظر آئے، خُدائے پاک کے بندے!
ترے اعصاب پر سرکار ﷺ کا احسان کوئی تو

ریاض الجنہ و قدمین و عتبہ تک پہنچنے کا
پذیرا ہو گا طیبہ تک ترا ارمان کوئی تو

ملک ممتازؔ نے سوچا کہ یہ فرضِ کفایہ ہے
حفاظت اُن ﷺ کی حُرمت کی کرے انسان کوئی تو

یہ اُردو کا مِرا ہے ساٹھواں مجموعہ آئے گا
نگاہوں میں پیمبر ﷺ کی، مِرا دیوانِ کوئی تو

نبی ﷺ کے اُسوۂ کامل کا ہیں محمودؔ سب پہلو
دِکھائے گا تجھے رَستہ ترا وِجدان کوئی تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہونٹوں پر جو صبح و مَسا بے ساختہ
فضلِ رب سے ہے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ بے ساختہ

چھا گئی مجھ پر سکینت کی فضا بے ساختہ
جب ”اغثنی یا نبی ﷺ“ مَیں نے کہا بے ساختہ

لُطفِ ناموسِ پیمبر ﷺ جب ہُوا بے ساختہ
جان علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کر دی فِدا بے ساختہ

اسمِ آقا ﷺ سے ہُوئی جس دَم سماعت مستفید
آیا ہونٹوں پر مِرے صَلِّ عَلٰی بے ساختہ

دہریت کی سرخیوں سے جب ہُوئی بیزار طبع
چھا گیا یادوں پہ اِک گُنبد ہرا بے ساختہ

صفحہ قِرطاس پر ارقامِ نعتِ پاک سے
ہے ملائک کے لبوں پر مرحبا بے ساختہ

میری آنکھوں سے گُہر اُلفت کے طیبہ میں گرے
اُمڈی یوں اِکرام خالق کی گھٹا بے ساختہ

جو درودِ پاک آقا ﷺ کا سدا عامل رہا
ہو گا اُس کی مغفرت کا فیصلہ بے ساختہ

چاہتا ہے تو اگر مالک کی نظروں میں رہے
مِدحتِ محبوبِ رب ﷺ ہونٹوں پہ لا بے ساختہ

وفورِ اُلفت، وفُورِ شفقت سے خُدائے پاک نے
ذکر اُونچا کر دیا محبوب کا بے ساختہ

جو علالت آشنا پہنچا نبی ﷺ کے شہر میں
خاکِ طیبہ سے ملی اِس کو شفا بے ساختہ

پہنچی اِک پل میں سرِ عرشِ خُدا محمودؔ جب
نکلی ملفوفِ درود اپنی دُعا بے ساختہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ جو عرض منوانی ہو یارو، اپنے داور سے
زبانِ دل سے کرتا ہوں گزارش اپنے سرور ﷺ سے

نظر کیسے ہٹے سرکار ﷺ کے روضے کے منظر سے
بندھی مصروفیت کی ڈور جب سے نعتِ سرور ﷺ سے

اُمیّد بندۂ محتاج ہو آقا ﷺ کی چادر سے
یہ سیکھا ہم نے علامہ بصیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے رہبر سے

پیمبر ﷺ نے ہمیں جب بندگی کرنا سکھایا ہے
عبادت کیوں کرے بندہ کِسی لالچ سے یا ڈر سے

شبِ معراج تو ایسی حقیقت ہے کہ ہونی تھی
کہ دُوری ذات کی رہتی کہاں تک اپنے مظہر سے

ہو جس کا ٹارگٹ اپنے خُدائے پاک کی طاعت
ضروری ہے کہ ہو طاعت گزار آقا ﷺ کا اندر سے

اِسے تو بعدِ مغرب عصر کرنا ہی تھا صہبا میں
عدولِ حکم ممکن یہ کہاں تھا مہرِ انور سے

نبی ﷺ کے دُشمنوں سے دُشمنی کی بات کرتے ہیں
سبق یہ ہم نے سیکھا ہے لہب سے، ن و کوثر سے

ہے حمد و منقبت سے بھی علاقہ نعت کے صدقے
سِرا پرکار کا پیہم جُڑا رہتا ہے محور سے

زیارت جب حضور پاک ﷺ کی اُس دِن میں ہو گی
تو گنجائش کہاں ڈرنے کی ہے احقر کو محشر سے

سخاوت گاہ کوئی کب ہے اِس سے بڑھ کے دُنیا میں
سبھی دریوزہ گر پاتے ہیں سب کچھ آپ ﷺ کے در سے

نہ جن ایّام میں طیبہ پہنچنا اپنا ممکن تھا
گُہر ٹپکے میں دُوری کے، ہمارے دِیدۂ تر سے

محبّ جو آقا و مولا ﷺ کا تھا، محبوب تھا ان کا
رُکا بھونچال اس کُہسار کا، سرور ﷺ کی ٹھوکر سے

اِسے جب میرے آقا ﷺ سے محبّت ہے، عقیدت ہے
محبّت مجھ کو ہے محمودؔ ہر نعتوں کے خوگر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیے نبی ﷺ نے اناث و رجال شیر و شکر
جہاں میں دونوں میں فرخندہ فال شیر و شکر

نہ اُن میں دُوری، نہ اِن میں مخاصمت کا گُماں
حضور ﷺ کے تھے اصحاب و آل شیر و شکر

حبیب ربِّ جہاں ﷺ پر درود پڑھنے کو
ہیں شرق و غرب و جنوب و شمال شیر و شکر

دَنا کے قصر دلآویز و محترم میں ہُوئے
شبِ کمال جلال و جمال شیر و شکر

ضروری قول و عمل میں یگانگت ہے یہاں
نبی ﷺ کے کہنے سے ہوں حال و قال شیر و شکر

گزرتے وقت اِس جا پتا نہیں چلتا
دیارِ آقا ﷺ میں بس ماہ و سال شیر و شکر

رکھیں جو یاد مُسلمان حکمِ سرور ﷺ کو
رہیں گے سب زرہِ اِمتثال شیر و شکر

نبی ﷺ کے دِیں میں غُلام اور آقا کوئی نہیں
رہے ہیں اِس میں بوبکر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ شیر و شکر

یہ دینِ آقا ﷺ ہے، یہ اِس میں حدِّ فاصل ہے
تو کیسے ہوں گے زوال و کمال شیر و شکر

حضور ﷺ کیسے کریں ہم پہ رحمت و رافت
کیا ہے ہم نے حرام و حلال شیر و شکر

یہ اِس کے ساتھی، وہ اُس کے محبّ یقینی ہیں
نبی ﷺ کے دِیں میں ہیں اَفلاس و مال شیر و شکر

خُدا کے فضل سے محمودؔ نعت میں میرے
رہے ہمیشہ زبان و خیال شیر و شکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرورِ دیں ﷺ جس کا ہُنر ہو جائے
دُور اُس شخص سے ہر شرّ و ضرّر ہو جائے

تو جو وصّافِ شہِ طیبہ نگر ہو جائے
ترا رستہ بھی مدینے کی ڈگر ہو جائے

بادباں عترتِ آقا ﷺ کا جو سر پہ چھائے
ساحل آسا اُسی لمحے میں بھنور ہو جائے

رات بھر کرتا رہوں وِردِ درودِ سرور ﷺ
ہے تمنّا، اِسی عالَم میں سحر ہو جائے

میرے احوال کی، جذبات عقیدت کی مِرے
کیسے ممکن ہے، نہ آقا ﷺ کو خبر ہو جائے

ذکرِ آقا ﷺ کی حلاوت نہ ہو لب پر تیرے
کیوں ترے دِل کا نگر اِتنا کھنڈر ہو جائے

ابرِ الطاف و عطا برسے نبی جی ﷺ! مجھ پر
آپ ﷺ کے زیرِ کرم دِیدۂ تر ہو جائے

نخلِ اُمیّد پھلے میرا خدایا! اب تو
اُمّتِ آقا ﷺ کی بہم شیر و شکر ہو جائے

اب تو ہے مُلک پہ دہشت کا بھیانک سایہ
''اب تو آقا ﷺ! کوئی رحمت کی نظر ہو جائے''

ہو جو محمودؔ عطا سرورِ کُل ﷺ کی مجھ پر
میری دُنیائے خلا زیر و زبر ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ کا کرم مجھ پہ اگر ہو جائے
سُوئے طیبہ مِری آہوں کا سفر ہو جائے

فرد جو آقا و مولا ﷺ کی نظر کو بھائے
وہی اللہ کا منظورِ نظر ہو جائے

رُخ جدھر ہوتا ہے آقا ﷺ کی عطا کا سچ ہے — رُوئے اکرام الٰہی بھی اُدھر ہو جائے
سایہ رحمتِ رحمان جو دِن بھر چاہے — شاغلِ صَلِّ عَلٰی وقتِ سحر ہو جائے
رب کی نظروں میں نہ آ جائے کیسے بندہ — جس کے حالات پہ سرور ﷺ کی نظر ہو جائے
ذکرِ معراج میں سرکار ﷺ کے قدموں کے طفیل — وفُرِ تابانی خورشید و قمر ہو جائے
غازی عامرؒ کا جو پیرو ہو، وہ آگے بڑھ کر — حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں اَمر ہو جائے
اب تو اللہ کو الطاف پہ مائل کر دیں — ”اب تو آقا ﷺ! کوئی رحمت کی نظر ہو جائے

رب کے محبوب ﷺ کی محمودؔ کہے جاؤ نعوت
یوں، ثنا رب کی بہ اندازِ دگر ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے جو بُلاوا آئے — جاؤ اکرام کے، الطاف کے سائے سائے
باغِ طیبہ کی جو خوشبوؤں میں دل کو مہکائے — گانے آقا ﷺ کی عنایات و عطا کے گئے
ان کی طاعت کو سمجھتا ہے جو رب کی طاعت — خُلقِ سرکارِ یہیں جاہ ﷺ کو مومن اپنائے
ان میں تو پائی نہ دو چار قدم کی دوری — خُلد کو جانا جو چاہیے، وہ مدینے آئے
ہو طاقت میں لسانی کی جو نامی انساں — پہنے دربارِ پیمبر ﷺ میں تو وہ بھی ہکلائے
اس کو دنیا کی کسی شے کی کمی کیسے ہو — جھولی جو عتبۂ سرکار ﷺ کے آگے پھیلائے
سب عوام اور خواص اس سے مسرّت پائیں — سرورِ کُل ﷺ کی سُنے نعت تو شیطاں بھنائے
جاؤں حرمینِ مطّر کہیں پہلے کسی سمت — مجھ کو اس باب میں دیں اہلِ عقیدت رائے
دُنیوی دوڑ میں جب سانس چھڑے انساں کی — چھاؤں میں گنبد سرکار ﷺ کی، آکر ستائے
ہو گیا تیرا پہل طیبہ پہنچا، بندے! — تجھ سے چُھوائیں اگر پر وہاں کے چوپائے
بُعد طیبہ کو ہوئے سات مہینے اب تو — ”اب تو آقا! کوئی رحمت کی نظر ہو جائے“

آپ محمودؔ اسی کام میں رہنا مصروف
کارِ مدّاحی آقا ﷺ ہے جو قسمت اُجلائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے باب میں جو کام بھی اس کا دیکھو
اُس میں محمودؔ کو تم عجز سراپا دیکھو

دامنِ چشمِ محقّر ہی کو پھیلا دیکھو
دیکھنا روضۂ آقا ﷺ کو ہمارا دیکھو

اپنی آنکھوں کو سُوئے عالمِ بالا دیکھو
پئے قدمین عقیدت کا نظارہ دیکھو

نجم و اسرا میں جو اہمیت اِسرا دیکھو
زیرِ عنوان بیاں متن کا اخفا دیکھو

لوثِ ہر غیر سے رکھو جو بچا کر اس کو
ماہِ طیبہ کی طرف دل کو ہُمکتا دیکھو

حق شناسائی پہ مائل جو نظر کو رکھو
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا کاوشِ بے جا دیکھو

تذکرہ نور، پیمبر ﷺ کا لبوں پر لاؤ
شب دیجور معاصی میں اجالا دیکھو

دوستو! لاؤ تو ہونٹوں پہ درودِ سرور ﷺ
اپنے اعصاب کو احساس میں کِپتا دیکھو

ان کو اللہ کی رحمت کا دیا ہے مژدہ
اپنے بندوں پر یہ اکرام نبی ﷺ کا دیکھو

حاضری شہرِ پیمبر ﷺ میں جو دل سے چاہو
نقد کی آنکھ سے اندازِ کود آرا دیکھو

نج سورہ پہ اگر ڈالو نگاہ نمائر
ذکرِ سرکار ﷺ کو تم اعلیٰ و بالا دیکھو

ہاتھ جب رحمت غفّار پکڑ لے اس کا
بندہ سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا دیکھو

میری قسمت میں سوا نعت نبی ﷺ کے، کیا ہے
آپ چاہو تو مرے ہاتھ کی ریکھا دیکھو

ناک کی سیدھ میں کعبے سے اُدھر کو چلنا
یارو! میزاب کا جس سمت اشارہ دیکھو

کشتیٔ عترت آقا ﷺ کا سہارا پاؤ
قصر سے میچ لو آنکھوں کو کنارہ دیکھو

اپنے سرکار کے محبوبِ خدائے کل ﷺ کے
پیار کا ذوق صحابہ رضی اللہ عنہم کا انوکھا دیکھو

اپنی جانوں پہ کوئی ظلم اگر کر بیٹھو
حرفِ "جآءُ وْکَ" پڑھو اور سُوئے طیبہ دیکھو

آنکھ جو دیکھنے والی ہو عطا مالک سے
سب عوالم میں پیمبر ﷺ ہی کا چرچا دیکھو

اور کسی شہر کی خواہش کو نہ پالو دل میں
جب بھی دیکھو تو مدینے ہی کا سپنا دیکھو

کوئی بد تُخم جو توہین پیمبر ﷺ کی کرے
کیوں نہ تم قادری ممتاز کو بِچھرا دیکھو

یاد محمودؔ مری اک یہ ہدایت رکھنا
جب صعوبت کوئی آئے سُوئے آقا ﷺ دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس کے لب پہ اسم پاک روزانہ محمد ﷺ کا — وہ فرزانہ تریں بندہ ہے دیوانہ محمد ﷺ کا
ورائے عرش رب العالمین جانا محمد ﷺ کا — ہے ربّ پاک کا خلوت میں بلوانا محمد ﷺ کا
سنہری لفظوں میں لکھا گیا دنیا کے چہرے پر — بساط جور و کفر و ظلم الٹانا محمد ﷺ کا
بڑا احسان انسانوں پہ ہے قرآن کی صورت — خدا سے ایک دستور العمل لانا محمد ﷺ کا
حدیث پاک میں ”الطالح لی“ آنا بے شک ہے — جہاں کے معصیت کاروں کو اپنانا محمد ﷺ کا
طریہ دعوتِ دیں خدائے پاک دینے کا — رسولانِ سلف علیہم السلام سے تھا جُداگانہ محمد ﷺ کا
”وما ینطق“ کے اعلان کلام رب سے ہے طاہر — کہ ہے ارشادِ ربِّ پاک فرمانا محمد ﷺ کا
وہ دانشمند ہے زیرک ہے، اسی کو متقی جانو — وہ جس خوش بخت نے بھی مرتبہ مانا محمد ﷺ کا
ہمارے واسطے اعلیٰ نمونہ حق نے فرمایا — ہے اٹھنا بیٹھنا اور پینا اور کھانا محمد ﷺ کا
یہ ہے رہنمائی اور اسی کو دین کہتے ہیں — حقیقت خالقِ عالم کی سمجھانا محمد ﷺ کا
میانِ خالق و مخلوق وہ ہیں سرزخ کبریٰ — یہی بندے کو ہے مولا سے ملوانا محمد ﷺ کا
شفاعت وہ کریں گے مرتکبیں کبائر کی — خوشی سے ہے یہ میرے دل کو دھڑکانا محمد ﷺ کا
مدینے کو اگر چلنا ہے تو رکھ جسم پاکیزہ — ”زباں دھو ڈال“ اگر کہنا ہے افسانہ محمد ﷺ کا“

یہ میرا حمد و نعت پاک کو زیر قلم رکھنا
ہے میری زندگی محمودؔ اجلانا محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہِ زمانہ شاہ طیبہ اور شہ بطحا — نہ وہ آتے تو بیت اللہ تک الصّنم رہتا
نہ کیوں جبریل علیہ السلام سرخیل ملائک سب سے کہلاتا — جھلاتا تھا نبی ﷺ کے بچپنے میں ان گھوارہ
جو ہ ہے اسّلیمِ حُبِ سرورِ عالم ﷺ باشندہ — نہ پورا ہو گا کیوں اس کے سبھی اعمال کا کھاتا
نبی ﷺ کو اپنی رویت کے لیے جب رب نے بُلوایا — تھا ان کے واسطے گنبد بے درکا دروازہ
درودِ پاک سے رہتا ہے جس کا حال اب اچھا — یقینی ہے کہ ہو سکتا نہیں اس کو غمِ فردا
نبی ﷺ کی نعت کا سایہ مرے شعروں نے یوں اوڑھا — خدائے پاک نے احرامِ الفت مجھ کو پہنایا

شفاعت پر نبی ﷺ کی، بشرط ہے، ایمان ہو پختہ   ملے گا احتساب حشر سے بندے کو چھٹکارا
مجھے تو خواب تک میں دیکھنے کو روز ملتے ہیں   ریاض الجنّۃ و قدمین و صُفّہ اور مقصورہ
ضروری ہے پیمبر ﷺ سے تعلق پختہ رکھنے کو   علائق دُنیوی جتنے ہیں، ان ساروں سے استغنا
حسیں تر ہے حسینانِ جہاں کے سارے چہروں سے   غُبارِ کوئے سرکارِ دو عالم سے اٹا چہرہ
عقیدت کیش جتنے ہیں، مُحب جتنے ہیں طیبہ کے   شبانہ روز کھاتے ہیں رسولِ پاک ﷺ کا صدقہ
زباں تو حفظ ناموسِ نبی ﷺ میں سب کی کھلتی ہے   مگر ثابت ہُوا، ممتاز کا جذبہ توانا تھا
مجھے وجدان نے وفورِ طہارت کو یہ فرمایا   ''زباں دھو ڈال، اگر کہنا ہے افسانہ محمد ﷺ کا''

قسم شاید اُسی خامے کی ہے محمودؔ قرآن میں
رسول اللہ ﷺ اسمِ گرامی جو رہا لکھتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میمن نے کیا ہے ذکر جو اونچا محمد ﷺ کا   زمیں سے عرش تک کیسے نہ ہو چرچا محمد ﷺ کا
جو اُن کی سیرت اطہر کو سمجھے رہنما اپنا   وہ خوش بخت تو ہے امّتی اچھا محمد ﷺ کا
کیا کعبے کو رُخ اللہ نے سجدہ گزاروں کا   کہ تھا تحویل قبلہ کے لیے اما محمد ﷺ کا
درودِ پاک پڑھنے والا ہو گا داخلِ جنّت   تو ٹکرائے گا اس کے کندھے سے کندھا محمد ﷺ کا
بنایا تو خدا نے آپ تھا لیکن شب اِسرا   بٹھا کے سامنے دیکھا رُخ زیبا محمد ﷺ کا
لگا، جیسے ہے چاروں سمت میرے خالد کا گھیرا   حقیقت میں عطا کردہ ہے یہ تمغا محمد ﷺ کا
غزل کہنے کی عادت سے تو ہو جاتکش بندے!   ''زبان دھو ڈال'' اگر کہنا ہے افسانہ محمد ﷺ کا''

عبادہِ مصطفی ﷺ کو ہے نوید رحمتِ خالق
تو صد شکر خدا، محمودؔ ہے بندہ محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پڑھتا جو مدینے کو سخن دان گیا   سمجھو فی الفوریۓ روضۂ رضوان گیا
میں نے ہر بار ہتھیلی یہ جمائی سرسوں   یہ لیا نامِ نبی ﷺ اور وہ بُحران گیا

جاں نثار ان پیمبر ﷺ جو سیرت پڑھ لی
میں ہر اک دشمنِ سرکار ﷺ کو پہچان گیا

جس کو قرآن و احادیث سے آگاہی تھی
نعت وہ کہتا ہُوا شان کے شایان گیا

جو تھے بوجہل کے پیرو و جہنّم کو گئے
خُلد کو شان سے ہر پیرو حِسّان گیا

دل کے قرطاس پہ جب اسمِ پیمبر ﷺ لکھا
خامۂ الفتِ آقا ﷺ کو جاں مان گیا

بحرِ عصیاں میں مجھے جب بھی بھنور نے گھیرا
وردِ صلوات سے تل پل میں وہ طوفان گیا

غلبۂ مدحت سرور ﷺ سے ہیں عنقا فکریں
دل میں ہیجان در آیا تھا کہ خلجان گیا

اور تو سب کا تعلق تھا کہ ڈاک آتی تھی
عرش کو نبیوں علیہم السلام میں بھی کب کوئی مہمان گیا

آنے جانے میں وہ درویشی و سُلطانی تھی
طیبہ میں جو تھا گدا، گھر کو وہ سلطان گیا

عظمت و قدرتِ سرکارِ جہاں ﷺ کو مانو
جس کا ایقاں نہ رہا، اس کا تو ایمان گیا

مجھ کو محمودؔ خطاؤں کا تھا اتنا احساس
جب گیا شہرِ پیمبر ﷺ کو، پشیمان گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے جو عاصی شہرِ پیمبر ﷺ میں شرمسار
موسم ہر ایک پائے مدینے میں پُر بہار

تسبیح پر جو کرتا ہوں صلوات کو شمار
سبحہ بدست جاؤں گا رجوان کے دیار

روزِ شمار ہو گا وہی س ب سے پُرقار
جس نے پڑھا درود پیمبر ﷺ پہ بے شمار

تجھ پر سحابِ رحمت رب کی پڑے پھولا
دربارِ مصطفی ﷺ میں تو پہنچے تو اشکبار

حُسنِ عمل پہ اس کا نہیں ہے فقط مدار
بکشش کا ہے نبی ﷺ کی شفاعت پہ انحصار

مہمان تھے کہاں کے نبی ﷺ ایک شب کہ جب
فرما رہا تھا ربِّ جہاں ان کا انتظار

رحمت بنایا آپ وک کل عالمین کا
مالک نے یوں بھی دے دیا سرور ﷺ کو اقتدار

اِس واسطے کہ بس یہی طاعت خدا کی ہے
طاعت رسولِ حق ﷺ کی ہے امت کا افتخار

رضوان آپ کو کہے گا ''خوش آمدید''
ناموس مصطفی ﷺ پہ جو جان کو کریں نثار

اکرم وہی ہے رب کے ہاں جس شخص نے کہا
تقلید و اتّباعِ رسول خدا ﷺ شعار

عسرت زدوں، غریبوں کے امداد گار یہیں — اور بیکسوں کے سرور عالم ﷺ ہیں غم گُسار
آنا یہی نہیں ہے نگاہِ خدا میں کیا! — جانا کسی کا شہرِ پیمبر ﷺ کو بار بار
دفنِ بقیعِ طیبۂ اقدس کی ہے دعا — میری گزارشاتِ مسلسل کا اختصار
محمودؔ میرا بھی ہے تو ربِّ جہاں کا بھی
راجح تو صرف سرورِ کون و مکاں ﷺ سے پیار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جنت میں رکھیں لبِ اظہار قرینۂ — ہو اپنا وہ آئینۂ کردار قرینہ
دُنیا کے علائق سے ملے اس کو رہائی — ہے بندۂ سرکار ﷺ کو درکار قرینہ
سرکار ﷺ نے فرمایا اسے داخلِ جنّت — رکھتا تھا محبت کا جو کہسار قرینہ
آقا ﷺ کی قدم بوسی سے معراج میں لائے — تابانیوں کا ثابت و سیّار قرینہ
وہ حکمِ پیمبر ﷺ کی تھا تعمیل کا حامل — الفت کا دکھاتے تھے جو اشجار قرینہ
جو رنگِ سخن آپ نے حسّان رضی اللہ عنہ کو بخشا — ہم کو بھی عطا اس کا ہو سرکار ﷺ قرینہ
جب سامنے آقا ﷺ کا ہو دربارِ منوّر — آنکھوں کو ہے لازم پئے انوار قرینہ
تاثیر شماتت کو کرے واصلِ دوزخ — ممتاز ملک قادری کا پیار قرینہ
اللہ کی رحمت ہو تو محمودؔ کو مل جائے
تقلیدِ پیمبر ﷺ میں مددگار قرینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی امیدوں کا مرکز شہر طیبہ ہو گیا — ضوفگن دل میں تو جاں میں کارفرما ہو گیا
نور اصلابِ مطہر میں پیمبر ﷺ کا جو تھا — آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں وہ فلوہ ارا ہو گیا
ہر طرف تھا ظلمتوں کا دور دورہ دہر میں — آ گئے سرکارِ ہر عالم ﷺ سویرا ہو گیا
جب اغثنی یا رسول اللہ ﷺ احقر نے کہا — ہر الم ہر درد ہر دکھ کا مداوا ہو گیا
نعت کہنے والا پڑھنے والا جو کوئی بھی تھا — دور تھا یا غیر تھا جو بھی اپنا ہو گیا

سبزی قبہ نے زرخیزی جو آنکھوں میں بھری — دوستو! دنیا کا پھر ہر رنگ پھیکا ہو گیا
ان کا جب فرمان فرمان خدائے پاک تھا — جو حبیب رب ﷺ نے فرمایا وہ پورا ہو گیا
ہے فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا کا ارشادِ خدا — جس سے ثابت ہے کہ جو آقا ﷺ نے چاہا ہو گیا

جب نظر آقا ﷺ نے فرمائی تو یہ محمودؔ بھی
لطفِ رب سے زمِ طیبہ و بطحا ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے کا جو ہو حُسنِ عقیدت کا قرینہ — آقا ﷺ کا رہے رحمت و رافت کا قرینہ
طیبہ میں مرے اشک ندامت کا قرینہ — دراصل ہے تسلیم و تحیّت کا قرینہ
ہے سُنّتِ سرکارِ جہاں ﷺ کے لیے لازم — ہو ڈھنگ امانت کا، صداقت کا قرینہ
قرآں میں بیان خالقِ عالم نے کیا ہے — محبوب ﷺ کے طغرائے فضیلت کا قرینہ
پہنچا ہے الاحزاب کا انداز یہ ہم تک — ہے "صَلِّ عَلٰی" عین عبادت کا قرینہ
اسرا میں یہ تھا ظہور محبت کا، ملن کا — سمجھو نہ اسے سیر و سیاحت اک قرینہ
بیکس کی مدد کرتا ہے بندہ تو ہے اس کا — امداد کناں فیض رسالت کا قرینہ
ممکن نہیں نعت اپنے تئیں لکھنا کسی کا — سرکار ﷺ عطا رکھتے ہیں مدحت کا قرینہ
پوچھیں گے کہ سرکار ﷺ سے تھی کتنی عقیدت — ہو گا یہی میزانِ عدالت کا قرینہ
ناموسِ رسالت کی حفاظت کو ضروری — غیرت کا ہے، جرأت کا، حمیّت کا قرینہ
سرکار ﷺ کی رحمت سے سجے ملک کی صورت — ہر گوشے میں ہو امن و سکینت کا قرینہ

ہر وقت درود آقا و سرکار ﷺ پہ پڑھنا
محمودؔ ہے سرشاریٔ الفت کا قرینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب قدم اپنے سُوئے میزاں اٹھاتے جائیں گے — ہم درودِ پاک کی گنتی بڑھاتے جائیں گے
امّتی ان کے، اندھیروں کو مٹانے کے لیے — شمعیں آقا ﷺ کی محبت کی جلاتے جائیں گے

ہم جنھیں پائیں گے چلتا سُنّت سرکار ﷺ پر　　اپنی آنکھیں ان کے قدموں میں بچھاتے جائیں گے
جدّہ سے جائیں گے مکّہ اور پھر شہر نبی ﷺ　　یہ سفر کرتے ہوئے سر کو جھکاتے جائیں گے
ہوں گے حاضر آگے جس دم عتبہ سرکار ﷺ کے　　اشک ہم اپنی خوالت کے بہاتے جائیں گے
حمد و نعت اور منقبت اصحابہ رضی اللہ عنہم کی کسے ہوئے　　شاعران نغز گو گلشن کھلاتے جائیں گے
اُن کی بینائی کو خطرہ کس طرح ہو گا کہ جو　　خاک آنکھوں سے مدینے کی لگاتے جائیں گے
ذکرِ سرور ﷺ کرتے پائیں گے فرشتے جن کو بھی　　ان کو اسنادِ رہائی وہ تھماتے جائیں گے

حشر میں محمودؔ یوں ہوں گے اکٹھے نعت گو
نعتیں سنتے جائیں گے، نعتیں سناتے جائیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں جب مصطفی ﷺ سے پیار ہم　　رحمت و رافت کے ہیں حقدار ہم
کب کوئی شاعر ہیں یا فنکار ہم　　صرف ہیں آقا ﷺ کے مدحت کا ہم
اہلِ ایماں میں نہ کیوں کرتے رہیں　　سیرتِ سرکار ﷺ کا پرچار ہم
پائیں گے سرکار ﷺ کو امداد گار　　خواب غفلت سے تو ہوں بیدار ہم
ہوں گے چل کے سُنّتِ سرکار ﷺ پر　　صاحب کر دلدو نیک اطوار ہم
ہم شفاعت یاب ہوں گے حشر میں　　ہیں جو مدت گُستر سرکار ﷺ ہم
جب توجہ ہو رسول پاک ﷺ کی　　جا پہنچتے ہیں سرِ دربار ہم
دستِ بستہ سر خمیدہ کیوں نہ ہوں　　پائیں قُبّہ جب سرِ ابصار ہم
آگے غیرِ سرورِ کونین ﷺ کے　　کس لیے کھولیں لبِ اظہار ہم
آقا ﷺ! پاکستان پر کیجیے کرم　　وحشت و دہشت سے ہیں دو چار ہم

ربط ہے محمودؔ یہ سرکار ﷺ سے
وہ سخاوت کیش ہیں نادار ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم